

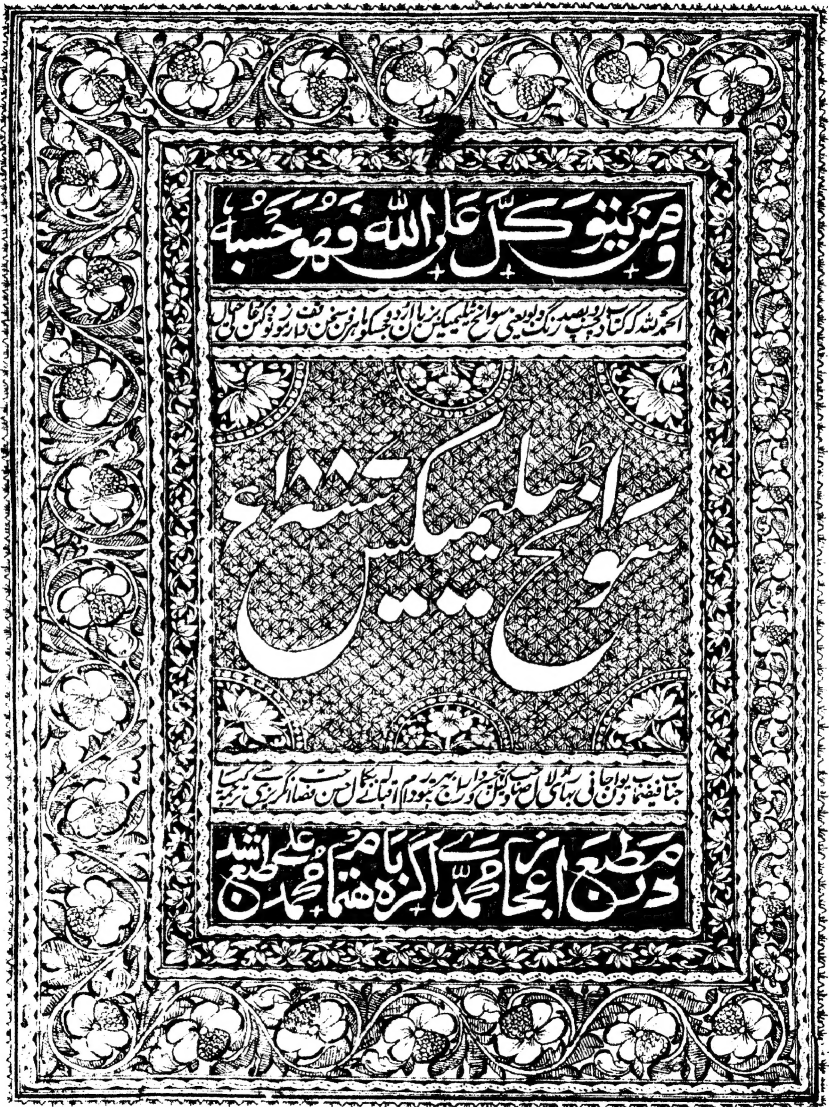
OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۳.۵-۳۸ Accession No. ۸۲۳

Author - سید محمد علی شریعتی

Title - مادی دین

This book should be returned on or before the date
last marked below.





محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد جو چھوٹا فرید کا عالم ہی اور آمرزگار نبی آدم و ہارے ظاہر و باطن ہی اور ہارے سائر و ساکن
سب میں ظاہر ہی اور سب کا بہرہ نبی وجود ہی ہے نمود اور نمود ہی ہے وجود و شعور

جو ہی سو ہی اسکی قدرت جو نہیں ہی سو ہی وہ | اسکی سستی اسکی قدرت سے نہیں ہی جو ہی وہ

Checked 1951

ہزار ہزار زبان سے اپنے آقا سے نامہ ارشور نزدیک و دور جناب مبارک و حراج مبارک جو بنید
سوالی جسونت سفاک صاحب بہادر بہادر جنگ والی سحر پور کا شکر گزار ہوں اور ہزار ہزار اجاں
انکی ترقی عمر و دولت و زیادتی شان و شوکت کا لیل و نہار درگاہ قادر ذوالاقتدار سے خوشگوار
چالیس سال سے انکی خدمت کی برکت سے یہ افتخار حاصل ہوا کہ راجپوتانہ کے جناب ایجنٹ گورنر جنرل
بہادر کے دربار میں بار و ہل ہی اس سے راجپوتانہ کے سب صغارا و کبار قدردان ہیں اور بے غیر خواہی
اپنا خیر خواہ سمجھ کر مہربان اس قدر دانی اور مہربانی کا عوض اگر ہو سکے مناسب ہو اسے سوانح ٹیلیکس
کا ترجمہ انگریزی سے اردو میں عین و واجب ہو کہ سوانح ٹیلیکس ایک یونانی داستان پر تصاح شایانہ
سے فی الحقیقت انالین شاہزادگان ہی۔

تیسویں کتب

تیسویں کتب

ٹیلیکس یونان کے شہر ایتھنا کے کا شاہزادہ تھا اسکے والد ٹوکیہ کو اپنی خاندانی دینی ستر واکا
استغادر زیادہ تھا اسے وہ اسکے حال پر نہایت مہربان تھی اور انکی غیر حاضری میں انکے بیٹے کی تیز کی صورت

تیسویں کتب

بڑا کوا

یونیورسٹی

پیناوا

میں

میں نگہبان جب تھراے کا شاہزادہ پیرس یونان کے ایک بادشاہ ہینیلیاس کی بیگم تین کو جو بہت خوبصورت تھی اٹرا لیا اور تمام یونانیوں کی پیشانی پر یہ دروغ بعزتی کا دے گیا تب وہ اپنے سب بادشاہ اس کے مددگار اور یاد رہے اور متفق ہو کر تھراے پر حملہ آور آئیں ایتھاکہ کا بادشاہ یولیسز بھی تھا یہ جیسا صاحب شجاعت و شہامت تھا ویسا صاحب عقل و تدبیر بھی تھا وہ تھراے تک پہنچا اور ہمارا دشمن کا مقابلہ آخر فتح پائی تین دن پھر ہاتھ آئی وقت واپسی یونان نے تقاضہ کیا جہاز و کمو لہر کا تاشہ کیا کہ میں سے کہیں پہنچے منزل مقصود کو نہیں پہنچے ایتھاکہ میں دوسرے یولیسز کی بیگم ہینیلیوپ کے خواستگار ہوئے اور یولیسز کو مدد دے گا ہر کر کے اُس سے نکاح کے اہتمام دار۔

یہ حال دیکھ کر ہینیلیکس بڑا اور اپنے باپ کی تلاش میں چلا اس حالت میں صرٹ تھراے کا ہمراہ ہوا اور ہر ایک آفت و مخالفت میں اُس کا غمگاہ تجربہ جو طریقے بادشاہوں کو زیب دیتے ہیں دکھائے اور حکمت جو سلیقے داد خواہوں کو سکھایا دیتے ہیں سکھائے اس طرح اُس کو جہان کے نشیب و فراز میں چکا گیا اور زمان کے ناز و نیاز میں بچا آخر اُس کو ایتھاکہ کے نزدیک آگے اپنا جلوہ دکھایا اور اُس کو تھراے میں واپس پہنچائے اُس کے باپ سے ملا۔

پس یہ نصایح یونان کی دیہی تہذیب کی تعلیم ہیں سب یونانیوں کو اور ان کی عقل کے مستقدون کو واجب التعظیم ہیں اثر ہیں بے ضرر ہیں اور ضربین بے اثر سبحان اللہ کیا کتاب ہی گو یا حکمت اور تجربت کا انتخاب ہی جو نوجوان اس کو شوق دل سے عاملانہ پڑھتے ہیں سو بیشک سریر بزرگی کی تسہیل مشکل سے کا ملانہ پڑھتے ہیں یہ آج بے شبہ آن کہہ رہے کی تصنیف ہی اور اہل یورپ کے نزدیک بڑا شریف کتب سب نے اس کا ترجمہ اپنی اپنی زبان میں کیا ہے اور اس کو زرب تر و ج اپنی اپنی دیستان میں دیا ہے انگلستان میں اس کا ترجمہ ہانچ بار کیا ہے مگر چھٹی بار ستر جان با کور تھ صاحب اس کو یہ انفرادہ باہر کہ فصاحت پر بلاغت ہی اور بلاغت پر فصاحت کتب اخلاق میں اس کا درجہ بلند ہے اور ہر ایک صاحب اخلاق کی پسند۔

اسلئے میں نے اردو میں اس کا ترجمہ فقرہ فقرہ کا کیا ہے اور کسی فقرے کو مفرد و مجرما ور سے نہیں کرنے دیا تاکہ روسازادگان بلند وقار اور امرا زادگان دلپند شعرا اس سے استفادہ کریں اور آئین ملک ستانی اور قوانین حکمرانی سے واقف ہو کر جو حاصل ہے اس کو زیادہ اور اطفال عام

دراپ پیرس
مینی لاسٹ

دراپ شاہ کا
یولیسیس

دراپ

ہیلن

شاہ کا

یولیسیس

پینی لاسٹ

یولیسیس

دراپ
مینی لاسٹ

دراپ

مین

کینڈ
یورپ

دراپ

انکی تقلید سے خود کو کامیاب کریں اور اپنی تقلید سے انکو نامیاب اور شائقین جوہت نصرت دے
اسکی سیر سے دلکشاد فرمائیں اور بہت نصرت دے تو دعائیں سے محکوم یا فاضلوں سے بید جاہی
اور کاملوں سے پیدا التجا کہ جہاں سو خطا نظر فرمائیں وہاں عفو و عطا اثر پر لائیں کیونکہ جو دانا
ہو اسکا جانا ہی اور جک جانا ہی اسکا مانا ہی شعر

جو مصنف ہی سو نشانہ ہی اور مصنف ہی سو جگانہ ہی

اس قصے کا آغاز درمیان سے ہی یعنی جزیرہ کیلپسوین ٹیلیبکس کی واردی کے زمان سے
پہچلا آگے بیان ہی اور اگلا آگے عیان والسلام بعجز تمام فقط

کینیا پوٹو لئو م کام



دیلی مہکم



محرم الحرام

۱۴۲۸ھ

باب اول

ٹیلیکس کا مہر واکے ساتھ جوینٹر کے بھیس میں تھی جانا اور جہاز کی تباہی اوشمانا اور کیلپو دی کے جزیرے کے کنارے پر جو تب تک یو لیسیز کے چلے جانے کے رنج میں مبتلا تھی پہونچنا اور اوس جہی کا اوسکے ساتھ مہربانی سے پیش آنا اور اوس پر عاشق ہونا اور اوسکو حیات جاودانی دیا جانا اور اوسکی سرگذشت پوچھنا اور اوسکا ظاہر کرنا اپنا پیلاس اور لیسیڈیمین کو جانا اور سہلی کے ساحل جہاز کی تباہی اوشمانا اور انیکائیسیز کی قبر پر بطور صدقہ اپنا اورینٹر کا چڑھائے جانے کی آفت میں آنا اور جنگلیوں کے ساتھ مقابلہ میں ایسیز کو مینٹر کا اور اپنا مدد کرنا اور اس بادشاہ کا شاکر ادا کرنا اور اونکو اونکے وطن میں پہونچانے کے واسطے ایک فریادی جہاز دینا

یو لیسیز کے چلے جانے کے رنج سے کیلپو کو کیطرح گل نین پاتی تھی اور اپنی عمر جاودانی پر افسوس کھاتی تھی کہ اس سے صرت تکلیف کی دائمی اور ناامیدی سے تشویش کی دائمی ہوا و سکا مکان اوسکی صدا کی اداسے شل سابق

دیلی مہکم
مہندر
کے لپس
یولی سون

پایاس
سے سیڈی مان
سینسیلی
سے نیکی سون
مہندر
سینسیلی
مہندر
تیریا دی

یولی سون، کے لپس

نگہداشتا اور اسکی پرہیز و ور اور جب چاہ رہتی تھیں وہ اکثر اپنے جزیرے کی اطراف میں پھرا کرتی
 تھی جہاں سدبار کی کثرت تھی لیکن یہ بہار جو اسکے آس پاس نمودار تھی اسکے رنج کو نہ گھٹاتی تھی بلکہ یو لیسیز
 کے خیال کو اسکے دل پر زیادہ ہماتی تھی کیونکہ وہ اکثر وقت سیر اسکے ساتھ رہا کرتا تھا کہی سائل دریا پر حرکت
 کھڑی ہو جاتی تھی اور جب اسکی نظر اُفک کے اوس جانب کو جاتی تھی جہاں سے اوس بہار کا جہاز روانہ آخر کا
 غایب ہوا تھا تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے تھے ایک روز وہ میان پر ایک جہاز کی ناگہانی تساہی
 دیکھ کر بہت متحیر ہوئی کہ اسکے ٹوٹے تھنے اور ڈانڈا ریت پر اوہرا دوہر پڑے تھے اور ایک پتوار اور ایک ستول
 اور کچھ رستہ متصل سائل تر رہے تھے اسنے تو ٹوسے عرصہ کے بعد کچھ فاصلے پر دو آدمی دیکھے انہیں سے ایک
 دیرینہ معلوم ہوتا تھا اور دوسرا اگرچہ جوان تھا یو لیسیز کی بہت سی شبہات رکھتا تھا اسکی صورت سے یہی
 ہی نیکی اور بزرگی پائی جاتی تھی قامت و سیاہی بلند تھا اور رفتار و سیسی ہی ارجمند تھی دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ
 ٹیلی میکس ہی لیکن اپنی فراست قادرانہ کی رسائی پر بھی نہیں پہچاناکہ اسکا ہمراہی کون تھا کیونکہ بڑے دیوتاؤں
 کو یہ اقتدار حاصل ہے کہ جو چاہتے ہیں سوچوٹ دیوتاؤں سے چھپا سکتے ہیں اور ہندو کی جو میٹر کی صورت ہیں
 ٹیلی میکس کے ہمراہ تھی یہ خوشی تھی کہ ٹیلی پوسٹ پر شدیدہ رہے مگر ٹیلی پوسٹ اس جہاز کی تباہی مبارک سے خوش ہوئی
 کیونکہ اسکے سبب یو لیسیز اپنے بیٹے کی صورت پر اس سے پھر دوچار ہوا وہ اسکی ملاقات کے واسطے آگے بڑھی
 اور اس سے ناواقف بنکر پوچھنے لگی کہ تو نے اس جزیرے پر اترنے کی کیونکر جرأت کی کیا تو نہیں جانتا ہے کہ جو
 کوئی اس جزیرہ میں بے اجازت آتا ہے سو بے سزا پائے نہیں جاتا اس دیکھی سے وہ اوس خوشی کو چھپا چاہتی تھی
 جو اسکے سینہ میں پیدا ہوئی تھی اور جسکو اپنے چہرے پر عیان ہونے سے نہیں روک سکتی تھی ٹیلی میکس نے کہا کہ توئی کتنی
 کوئی وہی ہے یا سب طرح صورت قادرہ رکھنے پر بھی کوئی آدمی جو خیر کو کوئی ہو لیکن ایسے لوگ کے مصائب پر شرم
 لاسکتی جسے اپنے باپ کی تلاش میں اپنی جان کو ہواؤں اور سوجن کی طبع پر قصہ ق کیا جو اور ان چٹانوں پر
 جہاز کی تباہی اوٹھائی ہو اس وہی نے پوچھا کہ وہ تیرا باپ کون ہے جسکو تو تلاش کرتا ہو ٹیلی میکس نے جواب دیا
 کہ وہ اون مددگار بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ ہے جسے دس برس کے محاصرہ کے بعد ٹرے کو خاک
 میں ملایا ہوا ہے جسکا نام یو لیسیز ہے یہ نام اسنے اپنی طاقت سے بلکہ زیادہ تر اپنی گیاست سے صرف تمام یونانیوں
 نہیں بلکہ ایشیائی دور و درو اطراف میں شہور کیا ہے یہ تو نا اور وانا یو لیسیز اب دریا پر آوارہ ہو اور ایسے
 طوفانوں کا تماشہ ہو جسکو کوئی طاقت دفع نہیں کر سکتی اور ایسے خطرون کا شکار ہو جسکو کوئی گیاست رفع نہیں کر سکتی

پولیسیز

پولیسیز

ٹیلی میکس

مینوی، مینر

ٹیلی میکس، ٹیلی پوسٹ

پولیسیز

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

ٹرای

پولیسیز

ٹرای

پولیسیز

پینیلوپ
نڈیواکا

پینیلوپ
نڈیواکا

کلیپسو

پینیلوپ
نڈیواکا

پینیلوپ
نڈیواکا

پینیلوپ
نڈیواکا

اوسکا ملک اوسکے آگے سکاگنا نظر آتا ہوا اوسکی ہیکم پٹیو پ شہر ایتھا کہ مین اوسکی مراجعت کی نظر ہوا اور مین بھی اگرچہ ویسا ہی مایوس ہون تاہم جو بلاتین اوسنے اوشکا مین اوسکا متاقب اور ہر ایک ساحل پر اوسکا طالب ہو کر ڈھونڈتا ہوا ہون مگر افسوس ہیکر شاید سمندر نے ہوش کے لئے اوسکو اپنے اندر چھپا لیا ہوا دبی ہمارے نکلیفون پر رحم کرا اور اگر قسمت کا لکھا جانے ہی تو اوسکے بیٹے ٹیلیکس کو بتا کہ یو کیسیر زندہ ہے یا مرنہ۔

نصاحت کی ایسی طاقت اور فراست کی ایسی طاقت اور جوانی کی ایسی بدایت نے کلیپسو کے دل کو تعجب اور ترجمے بہر دیا اوسکی طرف غور سے دیکھا مگر تاہم اوسکی آنکھیں یہ نوٹیں اور وہ کچھ دیر تک خاموش رہی ماقبیت اوسنے کہا کہ مین تجھکو ترے باپ کے سوانح سناؤں گی مگر یہ قصہ بہت طول ہوا اور اب وہ وقت ہے کہ تو اپنی طاقت کو جو آلام سے نازل ہوئی ہے آرام سے پھر حاصل کرے مین تجھکو اپنے مکان مین مثل اپنے فرزند کے رکھوں گی اور تجھکو اپنی تنہائی مین باعث تسلی سمجھوں گی اگر تو بالطبیعت تنہا ہوا مین چاہتا ہوں تو مین ترے لئے موجب راحت ہوں گی۔

ٹیلیکس اوس دبی کے پیچھے پیچھے چلا جو نوجوان پر یون کے درمیان تھی اوسکے درمیان وہ اپنے قد کی بلندی سے ایسی معلوم ہوتی تھی جیسی درخت بلند بلوط کی شاخاں بلند جنگل مین آس پاس کے درختوں پر معلوم ہوتی ہیں وہ اوسکے حسن کا جلوہ اور لمبے اور ہلکے ہوئے لباس کے دامن زرین کی جھلک اور اوسکے بال جو خوشامساکگی کے ساتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور اوسکی آنکھوں کی ملی ہوئی تیزی اور نرمی دیکھ کر تعجب ہوا مین ٹر شرم سے چپکا اور نیچے دیکھتا ہوا ٹیلیکس کے پیچھے روان ہوا جب وے اوس مکان کے دروازے پر پہنچے تب ٹیلیکس وہ غولی جو وہ قافی سادگی مین نظر کو تسخیر کر سکتی تھی دیکھ کر تعجب ہوا فی الحقیقت وہ بانی سونا تھا نہ چاندی نہ سنگ مرمر نہ ستونماے نقش تصویر مین نہ صورت مین لیکن وہ ایک مکان تھا جو چٹان مین درجہ بدرجہ کی محراب مین کاشک کر بنا یا تھا اوسکی چھت مین سپہی اور سنگھ لگے تھے اور جالی کے بدلے انگور کے درخت تازہ کی کثرت تھی جسکی شاخیں بہتر

کو برا بر پھیل رہی تھیں یہاں پر آفتاب کی حرارت ہوا سے سرد کی طراوت سے معتدل تھی چٹھماے آب باعداے ولاسا گھماے بنفشہ ہمیشہ بہار کے ملے ہوئے مرغزار مین جاتے تھے اور بلور سے صاف و شفاف حوضاے بیشمار بناتے تھے فرش سبز رنگ جو اوس مکان کے گرد اگر دفر آتش قدرت نے سجھایا تھا ہزار ہا قسم کے پھولوں آراستہ تھا اور قریب ہی ایک جنگل اون درختوں کا تھا جو ہر موسم مین ایسے نئے شکوہ لاتے ہیں جسے خوشبو سے مزین افزا انتشار پاتی ہے اور جو پکنے پر افکار طلالی بن جاتے ہیں اس جنگل مین جو آفتاب کی شعاعوں کو دشوار گزار تھا اور وہ پھل اور سایہ کے موافق مقابلہ سے پاس کے مرغزار کی غولی کو بڑا ہاتھ کچھ سنائی نہ پڑتا تھا سوا طالع

کی نوا اور پانی گرنے کی صدا کے یہ پانی چٹان کے اوپر سے آتا تھا اور نیچے گر کر جھاگ سے اوشٹا انا تھا اور چھوٹی سی نہر بن کر اوس مغز ار میں جاتا تھا۔

کے لیسو

کلیپسو کا مکان ایک پہاڑ کی ڈھال پر واقع تھا اور دریا اوسکے نیچے تھا سو کبھی صاف و بیکر و شفاف تھا اور کبھی چارٹون سا پھولتا اور قصہ بفاکدہ کے ساتھ اوس ساحل سے ٹکراتا تھا پھر نگاہ کی تو ایک دریا نظر آیا جس میں بہت سے ٹاپو تھے اوسکے آس پاس لیون کے درخت تھے سو پھولون سے لبرے تھے اور پھار کے درخت تھے جنکے سر باد لون سے لگے تھے جن نہروں سے یہ ٹاپو بنے تھے سو کلیتون میں بہتی ہوئی جاتی تھیں بعض چمکتی ہوئی لہریں بن کر پھر شور و سرعت کے ساتھ لڑکھتی تھیں بعض نامعلوم حرکت کے ساتھ چپ چاپ سر کھتی تھیں اور بعض بڑا چکر دینے کے بعد پھر لو تھیں گویا اپنے سر چپے سے پھر نکلا جاتی ہیں اور اوس بہت کو چھوڑا نہیں جاتی ہیں جس میں ہو کر آئی تھیں دور کی پہاڑی اور پہاڑوں کی چوٹیاں نیلے بھارات میں پہنان تھیں جو اوسکے اوپر چھا رہے تھے اور آفتاب کو ابری صورتوں سے جو برابر خوشنما اور دلربا نظر آتی تھیں رنگارنگ بنارے تھے جو پہاڑوں کو دور تھے اونپر انگوڑے درخت چھا رہے تھے جنکی ڈالیاں باہر پھانچاں اور حلقہ دار اوزیاں تھیں انگوڑے جو چمک میں عمدہ زرد و زری سے بڑے تھے اس کثرت سے تھے کہ پتوں کے اندر چھپ نہ سکتے تھے بلکہ اونکی ڈالیاں اوسکے بارے سے جھکی جاتی تھیں انخیز زیتون انار اور دوسرے اشجار پھر پھر پیداں پر چھا رہے تھے ایسا کھل ملک ایک رنگ رنگ کے بے انتہا باغ کی صورت نظر آتا تھا۔

ٹیلیو میکس

اوس میں ہی نے ٹیلی میکس کو غولی کی یہ زیاوتی دکھلا کر نصرت دی اور کہا کہ اب جا اور آرام پا اور اپنا لباس بدل جو بھیگ رہا جو میں تجھ سے پھر ملو نگلی اور ایسی باتیں کو نگلی کہ صرف تیرے کان کو ہی خوش نہ لگیں گی بلکہ تیرے دل پر بھی اثر کرے گی پھر اوسکو اور اوسکے دوست کو اپنے مکان سے ملا ہوا جو ایک دوسرا مکان تھا اوسکے ایک نہایت پوشیدہ کمرے میں بھیجا یہاں بیشتر اوسکی بیویوں نے صنوبر کی کڑو یون سے آگ بھلا رکھی تھی جس سے مکان خوشبودار ہو رہا تھا اور مہمانوں کے لئے تبدیل کیواسطے لباس بھی رکھا تھا ٹیلی میکس وہاں ایک کڑو بہت عمدہ برتن سے بھی زیادہ تر سفید اُون کا اور ایک زرد و زری چوغہ اچھے طلائی حاشیہ کا اپنے واسطے کھا ہوا دیکھا اور اوس لباس کی خوبی پر ایسی خوشی سے خیال کرنے لگا جیسی خوشی اکثر نوجوانوں کے دلوں کو بھگاتی ہے پھر نے اوسکی راسے کی کمروری دیکھا ملاحت کی کہ اسے ٹیلی میکس یہ خیالات ایسے نہیں جیسے یولیسز کے بیٹے کو زیا بین اپنے باپ کی پیروی کرنا و سخت کی برضلا فی پر غالب ہو جو جوان عورت کی طرح اپنے جسم کو راستہ

ٹیلیو میکس

ہینڈل ٹیلیو میکس
یولیسیز

کیا چاہتا ہی جو مقلد ہی و بزرگی دونوں کا دعویٰ چھوڑتا ہی بزرگی صرف او کو لالین ہی جو بصیرت اوٹھائے ہن
اور خوشی کو اپنے بانوں کے تلے دباتے ہن۔

نیلیمیکس نے آہ کھینچی اور کہا یا خدا مجھے تباہ کر لیکن عیاشانہ نزاکت کا بندہ نہوئے دے نہیں نہیں لیسین
کا بیٹا زور گھٹائیوالی اور بدنامی لائیوالی آسایشون کے فریون میں کہی نہیں آتیکا لیکن آسمان کیسا
مہربان ہو کہ ہم سے بیکسون اور جہاز کی تباہی اوٹھائے ہو وں کو ایسی دیتی بابلی کی کے پاس پہونچایا
ہو جسے بھکوا ایسے نواید بخشے ہن میں نے جواب دیا خوش نہو بلکہ شاید اسکے فریب بھکوا تباہی میں ڈالین
اون چٹانوں کی نسبت جہیز تیرا جہاز تباہ ہوا ہو اسکے فریب آئیز نازون سے زیادہ اندیشہ کرکے کہ
تباہی جہاز سے اور موت سے اتنا خوف نہیں ہی جتنا ان خوشیوں سے جو نیکی کو داتی ہن جو باتین وہ
کے اونپر اعتبار نہ لا مغرور جو انی جانتا ہی کہ سب باتین میری ذات سے ہن اور کیسا ہی ناتوان ہو
تا ہر یقین کرتا ہی کہ جھکے ہر ایک واقعہ کا اختیار ہی خطرہ کے اندر رہنا سوچتا ہی مگر کو بلا شک مان لیتا ہی
کیا پسو کی دلائل فصاحت میں شرارت چھپی ہوئی ہی جس طرح پھولون میں سانپ اوکے پڑا ترز ہر سے ڈر
اپنا اعتبار نہ کر لیکن میری صلیح پہچون و جہز یقین لا۔

پھر سے کیلپسو کے پاس آئے وہ او کی نظر تھی او کی پریون نے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھیں اور بالوں
کا جوڑا پیچھے باندھے ہوئے اوکے آگے کھانا رکھا سو اگرچہ سادہ تھا اور صرف ایسے شکار سے بنایا تھا جو اون
نے خود اپنے جال سے پکڑا تھا یا ہاتھ سے مارا تھا تاہم بہت لذیذ تھا اور بڑی نفاس سے چٹنا تھا شراب
آب حیات سے زیادہ مزہ دار سو فقرہ صاحبون سے پھول لپٹے ہوئے طلائی پالون میں تابان تھی اور
ایسے سب طرح کے میوہات کی جو ہار میں لگتے اور خزان میں پکتے ہن بھری ہوئی ڈالیاں بکثرت رکھی تھیں
اس عرصہ میں چار حاضر باش پریون نے گانا شروع کیا پہلے اونون نے فرشتوں اور دیوون کی لڑائی
کا ہی پھر جو پیڑ اور تھیلی کا عشق بیکس کا تولد ہونا اور ٹینس نامی پر سے او کی تربیت اور اٹلیٹیکا کی اس
جہیز میں سے جسکو اسنے طلائی سیبوں سے مغلوب کیا تھا جو تیسپیر بڈیز کے باغون سے توڑے تھے آخر کو ٹراپ
کی لڑائی اور نیلیس کی طاقتوری اور عقلندی کو تعریف کے تمام مبالغہ کے ساتھ طول دیا اور خاص پریون
جس کا نام نیو کو تھوئی تھا اوس مجمع کے اہمان کے ساتھ اپنے برہٹ کی آواز کو لایا جسو نیلیس نے اپنے باپ
کا نام سنا تو اشک اوکے رخساروں پر بہہ آئے اور اوکے حسن کی رونق تازہ کے باعث ہوئے لیکن کیلپسو

ہیلمیکس پریون

بہتر

کینیکو

کینیکو

پریون

بیکس، بیکس
ہیلمیکس، ہیلمیکس

ہیلمیکس، ہیلمیکس
ہیلمیکس

پریون

پریون

پریون

پریون

دیکھا کہ اوسنے مناشہ ہو کے کھانا چھوڑ دیا، جو تو اپنی پریون کو اشارہ کیا اور انہوں نے اوس مضمون کو سینٹارس اور لیپیتھی کی لڑائی کے اور دونوں سے یورٹیس کو واپس لانے کے واسطے آرفیس کے نیچے آئیکے ساتھ بدل دیا۔

سینٹارس، لیپیتھی
یورٹیس، آرفیس

کینٹیسو
دینوٹیکس
یونیویٹن

جب کھانا بڑا یا جب کینٹیسو ٹیلیکس کو ایک طرف لیگی اور اس طرح بولی کہ اسے بڑے یوٹیکس کے بیٹے تو دیکھتا ہے کہ بیٹے کیسی مہربانی کے ساتھ تیرا استقبال کیا ہے جان کہ میں لافانی دی ہی ہوں کوئی انسان اس ٹاپو کو بے سزا پائے اپنے قدموں سے ناباک نہیں کر سکتا اگر میرے دل پر تیری مصیبت سے بھی کوئی بات زیادہ سو ٹر نہیں ہوتی تو یہ تیرے جہاز کی تباہی بھی میرے غصہ کو جو تجھے سزا کم نہیں کر سکتی تیرا باپ بھی میری ایسی ہی مہربانی سے ممتاز تھا لیکن افسوس کہ اوسنے اس فائدہ کا زیادہ کرنا نہ جانا میں نے اس کو اس بشت میں بہت ٹھہرایا اور بیان وہ لافانیت کی حالت میں ہمیشہ رہ سکتا مگر اپنے کم سخت ٹاپو کو لوٹنے کے شوق نے اوس پر غالب ہو کر اوس کو عمدہ تر آرام کی امید سے اندھا بنا یا تو دیکھتا ہے کہ اوسنے اٹھنا کے واسطے جس ملک کو وہ

آرٹھراک

ہرگز اٹھ نہیں جاسکتا کیا نقصان اٹھایا ہے اوسنے مجھے چھوڑنا چاہا اور چلے یا لیکن ایک طوفان نے اس ہتک کا بدلہ لیا اور وہ ہزار چہرہ سوار تھا بہت عرصہ تک آندھی کا کھلونا بن کر آخر دریا کا نالہ ہو گیا اس مثال سے عبرت لے تیری سب امیدیں اپنے باپ کو بھردیکھنے کی اور اس کے تحت پریشانی کی اب آخر میں لیکن اس نقصان کے واسطے بہت افسوس دکھایا کیونکہ تو نے ایک دیہاتی پائی ہے جو تجھے حکومت عالی اور زیادہ تراحت

کینٹیسو
یونیویٹن، پائوٹیکس
یوٹیکس، یونیویٹن
یوٹیکس، یونیویٹن
یوٹیکس، یونیویٹن
یوٹیکس، یونیویٹن

پامدار دیتی ہے اس اظہار کے بعد کینٹیسو نے اپنی تمام فصاحت کو اس آسائش کے اظہار میں خرچ کیا جو اسے یوٹیکس کو دی تھی اوسکا پالیٹیمی اور سکلاپ اور لٹریٹریٹ کے بادشاہ اٹھینٹیکس کے ملک کو جانا بھی بیان کیا اور تیری دختر آفتاب کے ٹاپو میں جو کچھ اوس پر گذر تھا اور سلا اور چیر پڈس کے درمیان کی راہ میں جو کچھ پیش آیا تھا سو بھی بیان کیا اور اپنے یہاں سے جانے کے بعد یونیٹوں یعنی ملک البچے جو پچھلا طوفان اوس کے برفان پر پڑا تھا سو بھی ظاہر کیا اور اوسکا فینٹیشیہ والوں کے ٹاپو میں جو بونچ جانا چھپا کے یہ کہا کہ وہ اس طوفان میں مارا گیا ٹیلیکس نے جو کینٹیسو کی بخشش کا بہت جلد شاکر ہوا تھا اب اوسکی نیت کی بدی اور جو صلح تیرے اوسکو ابھی دی تھی اوسکی خوبی معلوم کی اسلئے اوسنے اوسکو یہ منقرع جواب دیا کہ اوسکی دیہی یہ رنج

یوٹیکس

یوٹیکس

یوٹیکس، کینٹیسو

یوٹیکس

ناخواستہ معاف فرما میرا دل اب مرنے پر تھکا ہوا ہے لیکن شاید یہ پھر آئندہ آرام پاسکے اب مجھے کسے کم ٹھوڑے اشک اپنے باپ کی یاد میں بہانے دے کیونکہ تو مجھ سے بہتر جانتی ہے کہ وہ اس نذرانہ کا کیسا شوق ہے

کے لپسو

پرتیسیان

دے لپسوس

کے لپسو

دے لپسوس

نہ پکا، دھپ

پرتیسیان

پرتیسیان

نہ پکا، دھپ

نہ پکا، دھپ

سینسلی

نہ پکا، دھپ

نہ پکا، دھپ

نہ پکا، دھپ

نہ پکا، دھپ

نہ پکا، دھپ

نہ پکا، دھپ

نہ پکا، دھپ

پرتیسیان

دے لپسوس

کے لپسو

نہ پکا، دھپ

کلیپسونے دیکھا کہ اب اسکو زیادہ دبانے میں فائدہ نہیں ہو تو قریب سے اس کے غم کی شریک ہوئی اور یوگینہ کے حال پر غم کھانے لگی لیکن اس کی محنت ٹھل کر نیکی و سیلوں کی پوری واقفیت پیدا کر نیکی واسطے اس نے اس کے جہاز کی تباہی کے حالات اور اپنے ملاو کے کنارے پر پہنچنے کے اتفاقات دریافت کئے ٹیلیفکس نے کہا میرے صواب کی داستان بہت طول ہو کلیپسونے کہا کسی ہی طول ہو میں اسکو سننے کی مشاق ہوں اسلئے بلا توقف مہربانی فرمایا ٹیلیفکس نے بار بار انکار کیا لیکن وہ اپنے اصرار سے باز نہ آئی آخر کار اسے قبول کیا اور کہا میں اسے لیتا ہوں کہ اس کے محاصرے سے جو بادشاہ لوٹے تھے انہیں سے اپنے والد یوگینہ کی تلاش میں روانہ ہوا میری والدہ ہینلیوپ کے اسید واری میری روانگی سے حیران ہوئے کیونکہ انکو میں جو فاجائنا تھا اسلئے میں نے ان سے اپنا ارادہ پوشیدہ رکھا تھا لیکن زنیٹر جو کو بیٹے پلاس میں دیکھا تھا اور زنیٹیل اس جولیسیہ میں میں میرے ساتھ محبت سے پیش آیا تھا جانتے تھے کہ میرا اب زندون میں ہی پانچ دنوں میں آخر کار ہمیشہ کی تحقیقی اور بے یقینی سے گھبراہ اور اس واسطے تسلی میں جانے کا ارادہ کیا یہاں کہتے تھے کہ میرا والد ہوا تھا لاف سے گیا ہے لیکن زنیٹر کی دانائی نے جو مہربان میری مصیبتوں میں میرا ساتھی ہے یہ جتنا کہ اُدھر سکتا ہے جو بڑا مردم خوار میں خطہ ہوا اور اُدھر آئے اور فراسے کے بھر دن سے جو ان ساحلوں پر پھرتے ہیں خون ہا لیسے بے سوچے ارادے کی تعبیل سے باز رکھا اسے کہا کہ فراسے والے سب یونانیوں سے ناراض ہیں بلکہ سب سے زیادہ یوگینہ سے اسلئے اس کے بیٹے کو ہلاک کرنے سے خوش ہو گئے ہیں لیتا تھا کہ کو لوٹ شاید تیرا اب جو دیوناؤ نکلا پیارا ہو گیا ہو مگر اسکا مرگ اگر منظور خدا ہو اور اس کے مقوم میں لیتا تھا کہ کو دیکھنا نہیں باہر تو مناسب ہو کہ تو لوٹ کر اسکا انتقام لے اور اپنی ملاو آزادی دے اور سب اقوام منظر کو اپنی گیاست ظاہر کر اور سب یونان کو خود میں ایسا بادشاہ دیکھا جو تخت کے لاین یوگینہ سے کو نہ یہ صلاح مقصد سے دانش تھی میں نے زانی اور صرٹ اپنی طبیعت کی تجویز پر عمل کیا لائیر سے دوست کی شفقت میرے حال پر ایسی تھی کہ وہ میرے ساتھ اس سفر میں جہاں ہوا جو میں نے نادانی کے زعم میں اس کی صلاح کے برخلاف اختیار کیا اور شاید خدا نے بھی یہ قصور مجھ سے ہوئے دیانا جو آنت اس سے آئی تھی سو مجھ کو عقل سکھائے۔

جب ٹیلیفکس یہ بیان کر رہا تھا کلیپسونے غور سے زنیٹر کو دیکھا اور یک بیک حیرت سے سر ہونے دیکھا کہ اس میں کوئی چیز انسانیت سے زیادہ ہو کر اپنے خیالات کی پیچیدگی سے ممکن المصنوع نتیجہ نکال سکی ہے اس دریافت ہو سکتے والے شخص کی موجودگی سے اسکا دل شک اور خون سے بھر رہا لیکن اپنے دل کا انتشار ظاہر ہو جانے کے

خوف سے اسے ٹیلیکس کو کما کر میرا اشتیاق پورا کرنے کے لئے آگے بڑھ اور مطابق اس کے ٹیلیکس اپنی داستان بیان کرنے لگا۔

بہنے کچھ عرصہ تک موافق ہوا چلنے سے تسلی کھن اہنا ہماز روانہ کیا لیکن آخر ایک اندھی اٹھی ہے آسمان ٹھانپ لیا اور بھوکا ایک اندھیرے میں گھیر لیا بجلی کی ناپائدار چمک سے بہنے دوسرے جہاز دیکھے دے بھی اسی خطرے میں پڑے تھے اور جلد دریافت ہوا کہ دے ٹراسے والے بیکر کا ایک حصہ تھے جو پایاب آب اور جہانوں سے ہمارے واسطے کم ہیبت ناک تھے تب اگرچہ وقت نہ ہا تھا تو بھی جو بات پہلے جوانی کی خوشی نے مجھے غور کافی کے ساتھ مجھے ندی چلی تھیں اچھی طرح سمجھی اس خوفناک آفت میں میٹر صرف بخون اور پرتسکین ہی تھا بلکہ معمول سے زیادہ سرور تھا اسنے مجھے امید کی واسطے تقویت دی اور جیون ہی اسنے یہ کلام کیا تو مضبوطی نامعلوم ہے میرے دل کو بہت کا الہام دیا جب وہ نہایت طمانیت کے ساتھ جہاز رانی کی ہدایت کر رہا تھا اور طلع ڈرا اور خوف سے گھبرا رہا تھا تب بیٹے کما اسی پرے پیارے میٹر بیٹے تیری صلاح کیون نہیں مانی اس سے زیادہ تر بلا میرے اوپر کیا آئی جو کہ ایسی عمر میں جہین تجویز مستقبل میں کر سکتے اور تجربہ ماضی نہیں پاسکتے اور استعمال حال نہیں جانتے میں نے اپنی عقل پر اعتبار کیا اگر ایسے طوفان سے بچیں گے تو میں آپکو اپنا خطر ناک دشمن سمجھا پناہ اعتبار نہ کر دنگا اور میٹر پر دوست سمجھا کر اعتماد کر لو گنا میٹر نے سکر کے جواب دیا کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ جو قصور تو نے کیا ہی اس کے واسطے تجھے ملامت کروں اگر تجھکو اسکا اتنا خیال ہو تو میں خوش ہوں کہ یہ خیال تجھکو آگے تیری خواہش کی تندی روکنے میں کام آئے گا لیکن شاید جب یہ خطرہ جاتا رہے گا تب وہی غور پھر آئیگا مگر اب صرف بہت سے بچ سکتے ہیں پہلے اس سے کہ خطرے میں پڑیں بھوکو چاہئے کہ اسکو صیب مائیں لیکن جب موجود ہو تب چاہئے کہ اسکو تغیر جانیں میٹر کی صفات اور توانائی نے مجھے بہت فرحت بخشی لیکن جس قریب سے اسنے بھوکو بچا یا اس سے تجھکو تعب اور سرور ہو رہا بلکہ پچھے قریب تھا کہ تھوڑے عرصہ میں ٹراسے والے جو بہت نزدیک تھے بھوکوروشنی سے بچان لہن مگر تیرے نے لکھا کہ جہاز دن میں ایک جہاز ہمارے جہاز سے بہت ملتا ہوا تھا صرف اتنا فرق تھا کہ اسکا پچھلا حصہ بھوکے ہارون سے آراستہ تھا سو آندھی میں اور جہاز دن سے علیحدہ ہو گیا تھا اسلئے اسنے ویسے ہی ہمارے جہاز کے پچھلے حصہ پر رکھے اور ویسے ہی رنگ کے بندوں سے بندھوائے جیسے رنگ کے ٹراسے والو تھے کئے ڈانڈ چلانے والوں سے کما کر اپنی جگہ پر اتنے نیچے جھمک جاؤ جتنے جھمک سکو تاکہ ہمارے دشمن نہ بچانیں کہ ہم پونانی ہیں

دو ٹیلیکس
دو ٹیلیکس

بیسٹیلی

دراپ

میں

میں

میں
میں

میں

دراپ
میں

دھاپ

اس طرح اونکے بھیر کے درمیان ہو کر چلے اور تڑاے والوں نے ہمارے جہاز کو اپنا بچھڑا ہوا جہاز سمجھا کر آواز
 فرست بلکہ کیا تھوڑے عرصہ تک جہور اونکے ساتھ رہنا پڑا لیکن آخر موقع پا کر بچھے رہ گئے وہ ہوا کی تیزی سے
 آخر کی گھیر گئے اور ہم نے اپنے ڈائریون پر محنت کی اور تسلی کے متصل اوترنے کی کوشش کی حقیقت میں
 ہماری کوشش اور محنت کام آئی لیکن جس بندر پر ہم پہنچے سو اس بھیر سے جس سے پہنچنے کی کوشش کی تھی
 کہ خوفناک نہ تھا کیونکہ تسلی کے ساحل پر تڑاے کے دو سے پناہ پذیر نظر آئے وہ ایسٹیز کی حکومت میں
 آکر آباد ہوئے تھے اور وہ خود تڑاے والوں کی نسل سے تھا ہم اوپر اوترے ہی تھے کہ اون لوگوں نے
 یہ سمجھ لیا کہ ہم اس ٹاپو کے دو سے حصہ کے رہنے والے تھے اور اوپر حملہ آور ہوئے تھے یا یہ کہ ہم اونکے
 بیرونی غیر تھے اور اونکے ملک پر چڑھ کر آئے تھے اس غصہ کے اول اشتعال میں ہمارا جہاز جلا دیا اور ہمارے
 سب رفیقوں کو تہ تیغ کیا صرف تین تڑاے کو اور مجھے بچا یا اس واسطے کہ بھکوا ایسٹیز کے روبرو پیش کرین اور وہ ہم
 سے دریافت کرے کہ ہمارے کیا ارادے تھے اور ہم کمان سے آئے تھے ہم شہر میں گئے ہمارے ماتمہ پیش
 پر بندھے ہوئے تھے اس بچاؤ سے کچھ امید نہ تھی سو اسکے کہ جب ہمارا یونانی ہونا اونکو ظاہر ہو جائے تو ہمارا
 مرگ اون فلا مون کے لئے تماشہ بنے بھکوا ایسٹیز کے روبرو حاضر کیا وہ سونے کی جھڑی ماتمہ میں لئے ہوئے بیٹھا
 ہوا اپنے لوگوں کا انصاف اور ایک پاک قربانی کی تیاری کرتا تھا اس نے ہم سے تیز آواز سے ہمارے ملک کا نام
 اور ہمارے سفر کا مرام دریافت کیا قہر نے فی الفور جواب دیا کہ ہم بڑے تہسپیریہ کے کنارے سے آئے ہیں اور
 وہاں سے ہمارا ملک دور نہیں ہو اس بیان سے اس نے ہمارا اہل یونان ہونا چھپایا تھا لیکن ایسٹیز نے
 زیادہ کچھ نہیں سنا اور یہ سوچ کر کہ ہم پر دیسی ہیں اور کچھ ارادہ تباہ رکھتے ہیں سو چھپایا جاتے ہیں کہ وہاں
 کہ انکو قریب کے جنگل میں جو غلام میری مولیٰ ہی جراتے ہیں اونہیں بھیج دے اس حالت میں جینا جھکومرنے سے کہ ہند
 تھا اس لئے بول اٹھا اسے بادشاہ بھکوا ہلاک کر مگر بیعت نہ کر یاں کہ میں ٹیلیکس انتہا کے کے بادشاہ یولیسیز کا
 بیٹا ہوں اپنے باپ کی تلاش میں ہر ایک ساحل پر پھرا ہوں لیکن اس تلاش میں اگر کامیاب نہیں ہونا اور اپنے
 ملک کو نہیں پھرنا یا غلام ہونے کے سوا زیادہ نہیں جینا ہو تو میری زندگی کو آخر کار مو بھکوا اس بارت آزاد ہوئی
 جس کا میں تحمل نہیں ہو سکتا اس بیان نے لوگوں کو انتہا تک دی اونہوں نے فوراً دعویٰ کیا کہ یولیسیز کی فلا مانہ
 عادت سے تڑاے تباہ ہوا ہی اس لئے اونکے بیٹے کو قتل کیا جاتے تب ایسٹیز نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اسے
 یولیسیز کے بیٹے جن تڑاے والوں سے تیرے باپ نے ایکیرن کے کنارے بھرے ہیں اونکی ارواح کو تیرا خون

ہکی کا
میسلیسسیلی، دھاپ
سسیلی

دھاپ

مندر
سسیلی

سسیلی

مندر
سسیلی

سسیلی

ہکی کا
مندر
سسیلی

دھاپ

دھاپ

دھاپ

دھاپ

چڑھانے سے مین انکار نہیں کر سکتا تو مارا جا بیٹھا اور تیرے ساتھ تیرا رہنا بھی مر گیا اس اثنا میں ایک پیر مرد نے
 بادشاہ سے کہا کہ انکو ایک کیسز کی قبر پر قربان کیا جائے ایسا کرنے سے اس بہادر کی روح خوش ہوگی اور
 بڑا ایسا سبھی جب ایسی قربانی کا حال سنے گا تب مطلب عظیمہ کے واسطے تیرا شوق دیکھ کر بہت راضی ہوگا یہ
 تجویز سب سے صدائے آفرین کے ساتھ پسند کی اور فوراً اسکی تعمیل شروع کی ہکو ایک کیسز کی قبر پر لیگے جہاں دو
 محراب تیار کی گئیں اور آتش پاک جل رہی تھی اور قربانی کی چھری ہمارے آگے رکھی تھی ہکو قربانی کے جانور
 کی طرح پھولوں کے ہار پہنائے مذہبی شوق کے غلبہ سے درخواست رحم پست تھی لیکن اس خوفناک آفت کے
 وقت میں قیصر نے آرام کی سہی دلجھی کے ساتھ بادشاہ کے دربار میں بار چاہا اور ایسا کمالے ایسٹینڈنٹ کیسز
 کے مصائب پر جو ابھی نوجوان جوا دیکھتے تھے اس پر کبھی ہتھیار نہیں اٹھائے تھے دیکھو رحم نہیں آتا تو تو
 اپنے ہی خطرے سے دیکھو بیدار کر مین نے پیشگوئی کا جو علم حاصل کیا جو جس سے دیوتاؤں کی مرضی پائی جاتی
 ہو اسکی روستے کتا ہوں کہ تین روز کے اندر ایک جنگلی قوم بیٹروں سے تیرے اوپر ٹوٹتی تیرے شہر
 کو لوٹتی اور تیرے ملک کو برباد کر دیتی اسلئے ہلدا اس طوفان کو روک اپنے لوگوں کو مسلح کر اور جو کچھ میدان
 میں قیمتی چیز ہو اسکو شہر پہاڑ کے اندر لے آکر تین روز گزر جانے کے بعد میری پیشگوئی غلط معلوم ہو تو ہمارا
 خون سے اون محرابوں کو آلودہ کر لیکن اگر رعلاں ثابت ہو تو یا در کھ کر ہجھکو اونکی جان نہ لینا جائے جھکا تو
 خود اپنی جان کے لئے قہر مند ہوگا یہ کلام خیال کے اعتبار سے نہ کہ تھے بلکہ علم کی ضمانت داری سے کہ تھے
 ایسٹینڈنٹ کیسز سے بچا ہوا اور بولالے سافزین دیکھا ہوں کہ جن دیوتاؤں نے ہجھکو نصیب کا اتنا چھوڑا تھو
 ہنشا جو انہوں نے ہجھکو عقل کا زیادہ ذخیرہ دیا ہے پھر اوسے اوس قربانی کی تیاری کے التوا کا حکم دیا
 اور جھٹ پٹ اوس حملہ کے مقابلہ کی تیاری کی جو ایسٹینڈنٹ کیسز سے غلابہ کیا تھا ہزار باعورتیں جو خون سے
 لرزان اور ہزار ہا مرد عورتیں خیمہ بچوں کے ساتھ جو اس المام سے ڈرتے اور روتے تھے ہر طرف سے شہرین
 گتے ہوئے نظر آتے تھے بھیڑی اور مویشی چراگاہ سے اس کثرت سے دوڑے آئے کہ انکو راستوں میں بٹنا
 کھڑا رہنا پڑا اور جو لوگ بقیہ رہے اور بے شناخت پکار کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھتے تھے اور غیر کو اپنا
 سمجھتے تھے اور اگرچہ نہیں جانتے تھے کہ کمان جاتے ہیں تو بھی نہایت شوق سے آگے بڑھتے تھے خاص شہری
 جو حقیقت میں آپکو دوسروں سے زیادہ قتلہ مانتے تھے نیز کو سکھار جانتے تھے کہتے تھے کہ اپنی زندگی
 بڑھانے کے واسطے بات بنانا ہی لیکن تیرا دن آخر ہو نیکی پہلے جب دس اپنی دور اندیشی کی تعریف کر رہے تھے

ہینکی میٹر

ہینکی میٹر

ہینکی میٹر

ہینکی میٹر

ہینکی میٹر

ہینکی میٹر

ہینکی میٹر

ہینکی میٹر

ہینکی میٹر

کہ ایک غبار کا بادل پاس کے پہاڑوں کی ڈھال پر نظر آیا اور تھوڑی دیر کے بعد بیٹھا جنگلی آدمیوں کی جماعت دیکھنے میں آئی یہ تیرہ بیڑے والے اور دوسرے جنگلی تھے جو تیرہ بیڑے کے پہاڑوں پر اور ایک گھاس کی چوٹی پر بیٹے ہیں یہ دسے ملک ہیں جان جائزے کی شدت نیم بہار ان سے کہی کہ نہیں ہوتی جو لوگ میٹر کی پیشین گوئی پر بیٹھے تھے اوکلو اب یہ سڑا ملی کہ اپنے غلاموں اور مویشیوں کا نقصان اٹھایا اور بادشاہ نے ایسا فرمایا کہ اب سے آگے میں بھول جاتا ہوں کہ تم یونان والے ہو کیونکہ اب تم دشمن زمین ہو دوست ہو اور چونکہ تمکو دو پناؤں نے ہماری غلطی کے واسطے بھیجا ہے جیسی مدد میں نے تمہاری عقلندی سے بائی کر دیسی ہی امید تمہاری ہمارسی سے رکھتا ہوں اسلئے دیر نہ کرو اور بیکواپنی بدودو۔

اسوقت میٹر کی آنکھوں میں ایسا کچھ نظر آیا جسے شیروں کو بزدل کیا اور سفروں کو ڈرایا اس نے ایک ڈھال اور نوڈ چھینکر پھینکا اور ایک تلوار کرے باندھی اور ایک برجی ہاتھ میں لی اور ایسنیز کے سپاہیوں کی صف بنا کر دشمنوں کی طرف بڑھا ایسنیز جسکی بہت تب بھی بلند تھی لیکن بدن عمر سے کمزور ہو گیا تھا صحت کچھ دور اسکے پیچھے جاسکا لیکن میں اسکے بدن کی برابر گیا مگر اسکی طاقت کے برابر نہیں اڑائی کے وقت اسکا جوشن قزوا کی ڈھال سا معلوم ہوتا تھا اور اہل اسکی تلوار کا اشارہ چاہتی ہوئی صف بصف ایک دوسرے پر ہمارے جیسے نوڈ پر کا شیر جسکو ہم کو زیادہ بہادر کر دیتی ہو گئے پر گرتا ہے اور بے روک ٹوک مار کر مار کر مکرے کر دیتا ہے اور گلہ بان اپنی بھیڑیوں کو بچانے کے بدلے اپنی جان بچانے کو خوف اور ہراس سے بھاگتے ہیں۔

جنگلی لوگ جو شہر کو گھیرا یا چاہتے تھے آپ ہی گھبرا گئے اور ایسنیز کی رمایانے میٹر کی مثال اور مثال سے جان پا کے ایسی طاقت دکھائی کہ انکے خیال سے باہر تھی بادشاہ کا لڑکا جو حملہ آوروں کا حاکم تھا میرے ہاتھ سے کام آیا عمر میں برابر تھا لیکن قد میں مجھ سے بہت زیادہ تھا کیونکہ یہ جنگلی دیوؤں کی نسل سے ہیں جنگی اہل میس ہی جیسی سلاطین کی جو میں نے دیکھا کہ وہ مجھکو حقیر سمجھتا ہے لیکن اسکی سنی اور طاقت کی زیادتی پر خیال نہ کر کے میں نے برجی اسکی چھانی پر ماری سو بہت گھرمی گھسکی اس کے منہ سے خون بہا اور مر گیا لیکن جب وہ گرا تو مجھکو خوف ہوا کہ اس کے بوجھ کے تلے دب جاؤں اسکی زہر کی آواز سے دور کے پہاڑ گونج اٹھے اس کے بدن کا اسباب ٹوٹ کر میں ایسنیز کے پاس گیا اور میٹر نے دشمنوں کا انتشار پورا کیا جنہوں نے مقابلہ کیا اوکلو کو دس مکرے کیا اور سفروں کا جنگل بھی پھالیا۔

ہیرموک، نیوویا
ہیریگاس
مینٹر

مینٹر
ہیریگاس
ہیریگاس

مینر
ہیریگاس

ہیریگاس، مینٹر

سینکاپ

ہیریگاس
مینٹر

اس فتح سے جس سے تھوڑی دیر پہلے سب ناما سیدھے سب کی آنکھیں قید طر کی طرف متوجہ ہوئیں کہ یہ دیوتاؤں کا پیارا بچہ اور امام آئی سے ممتاز ایسٹین نے اپنی مخلصی سے ممنون ہو کر ہم سے کہا کہ اگر ان پاس کا بھیر سلی کو لوٹ آؤ گے تو پھر تمہارا بچہ ناما میرے اختیار میں نہ رہے گا اور اسلئے ہمارے ایک جہاز دیا کہ ہم اپنے ملک کو واپس جائیں اور ہم کو بہت مخالفت دیکر پٹ رواد ہو چکی تھیں کہ یہ سب اسی وسیلہ سے آتی ہوئی ہلاکت سے بچ سکتے تھے مگر اس نے ہمارے اپنے رعایا سے کوئی ڈانڈ ملانے والا یا ملاح نہیں دیا کیونکہ یونان والوں کا اعتبار نہ ہونے سے ان کو یونان کے ساحل پر بھیجنا نہیں چاہتا تھا لیکن اس نے فیصلہ کیا کہ سوداگر ہمارے ساتھ آئے جو چونکہ سوداگری پیشہ ہیں اور ہر ایک بندر میں آتے جاتے ہیں وہاں جانے میں کچھ غور نہیں رکھتے تھے یہ لوگ ہم کو اچھا کہہ کر رہے ہیں پھر پوچھا کہ ایسٹین کے پاس واپس آئی والے تھے لیکن دیوتاؤں نے جو آدمیوں کے ارادوں کے ساتھ کھیلے ہیں ہم کو دوسری بلا میں ڈالا ہے

باب دوم

ٹیلیکس کا بیان کرنا سیز اسٹرس کے بحیرہ میں اپنا ٹریڈی جہاز پر گرفتار ہونا اور مصر کو جانا اور ملک کی خوبی اور خوشنمائی اور اس بادشاہ کی عاتقانہ فرمانروائی اور تیز کار بطور غلام ایتھینو پیکو بھیجا جانا اور اس کے صحرائین اپنا بھیڑیاں چرانا اور اس حالت میں ٹرموفس کا اوسکو تسلی دینا جو ایسا لو کا پوجاری تھا اور اس دیوتا کی پیروی سکھانا جو ایک بار ایڈیٹس کا چوپان بنا تھا اور آخر کو سیز اسٹرس کا اوس اثر کو سہنا جو اوسکی تاثیر و تقلید سے چوپایوں میں پیدا ہوا تھا اور اوسکی ملاقات چاہنا اور اوسکی بیگناہی سے واقف ہو کر اوس سے ایتھاکا پہونچانے کا اقرار کرنا لیکن سیز اسٹرس کی وفات سے اوسکا آفت تازہ میں مبتلا ہونا اور ایک برج میں جو دریا پر واقع تھا قید رہنا اور وہاں سے نئے بادشاہ جو کورس کو ایک جنگ اپنی رعایا کے ہاتھ سے جو باغی ہو گئی تھی اور جس نے ٹریڈ والوں کو اپنی مدد پر بلایا تھا مارا جاتے ہوئے دیکھنا

سیز اسٹرس مصر کا بادشاہ ٹراس والوں کے غور سے ناخوش تھا اوس نے بہت سی ریاستیں فتح کر کے اپنی حدود و بڑھائی تھیں ٹراس والے اوس دولت کے سبب جو تجارت سے پیدا کی تھی اور اوس شہر کے جو دریا کے درمیان واقع تھا دشوار گزار ہونے سے ایسے گستاخ اور مغرور ہو گئے کہ انہوں نے جو

میسٹر

ہینسٹری
ہینسٹری
ہینسٹری

ہینسٹری

ہینسٹری
ہینسٹریہینسٹری
ہینسٹری
ہینسٹری
ہینسٹری

ہینسٹری

ہینسٹری
ہینسٹری

ہینسٹری

ہینسٹری

ہینسٹری

ہینسٹری

ہینسٹری

ہینسٹری
ہینسٹری

ہینسٹری

خارج سیز اسٹریٹس نے مصر کو واپس آتے ہوئے اونپر لگا یا تھا ادا کرنے سے انکار کیا اور اس کے سبھا کی کمک کے واسطے فوج بھیجی جو واپس آئی غشی کی ضیانت کے اندر اس کو مارا جا ہوتا تھا۔

سیز اسٹریٹس نے اون کی تجارت روکنے سے اون کو دبا نا چاہا اور اسلئے بہت سے مسلح جہاز روانہ کئے اور

حکم دیا کہ جہان کین فینیشیا کی جہاز ملین پکڑو یا ڈوبادو جیون ہی تسلی ہماری نظر سے غائب ہوا ہم مصر یون کے سمیر سے مقابل ہوئے بندر اور زمین ہمارے پیچھے جاتے ہوئے اور غور کو باد لون میں چھپاتے

ہوئے نظر آتے تھے یہ سمیر تر تے ہوئے شہر ساہا ہری طرف چلا آتا تھا فینیشیہ والوں نے فوراً اپنا خطرہ

دیکھا اور بھنا چا لیکن وقت نہ تھا مصری جہاز ہمارے جہاز سے اچھے چلتے تھے ہوا اون کے موافق تھی

اور اون کے پاس ڈانڑ چلانے والے بھی زیادہ تھے اونوں نے سختے لگائے اور بلا رحمت ہلکے پڑا

اور اسیر کر کے مصر کو لینگے فی اقیقت میں نے اون سے کہا کہ نہ میں فینیشیہ کا رہنے والا ہوں نہ میٹر ہے

مگر اونوں نے حقارت سے میری بات پر گوش نہ دیا اور ہلکے غلام سمجھ کر فینیشیہ والے بردہ فروش

کا پیشہ رکھتے تھے صر بڑے فائدے کے ساتھ بیچنے کا خیال کیا اسی عرصہ میں بننے دیکھا کہ آب نیل سے دریا

سفید ہوتا ہی اور ساحل مصر مفت میں ابرسا معلوم دیتا ہی اور نو شہر کے پاس فیر اس کے ٹاپو میں چھوٹے ٹاپو

سے نیل کے اوپر کی طرف تہمتس کو گئے۔

اگر رنج اسیری ہلکے غشی سے بہوش نہ کرتا تو ہم اس سیراب ملک کے معاندتے مہر و خوش ہوتے یہ

ملک ایک وسیع باغ کی صورت رکھتا تھا اور بیشمار نالوں سے شاداب تھا دریا کی ہر ایک جانب ہر مالدار

شہر اور فرمت افزا قصبے تھے اور کشت زار تھے جو ہر سال فصل طلائی پیدا کرتے تھے اور سبزہ زار چہر گلد

چرتے تھے زمین زمینداروں کو اتنے میوے دیتی تھی کہ وہ اس کے بوجھ سے ٹھکے جاتے تھے اور صدائے صلہ

خوش ہو کر گلہ بانوں کے دیبا کی راگ کا جواب دیتی تھی تینڑ نے کہا وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو اس بادشاہ

عاقل اپنا حاکم رکھتے ہیں وہ فرمت پاندارین رستے ہیں اور جس سے وہ فرمت حاصل ہی اس کو چاہتے ہیں

لے ٹیکمیکس آخر کار دیوتا تھے تیرے باپ کے تخت پر سرفرازی دین تو ایسے ہی تھے اپنی حکومت میں اپنی

رعایا کی حفاظت رکھتی چاہئے اپنی رعایا کو خوش اپنے فرزندوں کے پیار کر اور اون کے پیار سے جو تیرے

ساتھ رکھتے ہیں وہ خوشی حاصل کرنی سکے جو باپ کو ہوتی ہی اور اون کو اپنے بادشاہ کی خوشی کا خیال

کے ساتھ اپنی خوشی کا خیال شامل کرنا سکھاتا کہ جب کبھی آرام کی برکتوں سے خوش ہوں تو اپنے محن کو یاد

سہا سہا

سہا سہا

سہا سہا

سہا سہا

سہا سہا

سہا سہا

سہا سہا

سہا سہا

سہا سہا

سہا سہا

رکھیں اور اپنی شکل گذاری کے نذرانہ سے محکوم و زکریٰ جو ظالم اپنا عجب پیدا کیا چاہتے ہیں اور اپنی رعایا کو ظلم سے عاجزی سکھاتے ہیں سو آدم زاد کے واسطے آفت ہیں حقیقت میں وہ باعث خوف ہیں مگر باعث کراہت اور حقارت بھی ہیں اتنا خوف رعایا کو ان سے نہیں ہے جتنا ان کو رعایا سے ہے۔

میں نے جواب دیا افسوس اب ہم کو حکومت کی نصیحتوں سے کیا کام ہے ہم کو اب اتنی تھکا کہ میں نہیں جانا ذاب پتیلی پ کو دیکھنا ہی نہ اپنے ملک کو کیسے ہی جاہ کے ساتھ یو کیسہ آخر کار واپس آئے مگر وہ اپنے بیٹے کی ملاقات کا مزہ کبھی نہیں چکھنے کا اور حکمرانی کیلئے تمک او کی اطاعت کرنی خوشی محبے کبھی نصیب نہیں ہوئی اے عزیز قیصر اب ہیکو مرنا ہی موت کے سوا سب نیالائت و اہیات ہیں آمرین کیونکہ دیوتاؤں نے ہم پر رحم کرنا چھوڑ دیا ہے میں افسوس سے ایسا مجبور تھا کہ میری تقریر بار بار کی آہ سے رکنے کے سبب سمجھ میں آئیے قابل نہ تھی لیکن قیصر اگرچہ آنیوالا بلاؤں پر مغرور تھا تو بھی بلا سے حال میں بخون تھا مجھ سے بولا کہ اے بڑے یو کیسہ کے نالایق بیٹے تو بلا مراحت مصیبت کی اطاعت کرتا ہو جان کہ وہ دن نزدیک آتا ہے جس دن تو اپنی والدہ اور اپنے ملک کو پھر دیکھیں گے اور تو اس کو یعنی مغلوب نہ ہو سکے والے یو کیسہ کو جسکو تو نے اب تک نہیں پہچانا اس کی بزرگی کی بلند سی پردہ کیلکھا جسکو تقدیر کبھی نہیں مغلوب کر سکتی اور جسکی مثال تیری جیسی مصیبت سے ہی زیادہ تر مصیبت میں کبھی ناسید نہونا سکھاسکتی ہے اگر وہ اون دور و دراز ملکوں میں جنہیں اس کو ہواے ناموافق لگتی ہو شے گا کہ میرا لڑکا نہ میرا صاحب رکھتا ہے نہ میری سی طاقت تو اس خبر و حث اثر سے گھبرا جائے گا اور اتنی تکلیف پائے گا جتنی عمر بھر کی سب تکلیفوں سے پایا ہوگا۔

پھر قیصر نے میرا خیال اس فرحت اور برکت پر متوجہ کیا جو تمام مصر پر چھا رہی تھی جس سے بائیس ہزار شہر علاقہ رکھتے ہیں اس نے اس کے جس سے وہاں انتظام حکومت جاری تھا اور اس انصاف کی جو زبردست کوزیر دست پر ظلم کرنے سے مانع تھا اور اس تعلیم کی جس سے اطاعت و محنت و اعتدال اور علم و ہنر کا اشتیاق طبیعت پر جاگیر ہوا تھا اور امور مذہبی میں استقلال رکھنے کی اور عالی ہمتی اور خواہش عزت اور آدمیوں کے ساتھ راست باز اور دیوتاؤں کے ساتھ باعجز و نیاز ہونے کی تعلیم کی جو بائین ہر ایک کے مان باپ نے اونکے دل میں جمائی تھیں اوسے اس خوشنما انتظام کو زیادہ خوشی سے پسند کیا اور بار بار آوازہ تمجید بلند کیا کہ وہ لوگ بہت خوش نصیب ہیں جو ایسے مائلا نہ طور سے محکوم ہیں مگر زیادہ تر خوش نصیب وہ بادشاہ جو جسکی بخشش ایسی وسعت کے ساتھ دوسروں کو باعث راحت

शुद्धाका
विनीतः

शुद्धाका

शुद्धाका

शुद्धाका

शुद्धाका

शुद्धाका

शुद्धाका

اور جسکی نیکی عمدہ ترغوشی ذاتی کا چشمہ ہوا اور کا ملک محفوظ ہو نہ عیب سے بلکہ محبت سے اور اسکے حکم اٹھائے جاتے ہیں نہ صرف اطاعت سے بلکہ خوشی سے اور وہ رعایا کے دلوں میں ریاست کرتا ہی نہیں چاہتے کہ اسکی حکومت آخر ہو بلکہ اسکی فائیت پر افسوس کھاتے ہیں اور سب اپنی زندگی کے عوض اسکی زندگی چاہتے ہیں۔

بہتر

مہتمم

پیشانی

مہتمم

ہای

پیشانی

میں نے پیش کا یہ کلام غور سے سنا اور جب وہ اس کلام کو بولتا تھا مجھ کو اپنے سینہ میں نئی بہت کی نورانی سی معلوم ہوتی تھی جب ہم تہنیں میں پھونچے جو ایک شہر ہو اپنی دولت اور رونق کے واسطے مشہور تب وہ اپنے حاکم نے ہکو تجبیز میں بھیجا کہ وہاں تیز اسٹرس ہم سے استفسار کرے سو اگر اپنی حکومت کے انتظام میں کم صرف ہوتا تو صرف و زور خود ہم سے تحقیقات فرماتا کیونکہ وہ ٹراے والوں سے نہایت رنجیدہ تھا اس واسطے ہر درباے نیل کے اوپر کی جانب اس مشہور شہر کو روانہ ہوئے جس میں ایک سو دروازے ہیں اور یہ توانا بادشاہ رہتا ہی تجبیز بڑی وسعت کا اور گریں یعنی یونان کے ہر ایک شہر سے زیادہ تر سرسبز نظر آتا تھا جو تو ان میں لاسٹون کو میلہ سے صاف اور نہر و نگو درست اور عضون کو قابل آسائش رکھنے کے لئے اور علوم کی تعلیم اور عوام کے آرام کے واسطے جاری کئے ہیں سو ایسے عمدہ ہیں کہ ان سے بہتر خیال میں نہیں آسکتے صحن ہاے مربع فواروں اور میناروں سے آراستہ ہیں مندر سنگ مرمر کے اور عمارت اگرچہ سادہ ہیں مگر عالیشان قصر شاہی وسعت میں ایک شہر کی برابر ہوا اور اوس میں سنگ مرمر کے ستون اور مربع اور گادوم مینار اور بڑی بڑی صورتیں اور فقرہ و طلائی سامان بہت ہیں۔

جو شخص ہکو لگے تلکے اونہوں نے بادشاہ کو اطلاع دی کہ یہ فینیشیائی جہاز پر دستیاب ہوئے ہیں اس بادشاہ کا دستور تھا کہ جسکو کچھ نالاش کرنی یا خبر دینی ہوتی تھی اسکو ہر روز ایک مقرر ساعت پر اپنے حضور میں بار دیتا تھا اور اسکے بیان کوئی منفور یا مردود نہ تھا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ میں بادشاہی اختیار صرف اس واسطے رکھتا ہوں کہ اپنی رعایا کے واسطے جتنے ساتھ محبت پر لازم رکھتا تھا بھلائی کا وسیلہ ہوں یہ بادشاہ سازدین ملتا تھا اور نہایت مہربانی کے ساتھ پیش آتا تھا کیونکہ اسکو یقین تھا کہ دور کے ملکوں کی رسم و رواج سے آگاہی ہو نیکی سبب ہمیشہ کچھ نہ کچھ فائدے کی بات حاصل ہوتی ہو اسلئے ہکو اسکے حضور میں حاضر کیا وہ ہاتھی دانت کے تخت پر بیٹھا تھا اور اپنے ہاتھ میں ایک سونے کی چھتری رکھتا تھا اگرچہ عمر میں زیادہ تھا تاہم اسکا بدن خوشنما تھا اور اسکی صورت پر ایک طرح کی عذوبت اور عظمت پائی جاتی تھی وہ ہر روز اپنی رعایا کی داد بخشی کرتا تھا اسکے منصفانہ عمل و نال دلیہ ترین مدح کو خوشامد کی نعمت سے پہاتے تھے

اوسکے دن کے ایسے کام تھے اور کسی علمی مسئلہ کا استغناء کرنا یا جسکو اپنی صحبت کے قابل سمجھنا تھا اوس سے
 ہر کلام ہونا اوسکے شام کے کام تھے اوسکی زندگی کی رونق کسی عیب سے نہ گھٹی تھی بلکہ اون بادشاہوں
 پر فقیاب ہونے سے بڑی تھی جسکو نہایت دہوم و دہام سے فوج کیا تھا اور اپنے سرداروں سے ایک بر نہایت
 اعتبار رکھتا تھا اوسکی عادت کا ابھی آگے بیان کرونگا جب اوسنے مجھے دیکھا تو میری جوانی نے اوسکے رحم
 کو حرکت دی اوسنے میرا ملک اور نام پوچھا ہم اوسکی تقریر کی درستی اور سستی سے متاثر ہوئے بیٹے کہا اے
 نامور ترین بادشاہ نہ تو تر اسے کے محاصرے سے نا واقف ہی جو دس برس تک رہا ہو اور نہ اوسکی تباہی
 سے جسکے سببے تمام یونان اپنی عمدہ ترین نسل سے خالی ہوا ہو تو لیسز بادشاہ ایتھاکہ جو میرا باپ ہے اوس
 بڑی ادائی کے خاص انسرون میں سے ایک تھا لیکن اب اپنی بادشاہت کی تلاش میں دریا پر آوارہ ہو
 اور اوسکی تلاش میں ویسی ہی بد بختی کے وسیلہ سے میں ملک مصر میں اسیر ہوں مجھکو ایک دفعہ پھر میرے باپ
 اور ملک سے ملا دو تا مجھکو تیرے بچوں پر سلامت رکھیں اور وے تجھ جیسے نیک باپ کے سایہ میں خوش
 رہیں نیز اس سڑس نے پھر مجھکو رحم سے دیکھا لیکن جو کچھ بیٹے کہنا تھا سو جھوٹ تھا یا بچ ایسا شک کرکے بھوکو
 اپنے ایک عمدہ دار کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ جن لوگوں کے ساتھ یہ جہاز پر گرفتار ہوئے تھے اون سے
 استفسار کرو کہ یہ اہل یونان ہیں یا اہل فینیشیہ اور کہا کہ اگر اہل فینیشیہ ہیں تو ضرور نہ صرف دشمنوں
 کی طرح بلکہ ایسے کشتوں کی طرح سزا یاب ہونگے جو کینون کی طرح جھوٹ بول کر بھوکو دیا پابستہ ہیں لیکن
 بالعکس اہل یونان ہیں تو میری یہ خوشی ہو کہ انکے ساتھ مہربانی سے پیش آؤں اور اپنے جہازوں پر انکو
 انکے ملک میں پہونچاؤں کیونکہ میں یونان کو پسند کرتا ہوں جہیں دانشمند ہی مصر کے بہت سے قوانین پہونچے
 ہیں میں ہر کینو لیز کی خوبی سے نا واقف نہیں ہوں ایک لیز کی بزرگی کا حال مجھ تک پہونچا ہو گو کتنی ہی دو
 ہونیں کم نصیب ہو لیسز کی عقلندگی کو سراہتا ہوں اور نیک کی تکلیف دو کر کیا چاہتا ہوں۔

میتھوش وہ عمدہ دار تھا جسکو بادشاہ نے ہماری تحقیقات کے واسطے مقرر کیا تھا سو جیسا نیز اس سڑس
 سنی طبیعت اور صاف نیت تھا وہ سیاسی وہ خراب اور خود مطلب تھا اوسنے بھوکھنسانے کے سوالات کرکے
 وق کرنا چاہا اور دیکھا کہ میتھز کے جواب میرے جوابوں سے زیادہ معقول تھے اوسکے ساتھ دشمنی و بغلنی
 سے پیش آیا کیونکہ نالایق جتنے امانت کے شعل ہوئے ہیں اتنے لیاقت کے نہیں ہو سکتے اسلئے اوسنے بھوکو عمدہ
 کر دیا اور اوس وقت سے مجھے نہیں معلوم ہوا کہ میتھز کا کیا حال ہوا یہ علمی گی میرے حق میں ایسی ناگمانی

ہاوی

یونیسیٹ
شہر پارک

میرس

سویٹزرلینڈ

کینیڈیا

ہارڈ لین
ہارڈ لین
یونیسیٹمیتھوش
سویٹزرلینڈ

میتھز

میتھز

اور غوناک تھی جیسا صدر مد رعد لیکن میٹوفس نے اسید کی کہ ہم سے علمدہ علمدہ سوال کرنے سے ہمارے بیان
 میں کچھ برغلانی پانی جایگی بلکہ جو بات میٹوفس نے چھپائی تھی سو میں قول و قرار پانے پر ظاہر کر دوں گا اوس کا
 خاص مطلب سچ بات کا دریافت کرنا تھا مگر یہ تھا کہ کوئی بہانہ ایسا ہاتھ آئے جس سے بادشاہ کے نزدیک
 ہو کہ وہ اہل فینیشیہ ظاہر کرے اور شل غلام ہو کہ اپنی ملک بنائے چنانچہ ہماری بیگناہی اور بادشاہ کی
 رسائی پر بھی وہ کامیاب ہوا بادشاہی کیسا خطرناک مقام ہو جہاں سب سے زیادہ عقلمند اکثر فریب کے
 مطیع بننے میں سخت شامی کے گرد مکر اور خود غرضی کی صف حاضر رہتی ہو اور راستبازی دور رہتی
 ہو کیونکہ غلامی کے وسیلہ سے وہاں پر پہونچنا نہیں چاہتی اور نیکی اپنا درجہ سمجھ کر جب تک یاد نہیں
 ہوتی رو برو نہیں آتی بلکہ ایسے بہت کم بادشاہ ہیں جو جانتے ہیں کہ نیکی فلان جگہ دستیاب ہوگی بلکہ
 بدی اور اس کے فرمانبردار بادشاہ کی خوشی پوری کرنے کے واسطے حسب ضرورت گستاخ و مکار و
 منوی و کار ساز دیو کہ دینے کو ہتھیار اور سب قوانین چھوڑنے اور سب آئین توڑنے کو تیار
 رہتے ہیں وہ آدمی کیسا بد نصیب ہے جسکی طرف ہمیشہ اس طرح گناہ کرانی کی کوششیں ہوتی رہتی ہیں اگر
 وہ چاہو سی کے باج سے نفرت کرنا اور راستبازی کی صفائی سے آزر دہ ہونا نہیں سیکھتا تو ضرور
 اوسکے سبب مار پڑتا ہو اپنی تکلیف کے وقت میں میرے ایسے خیال تھے اور جو کچھ میٹوفس نے مجھ سے
 کہا تھا سو میرے دل پر نقش ہو رہا تھا۔

جب میں اس طرح کے خیالات میں مصروف تھا تب مجھ کو میٹوفس نے آفس کے جنگل کے پہاڑوں
 کی طرف بھیجا تاکہ وہاں اوسکے ہتھیار گلوں کی نگرانی میں اوسکے غلاموں کی مدد کروں بیان پر کلیپسونے
 نیلیکیس کو روکا اور کہا کہ تسلی میں تو تو نے غلامی سے مزاحمت کیا تھا نیلیکیس نے کہا اس وقت میں
 میرا حال زیادہ خراب تھا اور ویسی بات پسند کر نیکی بہت زہری تھی غلامی جبراً میرے اوپر ڈالی گئی اور
 مجھے قسم اوسکے پیالے کی تلچٹ خالی کرنی پڑی مجھے کچھ اسید زہری تھی اور رہائی کا ہر ایک دروازہ
 بند نظر آتا تھا اس عرصہ میں میٹوفس کو مینے پیچھے سے اوس سے سنا تھا کہ ایتھینو پیہ کے کسی باشندے کے
 ہاتھ بچہ یا تھا سو اوس کو ایتھینو پیہ میں لگیا۔

میری قید کا مقام ایک جنگل تھا اوس کا میدان ایک جلتا ہوا ریگستان ہو اور پہاڑ برف سے
 ڈھکے ہوئے ہیں نیچے نہ سہی جانے والی گرمی ہو اور اوپر دھکٹنے والی سردی چٹانوں کے درمیان کہیں

میتوفس

منور

میتوفس

منور

میتوفس

میتوفس

میتوفس

میتوفس

میتوفس

میتوفس

میتوفس

میتوفس

میتوفس

میتوفس

میتوفس

میتوفس

میتوفس

میتوفس

میتوفس

میتوفس

کین سبزہ زار سربہاڑ ڈبا لوار نیچے اونچے مین اور جو دسے اونکے درمیان مین سو آفتاب کی شعاعوں کو بھی دشوار گزار مین اس خوفناک جگہ مین کوئی صحت کا نتھاسوا گڈریون کے جو شل اوس ملک کے جنگلی اور بے تربیت تھے بیان مین رات اپنی مصیبت پر رونے مین تمام کڑا تھا اور دن اپنی بھیڑیوں کے پیچھے پیچھے پھرنے مین تاکہ اوس مقدم غلام کی ظالمانہ گستاخی سے محفوظ رہوں جس کا نام بیوٹس تھا اور جو اپنی رہائی کی امید کر کے اپنے مالک کے فائدے کے واسطے اپنا شوق اور تعلق خاطر دکھانے کے لئے ہمیشہ دوسروں پر اتمام رکھتا تھا مصیبت کے اس هجوم سے مین اکتا گیا اور اپنے دل کی بیکاری مین اپنے گلہ کو بھول گیا اور ایک غار کے قریب زمین پر گر پڑا اس امید سے کہ جس تکلیف کو مین زیادہ نہیں اٹھا سکتا اوس سے جھکومت بجا یگی مگر اس نا امید سی کے عین وقت مین جھکوتا پھاڑ کانپتے ہوئے نظر آئے اور بلوط اور صنوبر پر سے جھکتے ہوئے ہوا بند ہو گئی اور ایک گہری آواز اس مضمون کی اوس غارت سے نکلتی ہوئی معلوم ہوئی کہ اسے دانا یو کیسز کے بیٹے جھکوا اوس کے مانند صبر سے بزرگ ہونا چاہئے جن بادشاہوں نے مصیبت مین دیکھی ہر دے آرام کے لائق نہیں دے عیاشی سے ہست اور غور سے مست رہتے مین ان مصیبتوں پر غالب آ اور انکو یاد رکھ پھر خوش ہو تو ایتھا کہ کو واپس جا گیا اور تیرا نام دنیا مین مشہور ہو گا جب تو دوسروں پر حکومت پائے تب مت بھولیو کہ تو بھی اون ہی کی طرح بیکس اور بے بس اور دکھی باجو اسلئے اوکو تسلی دینا اپنی خوشی سمیو اپنی رعایا سے محبت رکھینو غنا سے نفرت کیجو اور یاد رکھو وہی آدمی بڑا ہی جو اپنے غصہ کو روکنا اور دباتا جو ان کلاموں نے مذاے غیبی کی طرح جھکوا الامام دبا فوراً خوشی میری رگوں مین پھر کنے لگی اور بہت میرے سینہ مین پیدا ہوئی مجھے ایسی دہشت نہ معلوم ہوئی کہ جب دیوتا دکھائی دیتے ہن تب بدن پر بال کھڑے ہو جاتے ہن اور خون جم جاتا ہن مین آرام سے اٹھا اور زمین پر سجدہ کر کے مینے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور سزا کو جس کا مین آکھو اس الامام کے واسطے ممنون سمجھتا تھا شکر ادا کیا اس اثنا مین مینے اپنے دل و عقل سے نورانی پایا اور ایک ملائم مگر غالب اثر سے متاثر ہوا جس سے میرا غصہ دبا اور جو انی کا جوش ٹھانے اوس جنگل کے سب گڈریون سے دوستی پیدا کی اور ملایمی اور شکیبائی اور محنت سے خود جیوٹس کی مہربانی حاصل کی جو پہلے میرے ساتھ نا ادریت سے پیش آیا تھا۔

بھریس

بھلیسیا

بھٹاکا

بھریس

اسیری اور تنہائی کی اندوگین ساعتوں کے گھٹانے کے لئے مین کچھ کتا مین ہم ہوسنچا پی جاہیں کچھ

مین اپنی حالت سے صرف اس واسطے گھبراٹا تھا کہ کوئی چیز اپنے دل کو تفریح اور تقویت دینے کی اپنے پاس نہ رکھتا تھا مین نے کہا وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو فتنہ انگیز خوشی کا ذوق نہیں رکھتے اور جو عزت اور مصیبت کی فحش بخش راحت پر قانع ہیں وہ خوش نصیب ہیں جنکی تفریح علم سے ہوا اور جنکی فحش امتی و باغ کی تربیت ہو بحث کی ناموافقت سے ایسے آدمی کہیں جاتے ہیں تب ہی یہ دل لگی کے وسیلے اپنے ساتھ پاتے ہیں اور جو کتابوں کی سیر کرتے ہیں سو اس اندوہ زاستی سے بچے رہتے ہیں جس سے عیاش اور سست آدمی کو زندگی بھاری معلوم ہوتی ہو وہ بھی خوش نصیب ہیں جنکو ایسا شغل خوش لگتا ہو اور یہی طرح سست نہیں رہتے جب میرا دل ایسے خیالات سے پریشان ہوا تب میں ایک گنے جنگل میں چلا گیا اور یکایک اوپر کو دیکھنے سے میں نے اپنے آگے ہاتھ میں کتاب لئے ہوئے ایک پیر مرد دیکھا اوہ کی پیشانی پر کچھ پتھری پڑی ہوئی اور سر کے بال آڑے ہوئے تھے ڈاڑھی برون سی سفید نان تک لگتی تھی اوہ کا قد بلند تھا اور گالوں پر سرخی باقی تھی آنکھیں اوہ کی راستحیں آواز اوہ کی بہت شیرین تھی اور لباس اگرچہ سادہ تھا مگر دلکش تھا میں نے کہی ایسا شخص نہ دیکھا تھا جسکی سیرت و صورت زبردستی سے دل میں تنظیم اور رعب پیدا کرتی تھی اوہ کا نام جو تومفس تھا وہ ایسا لوکا پوجاری تھا ایک سنگ مرمر کے مندر میں جو کمر کے بادشاہوں نے اوس دیوتا کے لئے جنگل میں تعمیر کرایا تھا کام کرنا تھا جو کتاب اوہ کے ہاتھ میں تھی سو دیوتاؤں کے سمجھوں کا مجموعہ تھی وہ مجھ سے دوستانہ پیش آیا اور حکام ہوا وہ حالات ماضی کو ایسی طاقت فصاحت سے بیان کرتا تھا کہ حال کے معلوم ہوتے تھے اور ایسے قریب الغم اختصار سے کہ خیال سامع ٹھکنا تھا وہ ایسی دور بینی کے ساتھ آئندہ کو دیکھتا تھا کہ آدمی اوہ کی واقعی طبیعت و عادت بنا سکتا تھا اور جو باتیں اوس سے نظور میں آنوالی تھیں سوچ سکتا تھا لیکن یہ بزرگی معنوی حاصل ہونے پر بھی وہ خوش اور مہربان تھا غایت جوانی میں یہ غوی نہیں پائی جاتی جو تومفس کو اس عمر میں حاصل تھی وہ نوجوانوں سے جب دیکھتا تھا کہ وہ تعلیم کی طبیعت اور نیکی کی رغبت رکھتے ہیں پورا دم محبت رکھتا تھا۔

اوس نے جلد ہی مجھ سے بڑی محبت کی اور دل کی بیکراری کے ہٹانے کے واسطے مجھے کتا مین دین وہ مجھے بیٹا کہنے لگا اور میں اوسے اکثر باپ کہہ کر بولنے لگا میں نے کہا جن دیوتاؤں نے مجھے فیض سے جدا کیا ہو انہوں نے ہی رحم کھا کر مجھ کو تیری دوستی کا سہارا دیا ہو بلا شک آریٹس اور لیتس کی

مہوہر
ہیپانا

مہوہر
ہیپانا

مہوہر
ہیپانا
نیرن

مانند وہ انعام پاتا تھا اکثر اوقات اپنے بنائے اشعار پڑھتا تھا سوا اور بہت سے دوسرے جو میوزیکل عزیز تھے انکے بنائے ہوئے مجھے دے جب وہ اپنا لمبا سفید چوہا ہنتا تھا اور اپنا ماجی بریٹا سبوتا تھا تب مجلس کے یکچمہ شیر اور گھیرے باہر آکے اوسے پیار کرتے تھے اور اوسکے چاروں طرف ناچتے تھے اور بار بار ایسا یقین ہوتا تھا کہ درخت اور چٹان بھی اوسکے سرود کی تاثیر سے متاثر ہوتے تھے جن سرودوں میں وہ یوں کی بزرگی کی اور بہادری کی نکی کی اور جو فرحت پر عظمت کو پسند کرتے ہیں ان کی عقل کی تعریف کرتا تھا۔

فرموفرس نے مجھ کو بار بار بہت دہی اور کما کہ دیوتا یولیسیز کو یا اوسکے بیٹے کو کبھی نہیں بھولیں گے اور سچے سچی اپنا لوکی مانند چاہئے کہ ان گڈریو کو میوزیک سے واقف کرے اوسنے کما کہ اپنا پالنے اس بات سے ناخوش ہو کر کہ جو پیڑ اچھے دنوں کی آسائش کو اکثر وعدے بگاڑتا ہی سکلا یوں سے دشمنی کی جو اس کے تیر بناتے تھے اور انکو اپنے تیروں سے تباہ کیا فوراً کوہ آئینہ کا نشی جوش موتوں ہوا اور اون بھاری بیٹروں کے صدمے میں زمین اپنے وسط تک تھم تھرائی تھی پھر شے میں نہ آئے جو لوہا اور پتیل سکلا پ صاف کیا کرتے تھے سواب مورچہ کھانے اور گبنے لگے اور وکلین عداوت کے غصہ میں اپنی بھتی جھوڑ کے پانون سے لنگڑا ہونے پر بھی جھٹ اولیس پر چڑھا اور گرد اور عرف سے آلودہ دیوتاؤں کے دربار میں جا کر عداوت کی تمام تلخی کے ساتھ اپنی ایداکا ناشی ہوا جو پیڑ نے اس طرح پر اپنا اوسے ناخوش ہو کے اوسکو آسمان سے نکالا اور سرنگون زمین پر ڈالا لیکن اوسکا رتھ اگرچہ خالی تھا تب بھی اپنا معمولی دورہ کرتا رہا اور قدرت غیبی سے رات اور دن کا توازن اور موسموں کا تبادلہ باقاعدہ ہوتا رہا اپنا لوہا اپنی شفاعتوں سے بچنے ہو کے ایک گڈریو بناو تھیلی کے بادشاہ ایڈیسس کی بھیڑیاں جرانے لگا۔

جب اس طرح وطن چھوڑ کر ہجرت ہوا تب اپنے دل کو درختوں کے سایہ میں جو ایک ندی کے صاف کناروں پر آگے ہوئے تھے علم موسیقی سے جی بھلانے لگا اس سے اس کے گڈریو جھکی زندگی تب تک وحشی اور جنگلی کی تھی اور جنگی واقفیت صرف بھیڑیوں کے بندوبست پر موقوف تھی اور جنگے ملک کی جنگ کی سی صورت تھی اسکے پاس آنے لگے اپنا لوہے اپنے راگ کا معنوں بدل کر ان جنگلیوں کو سب ہنر سکھائے جن سے زندگی کا آرام بڑھتا ہو کبھی وہ اون بھولوں کو سہا ہنتا تھا جو موسم بہار کی خوبیاں بڑھاتے ہیں اور اوس خوشبو کو جو اوس انتشار پاتی جڑ اور اوس سبزہ کو جو اوسکے زیر پا اگتا ہی اور کبھی موسم گرما کی فرحت آگین شاموں کو اور اوسکی ہو کو جو آدمی کو فرحت بخشنی جڑ اور شہنشاہ کو جو زمین کی پیاس بجھاتی جڑ فصل خریف کے میو جات طلائی کو

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

فرنگز داشت کیا جن سے کاشتکار کو محنت کا انعام ملتا ہو اور نہ موسم سرما کی فرحت اتنا سستی کو جب آگ آفتاب کا کام دیتی جو اور جوان ناپتے ہیں اور خوشی کرتے ہیں اور ان اندھیرے جنگلوں کی بھی تقریب کی جو پہاڑوں پر سایہ کنان ہیں اور ان دریاؤں کی جو اس درہ کے کثرت دار مرغرا میں خوشنما گھاوٹ سے روان ہیں اس طرح تمہیلی کے گڈریہ اس خوشی سے واقف کئے گئے جو دہقانی حالت میں انکو حاصل ہو چنیز میں کی فیاضی بیفائدہ نہیں وہ اپنے حقہ کی بدولت بادشاہ سے خوشتر ہیں یا جو ناخرابی آلودہ خوشیاں بادشاہ کے فعل سے برآمد ہوتی ہیں سو انکو اپنے جو بیڑوں میں میسر ہیں ان کی گذریاں بازی اور تسم اور خوشی سے پرستہ ہیں اور سادگی اور بیگانہی سے آراستہ دن بھر خوشی میں گذرتا تھا اور درختوں کی شاخوں پر طائروں کے چھانے اور ہوا کے کانوں میں سننے یا چٹانوں سے پانی گرنے کی آواز یا ان گیتوں کے سوا جو آپالو کے ساتھ ہانیوالوں کو تیز و زوی نے سکھائے تھے کچھ سنائی نہ دیتا تھا ان کو جو لان بازی اور تیر اندازی کی بھی تعلیم دی خود دیوتا انکی خوشنما پر رشک کھائے گئے اور سمجھے کہ گڈریوں کی تاریکی دیوتاؤں کی روشنی سے بہتر ہو گا تو پالو کو اولپس پر بلا لیا۔

رہا نلو مچھڑ

رہا نلو شولیمپس

ای میرے لڑکے تو اس داستان سے نصیحت لے کہ اب تو ایسی حالت میں ہو جیسی حالت میں وقت جلا وطنی آیا تو تھا اسلئے اسیکی طرح سے اس زمین ناکاشتہ کو سیراب اور جنگل کو برکت پاب کران گنواروں کو گانے بجانے کی طاقت دے انکے سخت دل کو ملائم کر کے ہوش میں لا اور جادو کو نیکوئی سے ان وحشیوں کو بس کرانکو صحت اور رعایت کی خوشیوں کے مڑے چکھا اور انکا آرام یہ سمجھا کر بڑا کہ آرام بہت کے ہاتھ میں نہیں اپنے ہاتھ میں ہوا میرے لڑکے وہ روز نزدیک آتا ہو جب تجھے وہ رنج و فکر جو سخت کے آس پاس رہتے ہیں ان وحشیوں کی یاد دیشیانی کے ساتھ دلائیں گے۔

رہا نلو

رہا نلو

پھر ٹرنوفر نے مجھے ایک ارغون دیا اسکی آواز ایسی سُرہلی تھی کہ پہاڑوں کی گونجوں سے جو اسی آواز کی نقلیں تھیں آس پاس کے گڈریے گروہ گروہ گرد آئے اور میری آواز میں بھی کچھ قدرتی الحان پیدا ہو گیا اور میں بھی تاثیر غیبی سے متاثر ہوا قدرت کی خوبیاں بڑے شوق اور اعتقاد سے گانے لگا اکثر ہم ملے گاتے تھے اور کبھی رات کو بھی گاتے تھے جب میں وعظ کرتا تھا تب گڈریے اپنے

جھوٹوں اور دیکھڑیوں کو بھول جاتے تھے اور رورت سے ہجرت میرے گرد کھڑے رہتے تھے وہاں کی جنگلی اور وحشیانہ باتیں معلوم کم ہوتی جلیں ہر ایک چیز نے زیادہ تر خوشنما صورت اختیار کی اور ملک خود لوگوں کے چال چلن سے سدہ رہنے لگا۔

ہم اپنا لو کے مندر میں قربانی چڑھانے کو اکثر جایا کرتے تھے وہاں کا ٹرموزس پوجاری تھا گڈریے اس دیوتا کے نام سے لاریل کے بتوں کے بار پہنتے تھے اور گڈریان پھولوں کے مالے پہنا کرتی تھیں اور پوجا پاڈایوں میں بھر کر اپنے سر پر رکھ کر ناچتی گاتی آتی تھیں بعد قربانی کے ہم دھانی کھانا طیار کرتے تھے عمدہ چیزوں میں ہماری بکری اور بھیڑیوں کا دودھ تھا اور کچھ بھجھمارے انجیر انگور وغیرہ میوہ سبزہ جو اپنے ہاتھ سے چنکر لاتے تھے سبزہ ہمارا فرش تھا اور درختوں کے پتے قصر کی ملع دار جھتوں سے زیادہ تر خوشنما سائبان تھا مگر گڈریوں میں میرا نام یکا یک اتفاق سے کمال کو چھو سچا وہ یہ تھا کہ ایک بھوکھا شیر میرے گلے پر ٹوٹا اور میری خوریزی کرنے لگا میں اوسپر دوڑا میرے ہاتھ میں ایک بھیڑی ہاسنے کے کانٹے کے سوا اور کچھ نہ تھا جب اس نے مجھے دیکھا تو اپنی گردن کے بال کھڑے کے دانت پیسنے اور پیچہ پھیلانے لگا اسکا منہ خشک اور شعل نظر آیا اور آنکھیں سڑھ اور آتشیں میں نے اس کے حملہ کا انتظا نہ کیا لیکن اُسپر چھٹا اور اسکو زمین پر گرادیا اور مجھے کچھ ضرب نہیں آئی کیونکہ میں ایک چھوٹا مگر آہنی جال کا جیسا مہری گڈریے پہنتے ہیں پہنے ہوئے تھا اس سے اس کے پنجوں سے بچ گیا میں نے اسکو تین دفعہ گرایا مگر تینوں دفعہ اٹھ کر میرے اوپر آیا ایسا دباڑتا ہوا کہ دور کے پہاڑوں سے اسکی گونج آتی تھی مگر آخر کار میں نے اسکو اتنا دبا دیا کہ اسکا دم ٹھک گیا جو گڈریے میری اس فتحیابی کے گواہ تھے اس بات پر ہر ہر ہوئے کہ مجھے اسکا جہر اشل علامت فتحیابی پہننا چاہئے۔

اس کام کا اور گڈریوں کے طریقے بدل جانیکا شہرہ تمام مصر میں پھیلا اور آخر کار تیز سٹرس کے کانوں تک پہنچا اسنے سنا کہ جو دو قیدی اہل فینیشیہ کے نام سے گرفتار آئے ہیں انہیں سے ایک نے ایسے جنگلوں میں جنگی آبادی کی امید تھی ست جگ یعنی زمانہ نکوئی بنا رکھا جو اور مجھے دیکھنا چاہا کیونکہ وہ تیز کا دوست تھا اور جو لوگ تعلیم کے وسیلہ معلوم ہوتے تھے انکے ساتھ مہربانی اور قدر دانی کے ساتھ پیش آتا تھا جسکے مچھو اسکے سامنے لیگے اسنے میرا حال خوشی سے سنا اور جلد معلوم کر لیا کہ میٹوفس نے طعنداری سے اسے دبوک دیا تھا اسنے اسے واپس بھیج دیا اور جو دولت اس

ہیپاتسو، رمن

سیناٹیکس

میتوٹیس

میتوٹیس

ظلم اور زیادتی سے جمع کی تھی اپنے قبضہ میں کر لی اور کہا وہ کیسے کہتے ہیں جنگجو دیوتاؤں نے دوسرے
 آدمیوں پر بزرگی دی ہو سکے کوئی شوبے وسیلہ دیکھ نہیں سکتے ہیں اور اس سے دھوکہ پاتے
 ہیں اُنکے گرد ایسے کہتے رہتے ہیں جو سچ کو پاس آنے سے روکتے ہیں ہر ایک بھی سوچتا ہے کہ اُن کو
 دھوکہ دینے میں فائدہ ہو اور ہر ایک اپنے ارادے کو خود نگذاری کی صورتوں میں چھپاتا ہے یہ
 بادشاہ کا یہ خیال صرف اس غرض سے رکھتے ہیں کہ اُس سے دولت اور عزت پاتے ہیں اور
 وہ اپنے فائدے سے ایسا غافل ہے کہ اُن سے خوشامد سنتا ہے اور دھوکہ کھاتا ہے۔

سیاناٹریس

شکھیا کا

پینیلوپ

اس وقت تیز اسٹرس نے میرے ساتھ محبت مہمان کی اور چاہا کہ مجھے ایتھا کہ کوکھ سے اور جازوں کا
 ایک بحیرہ ساتھ کرے اتنی فوج کے ساتھ کہ پینیلوپ کو اس کے چاہنے والوں سے بچانے کے لئے کافی ہو
 الفنس یہ بحیرہ رو انگی کیواسطے تیار تھا صرف ہمارے سوار ہوئی دیر تھی میں انقلاب زمانہ بحیران تھا
 کہ جنگجو ایک دم پہلے نہایت گرتا ہے اکثر اُنکو نہایت اٹھاتا ہے اور اس بات کے تجربے سے تقویت پانے
 اسید کی کہ پولیٹر کسی ہی تکلیف پائیگا لیکن آخر اپنے دارالریاست میں جایگا مجھے یہ بھی خیال ہوا
 کہ تیز آؤ تھیں پیر کے کسی حصہ میں ہو چھوٹے وریلگا اسواسطے چلنے میں تھوڑی اور دیر کی کہ اسکی کچھ
 تلاش کروں لیکن اس اثنا میں تیز اسٹرس جو بہت بُرا تھا یکایک مر گیا اور اُسکے مرنے سے میں
 ایک بلا سے تازہ میں مبتلا ہوا۔

یولیسیز

میندر، ڈیڈیوپیپیا

سیاناٹریس

سیاناٹریس

سیاناٹریس

سیاناٹریس

سیاناٹریس

اس واقعہ سے تمام مصر میں افسوس ہوا اور رنج غالب ہوا تیز اسٹرس کیواسطے ہر ایک خاندان
 اُسکو اپنا نہایت عزیز دوست محافظ اور والد سمجھ کر روتا تھا بڑے اپنے ہاتھ آسمان کی طعن اٹھا
 نہایت رحم زاپکار کرتے تھے کہ اسی مصر کو نے تیز اسٹرس سا بادشاہ نگر سے وقون میں پایا ہے اور
 نہ انیوالے و قونین پائیگا اور دیوتاؤں کو آدمیوں کے واسطے تیز اسٹرس نہیں دینا تھا اور دینا تھا
 تو واپس نہیں لینا تھا تیز اسٹرس کے بعد ہم کو کیون زندہ رکھتے ہو چھوٹے بکارتے تھے کہ نہ سے
 اسید جاتی رہی ہمارے بزرگوں نے اس بادشاہ کی حکومت میں بہت آرام پایا تھا ہم نے صرف اُسکو
 بیشیانی کھانے کیواسطے دیکھا ہے اُسکے نوکر برابر روتے تھے اور چالیس روز تک دور دور کے
 اضلاع کے باشندوں کے گروہ کے گروہ اُسکی تجویز و تحفین کو آئے ہر ایک اپنے بادشاہ کا جسم
 ایک دفعہ دیکھنے کی درخواست کرتا تھا اور اُسکی صورت اپنے خیال میں رکھا چاہتا تھا اور بعضوں نے

اسکے ساتھ اسکی قبر میں دفن ہونا چاہا۔

تیز اسٹرس کا نقصان بہت معلوم ہوا کیونکہ اسکا بیٹا بوکوس مسافروں کی واسطے محبت اور علم کے واسطے شوق اور ریاضت کی واسطے قدر دانی اور عظمت کے واسطے الفت نہ کھاتا جیسی اسکے باپ میں بزرگی تھی ویسی ہی اس میں کیلگی تھی اسکی تعلیم نے اسکو نہایت عیاش اور سخت مغرور کر دیا تھا وہ آدمی نہ کوٹھلوتا کمر نہ جانتا تھا اور سمجھتا تھا کہ میرے آرام کے واسطے بہن صرت اپنی ہو اور ہوس بر لانے کا شوق اور جو خزانہ اسکے باپ نے اپنی کفایت شعاری سے فائدہ عام کے واسطے جمع کر رکھا تھا اسکو اڑانے کا ذوق رکھتا تھا بلکہ اپنی فضول خرچی کی واسطے بہت ظالمانہ طمع سے مالداروں کو نکال گال بنانے اور غریبوں کو ستانے اور ہر ایک طرح کا فساد اٹھانے سے جو اسکے بے ریش خوشامدی جنکو حضور میں آنیکی اجازت تھی اسکو سکھاتے تھے زیادہ روپیہ بھی چاہتا تھا اور سفید ریش فضلا کو چننے اسکے باپ کو اعتبار تھا اپنے حضور میں آنے نہ دیتا تھا بوکوس ایسا تھا بادشاہ تھا ایک شیطان تھا مصر اسکے ظلم کے تلے کراہتا تھا اور اگرچہ لوگ اسکو تیز اسٹرس کا یادگار سمجھکر اسکی حکومت میں صابر تھے گو کسی ہی نراب اور ظالمانہ تھی تو بھی وہ اپنی بربادی کا آپ طالب ہوا اور حقیقت میں نامکن تھا جس سخت کے لائق وہ تھا اسے بہت روز ٹھہر سکے اب مجھے ایتھا کہ کولٹنے کی اسید نرہی میں ایک برج میں بند تھا جو دریا کنارے پر بیٹو زیم کے نزدیک تھا جہان سے اگر تیز اسٹرس کی موت مانع نہ تو تو ہم جہازوں پر سوار ہو جاتے کیونکہ ٹیٹوس کا کئی بیب سے رہائی اور اس جوان بادشاہ کے حضور میں رسائی پیدا کر کے پہلا کام جو کیا یہ تھا کہ مجھ کو بیان قید کرایا اس جہنم کا بدلہ چاہا جو میرے سبب اسکو اٹھانی پڑی تھی بیان میں مایوسی کی ٹھیلوں میں تمام رات اور دن پورے کرتا تھا جو کچھ جرموزس نے بطور بیٹگولی کہا تھا اور میں نے اس فارین سنا تھا سو اب مجھ کو مثل خواب نظر آتا تھا کبھی اپنی مصیبت کے خیال میں کھڑا ہو کے آن لہر کو دیکھتا تھا جو اس سچ کے پانوں سے ٹکراتی تھیں اور کبھی ان جہازوں پر خیال کرتا تھا جو طوفان سے لرزان اور ان پٹالوں پر لگ کر پھٹنے سے ترسان تھے جنہر وہ برج واقع تھا لیکن جو لوگ اپنے جہاز کی تباہی سے ڈرتے تھے میں انہر رحم لائیے بدلے حد کھاتا تھا میں نے اپنے دل سے کہا کہ انکی مصیبت اور زندگی دونوں جلد آخر ہوگی یا یہ سلاست سے اپنے ملک کو پہنچیں گے لیکن مجھ کو دونوں میں سے ایک بھی نصیب نہیں ہو۔

ایک دن جب میں سچ لا حاصل میں مضطرب تھا میں نے یکایک ٹھوڑے فاصلہ پر جہازوں کے متوال

سیناٹریس، بو

بوکوس

سیناٹریس

بھڑا کا، پی

سیناٹریس، ا

رہو، کیریس

جنگل سے دیکھے دریا ہوا سے پھولے ہوئے بادبانوں سے چھا گیا اور لہریں بیٹھا رٹاؤڑوں کی ضرب سے کھٹ لانے لگیں ہر طرف سے گھبراہٹ کی آواز سنائی پڑتی تھی دریا کے کنارے پرین نے ایک گروہ مصریوں کا دیکھا کہ دوڑتا اور گھبراتا ہتھیاروں پر دوڑتا اور ایک دوسرا گروہ چپ چاپ اس حیرت انگیز منظر سے جو اس کی طرف منظر تھا مین نے جلد ہی ہی معلوم کیا کہ ان جہازوں میں بعض فیضیہ کے تھے اور بعض سپہرس کے کیونکہ اپنی مصیبت کے سبب میں بہت ساری باتوں سے جو جہاز رانی سے علاوہ رکھتی ہیں وہیں ہو گیا تھا مصری آپس میں بیٹے ہوئے معلوم ہوتے تھے اس سے مجھ کو یقین ہوا کہ بوکورس کی بیوقوفی اور سختی نے اس کی رعایا میں بغاوت پیدا کی ہو اور ملکی امدادی افروختہ بہت عرصہ نہ گذر سکا کہ مینے اپنے بیچ کے اوپر سے ایک سخت مقابلہ ہونا ہوا دیکھا جن مصریوں نے باہر کے رکیوں سے ملک منگائی تھی سو پہنچ آتے تھے کے بعد وہ اس دوسرے گروہ پر حملہ آور ہوئے جو بادشاہ کا زیر حکم اور پیر تھا بادشاہ اس وقت ملک پر معلوم ہونا تھا خون کے دریا اس کے گرد روان تھے اس کے رتھ کے پیٹے لہو سے جو سیاہ جما ہوا اور جھاگدار تھا رتھ کے اوپر شکل سے مردوں کے ڈھیروں پر انگوٹھ پڑے جاتے تھے اس کی صورت خوشنما تھی اور جسم قوی تھا اس کا چہرہ مغرور اور تند تھا اور اس کی آنکھیں باس اور قہر سے افروختہ تھیں تیز ناکند بھیرے کی طرح اپنی بہت سے خطرے پر ٹوٹا گر اپنے زور کا عقل سے استعمال نہ کیا نہیں جانتا تھا کہ اس طرح غلطی کو رفع کرے یا درست کی کافی کے ساتھ حکم دے نہ اسے آن بلاؤں کا خیال کیا جو اس پر آنیوالی تھیں اور نہ اپنی فوج کو موقع سے لڑایا اگرچہ زیادہ فوج کا زیادہ تر محتاج تھا اور اگرچہ لیاقت کا محتاج تھا کیونکہ اس کی سچھل سکی بہت کے برابر تھی لیکن اسے کبھی مصیبت سے تعلیم نہ پائی تھی جبکہ اس کی تربیت پر مقرر کیا تھا انہوں نے اس کی جلی عمدہ طبیعت کو خوشاد سے خراب کر دیا تھا وہ اپنی طاقت کی واقفیت سے اور اپنے موقع کی منفیت سے غمور تھا یقین کرنا تھا کہ ہر ایک چیز کو میری خواہش کے غلبہ کا مطیع ہونا چاہیے اور ذرا سی مزاحمت بھی نظر آتی تھی تو غصہ میں بھر جاتا تھا تب عقل کی فہمائش نہیں سننا تھا اور طاقت حافظہ نہیں رکھتا تھا اپنے غرور کے زور میں حیوان درندہ بن گیا تھا نہ آدمی کی سچی تھی نہ درایت اس کے وفاداروں کو کبھی اس کے حضور سے بھاگتے تھے اور صرف کمینوں کی سی غلامی اور گنہگاروں کی سی اطاعت پر راضی ہوتا تھا اس طرح ہر اس کا مزاج ہمیشہ تند رہتا تھا اور ہمیشہ صاف اپنے فائدے کے برخلاف اور جو صانع دینے کے لایق تھے سو اس سے نفرت کرتے تھے اس کی عبادت نے اس کو دشمنوں کے گروہ کے مقابل بہت ٹھہرایا

فیضیہ

سدرہ

بوکوریہ

لیکن آخر کو ایک اہل فیضیہ کا تیرا کسی چماتی میں لگا عنان اُسکے ہاتھ سے گر گئی اور میں نے دیکھا کہ وہ اپنے رخصتے اپنے گھوڑوں کے پانوں میں گر لیسپرس کے ناؤ کے ایک سپاہی نے فوراً اُسکا سر اتارا اور بال پکڑ کر اہل ملک کو نسل ملاست فتح دکھا یا کسی ساعت یا حالت کی طاقت نہیں جو اس سر کا خیال دل سے دور کر سکے میں سوچتا ہوں کہ اب بھی اُس سے خون پتھر رہا ہو آکھیں بندہ اور اندر کو بیٹھی ہوئی ہیں چہرہ زرد اور بیوقوف ہر ستمہ آدھا کھلا ہوا ہو گیا یا رکا ہوا کلام پورا کیا جاتا ہو اور اُسکی نگاہ حالت سوت میں بھی ویسی ہی مغرور اور غرورناک تھی اگر بعد اسکے دیونا جھکو تخت پر بیٹھا کینگے تو اس عبت افزہ نصیحت کو کبھی نہیں بھولے گا کہ کوئی بادشاہ حکمرانی کے لائق اور اپنی طاقت کی تمہیل میں خوش نہیں ہو سکتا عقل کی لطافت رکھتا ہو اتنی ہی لائق اور خوشی پاتا ہو افسوس اُسکا حال کیسا افسوس نال ہو جو اس اختیار کی تخریب سے جو دیوتاؤں نے اُسکو خوشی عام کا وسیلہ بننے کے لئے بخشا ہو جن لوگوں پر حکمرانی کرتا ہو انہیں تکلیف پہنچا کرتا ہو اور جو برائے نام بادشاہ ہو ورنہ صرف ایک مور ولخت ہو۔

باب سوم

ٹیمیکس کا بیان کرنا پو کوئرس کے جانشین کا ٹریا کے سب قیدیوں کو چھوڑنا اور اپنا نائیل کے جہاز پر جو ٹریا کے بحیرہ کا حاکم تھا یہ کو بیجا جانا اور نائیل کا یعنی بادشاہ ہیلیئین کا حال کہنا اور اُسکی طمع سے ظلم کا خطر نظر آنا اور پھر اُسکو ٹریا کی تجارت کے فوائد سکھانا اور سپر سی جسا زہر چڑھ کے جزیرہ سپر سیس ہو کر اُتھا کہ جانے کا ارادہ کرنا اور ہیلیئین کا اُسکو غیر ملکی سمجھنا اور اُسکی گرفتاری کا حکم دینا اور یون اُسکی جان پر آفت عظیمہ آنا لیکن اُس ظالم کی آتشا اُتشاری کا ایک اہل لیڈیہ کو جس پر وہ عاشق تھی اور جو اُس سے نافر تھا اُسکے عوض گرفتار کر کے اُسکو بیچنا۔

ایلیپس نے ٹیمیکس کی عقل دریافت کر کے تعجب کیا مگر وہ اُسکے عاقلانہ اترار سے اُن غلطیوں کے جو اپنے ارادوں کا انجام بنالانے اور ریتھ کی صلاح نہ ماننے سے اُس سے سرزد ہوئی تھیں خوش اور اُس نوجوان میں عقل کی طاقت اور عظمت دیکھ کر تعجب ہوئی جس سے وہ بلا طرفداری اپنے افعال کو جو مزید کر سکتا تھا اور اپنی عمر کی خطاؤں پر نظر کر کے ہشیار اور محتاط اور متعل ہو گیا تھا بولی اور ٹیمیکس اُسکے بیان کر کیونکہ میں یہ

کینیڈیا

سدراس

ٹیمیکس

ایلیپس، تیریا

نائیل، تیریا

دھار، نائیل، پیمیلین

تیریا

سدراس، سدراس

سدراس، پیمیلین

سدراس، تیریا

کینیڈیا، ٹیمیکس

ٹیمیکس

بات جاننے کے واسطے بقیہ رہو ہون کہ کس وسیلہ سے تو مصر سے بچا اور مجھے نیز وہ کمان ملا جسکے نقصان کا بھگوار
اتنا افسوس تھا ٹیلیکس نے اپنی داستان پھر کہنی شروع کی۔

مصر

مصر

مصر

مصر

مصر

جو مصر بچکا گروہ اپنی نیکی اور وفاداری پر قائم رہا تھا سو باغیوں سے بہت کم تھا اسلئے جب بادشاہ
کام آیا مجبور طبع ہوا دوسرا بادشاہ جسکا نام ٹرمیوٹس تھا اسکی جگہ بقیہ رہا اور ٹرمیوٹس کی فوج
اسکے ساتھ عہد قائم کرنے کی بعد واپس ہوئی اس عہد نامہ کی رو سے ٹرمیوٹس کے سب قیدی قابل رہائی
تھے اور چونکہ میں بھی انہیں سے ایک سمجھا گیا تھا اسلئے مجھ کو بھی آزاد دی اور دوسروں کے ساتھ جہاں
پر سوار کیا اس انقلاب زمان سے ایک بار پھر نامیدی کا اندیشہ اور دور ہوا اور اسید کی روشنی میں سینہ
میں چمکی اب ہمارے بادشاہ ہوا سے موافق سے پھولے اور ہمارے ڈانڈوں سے جھاگ لاتی ہوئی لہذا
پھینچن دریا سے وسیع جہازوں سے چھا گیا جہاز سی خوش ہوئے مصر کے کنارے ہم سے بھاگے اور
پہاڑی اور پہاڑ درجہ بدرجہ برابر ہوئے ہماری نگاہ صرف دریا اور آسمان سے کرکٹ تھی اٹھتے ہوئے
آفتاب کی چمکتی ہوئی آگ تعجب سے نہکھنے لگی اسکی شعاع آفتاب کے نزدیک کے پہاڑوں کی چوٹیوں کو
طلابی کرتی تھی اور گہرائیوں کو رنگ جس سے کل آسمان رنگا ہوا تھا سفر کی تیاری کا نیک شگون ہوا۔
اگرچہ مجھ کو اہل فنیشیہ کے نام سے رخصت دی تھی تب بھی جتنے ساتھ سوار ہوا تھا سو مجھ کو نہیں جانتے
تھے اور ناریل نے جو جہاز کا حاکم تھا میرا نام اور ملک پوچھا اور کہا کہ تو فنیشیہ کے کس شہر کا رہنے والا
ہوئے جو ابدا کہ کسی شہر کا نہیں لیکن دریا میں فنیشیہ یا جہاز پر گرفتار ہوا ہوں اور شل اہل فنیشیہ
مصر میں قید رہا ہوں اسی نام سے بہت عرصہ تک غلام رہا اور آخر اسی نام سے رہا ہوا ہوں ناریل نے
پوچھا پھر تو کس ملک کا ہو میں نے کہا میں ٹیلیکس ہوں تو لیبیہ کا بیٹا جو ایتھنا کے بادشاہ جیو یونان کا
ایک جزیرہ ہی میرے باپ نے اُن معاون بادشاہوں میں بڑا نام پیدا کیا جیو جنوں نے فرارے کا محاصرہ
کیا تھا لیکن دیوتاؤں نے اُسکو پھر اپنے دارالریاست میں نہیں لوٹنے دیا میں نے اُسکو بہت ملکوں
میں تلاش کیا اور اسی کی طرح بہت ناموافق نے مجھ کو بھی آوارہ کیا جیو میں بڑا کم نصیب ہوں اگرچہ غریبانہ
گذر کر تباہ ہوں اور ہوس کم رکھتا ہوں بیشک میں کم نصیب ہوں اگرچہ کچھ خوشی نہیں چاہتا بجز اسکے کہ
اپنے گھر والوں سے ملوں یا اپنے باپ کی پناہ میں رہوں۔

مصر

مصر

مصر

مصر

مصر

مصر

مصر

مصر

مصر

پیارے بچانے جاتے ہیں وہ بالطبع سختی اور صاف دل صحابہ بری نصیب توں پر رحم لایا جھکو تلی دی سو شاید دیوتاؤں نے اس قدر مہربانہ لائق سے بچائیکے لئے اس سے دلائی تھی۔

تیلیمیکس

اُس نے کہا اٹیلیلیمیکس جو کچھ تو نے کہا ہے جھکو اُسکی صداقت میں کچھ شک نہیں ہے تیرے ہر پرفی الواقع راستی اور صفائی کے آثار ایسے دیکھتا ہوں کہ تجھ پر جو ٹھہکا گمان نہیں لاسکتا بدایت غیبی سے بلا مدت جھکو یقین ہے کہ جن دیوتاؤں کو میں نے مانا ہے تو انکا پیارا ہے اور انکی خوشی یہ ہے کہ میں بھی جھکو اپنے بیٹے کی طرح پیار کروں اس واسطے میں تجھ کو مفید صلاح دیتا ہوں اور اسکا کچھ عوض نہیں چاہتا۔ جو اسکے کہ اُسکو پوشیدہ رکھے میں نے کہا اندیشہ مت کر اور مت سمجھ کہ میں چُپ درہ سکون کا کیونکہ کتنا ہی کرم ہوں مگر یہ بات کہ کسی پر اپنا راز ظاہر کرنا چاہئے میں نے بہت دنوں سے سیکھی ہے پھر دوسرا دیکھا جیسے فاش کر سکتا ہوں اسنے پوچھا کہ انکا راز پوشی کی عادت کیسے سیکھ سکتا ہے میں جانتا چاہتا ہوں کہ یہ عادت انکے میں کیسے سیکھتے ہیں اسکے بغیر عادت بزرگانہ ناممکن ہے اور ہر ایک لیاقت بیفائدہ میں نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ جب یولیسیز ٹراسے کے محاصرے پر جانے لگا تب اسنے مجھے زانو پر ٹھکایا اور اپنے دونوں ہاتھوں میں کپڑا اور میری محبت سے میرا دوسرا لیکے اگرچہ تب مجھے مطلب سمجھنے کی طاقت تھی یہ لفظ کہے اے بیٹا تجھے کسی دن غراب ہونا اور نیکی سے ہلکنا ہے تو پہلے اس سے کہ میں تجھے پھر دیکھوں دیوتا جھکو بت دین یا تیری زندگی کا رشتہ جو اب تک چھوٹا ہے قطع کرین جیسے کاٹنے والا اُس ملاہ پھول کو کاٹ ڈالتا ہے جسے ابھی کھلنا شروع کیا ہے یا میرے دشمن تجھے میری اور تیری مالی آنکھوں کے سامنے اوپر سے گرا کر پرزہ پرزہ کرین اے میرے دوستوں میں اس لوکے کو جھکو اتنا چاہتا ہوں تمہارے حوالہ کرتا ہوں اگر تم کو میرے ساتھ کچھ محبت ہو تو اسکے لوہے پر نظر رکھنا اور خوشامد کو اسکے پاس آنے دینا اور جب تک یہ درخت تازہ کی مانند جھک سکتا ہے اسکو سپرد بار رکھنا لیکن سب سے زیادہ یہ خیال رکھنا کہ کوئی بات فرو گذشت نہ کیجاوے جس سے یہہ اعضاء پسند اور فیاض اور صاف دل اور راز دار ہو سکے جو جو ٹھہ بولتا ہے سو آدمی کا نام رکھنے کے قابل نہیں ہے اور جو چپ رہنا نہیں جانتا سو بادشاہی کے درجہ کے لائق نہیں ہے میں نے یولیسیز کے لیے اصل لفظ تجھ سے کہے ہیں کیونکہ بار بار سنے ہیں اسلئے ہمیشہ یاد آتے ہیں بلکہ دل میں دہراتا رہتا ہوں میرے باپ کے دوستوں نے اول ہی سے جھکو راز پوشی کی تعلیم کی اور اکثر اُسکی نقیل کے موقع دئے اور میں نے اس علم میں ایسی جلد ترقی کی کہ میں بچہ تھا تب ہی سے وکے مجھے

یولیسیز
ہاؤ

یولیسیز

ہینی لوی

ہربی لوی

می جی لوی

می جی لوی

می جی لوی

می جی لوی

می جی لوی

می جی لوی

می جی لوی

می جی لوی

می جی لوی

می جی لوی

می جی لوی

اپنے اندیشے ظاہر کیا کرتے تھے جو انکو آن مغرور قیون کی طرف سے تھے جنہوں نے میری والدہ سے درخواست
 نکاح کی تھی اسوقت دس بمحکمہ پتہ نہیں جانتے تھے بڑا مہانتے تھے ایسا کہ اسکی اسے سے مدد پاتے اور اسکی
 ثابت قدمی پر اعتبار لانے سے تنہائی میں مجھ سے بڑے کاموں میں صلاح کرتے تھے اور جو بدیر ہوتا تھا
 کو اسکی اسید واروں کے ہاتھ سے چھوڑ دینے واسطے سوچتے تھے سو ظاہر کرتے تھے میں اس اعتبار میں فخر
 سمجھتا تھا کیونکہ میں اسکو اپنی اصلی بزرگی اور ضرورت کی دلیل جانتا تھا اسلئے اپنی طبیعت کو روکنا تھا
 اور کوئی بات جو مجھ سے بطور راز کے کہی جاتی تھی ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا وہ اسید وار اکثر مجھ کو باتوں
 میں لگاتے تھے ایسی امید سے کہ بچہ جو کچھ ضروری حال دیکھتا ہو یا سننا ہو بلا احتیاط بے ارادہ ظاہر
 کر دیتا ہو لیکن میں اس طرح کے جواب دینا سیکھ گیا تھا جس سے نہ میری راست بازی میں فرق آئے نہ راز
 پوشی میں تب ناریل نے مجھ سے یہ کلام کہ ایسی بیکیس تو دیکھتا ہو کہ اہل فینیشیہ کیسی طاقت رکھتے ہیں
 اور اس پاس کے لوگ انکے ہینار سحر سے کیسے ڈرتے ہیں جو تجارت انہوں نے ہر کیونکہ کے ستونوں تک
 پھیلایا ہے جو اس سے انہوں نے اتنی دولت پیدا کی ہو کہ اچھے اچھے سیراب ملک والے اپنے واسطے نہیں
 پیدا کر سکتے بڑا سیراسٹر بھی دریا میں اپنے غالب نہیں آسکتا تھا اور جن بہادروں سے اس نے تمام
 مشرق فتح کیا تھا انکو بھی میدان میں انکا مفتوح کرنا مشکل معلوم ہوا تھا سیراسٹر نے اپنے خراج لگایا تھا
 سو انہوں نے بہت دنوں سے دنیا بند کر دیا تھا کیونکہ یہ اپنی دولت اور طاقت سے ناواقف نہ تھے
 کہ دوسرے کی اطاعت کے جوئے کے تلے صابرا نہ سر جھکاتے اسلئے انہوں نے اطاعت نہ کی اور جو جنگ
 سیراسٹر نے انکے ساتھ شروع کی تھی سو اب اسکی وفات پر آخر ہوئی تھی حقیقت میں جیراسٹر کا دنیا
 اسکی تدبیر سے بہت مہیب ہو رہا تھا لیکن جب وہ اختیار اسکی تدبیر بغیر اسکے بیٹے کو ملا تب ویسا مہیب
 نہ رہا اور اہل مصر کو فینیشیہ میں فوج لہجاکے باغیوں کو مطیع کر نیکی بدلے اس ناپاک ظالم کے ظلم سے اپنی
 حفاظت کے واسطے اہل فینیشیہ سے مدد مانگنی پڑی یہ مدد اہل فینیشیہ نے دی اور اپنی آزادی میں
 نئی بزرگی اور اپنی دولت میں نئی طاقت شامل کی۔

اگرچہ ہم دوسرے کو آزاد کرتے ہیں لیکن خود غلام بن رہے ہیں ایسی بیکیس تو جلد ہی میں آکر اپنی
 جان کو ہمارے بادشاہ کیلین کے ہاتھ میں نہ پھنساؤ پہلے ہی اسکے ہاتھ اسکی بہن ڈیڈو کے خاوند
 سمی کیس کے خون سے آلودہ ہو رہے ہیں اور ڈیڈو اسکے خون کے انتقام کیواسطے بے صبر ہو کر

دھار

रेफ्रीका, कार्येन

पिग्मेतिजन

दयार् पिग्मेतिजन

पिग्मेतिजन

पिग्मेतिजन

بہت سے نیکی اور آزادی جاننے والوں کے ساتھ کئی جہازوں میں سوار ہو کر تیسرے سماج گئی ہی اور
 اسے ایفیک کے کنارے پر ایک عمدہ شہر کی بنیاد ڈالی ہی اور اسکا نام کارٹیج رکھا ہی دولت کی بے انتہا
 طمع سے پگمیلین دن بدن زیادہ تباہ اور قابلِ اکراہ ہو رہا ہی اُسکی عملداری میں دولت مند ہونا ایک
 تصور ہی کیونکہ طمع اسکو فساد و ظالم اور نیکی کر دیتی ہی وہ دولت مند و نکوستانا ہی اور غریب و نکو ڈراتا ہی
 لیکن تیسرین دولت مند ہونے سے نیک ہونا زیادہ تر گناہ ہی کیونکہ پگمیلین سوچتا ہی کہ نیکی عادت نامنفعی
 و بدنامی کی متحمل نہیں ہو سکتی اور چونکہ نیکی پگمیلین کی دشمن ہی اور پگمیلین نیکی کا دشمن ہی ہر ایک بات پر تردد
 و تفکر و تحقیر سے گھبراتا ہی بلکہ اپنے سایہ سے ڈرتا ہی اور خواب اُسکی آنکھوں سے ناکشاستا ہی دوتاؤں نے
 اُسکے آگے خزانہ جمع کر کے اسکو سزا دی ہی کہ اسکو خراج نہیں کر سکتا اور باعثِ راحت سمجھتا ہی لیکن حقیقت میں
 باعثِ آفت ہی جو دیتا ہی اور سپرافس کرتا ہی اور جمع ہی اُسکے نقصان سے ڈرتا ہی اور زیادہ جمع کرنے
 کو مہتا ہی وہ کبھی نظر آتا ہی ورنہ اپنے قصر کے سبب اندرونی مکان میں تنہا و درد مند و وسیلہ بیٹھا رہتا
 ہی اُسکے دوست اُسکے پاس نہیں جاتے کیونکہ اُسکے پاس جانا اسکا دشمن بننا ہی اُسکے رہنے کے مکان کے گرد پیرہ والے
 نیکی تلوار اور چھبی سیدھی کے کھڑے رہتے ہیں اور سخت حفاظت رکھتے ہیں اور جس مکان میں وہ
 پوشیدہ رہتا ہی اُس میں تیس کمرے ہیں ایک دوسرے میں راستہ رکھتے ہیں اور ہر ایک میں لوہے کے
 کواڑ اور بیلن لگے ہیں کوئی نہیں جانتا کہ وہ رات کون سے کمرے میں آخر کرتا ہی اور کہتے ہیں کہ قتل سے
 محفوظ رہنے کے واسطے وہ ایک کمرے میں دو رات کبھی نہیں سوتا صحبت کی فحش اور آفت کی پاک و صاف
 سرت سے بالکل ناواقف ہی اگر اسکو خوشی کی ترغیب دیجاتی ہی تو خوشی نہیں پاتا ہی اور غم سے گھبراتا ہی
 اُسکی آنکھیں عمیق و تیز و تند ہیں ہمیشہ اپنے چاروں طرف مضطرب و متوجہ سادیکتار رہتا ہی ہر ایک آواز پر
 کیسی ہی ادنیٰ ہو چونکہ اُسٹھتا ہی سنتا ہی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پہلا اور دہلا ہو رہا ہی اُسکے چہرے پر تانلی
 فکر عیان ہی اور پیشانی پر شکں ہی بہت کہ بولتا ہی مگر آہ اکثر کھینچتا ہی اُسکے دل کا رنج و ہجراری اُسکے گریہ
 و زاری سے اگرچہ اُسکے دبانے میں بہت کوشش رکھتا ہی ظاہر ہو جاتے ہیں دسرخان پر سبکے اچھے کھا
 بیہرہ لگتے ہیں اور اُسکے لڑکے جنگو اُسے اپنا نہایت خطرناک دشمن بنا رکھا ہی اُسکے واسطے جاے ابد
 نہیں ہیں بلکہ جاے خوف ہیں وہ خود کو ہمیشہ خطرے میں جانتا ہی اور جس سے ڈرتا ہی اُن کو قتل کرنے
 سے اپنا بچاؤ مانتا ہی نہیں جانتا کہ ظلم جہنم وہ اپنے واسطے بچاؤ سوچتا ہی ایک دن اسکو تباہ کر گیا اور اُسکے

خانگی آدمیوں میں سے کوئی اُسکے طمع کرنے اور شک رکھنے سے ڈر کر دنیا کو ایسے میسب ظالم سے بچا بیگا اور
میرا حال یہ ہو کہ میں دیوتاؤں سے ڈرتا ہوں اور جھکو دیوتاؤں نے میرا بادشاہ کیا ہی میں اُسکے ساتھ
چاہے سو ہو و فادار ہو لگا وہ چاہو میری جان لے لیکن میں اُسپر اپنا ہاتھ ہرگز نہیں اٹھاؤں گا اور
دوسروں کے ہاتھ سے اُسکو بچائے میں ہرگز پہلو تہی نہ کروں گا مگر ایسی ٹیمیکس تو اُسکو اپنے باپ کا نام ست
بتائیو ورنہ بیشک وہ تجھ کو قید رکھ لے گا اس امید سے کہ تو کیسیز ایتھا کہ میں واپس آنے پر تیری رہائی کے
واسطے بہت تلافی دیگا جب ہم تیرے من داخل ہوئے میں ناریل کی صلاح پر جلا اور جلد مجھ کو ثابت ہوا کہ
جو کچھ اُس نے کہا تھا سو سچ تھا اگرچہ پہلے یقین نہ ہوتا تھا کہ کوئی آدمی اُسکو اس درجہ تک ذلیل کھے
جیسا پبلیٹین رکھتا ہو۔

میں اُسکی سختی اور بدبختی سے کہ نہی بات تھی بہت متعجب ہوا اور اپنے دل سے بولا کہ یہی شخص جو جو
خوشی کی تلاش کرتا ہو اور سوچتا ہو کہ سجد طاقت اور بے انتہا دولت میں لیگی اسلئے اُس نے طاقت اور
دولت حاصل کی ہو مگر اس تحصیل نے اُسکو ذلیل کر رکھا ہو اگر یہ گڈ رہی رہتا جیسا ابھی میں رہا ہوں تو
وہ بتائی خوشیوں کے حصول سے بھی ایسا ہی خوش رہتا کیونکہ وہ بے آزار ہیں اور کبھی افسوس
کی باعث نہیں ہوتی ہیں نہ بیدختر سے نہ زہر سے ڈرتا بلکہ آدم زاد کو پیار کرتا اور دوسرے آدم زاد
اُسکو پیار کرتے حقیقت میں یہ اتنی بے انتہا دولت نہ رکھتا مگر قدرت کی بخشش پر جس سے ہر ایک ضرورت
رض ہوتی ہو خوش رہتا معلوم ہوتا ہو کہ یہ صرت اپنے دل کی صلاح پر چلتا ہو لیکن فی الحقیقت ہوا وہ جس
کا بندہ ہو اور طمع کی اطاعت کرتا ہو اور وحشت اور اندیشہ کے ناز یا نوں سے کرہتا ہو ظاہر اور دوسرا
پر حاکم ہو لیکن اپنی جان کا بھی مالک نہیں ہو کیونکہ ہر ایک غیر واجب خواہش میں اپنے بڑے ایک مالک ہی نہیں
بلکہ ایک ظالم بھی رکھتا ہو۔

پبلیٹین کے حال پر میرے بے دیکھے ایسے خیال تھے کہ کوئی اُسکو دیکھ نہیں سکتا اُسکی رعایا بھی مل میں
ڈرتی ہوئی صرت اُن اوپے اوپے بر جو نکو دیکھ سکتی تھی جیسے گردات اور دن پہرے کھڑے بیٹھے تھے
اور جسے اندر وہ خود مع خزانہ ایسے رہتا تھا جیسے کوئی قید خانہ میں رہتا ہو میں نے اس نظر نہ آئیو
بادشاہ کا تیرا سٹرس کے ساتھ مقابلہ کیا جو بلاجم مزاج اور ظالم تھا اور رعایا کو باسانی اپنے مضبوط
بار دیتا تھا اور سافروں کے ساتھ بات کر نیکال شوق رکھتا تھا اور سب نا اشیوں کی نالائستہ تھا

ہائیلیمکس

یولیسیس

نارایا کا

رہا، ناریل

پبلیٹین

پبلیٹین

سیزاسٹریس

اور اس سچ کو تلاش کرتا تھا جسکو تخت کے آس پاس رہنے والے چھاپا چاہتے ہیں تو میں نے اپنے دل سے کہا سیزاٹرس کسی سے نہیں ڈرتا تھا اور نہ کوئی اس سے ڈرتا تھا وہ اپنی رعایا سے اپنے فرزندوں کی طرح ملتا تھا لیکن پگمیلین ہر ایک سے ڈرتا ہی اور ہر ایک اس سے ڈرتا ہی یہ ملعون ظالم اگر یہ دشوار گزار محل کے اندر رہتا ہی اور چاروں طرف پہرہ رکھتا ہی تو کبھی بیشہ موت کے دائمی خطرے میں ہی لیکن نیک سیزاٹرس اپنی رعایا کے درمیان پوری بھونپی رکھتا تھا جیسے کوئی باپ اپنے گھر میں اپنے بچوں کے درمیان رکھتا ہی پگمیلین نے سیزپرس والی فوج کو جسے ایک عہد نامہ کے موافق مصر کے حملہ میں اُسکی فوج کی مدد کی تھی واپسی کا حکم دیا ناریل نے اس موقع کو میری آزادی کا وسیلہ سمجھا اور مجھے سیزپرس کے سپاہیوں کے ساتھ ملاحظہ کے واسطے بھیجا کیونکہ بادشاہ چھوٹی چھوٹی بات بھی نہایت شک کے ساتھ آپ شفیق کرتا تھا غافل اور کاہل بادشاہوں کی حادثہ جو کہ دغا باز اور نالایق پر مہربانی رکھتے ہیں اور بے انتہا اور پورے اعتبار کے ساتھ اُسکی ہدایت پر چلتے ہیں لیکن پگمیلین کی حادثہ تھی کہ نہایت عقیل اور راست باز پر بھی شک کرتا تھا اور راستی کی پہلی صورت کو فرب کے حجاب سے باہر نہیں لاسکتا تھا کیونکہ راست بازی جو ایسے خراب بادشاہوں کے قرب سے نفرت رکھتی ہو اسے کبھی بھی متھی اور اتنی بار دہو کہ کھاتا تھا اور فرب دیکھتا تھا اور جو اسکے پاس رہتے تھے انہیں اتنی بار ہر دم کی بدیہی کے بھیس میں دیکھی تھی کہ وہ جانتا تھا کہ ہر ایک آدمی فرب کا جاہ رکھتا ہی چلی صرف ایک خیال ہو اور سب آدمی ایک سے ہیں جب اسنے ایک آدمی فرب اور رکار پایا تو اُسکی جگہ پر دو سائین رکھا اس خیال سے کہ دوسرا بھی ایسا ہی خراب ہوگا اور جن آدمیوں میں کچھ لیاقت پائی جاتی تھی ان کو ان سے بھی خراب جانتا تھا جو ظاہر خراب تھے کیونکہ وہ انکو بھی ویسا ہی شریر اور رکار مانتا تھا لیکن اب اپنا ذکر کرتا ہوں کہ بادشاہ نے اپنے اشتباہ کی رسائی پر بھی جھکو سیزپرس کے سپاہیوں میں نہیں بھیجا ناگزیر ناریل ڈرتا تھا کہ کہیں ظاہر نہ ہو جاؤں جو اسے اور مجھے دونوں کو مہلک تھا اسواسطے بیہوش تھا کہ یہ طرح جلد سوار ہو جاؤں لیکن ہواسے ناموافق سے مجھے تیر میں بہت دنوں تک ٹھہرنا پڑا۔

اس عرصہ میں میں نے اہل فنیٹشہ کے طریقوں سے واقفیت حاصل کی لیے لوگ تمام دنیا میں مشہور تھے میں نے انکے شہر کے موقع کو جو دریا کے درمیان ایک جزیرہ پر بنا ہی اور جسکے آس پاس کانکارہ اپنی مخصوص سیرابی سے نہایت خوشنما ہی اور اسکے میوہ جات کو جو نفیس مزہ رکھتے ہیں اور اسکے بہت سے قصبے

سیزاسٹریس

پیگمیلین

سیزاسٹریس

پیگمیلین، سیزپرس

سیزپرس

پیگمیلین

سیزپرس

ناریل

دھار

فینیٹشیا

اور دہلی کو جو اکثر ایک دوسرے کے پاس پاس ہیں اور اسکی آب و ہوا کو جو عمدہ امتداد کستی ہی سراہا جو
 ہو اسے سوزن جنوبی جانب سے آتی ہو اس سے یہ شہر ایک پہاڑی قطار سے سایہ دار ہو اور جنوبی ہوا
 دریا سے آتی ہو اس سے فحش آری یہ شہر کوہ لینینس کے واس میں آباد ہو جس کا سر باولون میں چھپا ہو
 اور برف دائمی سے سفید ہو رہا ہو اگر درکے نامہ ہوا پہاڑوں سے سج آمیز پانی کی نہر میں بہتی ہیں اور
 پیچھے تھوڑے فاصلہ پر صنوبر کا ایک وسیع جنگل ہو سو اتنا پُرانا ہی جتنی پُرانی یہ زمین ہو اور اتنا اونچا ہی جتنا
 اونچا یہ آسمان ہو اس جنگل کے تلے پہاڑ کے آثار پر سبزہ زار ہو جہاں ہمیشہ بہت سی میویشی اور بھڑیاں
 صاف پانی کی نہروں کے درمیان چرتی پھرتی ہیں اور سبزہ زار کے تلے پہاڑ کے بانوں کے پاس میدان
 ہی سو صورت باغ بن رہا ہو وہاں بہار و خزان اپنا اثر ایک ساتھ دکھاتی ہیں کہ پھول اور پھل ایک ہی
 ساتھ آتے ہیں جو جنوبی صحر کی حرارت محرقہ سے کبھی نہیں مرجھاتے اور شمالی تند باد کی برودت موثرہ
 سے کبھی نہیں جلنے پاتے۔

اس فرخ افزا کنارے کے پاس وہ جزیرہ جس پر تیر کا شہر بنا ہو دریا سے نکلتا ہو یہ شہر پانی پر
 تڑتا ہوا نظر آتا ہو اور دریا کا بادشاہ معلوم دیتا ہو ہر ایک قوم کے سودا گروں سے بھر ہوا اور اس کے
 باشندے خود دنیا میں مشہور سودا گریں باوی النظر میں یہ شہر کسی ایک خاص قوم کا نہیں معلوم ہوتا
 ہو بلکہ کل کام جمع تجارت ہو وہاں دوپٹے ہیں سودا باز و کی طرح دریا میں پھیلے ہوئے اس بڑی
 بندرگاہ کو گمیتے ہیں جو ہوائے صنوں جگہ ہو اس بندرگاہ میں جہازاتے رہتے ہیں کہ جس پانی پر
 ٹھہرتے ہیں سو ان سے چھپ جاتا ہو اور ان کے ستول دور سے ایک جنگل سے نظر آتے ہیں شہر کے سب
 باشندے تجارت پر لیل ہیں اور اپنی دولت مندی پر بھی اس محنت سے نہیں اکتاتے جس سے دولت
 پیدا کرتے ہیں وہاں مصر کی عمدہ مل بہت ملتی ہو اور وہ سرخ کپڑا ہو وہاں بہت گہرا رنگا جاتا ہو جسکی
 چمک کو وقت بھی کم نہیں کر سکتا ہو اور اسکو وہاں کے رہنے والے طلائی و نقرہ گوٹ لگا کر اور بھی چمک دیا
 کر لیتے ہیں فیثقیہ کی تجارت انہاں کے گیتہ تک جاری ہو بلکہ یہ لوگ اس وسیع دریا میں بھی جاتے ہیں
 جس سے یہ زمین گھری ہوئی ہو اور ریت سی یعنی دریا سے سرخ تک سفر کرتے ہیں ایسے ایسے جزیروں
 میں کہ دوسرے آدمیوں کو نامعلوم ہیں وہاں سے سونا خوشبو اور کئی قسم کے جانور لاتے ہیں
 جو اور جگہ نہیں ملتے۔

نیدرلینڈ

دھرت

فرینی شیا
 شہر
 پھل

میں نے اس بڑے شہر کو نہایت شوق سے دیکھا جہاں ہر ایک شے متحرک ہو اور جہاں ایسا سست و تنقص آدمی کوئی نظر نہیں آتا تھا جیسے یونان میں عام مقامات پر خبر کے واسطے بھرتے رہتے ہیں اور جو مسافر بندر پر آتے ہیں انکو دیکھتے رہتے ہیں مرد و عورتوں پر سے اسباب چڑھانے یا بیچنے میں یا اسباب کو ترتیب کے ساتھ رکھنے میں یا باہر کے سودا گروں سے قابل الوصول کا حساب کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور عورتیں ہمیشہ اُن کا تہی ہیں یا زرد و زری کے نمونے بناتی ہیں اور قیمتی کپڑے بنانے میں مشغول رہتی ہیں۔

میں نے نارہیل سے پوچھا کہ اہل فنیشہ نے کس وسیلے سے دنیا کی تجارت حاصل کی جو اردو و ہند نوادیسے خود کو مالدار کیا، جو نارہیل نے کہا کہ تو دیکھتا ہو کہ تیر کا موقع تیر کی تجارت کے واسطے بہ نسبت دوسری ہر ایک جگہ بہت موانع ہیں جو اور جہاز رانی کا ایک بڑا ذکرنا ہمارے ملک کی خاص بزرگی ہو جو حالات ہر زمانہ قدیم سے سنئے آتے ہیں اگر سچ ہیں تو اہل تیر نے لہرون کو اپنی خواہش کا مطیع کر لیا ہو پہلے اسوقت کہ کہ یونان میں بیٹھتی اور آگر گوناٹ باعث فخر ہوئے اہل تیر اُن لوگوں میں اول ہیں جنہوں نے تھوڑے تر تے ہوئے تختوں پر جاکے موج اور ہوا کے زور کو پیچ بچھا اور قعر دریا کی تھادہ پائی جو اور اہل مصر اور اہل بابل کے علم کو زرب عمل نشا ہو جہاں نشان زمین تھا وہاں ستاروں سے اپنا راستہ درست کیا ہو اور جن لوگوں کو دریائے علیحدہ رکھا تھا انکو باہم ملا دیا ہو اہل تیر عقل اور استعداد و محنتی ہیں علاوہ اسکے وہ لیاقت وستی بہت رکھتے ہیں اور میدان روی اور کفایت شعاری میں نامی ہیں ہمیشہ یاری سے قوانین کی برابر تعمیل کرتے ہیں سب آپس میں اتفاق کامل رکھتے ہیں اور ساز و سنکے ساتھ اور وہی نسبت زیادہ دوست اور غلیق اور وفادار ہیں۔

یہ وسیلے ہیں جن سے دریائے کو فرما نہ دار اور ہر ایک قوم کو اپنی تجارت میں شریک کیا جو اردو و ہند کی کیا ضرورت ہو لیکن اگر خدا اور عناد ان میں ظہور پائے یا عیاشی اور سستی فتور لائے یا بڑی محنت اور کفایت کو خیر سمجھیں یا دستی ہنر وہی قدر نہ کریں یا ساز و سن کے ساتھ اعتماد عام نہ پے یا تجارت آزادانہ کے قواعد توڑ دے جائیں یا دستکار سی چھوڑ دیجائے اور جو قوم ہر ایک قسم کی اشیاء کی تکمیل کے واسطے ضرور میں خرچ نہ کی جائیں تو یہ اختیار جو ہم کو باعث تعجب ہو فوراً آخر ہو جائے۔

میں نے پوچھا کہ ایٹھا کہ میں ایسی تجارت کس طرح قائم ہو سکے اسے جواب دیا کہ جن قواعد سے یہاں قایم

نارہیل، فینیشیا

نارہیل، رتھر

رتھر

درستی، آفریقا، نارہیل

رتھر

آفریقا

ہوئی ہوں ہی سے وہاں ہو سکتی ہو سب مسافروں کے ساتھ سعدی اور خاطر داری سے پیش آ
 اور اپنے بندروں میں آنکوائس و امان و آزادی دے اور غبر داری کر کہ تیری طبع اور رعوت سے
 متغیر نہو جائیں جو شخص کسی کام میں فائدہ اٹھائے اسکو چاہئے کہ زیادہ فائدہ کا ارادہ نہ کرے بلکہ سب
 موقعوں پر اسکا ترک واجب بنانے پر ویسوں کا حسن ظن حاصل کرنے میں کوشش رکھ اپنا نقصان اٹھا
 لیکن اپنے فائدے کے واسطے آنکوائس و خوش نگر اور علی الخصوص بد مزاجی سے آنکود و رنکہ تجارت کے
 قوانین کو بہت پیچیدہ یا باعث زیر بارسی بنونے دے لیکن آنکود آپ تو رنہ بے سزا دے اور رن کو
 توڑنے دے بیشہ و غابازی کی واسطے سزا سخت دے ہر ایک تاجر کی غفلت یا زیادتی سے درگزر نہ کر
 کیونکہ جہالت و شرارت سے فی الحقیقت تجارت کرنے والے خراب نہیں ہوتے بلکہ خود تجارت خراب ہو جاتی
 ہے لیکن سب سے زیادہ یہ خیال چاہئے کہ تو تجارت کو اپنے فائدے کی تابع کر کے اسکی آزادی نہ ٹھائے
 تجارت کے نقدی فوائد بالکل آنکے واسطے چھوڑ چکی محنت سے اسکا قیام ہو تاکہ مطلب کافی کی کمی سے
 یہ محنت موقوف نہو جائے اسکے عوض دوسرے بہت فوائد ایسے ہیں جو آزادانہ تجارت کی دولت ملک
 میں آنے سے بادشاہ کو بالسرور عاید ہو سکتے ہیں تجارت ایک قسم کا چشمہ ہے جو اسکے اصلی راستے سے پھرنے
 سے بند ہو جاتا ہے صرف دو باتیں ہیں یعنی نفع اور آرام جن سے سافرانے ہیں اگر تو تجارت کو کم آرام یا کم فائدہ
 کر گنا تو دے یہاں آنا چھوڑ دینگے اور جو اکڈہ آنا چھوڑ دینگے تو پھر نہیں آئینگے اور پھر آنکود تیرے تجارت کرنے کی
 عادت پڑ جائیگی یہ بات فی الحقیقت قابل اقبال ہے کہ تیر کی بزرگی بھی کچھ مدت سے بیرونق ہو گئی ہے
 اسکی بلیکس اگر تو نے اسکو بلیکس کی سلطنت کے پہلے دیکھا ہوتا تو بہت ہی تعجب کرتا اب جو دیکھتا ہے سو
 اس بزرگی کا بقا یا یعنی بربادی ہو سکتی ہے اب تک بزرگی کی صورت رکھتی ہے مگر کچھ روز میں یہ بھی خاک
 میں مل جائیگی اسکی کم نصیب تیرے کیسے کہنت کے تابع ہو تو وہ ہو جسکو دربانے بادشاہ عالم بھکر ہر ایک قوم
 سے مزاج دلا یا تھا۔

دھار

تیلی مہکس
پیٹریلیس

دھار

پیٹریلیس

بلکہ باہر کے سوداگر وں کو کسی دکانی حیثیت سے اپنے بیٹھا تو انہیں کی شکستگی میں سمجھنا تاہی تاکہ انصاف کی صورت میں ان کے اسباب کو ضبط کر سکے اور جن لوگوں کو زیادہ دولت مند جانتا ہی انکو ہی نہ کشمکش میں ڈالتا ہو اور کسی طرح کے محاصل لگا کے کمزور بار کرتا ہو وہ آپ بھی تجارت کرتا ہو لیکن ہر ایک اسکے ساتھ تجارت کرنے ڈرتا ہو اور اس طرح بر تجارت گھٹتی جاتی ہو اور پردہ ہی رفتہ رفتہ تیر کا راستہ جس سے آگے واقع تھے بھولتے جاتے ہیں اور اگر پکلیں ایسی نامدبرانہ اور مضمرات رکھیں گے تو ہماری بزرگی اور طاقت کسی دوسری قوم پر جو بہتر قوانین رکھتی ہوگی منتقل ہو جائیگی۔

دھرم

धर्मनिष्ठा

नार्वेल दधर्म

निष्ठा

پھر میں نے نارویج سے پوچھا کہ تیر والے کس وسیلہ سے دریائے قوی ہو گئے ہیں کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ حکمرانی کی کوئی بات مجھ سے پوشیدہ رہے اس لئے کہا کہ ہمارے یہاں لینین کے جنگل ہیں انہیں جہاز بنایا والے کے واسطے مال بہت ہو اور ہم اسکو اس کام کے واسطے بچانے میں اختیار رکھتے ہیں یہ عام فائدے کے کسی درخت کو کاٹنے نہیں دیتے اور بہت سے کاریگر بھی رکھتے ہیں سو اس قسم کے کام میں بہت ہوشیار ہیں میں نے پوچھا کہ ایسے کاریگر کہاں مل سکتے ہیں اس لئے کہا کہ انہوں نے آہستہ آہستہ ہمارے ہی ملک میں ترقی پائی ہے کیونکہ جو لوگ کسی علم میں ترقی کرتے ہیں سو برابر فیاضانہ انعام پاتے ہیں اور یہ بات ممکن اصول کمال کے ساتھ بہت جلد حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ جو لوگ اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتے ہیں سو ہمیشہ خود کو ایسے کام میں لگاتے ہیں جس سے بہت انعام ملتا ہو بلکہ جو لوگ جہاز رانی کے علم و ہنر میں فضیلت حاصل کرتے ہیں انکو نقد انعام کے سوا بڑی عزت بھی ملتی ہے اچھے اقلیدس دان کی بڑی قدر ہو اور قابل نجومی کی اس سے بھی زیادہ اور جو جہازی اپنے کام میں فاضل ہے اس کے واسطے ہر ایک انعام تھوڑا بچتے ہیں اچھے ہنرمند دروگر کو اچھی اجرت ہی نہیں دیتے بلکہ اسکے ساتھ عزت سے پیش بھی آتے ہیں اور ہشیار و ذرا نہ چلا نہ والا اپنی محنت کے موافق انعام پاتا ہو اسکو خوراک عمدہ دے جاتی ہو اور جب بیمار ہوتا ہو تو واجب خبر داری کی جاتی ہو اور اسکی غیر حاضری میں اس کے عیال و اطفال کی مناسب خبر لگ جاتی ہو اور جو کوئی جہاز کی تباہی سے تلف ہو جاتا ہو تو اسکے پس ماند و نکابند و بست مناسب کیا جاتا ہو اور جو مدت مقررہ تک نوکری کرتا ہو سو عزت کے ساتھ علیحدہ کیا جاتا ہو اور اپنے باقی انعام بلا محنت و مزدوری بسر کرتا ہو اس سبب ہمکو ہنرمند جہاز یونکی کی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک صاحب اولاد یعنی اولاد کو ایسے مفید کام میں لایں کیا جاتا ہو اور لوگوں کو جب پانودن سے پتلے لگتے ہیں تب ہی سے ڈانڈ چلا نا اور رستوں پر

چڑھنا اور آدمی سے نہ ڈرنا سکھانے میں اس طرح آدمی اپنی خوشی سے سکڑی کام کی لیاقت حاصل کرتے ہیں ایسے درست انتظام سے کہ عادت پڑ جاتی ہو اور ایسے یقینی انعام سے کہ ان کی اس میں قطع نہیں ہو سکتی اور حقیقت میں صحت حکومت سے کچھ نہیں ہو سکتا صحت اطاعت جیسی کشتی کو ناخدا کے ساتھ ہو کافی نہیں اطاعت کو شفقت سے تقویت جائے اور آدمی کو منت میں اپنا فائدہ تصور ہونا چاہئے جو حکم کے حصول مطلب کو ضرور ہی۔

بعد اس گفتگو کے ناریل مجھ کو سرکاری اسباب خانوں اور سل خانوں اور دوسرے کارخانوں میں جو جہاز سازی سے علاقت رکھتے ہیں لے گیا میں نے ہر ایک شے کو خوب غور سے دیکھا اور جو کچھ دریافت ہوا سو کھ لیا کہ کوئی مفید بات پھر فراموش نہ ہو جائے۔

ناریل

ناریل، پیغمبر

پیغمبر
ناریل
سدر

لیکن ناریل گیلیئن کے مزاج سے خوب واقف تھا اور میرے ساتھ بڑی محنت رکھتا تھا کچھ بھی میری روانگی کے واسطے بیقرار تھا بادشاہ کے جاسوسوں کی واقفیت سے ڈرتا تھا جو رات اور دن شہر میں ادھر ادھر پھرتے تھے مگر ہوا مجھے سوار ہونے کی اجازت نہ دیتی تھی ایک روز جب ہم معمول سے زیادہ خیال کے ساتھ بندر کو دیکھ رہے تھے اور کئی سوداگری کے واقع کار سوداگروں سے کچھ پوچھ رہے تھے پگلیئن کے ملازمین میں سے ایک آکے ناریل سے کہا کہ بادشاہ نے جو جہاز تیرے ساتھ مصر سے واپس آئے ہیں ان کے کپتان سے ابھی سنا ہے کہ تو ایک شخص کو ساتھ لایا ہے جو سوال پتھر کے نام سے مشہور ہے لیکن حقیقت کسی دوسرے ملک کا رہنے والا ہے بادشاہ کی یہ مرضی ہے کہ یہ شخص ابھی گرفتار کیا جائے اور دریافت کیا جائے کہ حقیقت وہ کس ملک کا باشندہ ہے اس بات کی جواب دہی تیرے سر کے ساتھ ہو اس وقت میں ناریل کے پاس سے کچھ دور گیا تھا اور ایک چیر کا جہاز جو بالکل نیا تھا اس کا اندازہ دیکھ رہا تھا لوگ کہتے تھے کہ اس خوش رفتار جہاز اس بندر میں اب تک نہیں آیا میں اس جہاز کے فخر سے جسکے زیر حکم وہ بنا تھا کچھ سوال کر رہا تھا۔

ناریل، وپر

ناریل، سدر

ناریل، وپر

سدر

ناریل نے نہایت خوف اور دہشت سے جواب دیا کہ وہ پر دہی حقیقت میں سپر کے کاربنے والا ہے اور میں ابھی اس کی تلاش میں جاتا ہوں لیکن جہوت وہ نظر سے غائب ہوا تو وہ دوڑ کر میرے پاس آیا اور مجھے اس خطرے سے واقف کر کے بولا کہ میرا اندیشہ درست ہوا ہے، یہ ٹینیکس اب اپنی تباہی ظاہر ہو بادشاہ نے جو رات اور دن بے اعتباری کی تکلیف اٹھانا ہو شک کیا ہے کہ تو اب سپر میں نہیں ہو اور اسے بھٹکے حکم دیا ہے کہ تجھے گرفتار کر دے ورنہ جان سے مارا جائے گا اب کیا کروں تجھے بادشاہ کے روبرو حاضر

کرنا ہوگا لیکن تو بالاعتبار ثابت کیجیو کہ تو اہل تہمیرس ہی اچھے تھیں شہر کا رہنے والا اور توبیس کے بت تراش کا بیٹا ہی اور میں تیرے کلام کی تصدیق کروں گا کہ میں آگے سے تیرے باپ سے واقف ہوں شاید بادشاہ زباوہ تحقیقات نہ کرے گا اور مجھے یہاں سے جانے دیا صرف یہی تدبیر ہی جس سے تو اور میں دونوں بچ سکتے ہیں۔

نارہیل کی اس صلاح پر میں نے جواب دیا کہ مجھ کو مرنے دے تب ہی میری قسمت میں بدی ہی میں بیخوف مر سکتا ہوں شہر کو اپنی آفت میں نہیں ڈالاجا ہتا کیونکہ میں بلا منوں ہی جی سکتا ہوں لیکن جھوٹے نمین بول سکتا میں اہل یونان ہوں پھر ایسا کہنا کہ میں اہل تہمیرس ہوں آدیت سے دور ہی دیوتا میری صفائی سے آگاہ ہیں اگر انکی رائے کے موافق ہوگا تو اپنی طاقت سے بچائینگے لیکن خون کے مارے جھوٹے بول کر اپنی جان بچانا نہیں چاہتا۔

نارہیل نے کہا کہ اس جھوٹے میں کچھ گناہ نہیں ہی اور نہ اس سے دیوتا ناخوش ہو سکتے ہیں یہ جھوٹے کسیکا برا نہیں کر گی بلکہ ایک بگناہ کو بچائیگی اور بادشاہ کو بھی دیکھو نہ دیکھو غلطی اور بے انصافی کے گناہ سے اسکو محفوظ رکھیں تیری محبت نبی عجیب ہی اور تیرا اعتقاد مذہبی وہی۔

میں نے کہا یہ جھوٹے ہی اور میرے نزدیک یہ دلیل کافی ہے کہ جو شخص دیوتاؤں کے حضور میں بولتا ہے اور راستبازی کا براہ اور ہمیشہ ممنون رہتا ہے اس کے لائق نہیں ہے جو شخص راستی سے عدول کرتا ہے سو دیوتاؤں کو ناراض کرتا ہے اور خود کو ستانا ہے کیونکہ عقل کی ہدایت کے خلاف چلتا ہے اسلئے مجھ سے ایسا کام نہ لاجو مجھے اور مجھے دونوں کو زیبا نہیں ہے اگر دیوتا ہمارے اوپر مہربانی کی نظر رکھتے ہیں تو مجھے ہلکوسانی سے مخلصی بخشیں گے اور اگر انکو ہمارا نام ناپسند ہے تو ہم راستی کے واسطے شہید ہو گئے اور انہوں کے واسطے اپنی نظیر چھوڑینگے کہ زندگی پر نیکی مقدم ہے پہلے ہی سے میں اپنی زندگی کو نفعول سمجھتا ہوں کیونکہ یہ صرف ایک تسلسل مصائب ہی اور تیری زبیت کو باعث خطر ہی اور میرے عزیز نارہیل مجھے اس بات کا انوس ہے کہ کہیں مجھ کو سخت پناہ پذیر کی دوستی تیری زبیت کی واسطے ملک نہ دے۔

یہ تقریر بہت عرصہ تک قائم رہی آخر ایک شخص کے آجانے سے بند ہوئی جو ایسا دوڑتا ہوا آیا کہ فوراً بولنے کی طاقت نہ رہی مگر جلد معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ کا ایک دوسرا ملازم تھا اور اسکو ایسا رہی نے سمجھا تھا ایسا رہی ایسا حسن رکھتی تھی کہ کسی آدمی زاد کو میسر نہ تھا اور ایسا دل کہ طاقت تفسیر کر سکتا

नरप्रस, रेमेपय
वीनस

नारैल

नरप्रस

नारैल

नारैल

रेस्वार्थी

रेस्वार्थी

آسکا طریقہ چالاکی کا تھا اور اسکا مخصوص خطاب ملاہم اور موثر تھا لیکن اگرچہ خوش کرنے کی اتنی طاقت تھی
تھی تو بھی درباروں کی مانند ظالم اور کینہ کش تھی اور اپنے خراب ارادوں کو دریافت نہو سکنے والے فرب
سے چھپا سکتی تھی اپنی خوبی اور عقل اور سرود کی شیرینی اور ربط کی خوش نوائی کے وسیلہ سے بگلیہیں
پر غالب تھی اور بگلیہیں نے اپنی معشوقہ کے عشق کے غلبہ میں اپنی بیگم نوفا کو چھوڑ دیا تھا وہ صرف اسکی
خوشی کا خیال رکھتا تھا اور یہ بڑی بہتور اور حوصلہ والی تھی اور بگلیہیں کی طمع باعث بدنامی ہونے
پر بھی اس عورت کے بے انتہا عشق سے ہی زیادہ تر خراب تھی لیکن اگرچہ اس عورت کے ساتھ اسکو نعمت
عشق تھا تو بھی یہ اسکو حقارت اور نفرت سے دیکھتی تھی اور ایسا دکھائی تھی کہ اپنی زندگی اسکی
سببت کے واسطے رکھتی ہو تو بھی اسکا دل اسکی قوت سے بیمار تھا۔

اسوقت تیرمین لیدیہ کا ایک ملکہ نامی نوجوان تھا سو بہت خوبصورت تھا اسکو صرف اپنے رنگ

کی لطافت بچائے اور اپنے سحر سے ہال اپنے کاندھوں پر پھیلانے اور اپنے جمر برعطر لگانے اور لباس
درست رکھنے اور اپنے ربط کے ساتھ اپنا عشق بازادہ سر و ملانے کا شوق تھا ایسا تباری اس جوان
کے عشق میں بغیر اسے ہی لیکن وہ اسکو نہیں چاہتا تھا کیونکہ عیسے یہ اس کے عشق میں ویسے وہ ایک دوسری
عورت کے عشق میں مبتلا تھا اور بادشاہ کے حسد سے ڈرتا تھا ایسا تباری نے اپنی بہت دسری دیکھی اور
نا اسیدی کے طیش میں ارادہ کیا کہ جو اسکی محبت نہیں چاہتا ہو سکے تو اسکے انتقام کا مزہ چکھے اسلئے سوچا کہ

بادشاہ سے ظاہر کرے کہ وہ پردیسی جسکو اسے سنا ہو کہ نارہیل تیرمین لایا ہوا ہے واسطے تحقیقات کا
حکم دیا ہی لیکن جو اس فرب میں وہ اپنی فکر و کوشش سے اور جن سے اندیشہ تھا کہ بگلیہیں کو ظاہر کرے
انکو رشوت دینے سے کامیاب ہوئی کیونکہ بگلیہیں کی بجائے چاہتا تھا نہ دوسرے میں دیکھ سکتا تھا
اسکے آس پاس نالائق زردوست رہتے تھے جو بے اندیشہ اسکے احکام کی تعمیل کرتے تھے گو کیسے ہی نا انصفا

اور ظالمانہ ہوتے تھے یہ بد بخت ایسا تباری کے اقتدار سے ڈرتے تھے اور بادشاہ کو فرب دیتے تھے
اسکی بد کرتے تھے اس خیال سے کہ بادشاہ کو اسکی جاے اعتماد پر ناخوش ہو جاوے اس طرح
لیکن اگرچہ تمام تیرمین اہل لیدیہ مشہور تھا مجھ پردیسی کے عوض جسکو نارہیل مصر سے لایا تھا قید خانہ
میں گرفتار ہوا۔

لیکن ایسا تباری نے اس اندیشہ سے کہ اگر نارہیل بادشاہ کے حضور آئیگا تو میرے فرب کو ظاہر کریگا

پیغمبر لکھن

پیغمبر لکھن، روم

پیغمبر لکھن

رہبر، لکھن
میلے کون

رہبر

رہبر

رہبر، روم

میلے کون

پیغمبر لکھن

پیغمبر لکھن

رہبر

میلے کون، روم

لکھن، ناہیل

رہبر

ناہیل

اُس ملازم کو اسکے پاس بہت جلد بھیجائے اس کا پیغام اس طرح پر دیا کہ ایستار بی کی یہ خوشی ہو کہ تیرے بیوی کو تو میان لایا ہے اس کو بادشاہ سے ظاہر نکرا دیجئے اور تجھ سے سوا خانوشی کے اور کچھ نہیں چاہتی ہے اور جو کام تیرے ذمہ ہے اس کی جواب دہی اپنے ذمہ لیتی ہے اور اپنے دوست کو اہل سیچرس کے ساتھ فوراً سوار ہو جاؤ ورنہ تاکہ وہ پھر اس شہر میں نظر نہ آئے تاویل نے یہ پیغام نہایت خوشی سے سنا اور اس کی ہجاءوری کا فوراً اقرار کیا اور وہ ملازم اپنی کامیابی سے خوش ہو کر ایستار بی کو اطلاع دینے کی واسطے واپس گیا تھی اس موقع پر ہم نے اس عنایت نبی کا شکر کیا کہ یکایک ہماری راستبازی کا انعام بخشا اور جو راستباز کے واسطے ہر ایک چیز تصدیق کیا جانتے تھے ان کو اپنا اعجاز دکھایا ہم اس بادشاہ سے ڈرے جسے خود کو طمع اور شہوت کا استعداد پابند کر رکھا تھا بچنے لگا کہ جو فریب سے اتنا شک رکھتا ہے سو فریب کھانے کا مستحق ہے اور درحقیقت جس نے اس کا ستھی ہو سو پاتا ہے کیونکہ وہ جیسا صادق کو کاذب سمجھتا ہے ویسا وہ خود کو ایسے کمبختوں کے ساتھ میں رکھتا ہے جو ظلم پیشہ ہیں اور ظلم کرتے ہیں اور وہ ان کا ہر ایک آدمی دیکھتا ہے جس فریب میں وہ پہنچتا ہے جب بگلیکین اُس بیجا تمجید کا وسیلہ بدکاری میں محتاج دیوتاؤں نے بدکاروں کے کذب کو انکو کاروں کے لئے جو جو جھوٹ بولنے سے مرنا کم صیب جانتے ہیں ذریعہ حفاظت بنایا۔

جب ہم نے خیالات کر رہے تھے تب ہم نے دیکھا کہ ہوابدلی اور سیچرس کے بحیرہ کو موافق ہوئی تاویل کو لاکہ ای میرے کورنیلیمینس کیوتا تجھ پر ہر بان ہیں اور تیری منہی مخلصی کامل کیا جانتے ہیں اس ظلم کے ملعون عامل سے بھاگ ہر ایک سرزمین میں زیست و مرگ کے ساتھ تیری پیروی باعث فرحت و عورت ہو کر افسوس ہے کہ جھکو قسمت نے اس کمبخت ملک کے ساتھ متعلق کیا ہے میں اس ملک میں تکلیف پانے کو پیدا ہوا ہوں اور شاید اس کی تباہی میں ہی تباہ ہو گا لیکن اگر میری زبان پھر بھی راستبازی کے ساتھ وفادار رہیگی اور میرا دل صفائی کے ساتھ مستقل رہیگا تو اس کا کچھ مضائقہ نہیں ہے لیکن اسی کورنیلیمینس تیرے واسطے میری یہ دعا ہے کہ جو دیوتا اپنی عقل سے تیری رہنمائی کرتے ہیں سو اپنی بخشش کی حد تک خوشی پکارتا ہے اور نیا ضانہ اور معزنا ہے سو تجھ کو عطا فرمائیں اور اس کو تجھ میں ہمیشہ قائم رکھیں تو ہر ایک خطرے سے محفوظ رہے اور خیریت سے اٹھتا کہ میں پہنچے اور اپنی مائینیلوب کو مدعوین کے زعم سے رہا کرے تیری آنکھیں تیرے باپ دانا کیسیز کو دیکھیں اور تیرے ہاتھ اس کی گردن کے حامل ہوں اور وہ تجھے بیٹے سے خوش ہو جاوے تاکہ اس کے نام کو زیادہ عورت دینے والا ہے لیکن اپنی آسائش کے درنیا

ہیستاربی

سدراس

نارینل

ہیستاربی

فیمیلیون

سدراس، نارینل

ہیستاربی

ہیستاربی

اگرچہ، پہنچو

یونیورسٹی

نارہیل

ان رنجملے دوستدارانہ اور فرح بخش درد ہائے نکو کارانہ کو کم سے کم ایک لفظ اپنے دل میں بار و ببار اور جملہ کفایت ناریل کو آہ کے ساتھ یاد و بھوس سے میری مصیبت اور تیری محبت ایک ساتھ ظاہر ہو۔ جب آئے یہ کہا میرا دل اندر سے گھلا وہ جواب کا نظر تھا کہ میں اُسکے گلے سے لپٹ گیا اور میری آنکھوں نے اُسکو آنکھوں سے ترک کیا لیکن مُنہ سے ایک لفظ بھی نہ بول سکا اسلئے چپ چاپ بکنا رہوئے پھر وہ جھک کر اُس جہاز پر لگیا جب پہنچے لنگر اٹھایا وہ کنارے پر کھڑا رہا اور جب باو بان چڑھایا اور جہاز چلنے لگا ہم دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے جب تک سطح نظر کم ہوتے ہوتے نظر سے گم نہوا۔

باب چہارم

کینٹن
ہیلمیکس
مینٹرہیلمیکس، ریمار
سہرپسمینٹر، وینس
کریپٹمینٹر
سہرپس

سہرپس

ہیلمیکس
مینٹر

سہرپس

کیور
ہیلمیکسکینٹن
ہیلمیکس

کینٹن کا ٹیلیکس کو بیان کرتے ہوئے روکنا کہ اب جا کے آرام کرو اور نیٹر کا تنہائی میں اُسکو اپنا سب حال ظاہر کرینکے واسطے ملاست کرنا اور چونکہ اُسے اُسکا ظاہر کرنا شروع کر دیا تھا اسلئے صلاح دینا کہ اب چھپا اور ٹیلیکس کا بیان کرنا تیرے سیپر میں کو جاتے ہوئے اپنا یہ خواب دیکھنا کہ تیرے اُسکو وینس اور کیو پڈ سے بچایا اور پھر خیال میں مینٹر کو دیکھنا اور اُسکا اُسکو دیکھنا کہ اس چیز ہر سیپر سے بھاگ اور اُسکے بیدار ہونے پر یقین کرنا کہ اگر وہ پتوار نہ منہا لیک تو طوفان سے جہاز ڈوب جائیگا کیونکہ سیپر والے سب شراب سے مست تھے اور ساحل پر پہنچنے کے بعد عیاشی کے نہایت خراب نظائر دیکھنے ڈرنا لیکن تیرے ایل کا جسکے ہاتھ نیٹر فروخت ہوا تھا اس عرصہ میں سیپر کو آنا اور ان دونوں دوستوں کا باہم ملنا اور اُسکا انگو اپنے ایک جہاز پر جو کرکٹ کو جاتا تھا سوار کرنا اور اس سفر میں ایفیفٹرائٹ (دریائی دبی) کو اپنے رتھ پر چہین دو گھوڑے بٹھتے تھے سوار دیکھنا جو بہت بڑا اور دلچسپ تماشہ تھا۔

کینٹن نے جواب تک یہ حرکت پٹی تھی اور نین ظاہر ہو سکنے والی خوشی کے ساتھ ٹیلیکس کے سوانح

سستی تھی اب اسکو روکا تاکہ وہ کچھ آرام کرے اور کہا کہ اب وقت ہے کہ تو اتنی تکالیف کے بعد کچھ شیرینی خواب کا مزہ پائے اس ہزیرے میں تجھے کسی بات کا ڈر نہیں ہے ہر ایک چیز تیرے تابع ہو اٹھے اپنا دل خوشی کو پٹے کشاؤدہ کرو اسکو آرام کی تمام برکتوں کا جو دیوتا تیرے لئے تیار کر رہے ہیں مقام بنا اور کل جب صبح کی گونگ اٹھ گلیاں شرق کے دروازہ زرین کا تالا کھولیں گی اور آفتاب کے گھوڑے دریائے دن کی شعاہوں کو پھیلاتے ہوئے اور آسمان سے ستاروں کو آگے سے بٹاتے ہوئے نکلیں گے تب اے عزیز ٹیلیکس تیری تکالیف کی داستان پھر سنوں گی تو عقل اور بہت میں اپنے باپ سے بھی سبقت لیگیا ہے اور نہ ہیکٹر کو فتح کرنیوالا اکیلیڈ اور نہ دونز سے پھر آنیوالا تھیسس اور نہ بہت سے دیوؤں سے زمین کو ٹھچائیوالا ایسیڈیز تیری سی ثابت قدمی یا نیکی رکھتے تھے گہرا دریا پر انخواب تیری رات کو گھٹائے اگرچہ وہ مجھ کو بہت لمبی اور تھکا نیوالی ہوگی اور کیسی ہیصبر ہی کے ساتھ میں تجھ کو پھر دیکھنا اور تیری آواز کو سننا اور جو حسن پہلی ہون سو تجھ سے دیر وانا اور جو نہیں سنا ہے سو تجھ سے کھانا جا ہوگی ہیں اے عزیز ٹیلیکس اپنے اس دوست کے ساتھ جیکو دیوتاؤں کی مہربانی نے تجھ سے پھر ملایا ہے اس مکان میں جا جو تیرے خواب کیواسطے تیار کر رکھا ہے مارٹیس یعنی ملک النوم تیری بلکوں میں جواب کھلی رہنے سے بھاری ہو رہی ہیں اپنا چہرہ بانڈا خرا اور تیرے اعضا میں جو محنت سے تنگ گئے ہیں فرح بخش سستی پیدا کرے اور سرور انخواب کو تیرے گرداگرد بازی کرائے اور تیرے دماغ کو نفیس خیالات سے بھرے اور جو کچھ اٹک جو جلد بٹا سکے اسکو تجھ سے دور رکھے۔

تب وہ دیوی ٹیلیکس کو اس دوسرے علیحدہ مکان میں لگیں جو کم دیہاتی اور باعث شادمانی تھا اس کے ایک حصہ میں ایک چشمہ آب کی نیند لانے والی سرسراہٹ ہارے ماندے کے واسطے خواب کی طالب تھی اور دوسرے حصہ میں اسکی پرپون نے ایک قسم کی ملایم گاہ کے دو بستر لگا رکھے تھے انہر دو بڑے چوڑے بچھائے تھے ایک خیر بہ کا ٹیلیکس کے لئے اور دوسرا کچھ کا میٹر کے لئے۔

اب وہ تنہا تھے لیکن ٹیڈ نے اپنی آنکھ کو خواب کے حوالہ کر نیے پہلے ٹیلیکس سے کہا کہ تیرے سوانح کے بیان کی خوشی نے تجھ کو جال میں پھنسا یا ہے کیونکہ ان خطروں کے اظہار سے چہر تو ابنی بہت اور حکمت سے غالب آیا ہے تو نے کیلپسو کو تسخیر کیا ہے اور جیقدر تو نے اس کے اشتیاق کو اشتعال دیا ہے اسقدر خود کو اپنی قید کا متیقن کیا ہے کیا اس سے ایسی اسید ہو سکتی ہے کہ جسے خوش کر نیکی ایسی طاقت ظاہر کی جڑا سکے

پولیسیز

وہ جانے دگی تھکو تیری نخوت نے بے تمیز کر دیا ہوا آسنے کچھ قصہ سنانے کا اور یوکیسز کے سوانح اور اسکی عاقبت بتانے کا اقرار کیا ہو مگر اس میں آسنے ایسے وسائل حاصل کر لئے ہیں کہ تھکو بہت کچھ کیسی اور کچھ بتائی اور جو دریافت کیا جا چکی ہے سو تجھ سے دریافت کر لیگی خوشامدیوں اور غور و مطلقوں کے ایسے ہی کام ہوئے ہیں ای ٹیلیفیکس تو اتنا عقلمند کہ ہوگا کہ نخوت کے صدمے روک سکیگا اور جس بات سے عزت بڑھتی ہے اسکا نہ کھنے کے وقت کتنا دبا سکیگا فی الحقیقت دوسرا اس عقل کی تعریف کرنے ہیں جو تو اس عمر میں کتنا ہو جس عمر میں وہ سمجھتے ہیں کہ بیوقوفی معاف ہو سکتی ہے لیکن میں سمجھ کچھ معاف نہیں کر سکتا تیرے دلوں صرف میں جانتا ہوں اور ایسا دوسرا کوئی نہیں ہے جو تھکو اتنا چاہتا ہو کہ تیرے عیب تھکو بنائے اب تک تیرا باب تجھ سے عقل میں کتنا ہی بڑھکر ہے۔

ٹیلیفیکس، کینلیپو
مندرسیکسٹی
میتھ

ٹیلیفیکس نے کہا کیا ہم میں اپنے مصائب کا بیان کرنے سے کیلپسو کو انکار کرتا میں نے جواب دیا نہیں لیکن صرف ایسے حالات بیان کرے جو اسکا رحم پیدا کرتے تو اسکے شوق کو پورا کرتا تو اسکو کتنا کہ فلاں فلاں جگہ مدت تک بھگنے کے بعد میں سسلی میں قید ہوا اور پھر میں غلام بنا اتنا کتنا کہ فی تھا اسکے سوا کچھ کہا ہی آسنے اس زہر کو زیادہ اثر دیا ہے جو اب اسکے دل میں زور کر رہا ہے یہ وہ زہر ہے کہ میں دیوتاؤں سے دعا مانگتا ہوں کہ تیرے دلوں آسنے سے بچا لیں۔

ٹیلیفیکس، کینلیپو

کینلیپو

ٹیلیفیکس نے کہا اب کیا ہو سکتا ہے میں نے جواب دیا کہ اب تو اپنی داستان کا اخیر نہیں چھپا سکتا کیلپسو بہت ہشمار ہے جو جانتا جا رہی ہے اس کے چھپانے میں دھوکہ نہیں کھائیگی اور ایسی کوشش صرف اسکی ناخوشی پیدا کرے گی اسلئے کل تو اپنے حال میں وہ سب باتیں بیان کر جو دیوتاؤں نے تیرے واسطے کی ہیں اور آئندہ زیادہ تر احتیاط کے ساتھ اپنے وہ حالات بیان کر جو قابل تعریف مقصور ہوں یہ نصیحت شفقانہ ٹیلیفیکس نے ایسی الفت کے ساتھ قبول کی جیسی الفت کے ساتھ آسنے کی تھی پھر دونوں نے جھٹ پٹ آرام کیا۔

ٹیلیفیکس

پندر، کینلیپو

ٹیلیفیکس

کینلیپو

پولیسیز

جیون ہی آفتاب کی شعاعاے اولین پہاڑوں پر چمکین میٹرنے کیلپسو کی آواز سنی جو پاس کے جنگل میں اپنی پریون کو بکھا فی تھی تب ٹیلیفیکس کو جگا یا اور کہا کہ اب خواب کی دست درازی روکنے کا وقت ہے آٹھ اب کیلپسو کے پاس چلین لیکن اسکی بات پر اعتماد نہ کیا پنا دل اسکی طرف سے روکیو اور اسکی ستائش کے مزہ دار زہر سے ڈر پوکل آسنے تھکو تیرے باپ دانایو کیسیز پر اور مغلوب ہو سکتے والے

ایکلیئر پر فضیلت دی تھی بلکہ تھینکس پر جس نے دنیا کو اپنی نیکیوں سے معمور کیا ہوا اور ہر کھوپڑی پر سچی
جسنے آسانوں پر جگہ پائی ہو کر کیا تو نے اس ستائش کی زیادتی پر خیال نہیں کیا اور اُسکی توصیف کو درست
سمجھا کیلپسو خود ایسی بولجوب جو ٹھہ پرستی ہو جو اسے صرف اس واسطے کہی ہو کہ اُسکو یقین ہو کہ تو ایسا خوب
ہو کہ ایسی بے بنیاد خوشامد سے خوش ہو گا اور ایسا کمزور ہو کہ ایسے ناممکن مبالغے سے مغلوب ہو گا۔

پھر وہ دباں کے جہان وہ وہی انکی منتظر تھی جیون ہی اُسے انکو دیکھا مجبور نہ ہو کر کیا اور اظہار
خوشی سے اُس خوف و اضطراب کو جس سے اُسکا جگر پڑا تھا چھپانا چاہا کیونکہ وہ پیش بینی سے جانتی تھی
کہ تینٹر کی بدایت سے ٹیلیسٹکس کی طرح اُسکے جالوں سے نکل جائیگا اُسے لگا کہ اچھے بڑے ٹیلیسٹکس
اور جھکو شوق کی بقیہ اری سے بچا میں تمام رات خواب میں دیکھتی رہی ہوں کہ تو نے فیثش سے تیس
میں جا کر ساخت جدید ہم پہنچائے ہیں اسلئے زیادہ وقت نہ کھو اور جھکو اُسکے علم سے جلد آگاہ اور غلط
کے انتشار کو آخر کرب وے ایک سبزہ زار پر بیٹھے جسکے پیچ پیچ میں جا بجا گلہاے بنفشہ دمان اور اوپر
درختاے گنبدہ سایہ کنان تھے۔

کیلپسو نہ بار بار محبانہ محبت کے ساتھ ٹیلیسٹکس کی طرف نظر کرنے سے خود کو روک سکتی تھی اور نہ بلاغیت
دیکھنے سے کہ میری آنکھ کے ہر ایک غم سے کو تینٹر بے دیکھے نہیں رہتا اُسکی سب پر بان نصف حلقہ دار
صف باندھے ہوئے خاموش کھڑی تھیں اور توجہ کی نہایت بھرا رہی کے ساتھ آگے کو جھکی ہوئی
تمام جماعت کی آنکھیں بلا حرکت ٹیلیسٹکس پر متوجہ تھیں وہ نیچے کو دیکھتا ہوا اور خوشنما حیا سے متاثر ہوتا
ہوا اپنی داستان اس طرح بیان کرنے لگا۔

اب تک ہمارے بادباں ہوا سے موافق کے دم سے پورے نہ بھرے تھے کہ فیثش کے ہوا کرنا سے
نظر آنے سے رہ گئے اب میں جیہرس والو نکا ہم صحبت ہوا اُنکے طریقوں سے بالکل ناواقف تھا ارادہ کیا کہ
خاموش رہوں تاکہ سبکی بائیں سنون اور نہایت مشتبہ شائستگی سے اپنے رفیقوں کا شریک بنوں لگا
ایک ایسا پُر زور خواب مجھے غالب ہوا کہ میرے تمام اعضا سے اختیاری حرکت جاتی رہی کثرت راحت میں
ڈوب گیا اور دل فرحت سے اُٹھ آیا میں نے سوچا کہ کیا ایک بادل پھٹے اور تینس یعنی ملکہ حسن یعنی
زہرہ کو اُسکے رستہ پر جھکو دوناختہ کیخیمتی تھیں دیکھا وہ اپنے حسن کی تمام نورانیت اور جوانی کی تمام
بشاشت اور تیسم کی تمام ملائمت اور دلربائی کی تمام قوت کے ساتھ ایسی نظر آئی کہ جب وہ پہلے دیر سے

پریکلیون
پریسیوس

کینکس

میسر
ڈیلی ماکس
ڈیلی ماکس
ڈیلی ماکس
ڈیلی ماکس

کینکس
ڈیلی ماکس
میسر

ڈیلی ماکس

کینی شیا

سڈس

وینس

کھلی تھی تب خود ملک الرعد اُسکو برابر نہ دیکھ سکا ہوگا میں نے دیکھا کہ وہ جب سرعت سے اُتری اور آنا فانا
وہاں پہنچی جہاں میں کھڑا تھا اُسے مسکرا کے اپنا ہاتھ میرے کا نہ چرے پر رکھا اور یہ کلام کہا اے جوان
یونانی تو اب میری حدود میں داخل ہوگا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اُس جزیرہ مبارک میں پہنچے گا
جہاں میرے قدموں میں ہر ایک خوشی پیدا ہوتی ہے وہاں تو میری محراب پر دھوپ یا لبان چڑھائیو
میں تجھکو بے انتہا خوشی بخشوں گی اسلئے اپنے دل کو بہت امیدوار رکھ اور اُس خوشی کو مت چھوڑ جو بس سے
زیادہ زبردست وہی اب تجھکو دیا جا رہی ہے۔

اُسی عرصہ میں مینے طفل کیو پڈ یعنی ملک العشق کو دیکھا کہ اپنے چھوٹے چھوٹے پروں سے اپنی ما کے
گرد اُڑ رہا تھا دلربا ملاجی اور طفولیت کی متبمانہ سادگی اُسکے چہرے سے ظاہر تھی لیکن اُسکی
آنکھوں میں جو سینہ سوز روشنی سے افز و زان تھیں کچھ چیز ایسی تھی کہ میں بلا خوف نہیں دیکھ سکتا
تھا فی حقیقت اُسے میری طرف تبسم سے دیکھا مگر یہ پڑا نے اور ستانے کا طامانہ تبسم تھا اُس نے
اپنے ترکش زریں سے تیز ترین تیر چھٹا اور اپنی کمان چڑھائی اسی جلد سے تیر چلنے یا پاتا تھا کہ پاتا
تیر والے ظاہر ہو کے اپنی پر بے زبان میرے آگے کی اُسکی صورت میں ویسی شائقانہ ملاجی اور
عاشقانہ کز وری تھی جیسی مینے ویش کی طلعت و ہیئت میں دیکھی تھی تیر والی خوشی سادہ اور پاکیزہ
اور بے ساختہ تھی ہر ایک بات اُسکی اصلی و قدرتی تھی مگر ایک طرح کی جان اور توان اور شان
رکھتی تھی کیو پڈ کا تیر زور کافی نہ کھنے سے اُس پر کے آگے بے اثر تھا زمین پر گر پڑا تب اُسے شرم
وغیرت سے متاثر ہو کے اپنی کمان اتاری اور آہ سے اپنی نا امیدی ظاہر کی تیر والے کہا اے مغرور
لڑکے یہاں سے جاتے ہو کہ اُن لوگوں پر اختیار ہو جو عقل و نیکی و عفت کی بڑی فرحتوں کو چھوڑ
کے شہوت کی کمینہ خوشی کو نکوسند کرتے ہیں وہ غصہ ممنوعہ سے شرمائے بے جواب واپس آؤ اور تیر
پھر واپس پر چڑھائی مینے اُسکے ساتھ اور فاخو نکونیلے اور نہری بادلوں میں بہت دیر تک جاتے ہوئے
دیکھا لیکن پھر شناخت نہ کر سکا اور جب مینے اپنی آنکھ نہجی کی تب منرو ابھی غلاب ہو گئی۔

پھر مینے خود کو ایک فرحت افزا باغ میں دیکھا جسے مجھے ایلینز پر یعنی بہشت کے باغ کی یاد دلائی یہاں
تجھکو پڑ ملا اور یہ بات بولا اس ملک ملک اور جزیرہ و بات بھاگ یہاں کی ہر ایک ہوا میں شہوت
بہری ہوا و بہادرانہ نیکی ڈرتی ہے اور سلاست صفت بھاگنے سے ملتی ہے جو وقت مینے پیش کر دیکھا خوشی کی

کڑپڈ

مینوا

وینس، مینو

کڑپڈ

مینوا

وینس

پروانامیس

مینو

پروانامیس

مینو

مینو

حالت میں اسکی گردن پر اپنے دونوں ہاتھ ڈالنے کو بڑھنا چاہا مگر زمین سے پانون اٹھانکی کوشش بغیر
کی میرے پانون میرے نیچے رہے اور میرے ہاتھ ایک خالی سایہ پر پڑے گرفت میں نہ آیا اس کوشش میں
جاگ پڑا اور سمجھا کہ یہ کراماتی خواب ایک المام غیبی ہو ایک ایسا زبردست ارادہ مانع عیاشی و اعتبار
نیک ذاتی پیدا ہوا کہ میں اہل تہمت کے نامور اہل اور عیاشانہ طریقوں سے نفرت کی لیکن میں اس خیال
سے کہ تہمت گر گیا ہو اور اب دریائے سنکس سے پار جا کے مقام پاکان میں مقیم ہو گیا ہی بہت متاسف
اور آشفٹ ہوا۔

سدرپرس

مینتر، سیکس

میں اس خیالی نقصان سے اسقدر گھبرا پا کہ رو دیا ملاخون نے دیکھ کر پوچھا کہ تو کیوں رویا میں
جواب دیا کہ تم باسانی قیاس کر سکتے ہو کہ مجھ سا کمبخت جو اپنے ملک کو واپس جانے سے مایوس ہو کسٹھ
روتا ہو مگر اس انسان میں سب اہل تہمت جو جہاز پر تھے ایک عجیب خوشی میں مصروف ہوئے فی حقیقت
ڈانڑ چلائی والے جنکو صرنا التوا سے محنت آرام تھا ڈانڑ چلاتے چلاتے سو گئے اور ناخدا نے ہوا چھو کر
پسوں کو نکالنا چاہنا ایک بڑی صراحی لی اور بہت کسی شراب سے خالی کی باقی دوسروں کو پلائی وے
بھی ویسے ہی مخمور ہوئے اور توش اور کتھو پڈ کی تعریف کے ایسے گیت گانے لگے کہ کوئی آدمی
جو باکی کا کچھ بھی پاس رکھتا ہو بلاخون نہیں سن سکتا۔

سدرپرس

وینس، کپڑا

جب وے خط سے اسقدر بخون تھے ایک ناگمانی طوفان دریا کو بفرار اور آسمان کو سیاہ کرنے
لگا ہوا گویا آزادی غیر مترقبہ کے دھانی شوق میں آکے بادبانوں میں شور کرنے لگی اور موجوں
جہازوں کے پہلوؤں سے ٹکرانے اور جہاز کے صدیوں سے رونے اور چلانے لگے اب ہر ایک
پہاڑ کی بلندی پر ترن لگے سو کبھی ہمارے نیچے پھسل جاتا تھا اور کھوپانی میں ڈبا تھا اور پٹنے
کسی چٹان بھی پاس ہی دیکھے جنہر لہریں ایک مہیب شور کے ساتھ ٹکراتی تھیں مجھ سے اکثر تہمت کہا کرتا تھا
کہ عیاش و نامور کبھی دلیر نہیں ہوتے اور اب مجھ کو تجربہ دریافت ہوا کہ اسکا یہ کام صحیح تھا کیونکہ تہمت
والے جو خوشی سے اتنے بخود ہو رہے تھے اور شور و غل کر رہے تھے اب خطرہ دیکھ کر گھبرائے اور غور تو
کی طرح رونے لگے خوف سے چیخ مارنے اور پراسن کلیم سے بکارنے لگے شور و غل کے سوا کچھ سنائی
نہ پڑتا تھا بعض اس خوشی کے نقصان سے رونے لگے جو پھر آنیوالی تھی اور بعض دیوتاؤں کے ساتھ
یہ دست عہد کرتے تھے کہ اگر ہم اپنے بندر کے کنارے پر سلاست سے پہنچ جائیں تو قربانی جڑ بائیں گے

مینتر

سدرپرس

مگر کسی کو یہ اوسان نہ آتا تھا کہ جہاز کو چلائے یا دوسروں کو اسکا چلانا بتائے اس حالت میں بیٹے اپنی جان بچانے سے اپنے رفیقوں کی جان بچانا اہنا کام سمجھا اٹلے بیٹے پتوار سنبھالی ناخدا ایسا سمجھو رہا تھا کہ اسے جہاز کے خطرے کی کچھ خبر تھی بیٹے ڈرے ہوئے جہازیوں کو تقویت دی اور بادبان اتروائے ڈانڈیوں نے زور سے ڈانڈا چلائے آخر ہم اُن چٹانوں سے باہر نکل آئے جنہیں مرگ کے سوا کچھ نہ سمجھتا تھا۔ یہ وقت جہازیوں کو ایک خواب سا معلوم ہوا اپنی زندگی کے واسطے میرے بہت ممنون ہوئے اور میری طرف حیرت سے دیکھنے لگے ہم جزیرہ سٹیمرس میں اُس بہار کے مہینے میں پہنچے جو وینس کے واسطے مخصوص ہے یہ وہ موسم ہے جسکو اہل سٹیمرس اُس دہائی کی تاثیر سے متعلق جانتے ہیں کیونکہ اس وقت ہر ایک نباتات جان نازہ پاتی ہے اور گلہاے سبزہ زار سے ہر طرف ایک ساتھ فرحت چھاتی ہے۔ جیوں ہی میں کنارے پر گیا میں نے ہوا میں ایک سطح کی ٹلائی دیکھی جو اگرچہ جسم کو مست و یکرکت کرتی تھی تاہم طبیعت پر ایک طرح کی فرحت و مسرت لانی تھی فی الحقیقت وہاں کے باشندے محنت سے ایسے نافرتے کہ وہ ملک اگرچہ بہت سیراب و خوش نما ہے تو بھی اکثر ناکا شستہ پڑا ہیں ہر کوچہ میں عورتوں سے دو چار ہوا جو بے احتیاطی سے کپڑے پٹنے ہوئے تھیں وینس کی تعریف کے گیت گاتی تھیں اور پوچھنے کیواسطے اُنکے مندر کو جاتی تھیں خوبی اور خوشی اُنکی صورت پر عیاں تھی لیکن اُنکی خوبی میں بناوٹ تھی وہ شرم آگین سا دنگی تھی جس سے علی الخصوص خوبی زنان میں طاقت تسخیر پیدا ہوتی ہے اُنکی انداز اور نگارناہ نظر اور سمجھ بکلی پوشاک ستانہ زرقار اور دلجو یا نہ کرشمہ اور شوق انگیزانہ سبقت جوئی وغیرہ نے میرے دل میں نفرت اور کراہت پیدا کی جو کچھ میری خوشی کے واسطے سے ناز و نخوڑے کا ہر کرتی تھیں اُنسے میں ناخوش ہوتا تھا۔

مجھ کو اُس دہائی کے ایک مندر میں لینگے جو اُس جزیرے میں کئی ہیں کیونکہ ستھیر اور ایڈیلیا اور پیاس میں اُسی کی پرستش ہوتی ہے جس مندر میں گیا تھا سو ستھیر والا تھا اُنکی عمارت سنگ مرمر کی ہو مورا اور ستوندار اور ستون ایسے موٹے اور اونچے ہیں کہ اُنکی صورت ہر ایک جانب سے نہایت عالیشان معلوم ہوتی ہے ستونوں کے اوپر محرابیں لگی ہیں اُنکے اوپر اُس دہائی کی دیکھ چھت چھت لکھی ہے دروازے پر چڑھاوا چڑھاویاں لکھا جوم ہمیشہ رہتا ہے لیکن مندر کے احاطہ کے اندر زمین پاک پر کوئی قربانی نہیں چڑھائی جاتی بیلوں اور بچھڑوں کی چربی جیسے دوسرے مندروں میں

مدریم، وینس

مدریم

وینس

میدیا، اڈریس

پیکاس، میدیا

ویسے اس مندر میں نہیں جلائی جاتی اور نہ رسومات خوشی اس کے خون سے ناپاک کجاتی ہیں جو چار بابیے
 میان چڑھائے جاتے ہیں سو صرف محراب کے آگے چڑھائے جاتے ہیں اور وہی قبول ہوتے ہیں جو
 جوان اور سفید اور بے عیب ہوتے ہیں وہ سرخ اور طلائی بند و ن سے باندھے جاتے ہیں اور ان کے
 سینک طلائی رنگ اور پھولوں سے سجائے جاتے ہیں جب وہ مندر پہنچتے ہیں تب ان کو مناسبت
 فاصلہ پر ایک مکان پر آس میں لیجا کر وہاں کے پوجاریوں کے لئے کھانا بنانے کے واسطے قتل
 کرتے ہیں۔

خوشبودار عرف بھی چڑھایا جاتا ہے اور عمدہ مزہ دار شراب بھی پوجاریوں کا لباس ایک لمبا اور
 سفید چوغہ ہے جس کے دامنوں میں طلائی گوٹہ لگا رہتا ہے اور کمر پر طلائی پنگہ سے باندھا جاتا ہے مشرق کی
 عمدہ دھوپ محرابوں پر رات دن جلائی جاتی ہے جو کادھوان خوشبو کا بدل بنکے اڑتا ہے مندر کے
 سب توں پھولوں کے ماروں سے آراستہ رہتے ہیں اور پوجا کے تمام برتن طلائی ہوتے ہیں کل
 مندر کے آس پاس خوشبودار لوہان کے درخت لگے ہیں اچھے خوبصورت لڑکے اور لڑکیوں کے سوا
 نہ دوسرا کوئی پوجاریوں کی مندر کرنے پاتا ہے نہ آشکدہ میں آگ جلا سکتا ہے مگر یہ مندر اگر چہ کلیسا ہی
 بڑا ہی تو بھی مریدوں کے بد طریقوں سے بدنام ہے۔

پہلے میں بیان کا حال دیکھ کر گھبرا یا لیکن رفتہ رفتہ عادی ہو گیا اور ظہور گناہ سے مجھے ڈر نہ معلوم
 دیا وہاں کے لوگوں کے طریقوں سے ایسا سخت متاثر ہوا وہ میری پاکیزگی پر ہنستے تھے اور میری
 حیا و نکنت پر گستاخانہ اور مضحکانہ طعنہ دیتے تھے میرا شوق پیدا کرنے کے واسطے طمع سے مجھے اپنے جال میں
 پھنسانے اور میرے سینہ میں آتش عشق بھڑکانے کی ہر طرح کوشش کرتے تھے میں نے دیکھا کہ میں بہت
 مزاحمت نہیں کر سکتا میری تعلیم کی تاثیر مغلوب اور میری پاکی ارادہ پست ہونے لگی اور جو بدی طریق
 سے میری طرف آتی تھی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا بلکہ گناہ سے خون کھانیکے بدلے نیکی سے شرنے
 لگتا تھا میں اس شخص کی مانند تھا جو ایک عمیق اور تیز رو دریا میں پیرا چاہتا ہے لیکن اگر اس کے کنارے
 ڈھالہ ہوتے ہیں اور ان پر قرار نہیں پاسکتا تو رفتہ رفتہ اکتا کر آخر تھک جاتا ہے اس کے اعضا مکان سے ہجرت
 ہو جاتے ہیں اور دھار پانی کی اس کو بہا لی جاتی ہے اس طرح گناہ کی بدنامی پر میری آنکھیں اندھی ہونے
 لگیں اور نیکی کی تکلیف سے میرا دل گھبرانے لگا پھر قواسی عقل کو اپنی مدد پر نہ بلا سکا اور تقلید اپنے

بے-نہر

باب کی تشیل کو یاد کر سکا اس خواب نے بھی حسین میں نے یقین کو باغ الیزیم یعنی بہشت میں دیکھا تھا میری نیکی کی انہر کو رو کر کوشش کو دیا اور امداد کی ہر ایک امید کو قطع کر دیا ناگاہ ایک فرحت بخش سستی مجھ پر چھائی اور معلوم ہوا کہ جسکو میں زہر سمجھتا تھا سو میری رگ رگ میں سما جا رہی اور نسکین باطن کے ساتھ میرے عضو عضو کو فرحت پر لاتا جا رہا تھا ہر ایک ہوش میں آ جانے سے میں اپنی قید پر روتا اور آہ بھونکتا اور اشک بہاتا کھجی ندامت سے شرمانا تھا اور کبھی نفرت سے بیخود ہوتا تھا کہتا تھا کہ یہ جوانی زندگی کا کیسا بڑا وقت ہو رہا تھا جو آدھون کی آفتوں کے ساتھ ظالمانہ کمیل کرتے ہیں انکو حجرات کے کھیلوں اور ریشاشٹ کی تکلیفوں میں کس واسطے ڈالتے ہیں میرا سر پہلے سے ہی سنجیدگیوں میں ہوا اور میرے پانوں لب گور کیوں نہیں پھسلتے ہیں میں آئینہ نما سا جو میرے باب کا باب تھا پہلے سے کیوں نہیں ہو گیا مجھ کو اس شرم انگیز کردار سے کہ واقع ہوں موت زیادہ پسند ہے یہ کلام ابھی میرے منہ سے نکلے ہی تھے کہ میرا غصہ گھٹا اور میرا ہوش انیوں شہوت سے مغلوب خواب ہوا پھر شرم کا پابند نہ رہا جب تک ایک دوسرے ناگہانی خیال نے مجھے خواب غفلت سے نہ جگا لیا اور سخت تر افسوس کا نشتر نہ لگا یا میں اس ہیچ وثاب کی حالت میں اُن پاک درختوں کے درمیان بار بار دوڑنے لگا جیسا وہ بہن دوڑتا جا جسکو شکار یوں نے زخمی کیا جو اسکی سرعت اُسکو ایک لحظہ میں دور کے جنگل میں لیجاتی ہو مگر یہ تکلیف نرا اُسکے پہلو میں لگا رہتا جا اس طرح بیگانہ ہ میں آپ سے بھاگتا تھا کیونکہ میرا غصہ تبدیل جاسے کم نہ ہوتا تھا۔

ایک دن میں اس حالت میں تھا کہ تھوڑے فاصلہ پر مجھے اُن درختوں کے تاریک مقام میں بیٹھ دیکھا کہ میٹر ہر لیکن نزدیکی تو اُسکی صورت زرد معلوم ہوئی اور اُس سے ایسا سختی آمیز افسوس ظاہر ہوا کہ مجھے اُسکے دیکھنے سے خوشی ہوئی بیٹھ کما اسی میرے پیارے دوست اور جاسے امید کیا یہ تو ہونی حقیقت یہ تو ہونا بابر اجلد غایب ہونا الا خیال ہو جو میں دیکھتا ہوں یہ میٹر ہر یا میٹر کی روح جو اتنا تک میرے مصائب پر افسوس کھاتی ہو کیا تو اُن خوش نصیب روعوں میں شمار نہیں کیا گیا جو اپنی نیکی کا پھل پانے سے سرور میں اور جیکو دیوتاؤں نے بہشت کی پاک اُلو پائدار خوشیوں سے سرفرازی بخشی ہو ای میٹر بتا کہ تو زندہ ہو اور مجھے اپنی صلاح سے کچھ خوش نصیب کرے گا یا تو میرے دوست کا صرٹ ایک خیال ہو یہ الفاظ کہتا ہوا میں اُسکی طرف خوش اور بیدم دوڑا

بے-نہر

بے-نہر

بے-نہر

بے-نہر

وہ زیادہ آرام سے کھڑا رہا اور ایک قدم بھی نہ بڑھایا لیکن صرف دیوتا جانتے ہیں جس خوشی سے میں نے اسے دیکھا اور پہنکار کیا اور کہا کہ نہیں نہیں یہ خیال نہیں جو میں اسکو خوب کپڑے ہوئے ہوں اور مل رہا ہوں اس طرح پر میں نے ٹوٹے ہوئے لفظوں میں اپنی دل کی بیکرا می ظاہر کی یہاں تک کہ دودیا اور زیادہ بولنے کی طاقت نپا کر آئے گلے سے لپٹ گیا وہ جمکو رقت اور ملائمت اور شفقت کی نظر سے مستقلانہ دیکھتا رہا آخر میں نے بولنے کی طاقت پائی اور پوچھا کہ تو کہاں سے آیا ہے تیری عدم موجودگی میں مجھ پر کیا کیا آفتیں آئی ہیں اور اب تیرے بغیر میرا کیا حال ہوتا میں نے میرے سوالات پر کچھ خیال نہ کر کے ایسی آواز سے کہ میں ڈر گیا بولا کہ یہاں سے بھاگ بھاگنے میں تو قتل نہ کر اس سرزمین کا یہ وہ صحن زہر تو یہاں کی ہوا و بالی بھری ہے یہاں کے باشندے و باکے مارے ہیں اور بولنے میں صرف اس ملک زہر کو پھیلاتے ہیں ناپاک اور خراب شہوت جو سب سے زیادہ خوفناک بدی ہے اور جو پتہ نہ دے یعنی بدی کے صندوق سے نکلتی ہے سب کے دلوں کو بد حال اور نیکی کا استیصال کرتی ہے بھاگ کسو اسٹے دیر کرنا یہاں بھاگ پھر کے ایک نظریہ دیکھ اس جزیرے پر پھر ایک خطہ اپنا خیال متوجہ نہ کر۔

ابھی تک وہ بول رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ وہ ایک گہرے بادل سا غائب ہوا اور میری آنکھیں پھر ایک بار روشنی متواترہ کی شعاع سے روشن ہوئیں اور میرا دل ایک بار راحت مگر باطاف خوشی سے بڑھا جو خواہش کی شور و شر انگیز خوشیوں سے برخلات ہے ایک خوشی دیوانگی و خرابی کی ہے جو غریب جوش کو ہمیشہ تیز تر افسوس سے بدلتی ہے اور دوسری خوشی عقل کی پرسکین اور ستوی راحت ہے جو برکت عالیہ رکھتی ہے اور مایل بہ کثرت ہے نہ بقلت یہ خوشی میرے سینہ میں بھری اور آنسو بے ٹکون سے نکلی دنیا میں اس طرح ہر رونے سے زیادہ کوئی خوشی نہیں ہے بیٹے کہا وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جنکو نیکی اپنی سب خوشیوں کے ساتھ مکمل لائی دیتی ہے اس طرح دیکھنا اسکو چاہنا ہے اور اسکو چاہنا خوش ہونا ہے۔

میں نے

دیکھا

میں نے

میرا فکس
دیکھا

لیکن میرا خیال پھر تیز تر متوجہ ہوا اُس نے کہا کہ اب میں تجھ سے رخصت ہوتا ہوں اس سے زیادہ ایک خطہ نہیں ٹھہر سکتا میں نے کہا اب تو کہاں جاتا ہے میں کس صحرائ میں تیرے ساتھ نہیں چلوں گا میرے بدون جانے کا خیال نہ کر میں تیرے قدموں میں مرونگا فوراً میں نے اسکو پکڑ لیا اور اپنے تمام زور سے اسکو روکا اُس نے کہا کہ تیرا شوق مجھے ٹھہرانے کا بے فائدہ ہے جو جمکو بیٹوفس نے ایچیکو پیہ کے عربوں کے

میشو، ہینا دیل

ہاتھ بچد یا سوے سریرہ بین دمشق کو تجارت کی واسطے گئے ہیں انکا ارادہ تھا کہ جھکو بڑی قیمت پر تیز ایل کے ہاتھ فروخت کریں وہ ایک ایسے یونانی غلام کی تلاش میں تھا جو اسکویونان کے رسم و رواج سے وقت کرے اور وہاں کا علم سکھائے یہ ارادہ انکا غلط تھا کیونکہ بہت بڑی قیمت پر اسے جھکو خرید کر لیا ہی آخر یونانی مدبر ہی کا علم حاصل کر کے سیناس کے قوانین سیکھنے کے لئے کرپٹ کو جائیکا تھد کیا اور جلد یا لیکن ہو اسے مخالفانہ کمپوٹرس میں لے آئی وہ اس بندر میں قربانی کو گیا یہ ابھی آتا ہوگا جو اسے یوافن ہمارے بادبان بھر چکی ہی اور بھوکو جاز پر بلاتی ہی ٹیلیسکس تو غوش رہ جس غلام کو دیوتاؤں کا ڈر ہے سو اپنے مالک کی خدمت میں حاضر رہنے کا فرض چھوڑ نہیں سکتا دیوتاؤں نے جھکو اسکا مملوک کیا ہے اور دے جانتے ہیں کہ اگر جھکو مجھ کو اختیار ہو تو وہ اختیار میں جھکو دیتا غوش رہ اور یولیسیس کی تھیلا اور پینیلوپ کی گریہ و زاری یا درکھ اور یہ بھی یاد رکھ کہ دیوتا نصف بین ای دیوتاؤں تم جو سیکناہ کے بچا بنوالے ہو جانتے ہو میں کیسے ملک میں ٹیلیسکس کو چھوڑنا ہوں میں نے کما ہی عزیز تینٹر تو جھکو سیکنا چھوڑ نہیں سکتا میں مہنگا مگر جھکو بے اپنی ہمارہی کے جانے نہ دنگا لیکن کیا تیرا سربانی مالک رحم نہیں رکھتا جو اتنی سخی کر گیا کہ جھکو میری آغوش سے جدا کر گیا وہ میری جان لیگا یا جھکو تیرے ساتھ پہلے دینگا تو نے خود جھکو بیان سے بھاگنے کی نصیحت کی ہے پھر جھکو اپنے ساتھ بھاگنے سے کیوں منع کرنا ہو میں خود جبرائیل سے کہو گنگا شاید وہ میری جوانی اور پریشانی پر رحم لائے جو عقل کا ایسا شاہین ہے کہ اسکی تلاش دور دور کے ملکوں میں کرتا ہے بیشک ایسا دشمنانہ اور جنگلیانہ دل نہیں رکھتا ہوگا کہ بے اثر ہو میں اسکے قدموں پر گرد گنگا اسکے زانو پڑو گنگا اور جب تک مجھے تیرے ساتھ پہلنے کا اقرار نہ کرے گا تب تک اسے جھکو خود کو اسکی نذر کر دنگا اگر وہ قبول نہ کر گیا تو پھر جہاں میرا نصیب لیجا لیگا وہاں جا کر اپنی قربان جاؤ گنگا۔

ہینا دیل
ہینا دیل

میں یہ کلام کہہ چکا ہی تھا کہ جبرائیل نے تینٹر کو بلایا میں اسکے آگے زمین پر ساجدانہ جھکا جبرائیل نے مجھ اچھی شخص کو اس حالت میں دیکھ کر پوچھا تو کیا چاہتا ہے میں نے کہا کہ اپنی زندگی چاہتا ہوں کیونکہ اگر جھکو تینٹر کے ساتھ جو تیرا نوکر ہو چلے گی کی اجازت منو گی تو مجھے مرنا پڑے گا میں اس یولیسیس کا جو عقل میں سب یونانی بادشاہوں پر نصیحت رکھتا ہے اور جیسے تیرے کو جو تمام آئیشیا میں مشہور شہر متاع کیا ہے بتایا ہوں مگر تم سمجھ کہ اس بیان سے میں اپنی پیدائش کی بزرگی ظاہر کرنا ہوں اور اپنے غرور کا خراج چاہتا ہوں لیکن اب یہ مصیبت کے دعویٰ کو مضبوطی دیتا ہوں تاکہ جھکو رحم آئے میں اپنے باپ کی تلاش میں اپنی شخص کے ساتھ

میسر، یولیسیس

راہ
راہ

جسکو محبت نے میرا باب بنایا ہر ساحل بساحل پھر اہوں لیکن آخر کار میرے نصیب نے اُسکو مجھ سے چھین کر
آفت کو کامل کیا ہر اب یہ تیرا غلام ہر اسلئے مجھکو بھی اپنا غلام بنا اگر تو فی الحقیقت دوست انصاف ہو اور
سیناس کے قوانین سے واقف ہونے کے واسطے کریت کو جاتا ہو تو میری اس تکلیف کی درخواست کو رد
نکر گیا تو دیکھتا ہو کہ ایک توانا بادشاہ کا بیٹا تجھ سے غلامی کی درخواست کرتا ہو اور صرف اُسکی اپنی راحت
سمجھتا ہو ایک وقت ایسا تھا کہ تسلی میں مجھکو غلامی سے مرگ پسند تھا لیکن جو تکلیفات میں نے وہاں پائی
تھیں سو میرے نصیب کی برہمی کی علامات اولین تھیں اور اب میں ڈرتا ہوں کہ سدا میری اس حالت
کی درخواست منظور ہو جس سے دور رہنے کے لئے اسوقت مرگ چاہتا تھا دیوتا میری مصیبتوں پر نظر
فرمائیں اور تیرا اہل سیناس کو یاد کرے جسکی عقل کا وہ مزاج ہو اور جسکا عدل پلوٹو کی سلطنت میں ہم
دونوں پر حکم نافذ کر گیا۔

مذنااس، کیر

میسلی

ہیزاڈیل، مذنااس
پلوٹو

ہیزاڈیل نے بڑی مروت و آدمیت سے میری طرف دیکھا اور مجھکو ہاتھ پیر کے زمین سے اٹھایا اور
کہا کہ میں یو لیکینر کی عقل اور نیکی سے ناواقف نہیں ہوں میں نے میٹر سے بارہا سنا ہے جو جیسا نام اُسے
یونانیوں میں پیدا کیا ہو اور نیکنامی نے اُسکو تمام مشرقی اقوام میں مشہور کیا ہو اسی پولیسین کے بیٹے میرے
ساتھ مل جب تک تیرا باب جس سے تو پیدا ہوا ہو مل گیا تب تک میں تیرا باب رہو مگر اگر میں یو لیکینر کی
بزرگی یا تیری مصیبت سے واقف نہ ہوتا تو صرف میٹر کی دوستی مجھکو تیری خبر داری پر آمادہ کرتی حقیقت
میں مینے اُسکو شل غلام خرید لیا ہو لیکن اب وہ عمدہ تر نسبت سے اُس روپیہ کے واسطے جو میں نے اُسکے لئے
دیا ہو میرے سب دوستوں سے زیادہ عزیز و مغنم دوست ہو جو عقل میں تلاش کرتا تھا سو میں نے اُس
میں پائی ہو اور جو محبت نیکی مجھکو حاصل ہو سو اُس سے ہاتھ آئی ہو اسواسطے اسیوقت میں اُسکو آزاد ہی
دیتا ہوں اور تیری آزادی قائم رکھتا ہوں میں تجھ سے خدمت نہیں چاہتا صرف قدر دانیاں ہوں
ایسی سخت پریشانی اب ایک لحظہ میں ظاہر نہ ہونے والی شادمانی کے ساتھ بدل گئی میں تباہی نامہ
سے آزاد ہوا اور اپنے ملک کو پہنچنے والا تھا ایسی مدد ملی تھی کہ اپنے ملک کو پہنچ جاتا اور ایسے شخص
کی قربت سے نسلی یاب تھا جسکی محبت میرے ساتھ سوا سے محبت نیکی کچھ بنیاد نہ رکھتی تھی اور جو کچھ آرام کے
واسطے ضرورت تھا سولامات میٹر سے کہ پھر ملیجہ رہنے کا خوف نہ رہا تھا حاصل تھا۔

ہیزاڈیل

پلوٹو، میٹر

پلوٹو

پلوٹو

میٹر

میٹر

ہیزاڈیل، میٹر

ہیزاڈیل سیدھا اس بند رو کو چلا میٹر اور میں اُسکے پیچھے چلے اور ہم سب ساتھ سوار ہوئے ہمارے

ٹوڑیوں نے لہر لہو بٹایا اور ہوا سے ملا کر جو باد بانوں کے ساتھ بازی کرتی تھی گویا ہمارے جہاز کو
جان بخشی تھی اور یہ آسانی آگے چلاتی تھی پتھر سے جلد نظر سے غائب ہوا اور تیز آبل جو میری راسٹھنے
کا شناق تھا مجھ سے بوجھنے لگا کہ اس جزیرے کی رسم و رواج کی نسبت تیر کیا خیال ہے میں نے زیر کا
وہ آفت جو میری جوانی پر آئی تھی اور وہ محاذات جس سے میرا سیدہ مضطرب تھا اس سے ظاہر کی
وہ بدی سے میری نفرت دیکھ کے متاثر ہوا اور بولا اے ویش میں تیری اور تیرے لوک کے کی طاقت
کا قائل ہوں اور میں نے تیری محرابوں پر خوشبوئیں جلائی ہیں تو بھی اس بدنامی زنا نام دی سے جو
تیری حدود میں غالب ہو اور اس پراندا شہوت سے جو تیری مہمانیوں میں ظہور پاتی ہو نفرت کروں
تو معاف فرما۔

پھر اُسے مینٹھ سے اس اولین قدرت کا جسے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اور اس نامحدود اور
غیر متبدل حکمت کا جو سب میں جاتی ہے اور تقسیم نہیں پاتی اور اس سلطو اور غالب صداقت کا جو قوت فائدہ کو
روشن کرتی ہے اور اس آفتاب کا جو عالم موجودات کو روشنی دینا ہے ذکر کیا اور کہا کہ جس شخص نے قدرت
کا مظہر پاک نہیں دیکھا سو انکی مانند اندھا ہے جو بے نظر پیدا ہوئے ہیں وہ زندگی سمجھنا نہیں جانتا
جیسے وہ جو شمائی اطراف میں پھرتا ہے جہاں رات چھ مہینے کی ہوتی ہے اور خود کو عاقل سمجھتا ہے لیکن حقیقت
محض جاہل ہونا ہے وہ جانتا ہے کہ میری آنکھ ہر ایک شے کو دیکھتی ہے ہونا ہم کوئی شے دیکھے بغیر جیتا ہے اور رہتا ہے
یا بہت سے بہت تو بھولانے والی اور وہو کہ دینے والی روشنی سے صرف ناپائیدار خیالات یا بے اصل تخیلات
دیکھتا ہے جو ہر وقت رنگ ٹھنک بدلتے ہیں اور آخر کو بالکل تاریکی میں نیست ہو جاتے ہیں ہر ایک ایسے شخص
کا یہی حال ہے جو خواہشہاے نفس امارہ پر فریفتہ ہے یا خیال کی صورت سے رنگ رنگ پر فریفتہ فی الحقیقت ان
سے کسی کو آدمی کنا دریا نہیں ہے لیکن انکو جو عقل پائدار کی ہدایت پر چلتے ہیں اور اس شعاع رہنما کے پتہ
والے اور پروردگار کے والے ہیں جو آسمان سے آتی ہے اسی عقل سے جب ہمارے خیالات نیک ہوتے ہیں
ہم اللہ باتے ہیں اور جب بد ہوتے ہیں بدن تیر ملامتیں ہیں اور اسی سے ہوش و توان حاصل کرتے
ہیں یہ ایک دریا ہے جسکی ہم سر نہ چھوٹی چھوٹی نہریں ہیں جو جلد اسٹانی میں مل جاتی ہیں جس سے نکلتی ہیں۔
یہ کلامات فی الحقیقت میں اچھی طرح نہیں سمجھا لیکن معلوم ہوا کہ ان میں کوئی بات بہت معنی اور مصفا ہے
اور میرے دل میں وہ نور شعاع صداقت پیدا ہوا جو میرے فہم کی حد تک چمکا پھر اسے دیوتاؤں اور بہادر لوگوں

اور شاعرون اور زبان راسخی مینی ست جگ کا بھر طوفان عام کا اور اس دریا سے فراموشی کا جس میں
ارواح مردگان ڈوبتی ہیں اور اس دواچی سزا کا جو جنم کے ناسک نعلت کہہ میں گنگا رو نکوہ بجاتی جو
اور اس عمدہ راحت کا جو باغ بہشت کے سبزہ زار میں نیکوئی ارواح کو ملتی ہوا اور ہمیشہ پائدار بھیجی جاتی
ہو مذکور کیا۔

جب تیز ایل اور میٹر اسطر کی گفتگو کر رہے تھے ہنرے کئی چھلیان ایک قسم کی جنگو ڈالسن کہتے ہیں
دیکھیں جنگے پر نیلے اور سنہرے تھے اور جنگی باز گیری سے دریا میں لہروں اٹھتی تھیں اور جھاگ بڑے
تھے پھر ایک قسم کی دوسری چھلیان جنگو ٹریٹن کہتے ہیں آئین جو اپنے پیچدار سکھوں سے تری کی سی
آواز نکالتی تھیں انکے دریاں ایک فیٹراٹ یعنی پانی کی دیوی کا رستہ تھا جسکو برن سے بھی زیادہ سفید
دو گھوڑے کھینچتے تھے جو لہروں کو چرتے ہوئے اور چیر کی علامت دریا پر چھوڑتے ہوئے چلتے تھے ان کی
آنکھوں میں آگ جگتی تھی اور نھنوں سے دھوین کے بادل نکلتے تھے رستہ ایک سکھ کی صورت تھا جو
ہاتھی دانت سے زیادہ سفید اور روشن اور عجیب طرح کا تھا سونے کے پئے اُسمین لگے تھے اور پانی
کے سطح پر اُڑتا ہوا نظر آتا تھا بہت سی جوان آبی بریاں رستہ کے پیچھے پیرتی جاتی تھیں اور انکے بال
پھولوں سے سنوارے اور کھلے ہوئے پیچھے کو کبھر سے تھے اور ہوا سے لہراتے تھے اس دیوی کے ایک ٹکڑے
میں سونے کی چھڑی تھی جس سے وہ لہروں کو طاعت کے لئے ڈراتی تھی دوسرے ہاتھ میں ایک چھوٹے دیوتا
یعنی اپنے بیٹے بلیکین کو لئے ہوئے چھاتی سے دودھ پلاتی تھی اسکی صورت میں ایسی عذوبت و عظمت
عیان تھی کہ ہوا سے باغی اُسکو دیکھ کر پریشان ہوتی تھی کالی آمدھی دور سے نالان تھی ٹریٹن نامی
چھلیان طلانی لگام پکڑے اُسکے گھوڑوں کی رہنما تھیں ایک بڑا سرخ بادبان اُسکے اوپر تھا جسکو صابھ
رہی تھی اور اپنے دم سے پھلارہی تھی دریاں میں ایولس مصروف و بیزار اور سرگرم تھا اُسکا چہرہ خوش
اور ملول تھا اور آواز سنست اور میب بھوین اتنی لمبی ڈاڑھی تک لنگتی تھیں آنکھوں میں خست تندی
چمکتی تھی جیسے عرب سحر شمالی خاموش بیوی تھی اور ابرار اُف کو اُلٹے بھاگتے تھے بڑے بڑے طویل القفا
چمچہ اور آبی خوشخوار جو اپنے نھنوں کے دم سے دریا کو گھٹاتے بڑھاتے ہیں اپنے مقامات مخفی سے
اُس دیوی کے دیکھنے کو بے تابانہ اور شتابانہ چلے آتے تھے ۛ

हैनाईल, भैन्नर
डाल्फिन

द्वीवन

रेम्की हारर

वैलेमन

द्वीवन

ईषोलम

باب پنجم

ٹیلیکس کا کرٹ مین سمجھ کر سنا وہاں کے بادشاہ ایڈمڈنڈس کا ناعاقبت اندیشا
 عہد کے باعث اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کرنا اور اہل کرٹ کا انتقام اُسکو ملک سے
 نکالنا اور مدت تک پس و پیش میں رہ کر جمع ہونا اور ایک نیا بادشاہ قائم کرنا اور
 اُس مجمع میں ٹیلیکس کا داخل ہونا اور کئی بازیوں میں جیتنا اور سیناس نے جو سوالات
 اپنی قانون کی کتاب میں لکھے تھے اُنکا جواب دینا اُن بزرگوں کا جو اُس مباحثہ کے
 منصف تھے اور دوسرے سب لوگوں کا اُسکی عقل دیکھ کر اُسکو اپنا بادشاہ کیا چاہنا
 بعد اگلے جلد ہی یہ دیوی اور اُسکی سواری غائب ہوئی بلکہ کرٹ کے پھاڑ نظر نہ لگے اگرچہ اب تک سنا
 کے بادلوں اور دریا کی لہروں سے بھی طرح شناخت میں نہیں آسکتے تھے مگر تھوڑے ہی عرصہ میں پہلے
 کوہ آئینہ کی بلندی اُس پاس کے پھاڑوں پر اُٹھتی ہوئی نظر آئی جیسے بارہ سنگے کے پھیلے ہوئے سنگ
 گرد اگر دھوٹے ہرنوں پر نظر آتے ہیں رفتہ رفتہ ہم نے اُس جزیرے کا کنارہ زیادہ تر صفائی سے دیکھا ایسی
 سچپس کی جنگلی اور ناکاشتہ زمین جو ویسی یہ کرٹ کی زمین سیراب اور زرخیز ہو اپنے باشندوں کی
 محنت سے ہر قسم کے حیوانات دیتی ہو۔

ہم نے بہت سے دیات دیکھے جو خوش تعمیر تھے اور قصبے جو شہروں سے کچھ کم تھے اور شہر جو غلط بن دیے
 اعلیٰ رکھتے تھے وہاں کوئی ایسا کھیت نہ تھا جسکو مزارع کے ہاتھ نے اپنی محنت و مشقت کے نقش سے نقش کیا
 ہو قلعہ رانی کی علامات ہر کہیں معلوم ہوتی تھیں یہاں جڑ بھری اوکھیلے درخت دیکھنے کو کبھی نہ تھے ہم نے
 فحش کے ساتھ اُن درونکو دیکھا جنہیں مویشیوں کے بینا رنگے اُن چٹوٹوں کے درمیان جرتے تھے جیسے
 وہاں کی زمین سیراب تھی اور اُن پھاڑیوں کو جبکہ آتا رہے بھیڑیاں جرتی تھیں اور اُن وسیع میدانوں
 کو چیر کر یعنی کھیت کی دیوی کی طلائی فیاضی چھا رہی تھی اور اُن پھاڑوں کو جو انگور کی خوشماہری
 سے سرسبز تھے اور اُن خوش ماہے انگور کو جو پہلے سے نیلگوں اور نیکیس یعنی ملک الصبا کے فیضان سے

ریلوے کس، کیر
 شد ڈومینیکس

ریلوے کس
 سرنام

کیر

شد

سرنام
 کیر

میری

بکس

مشتون تھے اور اس صہبا کو جو غم گھٹانے کے سرور بڑھائی جو اور تکان مٹانے کے بدن میں طاقت تازہ لاتی جو۔
 میٹر نے ہم سے کہا کہ میں آگے کرپٹ میں آیا تھا اور جو کچھ اُسکو وہاں کا حال معلوم تھا سو اسی طرح
 بیان کیا کہ یہ جزیرہ جسکی سب پر دیسی تعریف کرتے ہیں اور جو اپنے ایک سو شہروں کے واسطے نامی ہے
 اپنے باشندوں کے لئے اگرچہ بے انتہا بین زندگی کی سب ضروریات پیدا کرتا ہے۔

کیونکہ اسکی زمین ہمیشہ اُنکے واسطے بہت فائدہ بخشی ہو جو اُسکو جوتے ہیں اور اُسکے خریدنے بے نقصان
 ہیں باشندوں کا جھدر شمار کسی ملک میں زیادہ ہوتا ہے اسبقہ رومانکی زمین میں پیدایش زیادہ
 ہوتی ہے اگر وے سست زمین ہوتے اور سد نہیں رکھتے تو زمین اچھے ماہاب کی طرح اپنے لڑکوں کی
 تعداد کے موافق اور علی قدر محنت اُنکے استحقاق کے مطابق اُنکے واسطے اپنی بخششوں کی کثرت رکھتی ہے
 آدمی کی حرص و ہوس ہی اُسکی آفتوں کا باعث ہوتی ہے ہر ایک شخص سب کا حصہ لیا جاتا ہے اور زیادتی
 کی خواہش سے محتاج رہتا ہے اگر آدمی اور صرف طبیعت کی ضرورت پر قناعت کرے اور صرف اتنا چاہے جو رفع
 ضرورت کو کافی ہو تو کثرتِ فحمت اور خاص فراغت اور عام راحت اپنے واسطے برابر اور بلا ناخدا پاسکتا ہے
 ان ضروری صدقاتوں کا اچھا علم میناس کے فخر کا باعث تھا جو موجودان تو ان میں عامل ترین
 اور بادشاہوں میں فاضل ترین تھا اس جزیرے کے سب عجائب اُسکے قوانین کے نتائج ہیں جو تعلیم آسنے
 لڑکوں کے واسطے بتائی ہو اُنکو درست اور چہرے رکھتی ہے اور جلد ہی کفایت اور محنت کی عادت سکھاتی
 ہے یہ یہ قولہ قدیم سے جاری ہے کہ ہر قسم اور ہر درجہ کی عیاشی اپنی مقدار کے موافق جسم اور دماغ کو کمزور بناتی
 ہے اور کوئی خوشی قابل پسند نہیں ہے جو اُس خوشی کے کہ بہادرانہ نیکی سے سرفراز ہوں اور بزرگانہ نیکی
 سے ممتاز ہوں وقت معرکہ صرف مرگ کو حقیر سمجھنا نہیں ہے بلکہ اُس دولت کو جو فضول ہوا اور اُس فحمت کو بھی
 جس سے شرمندگی حصول ہو تو کرپٹ میں ان تین جرموں پر سزا دی جاتی ہے جو اور ملکوں میں نہیں دی جاتی
 وے بے بین ناسپاسداری ریاکاری ظلمداری۔

شاید کوئی خیال کرے کہ زیادتی حشمت و دولت کا بھی قانون چاہئے کرپٹ میں زیادتی حشمت و دولت
 کوئی جانتا ہے نہیں ہر ایک آدمی محنت کرتا ہے اور کوئی دولت مند ہونا نہیں چاہتا ہے جانتے ہیں کہ محنت کا جو فخر
 کافی راحت و فراغت سے جینا ہے جو میں سب خواہشات طبعی کثرت اور آب و ہوا حاصل ہو سکتی ہیں مسکان
 عالی اور سامان قیمتی اور لباس فاخرہ اور ضیافت عیاشانہ ممنوع ہیں فی الحقیقت کپڑے عمدہ آؤں کے

بناتے ہیں اور ان پر رنگ بہت خوب بڑھاتے ہیں مگر سادہ اور بے تکلف ہوتے ہیں انکے کمانے جگے ساتھ کچھ شرب پیتے ہیں نہایت اعتدال کے ساتھ ہوتے ہیں یعنی صرف روٹی اور ایسے میوے جو اس موسم میں مل سکتے ہوں اور دودھ اگر گوشت کبھی کھاتے ہیں تو تھوڑا اور بے تکلف بکا ہوا اور ارزان نرخ کا کیونکہ اچھی بوٹ پلو سے منت کی واسطے بچاتے ہیں تاکہ زراعت کو جی ہو انکے مکانات صاف اور آرام بخش اور خوشنما ہوتے ہیں مگر کچھ آرایش نہیں رکھتے فی الواقع عمارتیں نہایت پاکیزہ اور نفیس بنانا چاہتے ہیں لیکن اس علم کا استعمال صرف دیوتاؤں کے مندر کے بنانے میں کرتے ہیں مگر اپنے رہنے کے واسطے ایسی عمارتوں کا بنانا بے ادبی سمجھتے ہیں اہل کریش کی دولت یہ ہے صحت و رستہ اور طاقت اور محبت اور خاگی راحت و اتفاق اور تمام آنا دسی اور شامیاض و رسی کی زیادتی اور ہر ایک زیادتی سے نفرت عادت محنت اور سستی سے کراہت نیکی کی تقلید قوانین کی اطاعت اور دیوتاؤں کی تعظیم۔

کر

میں

میں نے پوچھا اختیار شاہی کی کیا حد وہ میں نے بتلنے جواب دیا کہ بادشاہ کا اختیار رعایا بظاہر بیکسر و سیاہی قوانین کا اختیار اس پر نیکی کرنے کے واسطے اس کا اختیار نامحدود ہے لیکن بدی کرنے کو ممنوع قوانین نے رعایا کو اس کے ہاتھوں میں مثل امانت قیمتی اس شرط پر رکھا ہے کہ انکے ساتھ ایسا سلوک کرے جیسا اپنے عزیزوں کے ساتھ کیونکہ ان قوانین کا یہ منشا ہے کہ ایک کی عقلندگی و نصفی بہتوں کی خوشی کا باعث ہو کہ بہتوں کی کجی اور غلامی ایک کی نخوت اور غش کا موجب ہو بادشاہ کو سوار عایا کے کچھ نہ کھنا چاہی لیکن اتنا مقدار جتنا اپنے عہدے کی تکلیف کھٹانیکو اور رعایا کے دلوں میں قوانین کی تعمیل کا عجب جانے کو ضرور ہو سوا اسکے ہر طرح پر بادشاہ کو ہر ایک دوسرے آدمی سے کیا راحت اور کیا محنت میں کمتر صرف اور شہرت اور نخوت پر کم متوجہ ہونا چاہئے کہ دوسرے آدمیوں میں اپنی دولت کی افزونی اور غش کی برتری میں سے نہ بچنا چاہئے بلکہ بزرگہ عقل اور بہادرانہ نگوئی اور نامورانہ عزت کی زیادتی سے ملک کے باہر افواج کا حکم ہونے سے اپنے ملک کا محافظ ہو اور اندر داری اور انفاق آرائی اور راحت افزائی سے اپنی رعایا کا مہرلی مصفا نہ ہو کیونکہ دیوتاؤں نے اسکو اس کے فائدے کے واسطے بادشاہت نہیں بخشی ہے بلکہ اسکو لوگوں پر صرف اس واسطے بزرگی دی ہے کہ وہ سب کا خادم رہے اپنا سب وقت رعایا کے لئے صرف کرے اور اپنا سب خیال رعایا پر لگائے سوار عایا کے دوسرے کسی کو سچا ہے کیونکہ جقدر وہ عوام کو آرام و خوشنما کرے اسقدر اس درجہ کا مستحق ہوتا ہے جیسا اس نے حکم دیا تھا کہ میرے بعد میرے عزیز و محنت پر نہ بٹھائے جائیں

میں

مگر اس شرط پر کہ وہ ان مقولوں پر عمل رکھیں کیونکہ وہ اپنی رعایا کو اپنے فرزندوں سے زیادہ چاہتا تھا اور اس عاقلانہ فائدے سے اس نے اپنی بادشاہت کو طاقت اور راحت بخشی تھی اور اسے صریح آن تو انافخندون کے آفتاب ستارش کو مکسوف کیا تھا جنہوں نے لوگوں کو اپنی نخوت پر قربان کیا تھا اور خود کو بڑا سمجھتے تھے ان ظالموں کی طاقت نے بعد چند سال کے انکو قبر میں چھوڑا لیکن میناس کے انصاف نے اسکو عالم ارواح میں زیادہ تر عجب والے تخت پر بیٹھا یا ہر جہان وہ شل نصف عالی مقام سب کو پائیدار جزا اور سزا دیتا ہے۔

مذہب

ہم مینٹر کا یہ کلام سن رہے تھے کہ اس جزیرے میں پہنچ گئے جیون ہی اس کنارے پر اترے ہم نے وہ مشہور پیدار عمارت دیکھی جو ٹوئیدیل نے اس عمارت کی دیکھا دیکھی بنائی تھی جو ہٹے مصر میں دیکھی تھی ہم اس عجیب عمارت پر خیال کرتے تھے کہ اسکے کنارے پر بہت سے آدمی آئے اور اس مقام پر جمع ہوئے جو دریا سے بہت دور زمین پر تھے اس اجتماع کا باعث دریافت کیا تو فوراً ایک کرٹ والے نے جس کا نام ٹاسکیر بیٹن تھا ہمارا تعجب رفع کیا۔

مینٹر

ڈیوئل

کیر

نامی کی ریز

اگر ڈیوئل میں

کیر کیلین

مذہب

کیر

اس نے کہا کہ آئیڈوینیسس جو یوٹیلین کا بیٹا اور میناس کا پوتا دوسرے یونانی بادشاہوں کے ساتھ ٹراس کی لڑائی میں گیا تھا سو اس شہر کی تباہی کے بعد کرٹ کو سوارسی جہاز آتا تھا لیکن ایک ایسے سخت طوفان نے اسکو آگیا کہ خدا اور دوسرے آدمیوں کو جہاز پر سوار سے اور جہاز رانی کے علم میں کامل تھے یقین ہوا کہ ہمارا جہاز تباہ ہوگا ہر ایک کے خیال میں موت حاضر تھی اور یہی اندیشہ تھا کہ دریا ٹنگلا چاہتا ہے سب لوگ اس صیبت پر روتے تھے جس سے اس نامکمل آرام کی پڑافوس امید بھی باقی نہ رہی جو ہم کو رسومات تہیز و تکفین ہونیکے بعد ارواح مردگان کو آہستہ سے تسکین کے اس پار میسر ہوتی ہے اس حالت میں آئیڈوینیسس نے ہاتھ اٹھا کے اور انکھیں آسمان کی طرف پھر کے نیٹھیں یعنی ملک المار سے عاجزانہ عرض کی کہ اے تو انا دیوتا تو وجود و دریا کا مالک ہے اس نہایت تکلیف کے وقت میں یہی فرماؤ سن اگر تو امواج کے اس غضب سے بچاؤ گے اور مجھ کو سلامت میرے ملک میں پہنچاؤ گے تو میں اپنے دل میں پہنچنے پر چوہلا جاندار کنارے پر دیکھوں گا اسکو تجھے قربان کروں گا۔

کیر

اگر ڈیوئل میں

کیر کیلین

اس عرصہ میں اسکے بیٹے نے فرزندانہ گرمی اشتیاق میں اپنے باپ سے ملنے کے واسطے جلدی کی اور خوشی مانی کہ اپنے باپ سے پہلے ہم آغوشی حاصل کروں گا اس کیفیت جو ان نے نہیں جانا کہ باپ کے

ہر دو مینیمس

نیکسٹن

نیکسٹن

پاس جلد جانا تھا ہی میں آنسو اٹھاتا بیٹیس اس طوفان سے نجات پانے اپنے بند پر پہنچا اور اپنی دعا
سننے کے واسطے پٹیوں کا شکر گزار ہوا اللہ اس دعا کے ملک اثر سے جلد واقع ہوا کچھ بد نصیبی کا ایسا سنگدل
ہوا کہ وہ اپنے دل کے سخت اضطراب کے ساتھ اپنی بے امتیازی پر پہنچا یا اور اپنے لوگوں میں آنے سے ڈرا
اور جو نہایت عزیز تھے ان کے ملنے سے گھبرا یا لیکن بیٹیس نے جو ایک ظالم اور سنگدل انتقام لینے والی دبی
ہی اور اس کو سزا دینے پر متوجہ رہتی تھی اور طاقتوروں اور مغروں کو عاجز کرنے میں خوش ہوئی تھی
اپنے ملک اور نامعلوم ہاتھ سے اس کو آگے دھکیلا وہ جہاز سے کنارے پر آیا لیکن آنکھ اُدھر کرتے ہی اپنا
بیٹا سامنے دیکھا زرد ہو گیا اور کانپنا ہوا اچھے ہٹا ہڑن کو دیکھنے لگا کہ کوئی دوسرا جاندار نظر آئے جسے
کمرے واسطے رکھنا ہو لیکن اب وقت تھا اس کا بیٹا اس کی طرف بھٹتا اور اس کے گلے سے لپٹا لیکن یہ دیکھ کر تعجب
ہوا کہ وہ بجائے ہٹنا کر کرنے کے لیے حرکت کر رہا ہوا اور آخر آنکھوں سے آنسو بہانے لگا۔

نیکسٹن

اس نے کہا ای میرے باپ اس افسوس کا کیا سبب ہے اتنی مدت کی غیر حاضری کے بعد تو اپنے لوگوں
میں واپس آنے اور اپنے لوگوں کو خوش کرنے سے سنجیدہ ہی آہ میں نے کس بات سے تھکنا خوش کیا تو تیری
آنکھیں مجھ سے اب تک پھری ہیں گویا تو مجھے دیکھنے سے نفرت کرتا ہی یا ڈرتا ہی اس کے باپ کو افسوس کے مارے
تب بھی جواب نہ آیا لیکن کچھ انہوں کے بعد جو اس کے سینہ میں دھکوا مضطرب کر رہی تھیں رویا اور پکارا تو بیٹوں
میں نے تجھ سے کیا اترا کر کیا ہی کس شرط پر تو نے مجھ کو جان کی تباہی سے بچایا ہی مجھ کو اب پھر آن لہروں اور
پیشانیوں میں چھوڑ مجھے مگر دے مگر دے ہوئے اور دریا میں ڈوبنے دے لیکن میرے لڑکے کو بچا ہی ظالم اور
بہرحم دیوتا اس کے خون کے بدلے میں میرا خون قبول کر پھر اسے اپنی تلوار نکالی اور اپنے بیٹے کے سینہ میں
لگائی جا ہی جو لوگ اس کے پاس کھڑے تھے انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور سٹافو بیٹس نے جو ایک سفید مو
ملہ تھا اور مدت سے دیوتاؤں کے امام دیتا تھا اس کو کما کہ پٹیوں تیرے بیٹے کے مرگ بغیر تجھے رہتی
ہو سکتا ہی تیرا اقرار جلد بازانہ اور ظالمانہ تھا دیوتا ظلم سے تعظیم نہیں سمجھتے بلکہ ناخوش ہوتے ہیں اس واسطے ایک
ظلم کو دوسرے ظلم سے شامل نہ کرو اور جو اقرار داخل گناہ ہی اس کے ایفا کے لئے قانون قدرت کوست توڑا ایک
سو بیل برف سے سفید تر پسند کر اور پٹیوں کی محراب کو سچو لون سے سجا اور ان جانوروں کو اپنی بیلنا
قربانی سمجھا اور اس دیوتا کے لئے بطور تعظیم اپنی شکر آمیز خوشبو کے دھوین کا بادل اٹھا۔

نیکسٹن

نیکسٹن

ہر دو مینیمس

آنکھ بیٹیس نے یہ خطاب سنا تھا انا امید می سنا کچھ جواب نہ دیا اس کی آنکھیں غصہ سے لال ہوئیں

اور صورت بھوت کی سی بنگلی اور دم بدم اسکا رنگ بدلا اور دل کے درد سے اسکا تمام بدن کانپا اٹھا
اسکے لڑکے نے اسکی تکلیف سے متاثر ہو کے بھی چاہا کہ اسکو اس تکلیف سے بچائے اسلئے اس نے کہا کہ اگر
میرے باپ کیا میں بیان حاضر نہیں ہوں جس دیوتا سے تو نے وعدہ کیا ہے اسکو خوش کرنے میں توقف نہ کر
اور اسکا انتقام اپنے سر پر نہ لے اور جھکوار اور ست ڈر کہ مرگ کی نزدیکی پر میں ایسی کمزوری دکھاؤ گا
جو تیرے بیٹے کو شایان نہیں کرے۔

اسوقت اربید وینیس نے گویا دوزخیانہ قہر کا تازیانہ کھایا اپنی حالت سے غضبناک جنوں کی لگائی
سختی کے ساتھ چونک کر جو لوگ اسکو دیکھ رہے تھے انکی آنکھوں میں دھول ڈالی اور اپنی تلوار اپنے بیٹے
کی چھاتی پر ماری اور جلد نکالی بنوڑ گرم تھی کہ اپنے سینہ پر ماری جا ہی لیکن ایسا کرنے میں پھر روکا گیا
وہ جوان جو فوراً پڑا اپنے خون میں لوٹنے لگا اسکی آنکھیں ہوت کی تار کی لے بند کین اسنے کھولنی چاہیں
لیکن روشنی کی برداشت نہیں کر سکیں اور فوراً تاریکی دائی میں بند ہو گئیں۔

جیسے کھیت کی چنبیلی کی جڑ قلبہ رانی سے کٹ جاتی ہے پھر اپنے تنہ سے پرورش نہیں پاتی مچھال کے زمین
پر گر پڑتی ہے اور اگر یہ کسی خوبی کی رونق دفعۃً نہیں جاتی ہے تاہم وہ زمین سے کچھ مدد نہیں پاتی ہے
اور نہ رگ زندگی سے کچھ توانائی پاتی ہے ویسے اربید وینیس کا بیٹا اپنی جوانی کے آغاز میں صدر نہ
ناگامی سے پھول کی مانند ٹوٹ کے گرا۔

باپ افسوس کی زیادتی سے بیہوش ہوا نہیں جانتا تھا کہ میں کمان پر ہوں اور اب کیا کروں
لیکن لڑکھڑاتا ہوا شہر کی طرف گیا اور شتافانہ اپنے بیٹے کا حال پوچھنے لگا۔

اس عرصہ میں جو لوگ اس جوان کے واسطے رحم سے متاثر تھے اور اسکے باپ کے ظلم سے متفر بولے کہ
دیوتاؤں کے انصاف نے اسکو دیوانہ کر دیا ہے غصہ کے مارے فوراً انہوں نے ہتھیار بھر بیچائے کسی
گڈری اٹھائی اور کسی نے پتھر ناخوشی نے ہر ایک کے سینہ میں نفیض اور کینہ بھر دیا اہل کریم کیسے ہی قاتل
ہیں مگر اسوقت جاہل غلے اور اپنے بادشاہ سے بیونا ہو گئے اسواسلئے اسکے دوست چونکہ اسکو عوام کے
غضب سے اور طرح نہیں بچا سکتے تھے اسکو بحیرہ میں واپس لگئے اور اسکے ساتھ جہاز زمین سوار ہوئے
اور ایک دفعہ پھر لہروں کے رحم پر جان نثار اربید وینیس جب اپنی دیوانگی سے ہوش میں آیا تو ہکا
اس ملک سے لیجانیکے واسطے شکر گزار ہوا جسکو اسنے اپنے بیٹے کے خون سے آلودہ کیا تھا اور اسلئے

بھڑو مینیش

بھڑو مینیش

کیر

بھڑو مینیش

हमिर्था सेलैन्म

وہاں رہنا نہیں چاہتا تھا ہوا آگ کو تیسرے کے ساحل پر لگی اور اب دسے سیلینٹم کے ملک میں نئی ریاست بناتے ہیں۔

کوہ

اہل کرٹ نے اس طرح اپنا بادشاہ کھو کے ایک شخص کو اپنا افسر بنانا چاہا جو اس قوم کے قوانین مقرر کی تعمیل کرے اس غرض سے اس شہر کے خاص سکنا را اس مقام پر بلائے گئے ہیں اور جو قربانیاں ایسے کام کی اول رسوم میں سوچنے سے شروع ہوئی ہیں تمام گرد و نفل کے ملکوں کے بڑے بڑے نامدار حکماء امید واروں سے انکی فراست کے امتحان کے واسطے سوالات کرنے کو جمع ہوئے ہیں اور انکی ہمت اور طاقت اور چالاکی تجویز کر نیے واسطے عام بازیوں کی تیاریاں کی گئی ہیں کیونکہ اہل کرٹ چاہتے ہیں کہ یہ ملک ایک انعام ہی سوائے شخص کو دیا جائے جو سب دوسروں سے طاقت اور لیاقت میں بزرگتر ٹھہرے اور اس فتیالی کو زیادہ تر دشوار کر نیے واسطے امید واروں کا شمار بڑھا یا جاتے ہیں اور اسلئے سب پر دلی بھی اسلئے واسطے بھلائے ہیں۔

गसी केरील

कोह

ناسیکر پیشہ نے یہ عجیب حالات بیان کر کے ہلکوبھی اس فہرست میں داخل ہو نیکو دیا اور کہا کہ اسی مسافر و ہاری جماعت میں چلو اور اس بازی میں دوسروں کے ساتھ مشغول ہو کیونکہ اگر دیوتا یہ فتح تم میں سے کسی کے نصیب کر نیے تو وہ کرٹ کا بادشاہ ہو گا پھر وہ جلد آگے ہوا اور ہم اسلئے پیچھے چلے فتیالی کی خواہش سے نہیں بلکہ اس خواہش سے کہ اس غریب تماشہ سے ہم بھی اپنا دل راضی کریں۔

कोह

ہم ایک بڑی وسعت کے دائرے میں پہنچے جو ایک گئے جنگل کے دریاں تھا اس دائرے میں پہلوانوں کے واسطے ایک اکھاڑا بنا یا تھا جسکے اس پاس دُوب کا ایک مدور کنارہ لگا یا تھا اسپر تماشا کی لوگ پیشتر بیٹھے تھے اہل کرٹ ہمارے ساتھ نہایت اخلاق سے پیش آئے کیونکہ دس ہمانداری کے قواعد کی نفاذ اور پراسا یا ذ تعمیل میں اور سب لوگوں سے بڑھکے ہیں انھوں نے ہکو وہاں صرف بٹھا یا ہی نہیں بلکہ اس ورزش میں شامل ہونے کو بھی کہا یا مٹھرنے اپنی پیری کے سبب انکار کیا اور تیر اہل اپنے بدن کی ساز و حال سے مجبور تھا جھکے جو ابی اور طاقتوری سے کچھ غدر نہ تاب بیٹھے بھی تیز و کھٹن اس کی مرضی دریافت کر نیے واسطے دیکھا اور اسکی مرضی پائی اسلئے میں نے اسکی درخواست منظور کی اپنے کپڑے اتارے اور بدن پر تیل ملا اور دوسرے پہلوانوں میں شامل ہوا تمام لوگوں میں فوراً یہ ہر پہ پھیل کر بادشاہت کے واسطے یہ دنیا امید وار نوکسیر کا بیٹا ہی کیونکہ بہت سے اہل کرٹ جب میں

मेन्ट हैमरैल

मेन्ट

शली सील
कोह

بکہ تختاب وسے ایتھا کہ کو گئے تھے اور میرا جہرہ یاد رکھتے تھے۔

बदयाका

रोडिया

پہلی ورزش کشتی تھی ایک روڈیہ کاربٹنے والا عمرین تخمیناً بیستیس سال کا تھا اسنے جو اسکے مقابلہ میں آیا اسکو پچھرا تا ہم اسکی طاقت ویسی ہی جی تھی اسکے بازو مضبوط اور کھیلے تھے اور پیچھے ہر ایک حرکت پر ظاہر ہوتے تھے اور اعضا سخت اور مضبوط تھے اسنے سوچا کہ ایسے کمزور مقابل پر غالب آنے میں کچھ ناموری نہوگی اسلئے میری جوانی پر رحم کھایا اور بیٹنے کو تھا الا میں اسکے آگے بڑھکے مقابل ہوا ہم دونوں آپس میں بھڑکے اور جب تک بیدم نہوئے اسے شانہ بشانہ اور باہر ایک رگ کھڑی ہو گئی اور ہمارے ہاتھ سب کھینچ کر باہر پھٹ گئے اور دونوں نے ایک دوسرے کو زمین سے اٹھانے میں کوشش کی اسنے مجھکو گرانا چاہا کبھی پیچھے سے اور کبھی زور سے کبھی اسطرن اور کبھی اسطرن مگر جب وہ اسطرن پر اپنا علم اور زور عمل میں لا رہا تھا میں ایک اتفاقاً جھٹکا ایسی تخی کے ساتھ دیکر اسکے آگے گر کر اسکے پیچھے کے ہاتھ بٹ گئے اور وہ زمین پر گرا اور مجھکو اپنے اوپر کھینچا اسنے مجھکو اپنے نیچے لایا یہی بہت کوشش کی مگر کچھ کام نہ آئی اسنے اسکو اپنے نیچے ایسا دبا یا کہ بل نہیں سکا لوگ پکار اٹھے کہ یو لکسینز کا بیٹا جیتا تب میں نے اسکو اٹھنے دیا اور وہ گھبرا کے چلا گیا۔

यू लो सींग

مشت زنی کی لڑائی زیادہ تر مشکل ہر سیاس کے ایک مالدار شہری کے لڑکے نے اس ورزش میں ایسا نام پیدا کیا تھا کہ دوسرے امیدواروں نے اس سے بے اثر سے ہی ہار مانی اور سوا میر کے سیکو آپس فرغ پانے کی امید نہ ہی اوّل مقابلہ میں اسنے میرے سر اور ہٹ پر گھونٹے مارے کہ میرے منہ اور منہ خوں سے خون بہہ نکلا اور میری آنکھوں کے آگے ایک گہری چھند سی چھا گئی میں لڑکھڑایا اور میرے دشمن نے مجھکو دبا یا میں بیہوش اور بیدم ہو گیا کھوٹھا کہ میں نے لکھا یو لکسینز کے بیٹے کیا تو مغلوب ہونا ہی میرے دوست کی آواز نے مجھکو مقابلہ کی قوت دی اور اسکی حقارت نے نئی طاقت بخشی میں نے اسکے کئی گونے سجھائے نہیں تو اسکے نیچے گر پڑا میرا مقابل ایک گھونسا لگانے میں جو کا اسکا ہاتھ اپنی ہی طاقت سے ایک طرف ہلے اسکا بدن آگے کو جھکا بیٹھے یہ موقع پا کے اسکو ایک گھونسا مارا کہ وہ نہیں بچا سکا میں نے اپنا دستاویز چھپایا کہ زیادہ تر زور سے اترے اسنے میری غالبی دیکھی اور ضرب سے پہنچے کو اپنا بدن پھرایا اس حرکت سے طاقت مساویت جاتی رہی اور بیٹے اسکو بہ آسانی زمین پر گرا یا اور فوراً اپنا ہاتھ دیا کہ اٹھ اٹھ اٹھ اٹھ کر کیا اور بلا اعانت اٹھ کھڑا ہوا خاک اور خون سے بھرا ہوا لیکن اگرچہ وہ اپنی ہار سے بہت شرمندہ

मेवात

मेनर, यू ली सींग

خطر آنا ہم اسے پھر مقابلہ کر لی جرات نہ کی۔

پھر رستہ دوڑ شروع ہوئی رستہ قعر اندازی سے تقسیم کئے گئے تھے میرا رستہ سب سے خراب تھا اسکے پٹے بھاری تھے اور گھوڑے گھٹان تھے ہم نے رستہ چلائے غبار کا بادل ہمارے پیچھے اٹھا اس سے آسمان سیاہ ہو گیا اول بن پٹے اور ورن کو آگے جانے دیا لیکن ایک جوان لیبیڈین کا رہنے والا جس کا نام کرینٹر تھا سب سے آگے نکلا اور بالیکلیس ایک اہل کریت تھا اس سے تھوڑا پیچھے ہوا تپو میکس جو آئیڈوینڈس کلر شدہ تھا اس کے پیچھے جانے کا ارادہ کر کے گھوڑوں کی باگ چھوڑی گھوڑے پسینہ میں تر ہوئے اور وہ اگلی گردن پر جھکا اور پٹے ایسی سرعت سے گھوڑے کو ہوا میں اڑتے ہوئے عقاب کے بازوؤں کی مانند چلتے نہ معلوم ہوتے تھے میرے گھوڑے آہستہ آہستہ چلنے سے دم پائے اب تیز ہونے لگے جلد آن جسے جو اپنے شوق سے آگے بڑھے تھے بہت آگے نکلے تپو میکس نے نہایت شوق سے آگے بڑھنے کے واسطے اپنے گھوڑوں کو دو با یا لگا اسکے حسب توانا گھوڑے گریپے اور یون اسید اسکی نقطہ ہوئی بالیکلیس اپنے گھوڑوں پر بہت جھکا تھا سو یکایک صدر پہنچنے سے اپنے رستہ سے گر پڑا اور ہاتھ سے لگام چھٹ گئی اور اگرچہ اب اسے تھجالی نری تھی تو بھی اپنی جان سے بچنے کے واسطے بہت خوش ہوا اگر تیرنے دیکھ کے کہ میں اسکے پیچھے قریب پہنچ گیا تھا ضد و حسد کے مارے زیادہ تر اشتیاق سے گھوڑے بڑھا کر کبھی دیوتاؤں کو بڑی سی نیاز چڑھانے کا اقرار کرتا تھا اور کبھی اپنے گھوڑوں کو بڑھاوے دیتا تھا ڈرتا تھا کہ میں اسکے رستہ اور راستے کی روک کے درمیان ہو کے اس سے آگے نہو جاؤں کیونکہ میرے گھوڑے کم تھکے تھے اور راستہ ملنے پر آگے ہو سکتے تھے اگرچہ کتراتے ہوئے لیک سے باہر چلتے تھے وہ انکو راستہ روکنے کے سوا اور طرح پر نہیں روک سکتا تھا اس واسطے اگرچہ اپنی خواہش کے خطرے سے واقف تھا تو بھی اسے اپنے رستہ کو اس روک کے قریب تر چلایا اسکا پتہ اس سے اڑا اور ٹوٹا اور رستہ نیچے آ یا اب میں نے راستہ صاف رکھنے کے لئے رستہ کو بٹھا یا پھر اس نے دیکھا کہ میں مقام پر پہنچ گیا لوگ پھر بچارے کہ یو لیبیڈین کا بیٹا تھا یہ وہ ہو جو سکود دیوتا ہمارا بادشاہ بنایا جاتے ہیں۔

لے می دیو من
کینٹر

پالو کھیرم، کیر
تپو میکس
پڈو می نیوٹس

تپو میکس

پالو کھیرم

کینٹر

پلیسیڈ

کیر

مڈنام

پھر سکوز زیادہ ترین نامی و گرامی اہل کریت کے ایک صحرا میں لیکے جو قدیم سے پاک تھا اور جہان نا پاک و نا پارسانہ میں جانے پاتے تھے یہاں سکواں و انایان اسرار انہی نے بلایا تھا جنکو سیناس نے اپنے نوٹین کی حفاظت اور رعایا کی نالاش کی سماعت کے واسطے مقرر کیا تھا لیکن اس مجلس میں صرف

وہی لوگ آئے پائے جو ان ہازیوں میں مقابل تھے ان داناؤں نے وہ کتاب کھولی تھیں کہیں
کے تمام قوانین جمع تھے میں جب ان بزرگوں کے روبرو گیا جنکو عمر نے بلاخریب طاقت و داعی مقرر کیا تھا
تو تعظیم اور عجز سے متاثر ہوا وہ اپنی نشستگا مقررہ ہدایک تو پئے اور عرب سے بیٹھے تھے انکے ہاں برون
سے سفید تھے بلکہ بعض بعض کے بالکل گر گئے تھے اور انکی صورتیں اگرچہ متقیانہ تھیں مگر گیسٹ سلیمانہ اور
حلیانہ کے نور سے منور تھیں اور بولنے میں پیش قدمی نہ کرتے تھے اور سوا اسکے جو خیال کامل کا نتیجہ تھا
کچھ نہ کہتے تھے جب مختلف الزامات ہوتے تھے تب اپنی اپنی راے کی اس صفائی و اعتدال سے تائید کرتے
تھے کہ سب کو یقین ہوتا تھا کہ ایک راے رکھتے ہیں انھوں نے مدت کے تجربے اور ہر وقت کے مطالعے سے
فہم رسا اور عقل وسیع حاصل کی تھی مگر جس بات نے انکی تجویز کی درستی اور طاقت کو مدد دی تھی سو
انکے دلون کی بردبارانہ اور بے غضبانہ آسودگی تھی کہ مدتوں سے جوانی کی شورا نگیز خضبتاکی اور
متلونانہ بے ثباتی سے آزاد تھی صرف عقل انکے عمل کی بنیاد تھی اور نیکی کی قدیم اور عادی تہذیب سے انھوں
نے اپنی طبیعت کی نادرستی کو ایسا درست کیا تھا کہ آرام کا مزہ پاتا تھا ناہم عقل کی فرحت کو بے آیش
برہمایا تھا ان عرب دار بزرگوں کو میں نے تھیادہ دیکھا اور چاہا کہ زندگانی کے اختصار ناگہانی سے فوراً
میں بھی اس عمر پسندیدہ کو پہنچ جاؤں کیونکہ میں جوانی کو حالت بے آرامی سمجھتا تھا جو غضب کی نابینایانہ
تندی کے تابع ہوا اور نیکی کی دور بینانہ راحت سے دور۔

جو شخص اس مجلس کا افسر تھا اسنے وہ کتاب کھولی جہیں میناس کے سب قوانین درج تھے یہ ایک
بڑی جلد تھی اور بہت عمدہ خوشبو کے ساتھ ایک طلائی صند و قچہ میں منقل رستی تھی جب نکالی تو سب
داناؤں نے اسکو بڑی تعظیم سے بوسہ دیا اور کہا کہ سوا دوتاؤں کے جسنے اصلاً ہر ایک نیکی خطاب ہوتی
جو کوئی شراہی پاک نہیں ہو چلیے وہ قوانین جو عقل اور نیکی اور خوشی کو بڑھاتے ہیں جو ان قوانین کو
دوسر و نیکی محکومی کے واسطے بجالاتے ہیں ان کو چاہئے کہ خود کو بھی ان قوانین کا محکوم رکھیں کیونکہ
حکم کرنا لا قانون جو نہ آدمی ان سفید موہالی مجلس کی ایسی راے تھی اور تب افسر مجلس نے یہ تین
سوال کئے اور انکے جواب مقولہ کے مطابق چاہئے۔

پہلا سوال یہ تھا کہ کون جسے زیادہ آزادی ایک نے جواب دیا کہ وہ بادشاہ جو اپنی رعایا کا حکم
مطلق ہوا اپنے سب دشمنوں کو مغلوب رکھنا ہی دوسرے نے کہا آزاد وہ شخص ہی جو اپنی دولت سے

جو کچھ چاہتا ہو خرید کر کتنا ہو کوئی بولا کہ آزاد وہ شخص ہو جو کبھی شادی نہیں کرتا اور ہمیشہ ملک بہ ملک بھرتا ہو اور کسی ملک کے قانون کا تابع نہیں ہوتا کسی نے سوچا کہ آزاد وہ جنگلی ہو جو حشیاد جنگل میں رہتا ہو اور شکار سے اپنی پرورش کرتا ہو ہر ایک صحبت سے بے پرواہ ہو اور کسی کا محتاج نہیں کسی نے سمجھا کہ آزاد وہ غلام ہو جو فوراً غلامی سے آزاد ہوا ہو کیونکہ اطاعت کی سختیوں سے بچے آزاد سی کی شیرینی سے زیادہ مطلوب ہوتا ہو اور کسی نے ایسا کہا کہ آدمی وقت مرگ دوسرے سب آدمیوں سے زیادہ تر آزاد ہوتا ہو کیونکہ موت سب رشتہ توڑ دیتی ہو اور مردے پر تمام دنیا کو کچھ اختیار نہیں رہتا ہو۔

مندر

جب میری رائے چاہی تب مجھ کو جواب دینے میں کچھ شک پیدا ہوا کیونکہ مجھے یاد تھا جو چیز نے مجھ سے بار بار کہا تھا میں نے کہا کہ وہ آدمی سب سے زیادہ آزاد ہو جسکی آزادی کو خود غلامی و درنہیں کر سکتی وہ اور وہی ہر ایک ملک اور ہر ایک حالت میں آزاد ہو جو دیوتاؤں سے ڈرتا ہو اور سوائے ان کے اور کوئی ڈر کا باعث نہیں رکھتا یعنی حقیقت میں صرف وہ آزاد ہو جس پر وحشت اور خواہش کچھ اختیار نہیں رکھتی اور صرف عقل اور دیوتاؤں کا تابع ہو ان بزرگوں نے جسم کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھا اور تعجب کیا کہ میرا جواب بالتحقیق وہی تھا جو میناس نے لکھا تھا۔

مدرناست

دوسرا یہ سوال تھا کہ کون سے زیادہ ناخوش ہو اسکا ہر ایک نے وہ جواب دیا جو اسکے خیال نے تجویز کیا ایک نے کہا کہ سب سے زیادہ ناخوش وہ آدمی ہو جو بے زر اور بے تنہ رہتی اور بے نیکنامی ہو دوسرے نے کہا کہ وہ ناخوش ہو جو کوئی دوست نہیں رکھتا کسی نے سوچا کہ ناخوش وہ کمبخت ہو جو نالایق اور ناسپاس لڑکے رکھتا ہو ایک ایسا لباس کے باشندے نے جو عقل میں مشہور تھا کہا کہ سب سے زیادہ ناخوش وہ ہو جو خود کو ناخوش سمجھتا ہو کیونکہ ناخوشی جتنا بے صبری سے علاقہ رکھتی ہے اتنا بدبختی سے نہیں رکھتی اور حالات بدبختی صرف ان کے دلوں سے طاقت تکلیف دہی پاتے ہیں جن پر دوسے واقع ہوتے ہیں ایلی مجلس نے اس رائے کو آوازہ تحسین کے ساتھ سنا اور ہر ایک نے یقین کیا کہ اس سوال کے جواب میں ایسا لباس والا غالب رہیگا لیکن میری رائے پوچھی تو میں نے تفرقہ کے مفولہ کے مطابق جواب دیا اور کہا کہ سب سے زیادہ ناخوش وہ بادشاہ ہو جو اور دیکو خراب کر کے مانتا ہو کہ میں خوش ہوں اسکی بدبختی اسکی جاہلی سے روچند ہوتی ہو کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی ہو اور اسکا کچھ علاج

مدرناست

مدرناست

نہیں کر سکتا اور فی الواقع اسکی واقفیت ڈرتا ہی اور ایسے خوشامدگو پاس رکھتا ہی جو راستی کو دور رکھتے
 ہیں یا وہ اپنی خوشی کا غلام رہتا ہی اور اپنے کام سے بالکل ناواقف آنے نہ کو کاری کی خوشی کا منہ بھی
 نہیں چکھا وہ کجست ہی لیکن وہ جو کجستی سہتا ہی اسکا ستحق ہی اور اسکی تکلیف کیسی ہی بڑی ہویشہ بڑھتی
 جاتی ہی وہ گرا ہی کے گھاٹ سے گرتا ہی اور سزا سے دوامی کی بیخ میں ڈوبتا ہی بالی جلسہ نے یس باس
 والے پر میری غالبی ثابت کی اور ان مصفون نے کہا کہ اس نے یعنی میں نے مطلب ٹھیک ادا کیا ہی۔
 تیسرا یہ سوال تھا کہ آن دو بادشاہوں میں کونسا بہتر ہی ایک وہ جو جنگ میں غالب رہتا ہی دوسرا
 وہ جو بلا تجربہ جنگ وقت امان میں عقل کے ساتھ ملکی انتظام اچھا رکھتا ہی اکثر ان نے لڑائی میں غالب
 رہنے والے بادشاہ کو بہتر بتایا اس سبب کہ اگر بادشاہ وقت جنگ اپنے ملک کو بچا نہیں سکتا تو عسکری
 حکمرانی وقت امان تھوڑا فائدہ بخشنا ہی کیونکہ وہ خود اپنے ملک سے خارج ہو تا ہی اور اسکی رعایا غنیمت کی
 غلام بنتی ہی بعضوں نے کہا کہ سلیم الطبع بادشاہ بہتر ہی اس سبب کہ جسقدر لڑائی سے ڈرتا ہی اسیقدر وہ
 اُس سے پرہیز کرتا ہی مگر انکو جواب دیا گیا کہ فتح کر نیوالے کی تحصیل صرف اُسی کی بزرگی کو نہیں بڑھاتی
 میں بلکہ اسکی رعایا کی بزرگی کو بھی جنکے ساتھ وہ بہت سے لوگوں کو مطیع کر کے شامل کرتا ہی لیکن سلیم الطبع
 بادشاہ کی حکومت میں امن و امان رہنے سے نامردی اور سستی پیدا ہوتی ہی پھر میری رائے پوچھی تو میں نے
 یہ جواب دیا کہ اگرچہ وہ بادشاہ جو وقت جنگ یا ہنگام صلح صرف حکومت کر سکتا ہی آدھا بادشاہ ہی تو بھی اگر
 اپنی گیارہ سے دوسروں کی ایقت پہچان سکتا ہی اور وقت حملہ اپنے ملک کو بچا سکتا ہی گو بذات خود نہیں اپنے
 ماتحت حاکموں کے ذریعہ تو میری دانست میں اُس سے بہتر ہی جو علم جنگ کے سوا اور کچھ نہیں جانتا جو
 بادشاہ صرف عقل جنگی رکھتا ہی سو اپنی حدود بڑھانے کے واسطے بے انتہا لڑائیاں کرتا ہی اور اپنا نام
 لقب سے مقرب کرنے کے واسطے اپنے لوگوں کو تباہ کرتا ہی اگر جس قوم پر وہ اب حکم رکھتا ہی وہ اُس ناخوش
 ہی تو بادشاہ چاہے جتنے نئے ملک پیدا کرے اُس قوم کو کیا فائدہ باہر کی لڑائی جو بہت دنوں تک قائم
 رہتی ہی تو ملک میں بے انتظامی پیدا کئے بغیر نہیں رہتی خود فتح کر نیوالوں کے طریقے پریشانی عامتہ میں
 خراب ہو جاتے ہیں یونان نے ٹرائے کی فتح سے کتنا نقصان اٹھایا دس برس تک وہ اپنے بادشاہوں
 سے بے نصیب رہا جہاں کہیں شعلہ جنگ بھڑکتا ہی وہاں قوانین بے سزا ٹوٹ جاتے ہیں کاشتکاری
 چھوٹ جاتی ہی اور علم بھول جاتے ہیں سب سے بہتر میں بادشاہ کو جب جنگ پیش آتی ہی قرب سرکشوں کی برد

اور شہر و نکی مگا ہداشت کی عادت اختیار کرنی پڑتی ہی جو سب سے بدترین بادشاہ کو بدنام کرتی ہی اس کے وقت میں کتنے بدکاران سرکش سزا پاتے ہیں جو جنگ کے اہر وقت میں سخت انعام سمجھ جاتے ہیں جو لوگ نغمہ کے محکوم ہوئے ہیں انہوں نے اس کی ہوس سے کتنی تباہی اٹھائی ہے غالب اور مغلوب دونوں ایک ہی بلا میں مبتلا رہتے ہیں خود بادشاہ فتح کی فکر میں حیران رہتا ہی چونکہ وہ علم اس سے بالکل ناواقف ہوتا ہی کہ اسباب جنگ سے فوائد عام نہ حاصل کرنا جانتا ہی نہ حاصل کر سکتا ہی وہ اس شخص کی مانند ہی جو صرف اپنے کھیت کو نہیں بچاتا بلکہ زبردستی سے ہمسائے کا بھی چھینتا ہی لیکن اس کو نہ جوتا ہی نہ بوتا ہی اس کے دونوں سے کچھ درو نہیں کرتا وہ اپنی رعایا میں عافلانہ اور نصفادہ حکومت سے خوشی پھیلانے کو نہیں بلکہ دنیا کو ظلم اور فساد اور تباہی سے بھرنے کو پیدا ہوا معلوم ہوتا ہی۔

صلح پسند بادشاہ کی نسبت فی الحقیقت ایسا کہہ سکتے ہیں کہ وہ فتح کر نیکی لیاقت نہیں رکھتا ہی یعنی جن لوگوں پر کچھ مستحق واجب نہیں رکھتا ان کو مغلوب کر نیکی مضطر بنا دے کر کے اپنی رعایا کو دوامی نزاع سے تکلیف میں ڈالنے کو نہیں پیدا ہوا ہی لیکن اگر وہ صلح آئینہ حکومت کی واسطے لیاقت کامل رکھتا ہی تو یہی نتیجہ دشمن کی دست درازی سے اس کی رعایا کو محفوظ رکھ سکتی ہیں اس کی انصاف پروری و سمانہ روی و صلح پسندی اس کو ہمسایہ نیک بناتی ہیں وہ ایسے کام میں مصروف نہیں ہوتا جو اس صلح میں فوق لاسکے جو اسکے اور دوسرے ریسون کے درمیان قائم ہی اور وہ اپنے اقرار کا لاستبازی سے ایفا کرتا ہی اس کے ہمسایہ نہیں اس سے محبت رکھتے ہیں نہ دہشت بلکہ نہایت اعتقاد سے اس کا اعتماد رکھتے ہیں اگر کوئی مغرور اور ہوسٹا صلح دشمن بادشاہ اس کو اپنا پہنچا یا چاہتا ہی تو سب اس پاس کے بادشاہ اس کی مدد پر آمادہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ اس سے اپنی راحت میں نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہیں رکھتے بلکہ اسکے دشمن سے ہر طرح مخوف رہتے ہیں اس ستمگدانہ انصاف شناسی و بے جانب داری اور عام ذمی اعتباری سے وہ اپنے گرد و نواح کی رباستوں کا بیج بجاتا ہی اور جیسے جنگجو بادشاہ کو اس کی ہوس کے کام مور و نفرت عام کرتے ہیں ویسے صلح دشمن بادشاہ کو جہر ہر ایک دوسرے تو ان بادشاہ کی آنکھیں مہل و محافظ عام جان کر تنظیم و محبت کے ساتھ متوجہ ہوتی ہیں ایسی نیکنامی جو فتعیابی کی نیکنامی سے بڑھ کے ہو بے توقع حاصل ہوتی ہی بے فوائد بیرونی ہیں اور جو اندرونی ہیں سو زیادہ قابل غور ہیں اگر وہ صلح کے ساتھ حکومت کی لیاقت رکھتا ہی تو ظاہر ہی کہ وہ عافلانہ قوانین سے حکم کرے گا خود نمائی اور زیادتی کو روکے گا اور جوام بدی کو بڑھانا ہی اس کو دباے گا اس کا

زیت لانیوالو کو تقویت دیگا خصوص کاشتکاری کو بڑھا بیگا جسکی طرف اسکی رعایا تہ دل سے متوجہ ہوگی
تب جو بات ضروری ہو سوافرونی پائیگی اور لوگ محنت کے عادی ہونے سے اپنے طریقے سادہ رکھیں گے
اور تھوڑے پرگنہ رکھ سکیں گے اسواسطے اپنے کھیت سے آسانی اپنی روزی پیدا کر کے اپنے شمار میں آؤنٹیں
بے انتہا پائین گے پس یہ بادشاہت جلد تر نہایت آباد ہوگی اور اسکی رعایا تندرست اور طاقتور
اور محنت کش ہوگی نہ کثرت معیشت سے نامزدانہ بلکہ نیکی سے آزمودہ زمانہ ہوگی اور نہ عیاشانہ زندگی
سے شایہ سستی غلامانہ بلکہ مرگ سے بہادرانہ ہوگی مرناسپند کرگی مگر ان حقوق مردانہ کا کھونا نہیں گوارا
کرگی جو اسکو ایسے بادشاہ سے حاصل ہیں کہ مکرانی کے واسطے صرف عقل کا قیام مقام ہو اگر کوئی ہمسایہ
غالب آنے سے لوگوں پر حملہ آور ہوگا تو شاید آنکوش کر کے انتظام اور لڑائی کے کام اور محاصرہ کی بھاری
اور مملکت کھون کے اٹھانے اور لگانے کے اہتمام میں بے تعلیم سمجھا ناہم وہ آنکوشی تعداد اور بہت ادا
نمل محنت اور عادت سختی کشی اور مقابلت حملہ آوری اور استقلال نکوئی سے پاس جسکے پاس نہیں آسکتی
نا مغلوب پائیگا علاوہ اسکے اگر اسکا بادشاہ خود اپنی فوج کی حاکمی کے قابل ہوگا تو جن شخصوں کو اس اعتبار
کے لائق سمجھا آنکوش پر مقرر کرے گا اور آنکوش پنا وسیا کر کے اپنے اختیار میں فرق نہ آنے دیگا اسکے مددگار
بادشاہ اسکی مدد پر آئیں گے اور اسکی رعایا باظلم و جور کی مطیع بننے کے بدلے مرناسپند کرگی اور خود
دیوتا اسکی طرف ہو کر ایسے اسطرح صلح پسند بادشاہ جب کوئی بلا اسکے سر پر آجائیگی تب اسکا عقل ہوگیگا
اور اس سے بین بینہ نتیجہ نکالنا ہوں کہ اگرچہ علم جنگ سے اسکی ناواقفی اسکی خوبی کو نا کمال کرنی ہو کیونکہ
اپنے درجہ کے خاص کاموں میں سے ایک کام نہیں کہ کستائیں آنکوش اسکے علاوہ پر حملہ لاتے ہیں یا اسکی
رعایا کو سستاتے ہیں سزا نہیں دے سکتا تاہم وہ اس بادشاہ سے بہتر ہو جو حکومت کے ملکی انتظام سے
بالکل ناواقف ہو اور علم جنگ کے سوا دوسرا علم نہیں جانتا۔

میں نے بلا تعجب دیکھا کہ اس مجلس کے بہت سے آدمیوں نے میری اس را کو پسند نہیں کیا جسکے اظہار
میں نے اتنی محنت کی تھی کیونکہ اکثر آدم زادوں کو فیروزی کی رونق باطلہ سے متحیر ہو کے جس قدر جنگلہاے
کا سباب کی دھوم دھام اور اہتمام کو پسند کرتے ہیں اس قدر صلح کی آرام بخش سادگی اور اچھی حکومت کے
آرام بخش فوائد کو نہیں پسند کرتے مگر اس مجلس کے معنفون نے کہا کہ اسنے وہ ساری چیزیں سنیں
نے کئی چیز اور اسے مضائقہ بولا کہ اچھا لوکا امام سب کرے والو کو معلوم ہو سونا بت ہو اسینا سے اسے

دیوتا سے پوچھا تھا کہ یہ ارناندان میرے قوانین مقررہ کے مطابق کب تک حکومت کرے گا تب اسکو یہ جواب ملا
تھا کہ جب کوئی پردیسی آئے تیرے قوانین کی حکومت قائم کرے گا تب تیری اولاد میں یہ حکومت نہ رہے گی
ہم ڈرنے سے کہ کوئی پردیسی ہمارے جزیرے پر حملہ لائیگا لیکن ائیدوئیس کی مصیبت نے اور یوئیسز
کے بیٹے نے جو سب آدمزادے سینٹاس کے قوانین کو غوث سمجھا ہی اس امام کے بھیج سنی حل کئے ہیں
پھر اسکو تاج شاہی پہنانے میں کیوں دیر کرتے ہو اسکو دیوتاؤں نے ہمارا بادشاہ بنایا ہی۔

باب ششم

ٹیلی میکس کا بیان کرنا ایتھا کہ جانے کے واسطے اپنا کریٹ کی سلطنت سے
انکار کرنا اور کنا کنا کنا کو بادشاہ کر دیا اور نینٹر کا بادشاہ ہونے سے انکار کرنا اور
اہل کریٹ کا نینٹر سے اپنے واسطے بادشاہ کی درخواست کرنا تب نینٹر کا ایرسٹوڈیس
کی خوبیاں جو سنی تھیں اُن سے کہنا اور انکا اسکو بادشاہی پر فوراً قبول کرنا پھر نینٹر اور
ٹیلی میکس کا ایشیلی کو سوار مونا اونٹو پوئو یعنی ملک البحر کا ویش کا انتقام لینے کی واسطے لیکپو کے
جزیرے کے پاس اُن کے جہاز پر تباہی لانا اور اُس جہی کا اُن کے ساتھ مہربانی اور خاطر داری سے پیش آنا
پھر وہ لوگ اس شجرستان پاک سے فوراً باہر آئے اور یہاں تھکے ہوئے لوگ نصفیہ کے واسطے بھارا
منتظر تھے اُن سے متوجہ ہو کر بولے کہ یہ انعام اسکو دے جائیگا حکم ہو ابھی اُن کے ساتھ سے یہ لفظ نکلتے ہی تھے کہ انکا
کی مر دگانہ خاموشی و خروش عام سے بد لگتی ہر ایک پکارا اٹھا کہ یوئیسز کا بیٹا جو سینٹاس ثانی ہو ہمارا بادشاہ
ہوا اور اس پاکس پکاروں کی گونج سے بھی بھی صدا برآمد ہوئی۔

میں کچھ دیر توقف ہوا اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ میں کچھ کہا جاتا ہوں اس اثنا میں نینٹر
نے میرے کان میں کہا کہ کیا تو اپنے ملک کو چھوڑا جاتا ہی اور کیا یہ ہوس پینٹیوپ کی یاد کو فراموش کرانی ہے
جو تھکوا اپنا اسید گاہ اخیر جا کر تیری واپسی میں چشم براہ ہو اور کیا تو مجھے یوئیسز سے دل اٹھانا ہی سکوتیو
نے ایتھا کہ میں پہنچانے کا ارادہ کیا ہوں ان نظروں نے میرے سینے میں ہر ایک طرح کا مایوسہ جوش پیدا کیا اور

اردو پینٹیس
یوئیسز

مردنام

ٹیلی میکس
اردو پینٹیس

مینٹر، مینٹر

کیر، مینٹر
مینٹر، ایرسٹوڈیس

مینٹر

ٹیلی میکس، ایرسٹوڈیس
کیر، ایرسٹوڈیس
ڈیوٹی

یوئیسز
مردنام

مینٹر

پینٹیوپ

یوئیسز

اردو پینٹیس

بادشاہی کا بیقرار اند شوق والدین اور ملکہ کی محبت سے بدل گیا اس عرصہ میں پھر وہ لوگ بکرت اور فالتو ہوئے اور میں نے ان سے یہ کلام کہے کہ اسی نامور کرٹ کے رہنے والوں میں اس درجہ کے لائق نہیں ہوں جو تم مجھے دیا جاتے ہو یہہ الام جو شکو یا دلایا ہی فی الحقیقت ظاہر کرتا ہے کہ جب کوئی اجنبی آدمی سنیٹس کے قوانین کی حکومت بھائیگا تب کرٹ کی سلطنت اس کے خاندان سے جاتی رہیگی لیکن ایسا نہیں کہتا کہ وہ اجنبی یہاں کا بادشاہ ہوگا میں بالفرض وہ اجنبی ہوں جو الام نے جتایا ہے اور یہ کہ میں اس الام کی تصدیق کی یہ میری قسمت مجھ کو اس جزیرہ پر لے آئی ہو میں نے سنیٹس کے قوانین کا صحیح مطلب بتایا ہے اور چاہتا ہوں کہ یہاں ان قوانین کے اس شخص کی بادشاہت میں جاری ہو نہ کیا باعث ہو جس کو تمھاری پسند ایسے ضروری اعتبار گاہ پر نامزد کرے اور میں تو اپنے گناہ ملک اور جھوٹے سے جزیرے یعنی انیتھا کو جو نسبت اس کرٹ کے سوشلرون اور اسکی عام دولت اور شہرت کے پسند کرتا ہوں اس واسطے مجھے اجازت دو کہ جہاں میرا نصیب لیجاے وہاں جاؤں اگر میں تمھارے کھیلوں میں شامل اور مقابل ہوا ہوں تو تم پر حکمرانی کر نیکی خواہش سے نہیں بلکہ صرف اس نیت سے کہ تمھاری قدردانی اور عمر بانی حاصل کروں تاکہ تم زیادہ تر سعادت سے مجھے میری زاد بوم میں پہنچنے کے وسیلے ہم پہنچاؤ کیونکہ میں اپنے باپ پولیسینز اور ملکہ کی بیگم یعنی اپنی باپینیلوپ کی فرمانبرداری تمام زمین کی اقوام پر حکمرانی کرنے سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں اسی کرٹ والو اب تم میرے دل کے مخفی حال سے واقف ہوئے تم نے مجھ کو میری جدا ہوتا ہوں مگر میری محنتوں میرے دل پر جلد ہوگی تمھارے فائدے کو میں اپنی عزت زیادہ عزیز سمجھتا ہوں اور تم کو محبت کے ساتھ یاد کروں گا جب تک موت تم کو میرے دل سے نہ ہٹا لیگی۔

کیور

مڈناس، کیور

مڈناس

مڈناس، کیور

پولیسیین

پینی لوپ

کیور

اب تک میں یہ کلام پورا نہیں کر چکا تھا کہ بہت سے لوگ جو میرے آس پاس کھڑے تھے ایسے زور سے آواز بلند کیا کہ جیسی آواز ان لہروں سے ہوتی ہے جو وقت طوفانِ آب میں لڑتی ہیں بعضوں نے پوچھا کیا یہ آدمی کی صورت میں کوئی دیوتا تو نہیں ہے بعضوں نے کہا کہ ہم نے اس کو دیکھ کر ملکوں میں دیکھا ہے اور جانتے ہیں کہ یہ ایک میکس ہے اور بہت سے بولے کہ اس کو جبرائیل وینیکس کے سخت پر بٹھانا چاہئے اسلئے میں نے پھر بولنے کا ارادہ ظاہر کیا وہ پھر ایک لحظہ میں خاموش ہوئے صرف یہ سمجھ کے کہ اسے جبرائیل کا پہلے انکار کیا ہے اب اقرار کر گیا میں نے کہا اسی کرٹ والوں میں تم کو اپنے خیالات بلا اختصار ظاہر کرتا ہوں

پینی لوپ

کیور

میں تم کو سب لوگوں سے زیادہ عقلمند مانتا ہوں تاہم ایک ضروری امتیاز کی بات ہے سوائے تم نے
 نہیں سوچی تم کو وہ شخص پسند کرنا نہیں چاہئے جو تمہارے علم تو انہیں سے خوب آگاہی رکھتا ہے لیکن وہ
 شخص پسند کرنا چاہئے جو نہایت مستقلانہ فکری کے ساتھ ان کو عمل میں لایا جائے۔ میں ایک صرف ایک نوجوان
 ہوں اور اس لئے نا تجربہ کار اور سخت جوشون کے ظلم کا تابعدار ہوں میں ابھی اُس حالت میں ہوں کہ
 محکوم ہو کر سیکھوں کہ پیچھے کیسے حکم کروں نہ کہ اُس علم کو عمل میں لاؤں جو ایک ساتھ اتنا مشکل اور گراں
 ہو اس لئے ایسا شخص مت ڈھونڈو جو جسے عقلی یا جسمی مشق سے دوسروں کو مغلوب کیا ہے لیکن ایسا شخص ٹھنڈا ہو
 جسے اپنی مغربی حاصل کی ہو ایسا شخص تلاش کرو جسے سبنا س کے قوانین اپنے دل پر لکھے ہیں اور
 جسکی عمر نے ہر ایک نصیحت کو غفلت سے لے لیا ہو بلکہ جس کو پسند کیا جاتے ہو اس کو اس کا فعل دیکھ کر پسند کرو نہ فکری
 وے واجب العظیم بزرگ ان باتوں سے بہت خوش ہوئے اور لوگوں کا آوازہ تحسین زیادہ تر
 بلند دیکھ کر مجھ سے بولے چونکہ دیوتا ایسی اسید ہو کر زیادہ نہیں کرنے دیتے کہ تو ہم حکم کرے تو ایسا بادشاہ پسند
 کرنے میں ہماری مدد دے گی ورنہ ہمارے قوانین کی حکومت کو قیام کرے تو کسی ایسے شخص کو جانتا ہے جو اس
 محدود اور قابل افضا اختیار پر قائل ہوگا میں نے کہا ہاں بیان ایک شخص جو جسکا میں اپنی لمبا تنوں
 کے واسطے ممنون ہوں اُسی کی عقل جو میرے منہ سے نکلی ہے اور اُسی کی ہدایت سے وہ جواب دے
 ہیں جو تم نے پسند کئے ہیں یہ بات کہہ رہا تھا کہ سب کی آنکھیں نیز کی طرف متوجہ ہوئیں جسکا ہاتھ پیر کے
 سینے اُنکے رو برو کیا اور جو حفاظت اُسے میری طفولیت سے کی تھی اور جو ربائی مجھ کو خدوون سے نشستی
 تھی اور جو صبیبتن مجھے اسکی صلاح نہ ماننے سے بڑی تھیں سو سب بیان کیں نیز اب تک اُن لوگوں میں
 ما معلوم ہاکھڑا تھا کیونکہ لباس سادہ اور بے تکلف نہ تھا اور اُسکی صورت خرم آگین تھی وہ کم بولتا تھا اور
 افسردہ دلی اور نا آشنا مزاجی سی رکھتا تھا لیکن جب مجمع تو جہات ہوتا تھا تب ایک طرح کا وقار اور نہایت
 جسکا بیان نہیں ہو سکتا اُسکی صورت پر عیان ہوتا تھا اُسکی آنکھوں میں عجیب طرح کی تیزی اور اُسکی
 حرکت میں خاص توانائی اور چالاک پائی جاتی تھی اُس سے فوراً کچھ سوال کئے اُس نے جواب ایسے دئے کہ سب
 متحیر ہوئے اور بادشاہت دینے لگے مگر بادشاہت اُسے بیدریغ انکار کیا اور کہا کہ میں زیست تنہائی کے
 آرام کو بادشاہت کے عیش و آرام سے بہتر سمجھتا ہوں بہت سے اچھے بادشاہ اکثر بالضرور ناخوش رہتے
 ہیں کیونکہ جو نیکی کیا جاتے ہیں سو شاؤ و ناؤ و ظور میں لاسکتے ہیں اور جو بدی روکا جاتے ہیں سو خوشادب ہو

مہناش

مہنر

مہنر

مخالفین اس کو کرشمے میں لگا کر بعد میں ناخوشی ہو تو بادشاہی میں بھی خوشی نہیں ہو کیونکہ بادشاہی خود ایک پوشیدہ نابعداری ہے اس لئے کہ بادشاہ ہمیشہ انکار تابع رہتا ہے جنگی معرفت اپنے حکم جاری کرتا ہے وہ خوش بین جبکہ کام محنت حکومت نہیں ہو اس کام سے اپنی آزادی عوام کے فائدے پر نظر مان کرنی پڑتی ہے جس فائدے کا اپنا ملک خواستگار ہو اور جو اس کا اختیار رکھتا ہے قرضدار۔

اہل کرپٹ پہلے تعجب کے مارے خاموش رہے لیکن پھر تیز سے پوچھنے لگے کہ تیری صلاح میں کونسا آدمی اس کام کے واسطے پسند کر نیکی لائیں ہو تیز نے کہا کہ میری صلاح یہ ہے کہ ایسا شخص پسند کرو کہ وہ جن لوگوں پر حکم کرے ان کو اچھی طرح جانتا ہو اور حکومت سے بھی اچھی طرح آگاہ ہو اور اس کو خوف و خطر کا مقام سمجھتا ہو جو شخص بادشاہت چاہتا ہے سو جو کام بادشاہت کو ضروری ہیں نہیں جانتا اور جو ان کا کمون کو نہیں جانتا سو ان کو بھی نہیں کر سکتا ایسا شخص صرف اپنے خوش کرنے کو بادشاہی اختیار چاہتا ہے لیکن بادشاہی اختیار صرف اس شخص کو دینا چاہئے جو اس کو محض دوسروں کی محبت کی واسطے منظور کرے۔

کیور، مینٹر

مینٹر

سنجے اس بات سے متعجب ہو کے کہ جس بادشاہت کو بہت سے دوسروں نے چاہنے میں کوشش کی ہے اس سے یہ دو پردہ سی انکار کرتے ہیں دریافت کیا کہ یہ دونوں کرپٹ میں کسے ہمراہ آئے ہیں ناسیکر بیڑ نے جو بکوبند رہے اس واسطے میں لگیا تھا فوراً تیز ایل کو بتایا جس کے ساتھ تیز اور میں تیسرے کے بڑیہ سے ہمارے پر سوار ہوئے تھے لیکن انھوں نے جب سنا کہ جسے ابھی کرپٹ کا بادشاہ ہونے سے انکار کیا ہے سو کچھ عرصہ پہلے تیز ایل کا غلام رہا ہے اور تیز ایل اس کی عقل سے متوجہ ہو گیا اب اس کو اپنا استاد اور دست بھٹا ہے اور صرف اشتیاق میں علم کے ذوق و ترقی سے کرپٹ کو آہا ہے تاکہ تیناس کے قوانین سے آگاہ ہو اور بھی زیادہ تعجب ہوا۔

کیور

ناسی کے تیز
ہیٹا ایل، مینٹر

سردار، کیور

ہیٹا ایل

سیریا، کیور

مکنا

ہیٹا ایل، مینٹر

بس ان بزرگوں نے تیز ایل سے متوجہ ہو کر کہا کہ ہم اتنی جرات نہیں کر سکتے کہ جس تاج سے تیز نے انکار کیا ہے سو تیری نذر کرن کیونکہ تم دونوں کی رائے کیسا معلوم ہوتی ہے تھکوا دیون پر حکومت کرنے سے نفرت ہے اور نہ دولت یا طاقت میں کوئی ایسی بات ہے کہ تیرے واسطے تکلیف حکومت کا معاوضہ کر کے تیز ایل نے جواب دیا کہ اسی سالانہ کرپٹ مت سمجھو کہ میں آدمی ہوں یا اس حشمت سے ناواقف ہوں جو انعام ہے اس محنت کا جس سے دے نیک اور خوش ہوتے ہیں لیکن اگرچہ ہم نہایت کیسی ہی متشاکم

ہیٹا ایل، کیور

تاہم تکلیف و غم سے محصور ہو اور بادشاہ بدشت کی ظاہری بھرپور خدمت ہو تو قوت اور خود پسند کو بھاتی ہر
 زندگی کو تباہ و برباد بزرگی کی خواہش کو بھرتی نہیں بلکہ بڑھاتی ہے یہ ایک آن دریا تحصیلوں میں سے ہر
 جس سے نفرت کرنے کو اتنی دور آیا ہوں جسے حاصل کرنے کو مجھے سوا اسکے اور خواہش نہیں ہو کہ ایک دفعہ
 پھر عزت میں جاؤں اور راحت پاؤں جہاں میری روح غذا ہے علم اور بد رفتاری سے طاعت پائے
 اور وہ میری امید بقا جو نیکی سے حاصل ہوتی ہے جو محکوم و مظلوم میری بین لکائی بخشے علاوہ اسکے دوسری
 یہ خواہش رکھتا ہوں کہ ان دشمنوں سے جو اب تمہارے روبرو کھڑے ہیں کبھی جدا نہ ہوں۔

کیر، مینر

مینر

ہیریسٹوڈیامس

تب اہل کرٹھ پتھر سے بولے کہ اے آدمیوں میں سب سے بزرگ اور مقلد تو ہو گیا کہ ہمارا بادشاہ
 کون ہو جب تک تو ہو کوئی آدمی اس کام کے لائق نہ بنا بیگا ہم مجھ کو یہاں سے جانے نہ دینگے پتھر نے فوراً
 جواب دیا کہ جب میں تماشائیوں کی جماعت میں جو بازیان دیکھنے کو جمع ہوں تھے کھڑا تھا تب میں نے
 ایک آدمی دیکھا تھا جو اس شور و غل کے درمیان مجتمع اور تسلی معلوم ہوتا تھا اور پوچھنے پر کہ یہ کون
 ہے میں نے سنا تھا کہ اسکا نام ایرسٹوڈیس ہے پھر جو لوگ میرے پاس کھڑے تھے انہیں سے ایک نے
 مجھ کو کہا کہ اسکے دو لڑکے اسید و اردون ہیں مگر وہ یہ نہ ستر خوش ہوا اور بولا کہ میں انہیں سے
 ایک کو اتنا چاہتا ہوں کہ نہیں چاہتا کہ وہ بادشاہی کے خدو و خد میں پڑے اور اپنے ملک کا امتیاز
 رکھتا ہوں کہ نہیں چاہتا کہ وہ دوسرے لڑکے کا محکوم ہو میں نے فوراً جانا کہ یہ پیر مرد اپنے دو لڑکوں
 میں سے ایک کو جو نیک ہے محبت و مروت سے چاہتا ہے اور دوسرے کو فساد انگیز و نادرستی سے بچانا ہے
 پھر میرا شوق زیادہ ہوا تو میں نے زیادہ تر خصوصیت سے اسکی زبانت کے حالات دریافت
 کئے تو شہریوں میں سے ایک نے کہا کہ ایرسٹوڈیس نے بہت برسوں تک اپنے ملک کی خدمت میں تیار
 باندھے لیکن ناراستی و خوشامد کی نفرت نے اسکو اٹھ و نینیس کے ساتھ ناموافق کر دیا اسواسطے ٹرے
 کے محاصرے کو جانے پر اسے کرٹھ میں چھوڑ گیا اور فی الحقیقت وہ اس سے ہمیشہ فکر میں رہتا تھا کہ کوئی بد
 ایسی صلاح دینا تھا کہ اسے پسند کرنی پڑی تھی مگر طاعت تعمیل نہ کرتا تھا علاوہ اسکے صدر رکھتا تھا کہ
 ایرسٹوڈیس نامور سی پیدا کر کے اسلئے بادشاہ نے اپنے اس سپاہی کی خدمات کو کار اسکو بہانہ غریبی
 کی تکلیفوں میں اور نظام اور نا پاکوں کی حقارت میں چھوڑا جو صرف دولت کو لیاقت جانتے ہیں گراں بیخود
 غریبی پر قانع ہوا اور ٹوٹی کے ساتھ اس جزیرے کے ایک دور کے گوشہ میں رہنے لگا وہاں اپنے ہاتھ

ہیریسٹوڈیامس

گرڈو مینیس
 ہای

کیر

ہیریسٹوڈیامس

ہیریسٹوڈیامس

ارضی کے چند گئے کاشت کرنا تھا اس کام میں وہ اپنے ایک بیٹے سے مدد پاتا تھا وہ دونوں محنت اور
کفایت سے جلد اسودہ ہو کر کچھ دھانی سا دگی کی حالت میں زیت کی واسطے ضروری سب بلکہ کچھ زیادہ
رکتے تھے یہ پیرم و جیسا بہا در تھا ویسا فیلسون بھی تھا جو بچتا تھا سو بیماروں اور ضعیفوں کو تقسیم کرنا تھا
جو انوں کو محنت کی ترغیب دیتا تھا کشت کو نیکی سکھاتا تھا اور نادانوں کو بڑھاتا تھا غرض ہر ایک تکرار
کا بیج تھا اور ہر ایک خاندان کا مہلی اپنے گھر میں کوئی بات تکلیف کی نہ کرتا تھا سوا اسکے کہ اسکے دوسرے
بیٹے کی طبیعت خراب تھی اس پر ہر ایک تعلیم بے اثر تھی باپ نے مدت تک اس کی نادرستیوں کا تحمل کیا آخر اپنے گھر سے
نکال دیا تب سے وہ سخت عیاشی میں مبتلا ہو کر حرص کی جہالت میں آگے بادشاہت کے واسطے امیدوار
ہوا ہے۔

ایسا کسان کرپٹ ایرسٹوڈیس کا ایسا حال تھا ہی سچ ہی باجوہ تھا سو اچھی طرح سمجھو معلوم ہو گا لیکن
اگر بیشخص فی الحقیقت ایسا ہی جیسا محمد سے ظاہر کیا ہے تو امتحان عام کیوں لیا ہے اور اتنے اجنبیوں کو
کیوں جمع کیا ہے تو تم اپنے ہی درمیان ایک شخص رکھتے ہو جسکو تم اچھی طرح جانتے ہو اور جو تم کو اچھی طرح جانتا
ہے ایسا کہ جسکو سب فنون جنگ معلوم ہیں اور جسکو بہت نے صرف تیرا اور بھیجے کے مقابل ہی نہیں بلکہ
غریبی کے میب حملوں کے مقابل بھی منتقل رکھا ہے جو اس دولت کو بڑا سمجھتا ہے جو خوشامد سے حاصل ہوتی ہے
اور سستی محنت کو مقدم جانتا ہے اور ان فائدوں سے واقف ہے جو کاشتکاری سے لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں
اور جو ناش اور زیاں کاشت کا دشمن ہے اور جسکے جوش عقل کے تابع ہیں کیونکہ شفقت پر راہ بھی چاکر و در
میں جا بلائے عقل حیوانی ہوتی ہے آئین مافلانہ اصل اخلاقی کا کام دیتی ہے کیونکہ دولتوں میں سے ایک
کو اس کی نیکی کے واسطے پرورش کیا ہے اور دوسرے کو اس کی بدی کے واسطے نکال دیا ہے یہ ایسا شخص ہے کہ
اسکو اس کی سب نیکیوں کے واسطے والد عام کہنا زیاں ہے اس لئے ایسا بندگان کرپٹ اگر حقیقت میں تم قوانین
میں اس سے محکوم ہوا جاتے ہو تو اسکو اپنا بادشاہ بناؤ۔

فورا سب لوگ بالاتفاق بول اٹھے کہ حقیقت میں ایرسٹوڈیس ایسا ہی جیسا کہتے ہیں اور وہ ہمارا
بادشاہ ہونیکے لائق ہے تب بزرگان مجلس نے حکم دیا کہ اسکو ہمارے سامنے لاؤ فورا اسکو اس جہوم میں تلبس
کیا تو چھوٹے آدمیوں کے شامل پایا اور آگے رو برو لائے تو بالکل اسودہ اور بے تعلق پایا اور اس
کہا کہ تم بھکوں کو گون نے اپنا بادشاہ بنانا تجویز کیا ہے تو اسنے جواب دیا کہ میں اس عہدے کو نہیں قبول کرتا لیکن

کیٹر، سیریسٹوڈیس

کیٹر

مڈنام

سیریسٹوڈیس

ان تین شرط پر اول یہ کہ اگر دوبرس بن ٹکڑو جیسے اب ہو اس سے بہتر نہ کروں یا تم قبیل قوانین میں ممت
 کرو تو سخت غالی سمجھا جائے دوم یہ کہ میں بادشاہت پر بھی سادہ اور کفایت شعارانہ طریقوں سے
 رہوں سوم یہ کہ میرے لڑکے ہو کمٹون سے درجہ زیادہ ذہنیے جائیں اور میری وفات کے بعد
 بلا امتیاز انکی کیاقت کے موافق اُنسے سلوک کیا جائے ان کمٹون پر ہوا آوازہ خوشی سے پڑ ہوئی اور
 تاج شاہی قوانین کے سفید مولے محانتون کے افسر نے آریسٹوڈیس کے سر پر رکھا اور جو پڑ اور
 دوسرے دیوتاؤں کو تو ربانیاں چڑھائیں آریسٹوڈیس نے ہیکو تمایف دئے نہ فیاضانہ بزرگی سے بلکہ
 سادگی سے اور جیزاہیل کو قوانین جیناس کی ایک جلد اسکے ہاتھ کی لکھی ہوئی دی اور ایک مجسمہ
 تواریخ دیاجین کریش کا کل حال عمدتیرن یعنی زحل اور زمانہ راست باز سی یعنی ست جگہ سے درج تھا
 اور اسکے جہاز پر ایک قسم کا میوہ جو کریش میں پیدا ہوتا ہے اور سر سیاہی میں جبکہ نام تک کوئی نہیں جانتا
 اور جو کچھ ضرورت تھا رکھ دیا۔

چونکہ اب ہم روانگی کے واسطے بیقرار تھے اسنے ہمارے لئے ایک جہاز آراستہ کر لیا آپس بہت سے لاپن
 ڈانڈا بلائیوالے اور اپنی بہترین فوج کے کچھ سپاہی معین لکھے اور کئی جوڑے لباس کے اور کئی قسم کا
 زادہ بھی رکھا جیوں ہی جہاز روانہ ہونے کو تیار ہوا ہوا امتیحا کو موافق ہوئی لیکن جیزاہیل کا
 دوسری طرف جانے کا ارادہ تھا اسلئے مجبوراً کریش میں متوقف ہوا اسنے ہم دونوں سے بڑی محبت
 رخصت ملی اور ہکوالیے دوسرے طرح بنگلیہ کیا جسنے عمر بھر کو جہا ہونا تھا اسنے کہا کہ دیوتا منصف
 ہیں اور جانتے ہیں کہ نیکی اپنی دوستی کی بنا سے پاک ہے اور اسلئے ہکوا ایک دن باہر پھر ملائیں گے اور
 آن مبارک کشت زاروں میں جہان نیکی کو آرام دہی محل ہی ہماری ارواح ملائی ہوئی اور کچھ بھی
 جہان نیکی آہ میری خاک بھی تمھاری خاک سے شامل ہو جیو یہاں اسکے الفاظ نا تمام رہے اور انکوٹھے
 آنسو نکل پڑے ہم بھی ایسی ہی محبت اور رقت سے آنسو بہانے لگے۔

ہمارا آریسٹوڈیس سے جہا ہونا کر رقت افزا تھا اسنے کہا جو تنے مجھ کو بادشاہ بنایا ہے تو ان خطرو کو
 یاد رکھو جن تنے مجھ کو ڈالا ہے اور دیوتاؤں سے دعا مانگو کہ اوپر سے میرے دلو کو نور عقل سے منور کریں
 اور جیسا اختیار مجھ کو دوسرے پر ہے ویسا مجھ کو بغیر خشن دے ٹکڑو تمھارے ملک میں بخریت پہنچائیں اور
 تمھارے دشمنوں کا غرور گھٹائیں اور ٹکڑو امتیحا کے تخت پر یولینیر کے پھر سندنشین ہو نیکی فرحت اور

ہیریکلیدس
 جیویر

ہیریکلیدس

ہیریکلیدس

ہیریکلیدس

ہیریکلیدس

ہیریکلیدس

ہیریکلیدس

ہیریکلیدس

پتیلو پ برقابض ہوئی کی زیادہ ترسرت اور راحت عطا کرین اسی ٹیلیکس سمجھو میں نے ایک اچھا اور نافذ
 و سپاہ وغیرہ سے بخوبی آراستہ جہاز دیا جو سپاہ تیری گاؤں کے امیدواروں کے ہاتھ سے چھڑانے
 میں سمجھو مدد دیگی اور اسی غیر تیرے واسطے تیری عقل کافی ہو اسکی موجودگی میں تو کسی شے کا محتاج نہیں
 ہو جو کچھ میں دے سکتا ہوں سب فصول ہو اور جو کچھ میں چاہ سکتا ہوں پھیلوں تم دونوں سلاست
 جاؤ اور مدت تک ایک دوسرے کو باعث آرام ہو آبرو ڈھو جس کو یاد رکھو اور اگر ایتھاک کریت کی امداد
 کا محتاج ہو تو میری زندگی کے اخیر دم تک میری دوستی پر اعتماد رکھو پھر ہم سے بغلیہ ہو اور ہم سے اسکا
 شکریہ سچرا شک فٹانی اور کچھ ادا نہیں ہو سکا۔

ایسی ہوا سے ہمارے بادبان بھرے کہ بھوکا پناہ سفر مبارک دکھائی دیا آئینہ کا پھاڑا دل ہی سے
 ایک پھاڑی سامی سا نظر آنے لگا کریت کے ساحل تھوڑے عرصہ میں بالکل غائب ہوئے اور چلو پلوئیس کے
 کنارے ہمارے استقبال کو آگے آتے معلوم ہوئے لیکن ایک طوفان نے یکایک آسمان کو تیرہ کیا اور
 دریائی امواج کو خیرہ رات لگا کہ ہم بچھائی موت باہمہ خط ہمارے متعلقہ ہمارے روبرو آئی نیپٹیون
 یہ صرت تیرا ایک ترسول جو جسے دیا کو اس کے دور دور کے کناروں تک مضطرب کیا ہے یہ جو واقعہ
 اسرار نبی تھا کتنا تھا کہ ہمیں اس حقارت کا انتقام لینے کے واسطے جو تو نے اسکی ہتھیار کے مندر
 میں کی تھی ملک الطوفان کے پاس دوڑی گئی اور غم سے بھلائی اور آنکھوں سے آنسو بہائی بولی
 کہ کیا تو ان ناپاک آدمیوں کو میری قدرت کی تنگ کرنے پر بے سزا جانے دیکھا خود دبو تا میری طاقت
 کے قائل ہیں اور وہ بھی جو میرے عزیز جزیرے میں رہتے ہیں ان کے معتقد ہیں ان سفر و راہ واد
 نے اسکی توہین کی جرأت کی جو یہ اپنی تیر عقل پر جو کبھی شجاع حسن سے منور نہیں ہوئی مغرور ہیں
 اور محبت کی فرمون کو بھونچتے جانے ان سے متنفر ہوتے ہیں کیا تو بھول گیا ہے کہ میں تیری حدود میں
 پیدا ہوئی ہوں پھر کیوں ان کمبختوں کی تباہی میں بیٹے میں نافر ہوں ویر کرتا ہوں۔

نیپٹیون نے فوراً لہر دنگوا پیا پھلا کر پہاڑوں سا کر دیا جو آسمان سے جا لگین اور جو جس نے اس
 آندھی پریشم ہو کے ہمارے جہاز کی تباہی کو یقینی سمجھا ہمارا ملحق گھر گیا اور نا اسیدی سے بھرا اٹھا
 کہ میں ہواؤں کے غضب کا زیادہ مقابلہ نہیں کر سکتا جو بھوکا ناقابل سختی کے ساتھ چٹانوں پر پڑھائی
 ہیں ایک ناگمانی صدر ہوا سے ہلاستول ٹوٹ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد تپنے سنا کہ پانی میں سے

پیتھو
 پیتھو

مینا

پیتھو
 پیتھو

پیتھو

پیتھو پیتھو پیتھو

پیتھو

مینا

پیتھو پیتھو

پیتھو پیتھو

چٹا نوکلی نوکون نے ہمارے جاز کے تلے کو شق کیا ہر طرف سے پانی بھر گیا جاز ڈوبا ملا حون نے
 تکلیف کی پکار آسمانوں تک پہنچائی مین میٹر کے پاس دوڑا اور اس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بولا کہ
 ہماری موت آگئی آئیخون اس سے ملین دیو تاؤن نے ہکواتے خظرون سے بچا یا صرن اسواسطے کہ
 اس خطے مین مرین بس مرنا ضرور ہوا ہی میرے عزیز میٹر مجھکو یہ بات تھوڑی سی تسلی کی جو کہ مین میرے سنگ
 مرنا ہوں پالی سے مقابلہ کرنا محض بیفائدہ ہی میٹر نے جواب دیا بہت تحقیق نا اسیدی سے شست نہیں ہوتی
 موت کو راحت سے چاھنا کافی منہج ہر ہکوا چاہئے کہ بلاخون اس سے حتی المقدور رفا بل کر تے رہیں اور کوئی
 پارہ جاز ہم پہنچائیں اور جو پے ڈرے ہوئے اور گھبرائے ہوئے اپنی جان کے نقصان سے روتے ہیں
 اور اس کے بجائے مین کوشش نہیں کرتے ہم تو اپنی جانوں کو بچانے مین کوشش کریں یون کتے ہوئے ایک
 تیر لیا اور اس خشتے کو کاٹا جو بھک اس ٹوٹے ہوئے ستول مین لگا ہوا تھا جسے جاز پر گر کے اسکو ایک
 طرف کر دیا تھا اور ستول کا سر پانی مین پڑا تھا اور میٹر اسکا دوسرا سر اٹھا لے لہرونگے درمیان اسپر کو دا
 اور مجھے نام سے پکار کے کہا کہ میرے ساتھ آ جیسے کوئی لمبو طوقی جب ہوا مین اسپر چارون طرف سے سڑو
 لاتی ہیں اپنی پنج پریضبوط کھڑا رہتا ہوا اور صرن اس کے پتے پلتے ہیں ویسے میٹر صرف یخون ہی تھا بلکہ تریکس
 بھی تھا ہواؤن اور لہرونگے زور پر غالب معلوم ہوتا تھا مین نے بھی اسکی تقلید کی اور اس تقلید کے
 زور کو یون روک سکتا تھا ہم اس بتے ہوئے ستول پر چڑھ گئے سو ہم دونوں کے اٹھانیکے واسطے کافی
 تھا اور اسلئے ہمارے بہت کام آیا کیونکہ اگر ہم صرف اپنے دست و پا سے پیرتے تو ہماری طاقت کم ہو جاتی
 مگر وہ ستول جس پر ہم سوار تھے اکثر باوجود اپنے وزن کے آندھی سے اُٹ جاتا تھا اس سبب سے اکثر ہم
 پانی مین ڈوب جاتے تھے اور پانی ہمارے منہ اور کانوں اور نتھنوں مین گھس جاتا تھا اور ہم بے بسی
 محنت و شقت کے پھر اپنی جگہ نہیں پاتے تھے کبھی لہر ہماری پھولتی ہوئی ہمارے اوپر ہو کر چلی جاتی تھی
 تب ہم بڑی مشکل سے خود کو سنبھالتے تھے تاکہ ستول کہ وہی ہمارا سہارا تھا اس کے صدر سے ہمارے
 نیچے سے نہ نکل جائے۔

جب ہم اس خوفناک حالت مین تھے میٹر جو اس ٹوٹے ٹکڑے پر ایسا آسودہ تھا جیسا اب اس زلزلہ کا
 پر ہی جمعہ سے یہ الفاظ بولا کہ اے جیملیکس کیا تو یقین کرنا ہو کہ ہوا اور لہر مین مرگ و زیت پر ہنسا مین کیا
 وے تھکولے حکم آسمانی کی طرح مار سکتی ہیں جو کچھ ہونا چاہو سو دیو تاؤن کی مرضی سے ہوتا ہوا اسلئے دیو تاؤن

ڈرور یا ست ڈر اگر تو پہلے سے دریا کے قعر میں ہوتا تو جو وکا ہاتھ جھکونکال کٹنا اور اگر تو اولکس کی ہندی پر ہووے اور ستار و نکو اپنے بانو کے گرد گھومتا ہوا دیکھے تو بھی جو وکا ہاتھ بھر جھکودریا میں ڈوبا یا دونخ میں سرنگوں گر اسکتا ہو میں نے یہ بات اسکی سنی اور سہا ہی لیکن اگرچہ اس سے جھکو کچھ تشفی ہوا تو بھی میرا دل ایسا جبران و پریشان تھا کہ جواب نہ دے سکا نہ وہ جھکو دیکھ سکتا تھا نہ میں اسکو سمجھنے وہ تمام رات سردی سے ٹھٹھرتے ہوئے موت و زلیست کی دریا نی حالت میں بسر کی ہوا کے آگے جاتے تھے اور زمین جانتے تھے کہ کس ساحل پر جا کر بڑیگیے مگر آخر کار ہوا کی تندگی گھٹنے لگی اور دریا اس شخص سے معلوم ہوا جسکا غصہ بہت دیر تک تندی و تیزی میں آکر اپنی ہی تپتی سے کم ہو جاتا ہوا اور ناخوشی کی بڑ بڑاہٹ میں آخر ہوتا ہوا لہروں کا شور رفتہ رفتہ جاتا رہا اور رو سے اتنی اونچی رنگین بنتے اونچے قلب رانی کے نشان رہتے ہیں۔

اب مشرق نے اپنے دروازے آفتاب کے لئے واکے اور ہکلو ایک بہتر روز کے وعدے سے خوش کیا مشرق ایسا چمکا گوا آتش پر تھا اور ستارے جو پوشیدہ تھے اب ظاہر ہوئے اور آفتاب کے آنے سے بھاگے ہم نے تھوڑے فاصلہ پر زمین دیکھی ہوا سے ملا ہر ہکلو آسٹن لیگٹی میرے سینہ میں امید بھر پیدا ہوئی ہم نے اپنے رفیقوں کے لئے چاروں طرف نظر کی مگر بغافلہ شاید نا امید ہی نے انکو اندھی کی نذر کیا اور جہاز کے ساتھ ڈوبا دیا ہم کنار و گئے نزدیک تر گئے مگر اب دریا بہانا ہوا ہکلو چٹانوں پر لے گیا جن سے لگ کر ہم بڑے بڑے ہو جاتے لیکن اہم کا صدمہ مستول کے اس سرے پر پہنچا جو تیز نے اس موقع پر ایسا مفید مطلب کر لیا تھا جیسے سب سے عمدہ پتہ اسبے ہش بارنا خدا کے ہاتھ میں ہوئی جو اس طرح ان چٹانوں سے سلاست کے ساتھ بکھرے وہ باقی کنارہ دریا سے اونچا پایا جس پر چٹھانی صاف اور آسان تھی اور ملائم ہوا سے آسانی بہتے ہوئے زمین پر پہنچے اور اپنے بانو سے چلے اور ترجمہ دی سے ملے جو اس جزیرے میں آباد ہو اور ہمارے اوپر ایسی شادی کہ ہکلو اپنی پناہ میں رکھا ہے۔

میں

بامقصد

کیلپسوکا ملیکیس کے ہتھورا نہ کا مونکوسرا ہنا اور قندور بھرا اپنے عشق کی ترغیب سے

کینیو
 ہیلی میکس

مہندر

اپنے جزیرے میں ٹھہرانے کی کوشش کرنا لیکن تینہ کی دوستداری اور دانش
شکاری سے اُسکے فریبوں سے اور کیو پڈ کی طاقتوں سے جسکو وہیں اُسکی
مدد کے واسطے رکھ گئی تھی اُسکا محفوظ رہنا گنٹلی میکس اور یوچیرس کا ایک دوسرے
پر عاشق ہونا اور اس سبب کیلپسوکا اوّل حسد کھانا اور پھر غصہ لانا اور اسٹیکس
کی قسم کھا کے ٹیلی میکس کو اپنے جزیرہ سے نکالا چاہنا اور کیو پڈ کا اُسکو تسلی دینا اور
جو جہاز کئی گز نے بنایا تھا اُسکا جب تک وہ ٹیلی میکس کو اُسپر سوار ہونیکے واسطے سمجھا
رہا تھا اُسکی پریوں کو بہکا کر جلوانا ٹیلی میکس کا اسوقت میں ایک اندرونی خوشی
سے متاثر ہونا اور تینہ کا اُس سے واقف ہو کر ایک چٹان سے اُسکو دریا میں گرانا
اور اُسکے ساتھ ہی آپ بھی دریا میں کود پڑنا اور ایک دوسرے جہاز پر جو کنارے
سے کچھ فاصلے پر نظر آتا تھا اُسکی طرف پیرتے ہوئے جانا

ٹیلی میکس
ٹیلی میکس

جب ٹیلی میکس اپنے سوانح بیان کر چکا تب دسے پران جنگی آنکھیں ٹکلی بانڈے ٹیلی میکس پر لگی ہوئی تھیں
اب اجتماع حیرت و سرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور کہنے لگیں یہ کیسے آدمی ہیں ورنہ دیوتا کس کے
نصیب میں شریک ہوتے ہیں اور کسکے ایسے عجائب سننے میں آتے ہیں یو لیسینہ کا بیٹا ابھی سے صاحبِ کت
و بہت ہی یو لیسینہ پر فضیلت رکھتا ہی کیا صورت میں کیا آدمیاں نہ خود کیا اجتماعِ عورت و آدمیت و استقلال
و حیا ہو اگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ آدمی سے پیدا ہوا ہی تو اسپر کسی دیوتا کا اشتباہ ہونا کیسے کا یا
مر کیوری کا یا شاید نو دایا کو لایکین یہ تینہ کون ہی اسکی صورت تو ایسے آدمی کی سی ہی جو کسی آدمی
خانہ میں پیدا ہوا ہو یا آدمی حالت میں ہو لیکن جب استخانا غور سے دیکھتے ہیں تو آئین کوئی ظاہر نہ ہو سکتے
والی بات بلکہ کچھ ایسی بات جو آدمی سے زیادہ ہوتی ہی پائی جاتی ہے۔

بیکس

مرکیوری
سپالو
مہندر

کئیلپو مہندر

ٹیلی میکس

کیلپو نے یہ بیانات ایسے اضطراب کے ساتھ سنے کہ چمچا نہ سکی اور اُسکی آنکھیں متواز کسی تینہ
سے ٹیلی میکس پر اور کبھی ٹیلی میکس سے تینہ پر جاتی تھیں وہ بار بار اُس داستان کی تکرار کی درخواست کیا

جاہتی تھی جسکو اسنے اتنی خوشی کے ساتھ سنا تھا اور بار بار اپنے شوق کو روکتی تھی آخر وہ اپنی نشستگان سے شستا فائدہ اٹھی اور ٹیلیویس کے اپنے ساتھ لیکر پاس کے ایک خوشبودار شجرستان میں گئی وہاں اپنی تمام عقل ہے اس سے دریافت کرنا چاہا کہ میٹر آدمی کی صورت میں کوئی دیوتا تو نہیں ہے مگر اس کے اس شوق کی تسلی ٹیلیویس کے اختیار میں تھی کیونکہ تنہا نہ جانے جو میٹر کی صورت میں اس کے ساتھ تھی اسکو کم عجبان کر لایا نہ ہوا ہی نہ سمجھا تھا اور اپنے ارادوں سے واقف نہ کیا تھا علاوہ اسکے وہ بڑے خطنوں میں اسکو چننے کیا جاہتی تھی اگر وہ خود کو سایہ حفاظت نہ دلا میں جانتا تو کہیں ہی مہب اور کیسی ہی قریب کوئی ملا ہوتی اس کے مقابلہ میں کس طرح کے استقلال کی ضرورت نہ پڑتی اسنے چونکہ ٹیلیویس اپنے رفیق غیبی کو میٹر جانتا تھا کیلپسو کے سب وجوہ اس بات کی دریافت میں بے اثر تھے جو وہ دریافت کیا جاہتی تھی۔

اس اثنا میں وہ پریان جو میٹر کے پاس حاضر رہی تھیں اسکے گرد جمع ہوئیں اور اس سے اپنی تعریف طبع کے لئے سوال کرنے لگیں ایک نے اس سے ایتھنوپہر کا حال پوچھا دوسری نے جو کچھ اسنے دشمن میں دیکھا تھا دریافت کیا تیسری نے کہا کہ تو لیڈیہ کو تھراس کی لڑائی سے پہلے بھی جانتا تھا میٹر نے ان سب کو خاطر داری اور ملائمت سے جواب دیا اور اگرچہ اسنے اپنی تقریر کو تعمیلی زب نہیں دیا تھا تاہم اسکا بیان پُرستہ ہی تھا بلکہ برفصاحت بھی تھا کیلپسو کی واپسی نے جلد اس گفتگو کو ختم کیا پھر اسکی پریان پھول چٹے اور ٹیلیویس کی طبیعت خوش کرنے کو راگ گانے لگیں وہ میٹر کو ایک طرف لیگنی بنا کہ ممکن ہو تو اسی کی زبان سے اسکا حال دریافت کرے۔

کیلپسو کے الفاظ ایک شیریں اور ملائم اثر کے ساتھ دل میں ایسے جاگزیں ہوتے تھے جیسے ٹھکے ہوئے کی آنکھوں میں خواب ہوتا ہو لیکن میٹر میں کوئی بات ایسی تھی جو اسکی فصاحت کو شکست دیتی تھی اور اسکی صباحت کو فرب اور کچھ ایسی بات تھی جو کیلپسو کی طاقت پر اسقدر غالب تھی جسقدر وہ پہاڑ جو اپنی بنیاد اپنے مرکز میں چھپاتا ہو اور اپنے سر بادلوں میں اُن ہواؤں پر غالب ہوتا ہو جو اس سے تقادم ہوتی ہیں وہ اپنی عقل کی تجویز دن میں ہجرت پا کر جاتا تھا اور اس دہی کو اپنے اوپر اس کے قریب کی تعمیل نہایت بے پرواہی اور حفاظت سے کرنے دیتا تھا کبھی اس کے سوالات پر اپنی پریشانی کی امید سے اسکو قریب دیتا تھا اور کبھی اپنی ناخواستہ ظاہری سے اس کے دل کو شکیب لیکن جب وہ سوچتی تھی کہ میرا مطلب پورا ہوا چاہتا ہے تب اس کے انتظار کو ناامیدی سے یکایک ایسا انتشار

دیلیمیکس

مینٹر

دیلیمیکس

مینٹر، مینٹر

مینٹر

دیلیمیکس

مینٹر، کلیلپسو

مینٹر

دیشیوپیا

دیلیمیکس، دیشیوپیا

مینٹر

کلیلپسو

دیلیمیکس

مینٹر

کلیلپسو

مینٹر

کلیلپسو

دیتا تھا کہ اس کے تمام خیالات اٹھ بوجھ لائے تھے اور کسی چھوٹے اور مختصر جواب سے بھر اس کو بچ و تاب اور شتاباہ میں ڈال دیتا تھا۔

کینیسو
ہینیو
میتھر

اس طرح سے کیلیپسو دن پر دن آخر کرتی تھی کبھی ٹیلیکس کا دل غوصا سے تسوہ کیا جاتا تھی اور کبھی اس کو میٹر سے جسکا حال دریافت ہونیکی زیادہ اسید نہی تھی علیحدہ کیا جاتا تھی اسنے اپنی بریون میں سے سب سے زیادہ خوبصورت پری کو اس نوجوان بہادر کے دل میں عشق پیدا کرنے پر مشغول کیا اور اس کام میں ایک ویبی نے جسکی طاقت اسکی طاقت سے زیادہ تھی اسکو مدد دی۔

وینس، میتھر
ہینیو
سرس
میتھر

وینس میٹر اور ٹیلیکس سے عداوت جلتی تھی اس واسطے کہ انھوں نے سپر میں اسکی پرستش سے نفرت کی تھی اور اس طوفان سے حفاظت پالی تھی جو پیٹیوں نے انکی تباہی کے واسطے اٹھایا تھا اور اس سبب اسکو زیادہ تر خسر اور فکر تھا اسنے اسے جو پیٹر سے اپنی مایوسی اور غفلت کی شکایت کی اور اس کے اقتدار اٹلے سے اپنی مخلصی کامل چاہی مگر اس سب دیوتاؤں سے بڑے دیوتا نے اسکی

ہینیو، میتھر
ہینیو
ہینیو
میتھر

شکایت پر صرف تبسم کیا اور اسکو یہ بات بتائے بغیر کہ ترو وائٹن کی صورت بنگے ٹیلیکس کی محافظ ہو اسکو اختیار دیا کہ جس طرح چاہے اس طرح اپنا بدلے وہ وہی اولیس سے اتڑی اور ان تمام عمدہ خوشبوؤں سے جو تھیر اور اسٹیلینا اور پیفاس میں اسکی محرابوں پر چڑھا لی جاتی ہیں بے پرواہ ہو کر اپنے رتھ پر چڑھی اور اپنے بیٹے کو بلایا جو رتھ اس کے چہرے پر چھایا تھا اسنے گھٹانے کے بدلے اس کے حسن کو بڑھا یا تھا اسنے اس عشق کے دیوتا سے کہا اے میرے بیٹے اگر یہ آدم زاد ہماری طاقت کی حقارت کر کے بے سزا بنائے سچ جانینگے تو آئندہ ہماری محراب پر کون خوشبو چڑھائے گا اسنے اپنی عزت کی حفاظت کے واسطے جلدی

کینیسو
کینیسو
کینیسو

اور اپنے تیرائے سینوین لگا میرے ساتھ اس جزیرے میں آ اور میں کیلیپسو سے کوئی یون لکے اس وہی نے باگ اٹھائی اور ہوا میں ہو کر ایک بادل کے دریاں جو آفتاب کی شعاع سے منہری ہو رہا تھا چلی کیلیپسو کے آگے آئی جو مناسف اور تنہا اپنے مکان سے کچھ دور ایک چشمے کے کنارے بیٹھی تھی اس سے بولی اے ناخوش وہی ابھی ٹوکیسیر جسکو تیرے ساتھ نہ صرف عشق کے بلکہ شکر گزاری کے

بند سے پابند ہونا تھا تیری ہنس کر کے چلا گیا جو اور اب اسکا بیٹا جو اس سے بھی زیادہ سرکش ہو وہ اس ہنس کے دہرانے کی تیاری کر رہا ہو مگر ملک عشق تیرا انتقام لینے کو خود میدان آ یا ہو میں اسکو تیرے پاس چھوڑے جاتی ہوں یہ اس جزیرے کی بریون میں رہے گا جیسے ٹیکس ایام غفلت میں ایک دفعہ

کینیسو

نیکر اس کے جزیرے میں رہا تھا ٹیلیفون اسکودیو نا نہ سمجھکا بلکہ ایک بچہ جائیگا اور غافل ہونے سے اپنا
بچاؤ نہ کر سکا بلکہ جلد اسکی طاقت سے متاثر ہوگا پھر ملکہ حسن کیلپسو سے رخصت ہو کر اسی بادل کے دریا
اوپر بس پرگئی اور اپنے پیچھے آسمانی خوشبو کی ایک قطار چھوڑ گئی جسے رفتہ رفتہ بڑھکے کیلپسو کے تمام
شجرستان کو معطر کر دیا۔

کیو پڈ کیلپسو کے ہاتھ میں تھا اور اگرچہ وہ خود ہی تھی تو بھی اسنے اسکی آتش اپنے سینے میں شعل
دیکھی اتفاقاً ایک برسی جکا نام تو چیرس تھا اسوقت اسکے پاس حاضر تھی کیلپسو نے وہ لڑکا اسکے ہاتھوں
میں دیا بال فعل یہ آرم کا سبب ہو لگرا فوس کہ آخر کو نہایت سچ کا باعث ہوا یہ لڑکا شروع میں بے زبان
اور نازک اور محبوب اور دلربا معلوم ہوتا تھا اسکا کھیل میں گلے سے لگ جانا اور بار بار سرسکنا سب
آس پاس والوں کو یقین کراتا تھا کہ یہ صرف خوشی کے واسطے پیدا ہوا ہے لیکن جوت دل اسکی جھٹوتوں سے
آگاہ ہوتا تھا معلوم کرتا تھا کہ وہ صرف سچ افزہ طاقت رکھتی تھیں وہ نہایت فریبی اور کمینہ و رری
اسکا گلے لگنا صرف دھوکہ دینا ہی اور اسکا مسکرانا صرف آن خرابیوں کا کھانا ہی جو وہ پیدا کرتا ہی یا
کیا چاہتا ہی لیکن اس زور و داری اور نیکاری پر بھی وہ فتنہ کے پاس آنے کی جرات نہ کرتا تھا
نیشنلزمین کی کچھ ایسی سختی تھی کہ اسکو کم بہت کرنی تھی اور وہ رکھتی تھی وہ اپنے دل سے جانتا
تھا کہ یہ دریافت نہ ہو سکے والا اجنبی میرے تیروں سے زخمی نہیں ہونیکا وہ پر بیان فی الحقیقت
اسکی طاقت سے آگاہ ہو گئی تھیں لیکن جس زخم کا وہ علاج نہیں کر سکتی تھیں اسکو ہوشیاری سے
بچھا ہوا رکھتی تھیں۔

اس اثنا میں ٹیلیفون جسے اس لڑکے کو کبھی ایک برسی کے کبھی دوسری برسی کے ساتھ کھیلنا پڑا
دیکھا تو اسکی شیرینی اور خوبصورتی پر تعجب ہوا کبھی اسکو اپنی چماتی سے لگاتا اور کبھی اپنے زانو پر بٹھاتا
اور اکثر اپنے ہاتھوں میں لیتا تھا بہت عرصہ نگہ راتھا کہ وہ ایک قسم کی بقاری سے متاثر ہوا جسکا سبب
وہ نہ معلوم کر سکا اور بعد اس بقاری کو بگنا مانہ تعریحات سے بٹھانا چاہتا تھا اسے بقاری بقاری اور
مضطرب زیادہ ہوتا تھا اسنے فتنہ سے کہا کہ کیلپسو کی پر بیان آن عورتوں کے موافق نہیں ہیں جو بہنے
جزیرہ سمیرس میں دیکھی تھیں وہ ایسی بے ادب نہ چال سے باوصف ناز و ادا قابل نفرت معلوم ہوتی
تھیں مگر ان لافانی خوبصورتوں میں ایک ایسی مصیبت اور حیا اور سادگی پائی جاتی ہے کہ ان کا

میکراس
ٹیلیفون

کینپو

کینپو

کپیر، کینپو

پیر، کینپو

مندر

مندر

ٹیلیفون

مندر، کینپو

سپرس

نہ چاہتا اور نہ سہانا لیکن ہر جو اسنے اتنا کہا تو شر مایا اور نہ جانا کہ کیوں شر مایا نہ کہنے سے باز آگست
 تھا کہہ سکتا تھا کیونکہ اسکی تقریر کا رٹ سے بھری اور ملاوٹ سے خالی اور ناصان تھی اور کبھی
 بالکل سمجھ میں نہیں آتی تھی نیز نے کہا مائیلیکس جو خطرے مجھ پر بڑیرا کہ تیسپرس میں واقع ہوئے تھے سو
 بمقابلہ انکے جنین اب تو بتلا ہو رہا ہے کچھ نہیں تھے جس طرح بدی جب ظاہر ہوتی ہے تب نفرت پیدا کئے بغیر
 نہیں رہتی ہم اس بدکار کو دیکھ کر گھبراتے ہیں جو سب میوہ سے آزاد ہوتا ہے لیکن تب زیادہ گھبراتے
 ہیں جب کچھ بھی حیا باقی رہتی ہے کیونکہ تب ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری محبت نیکی پر مایل ہے اور خود کو اس پر
 فریب عشق کے حوالے کرتے ہیں دراصل سن جب کامرچ ہے اور جب تک وہ قابل نامغولی نہیں ہوتا تب
 تک اسکی بے اعتباری نہیں کرتے اسلئے ایگزٹیلیکس ان ملک خوبصورتوں سے بھاگ جو صرف
 اسلئے پاکیزہ معلوم ہوتے ہیں کہ جھکوزب دین ان خطروں سے بھاگ جو تیری جوانی سے بھجھتے ہیں
 لیکن زیادہ تر اس لڑکے سے بھاگ جس سے تو نہیں ڈرتا ہے صرف اسلئے کہ تو اسکو نہیں پہچانتا ہے یہ لڑکا
 کیونڈ ہے جسکو اسکی باس جزیرے میں بھوکو تیسپرس میں اپنی پرستش کی حقارت کے نیچے سب سے سزا دینے کو
 چھوڑ گئی ہے یہ کیلیپس کے دل میں داخل ہو گیا ہے جو تجھ عاشق ہو گئی ہے اور اسنے اسکی پر بھوکو بھی اتنا ملک
 دی ہے اور ای کفایت جو ان اگرچہ تو نہیں جانتا ہے لیکن اسکی آتش تیرے سینے میں پہنچی ہے اس نصیب
 کے درمیان ٹیلیکس نے نیز کو بار بار روکا اور کہا کہ ہم اس جزیرے میں کیوں زمین تو لیں اب
 زمین پر نہیں آئیو لابیٹک وہ دریا میں ڈوب گیا ہے اور پینیلوپ نہ صرف اسکی واپسی بلکہ میری واپسی کا
 انتظار بیفائدہ کر کے ان بہت سے امید داروں میں سے جو اسکے پاس لگ رہے ہیں کسی خوش نصیب
 امید دار کی خواہشوں کے تابع ہو گئی ہے اور ایسا یقین ہوتا ہے کہ اسکے باپ انگیرس نے اپنے پسرانہ
 اختیار سے اسے دوسرا خاندان قبول کرنے کو مجبور کیا ہوگا پھر میں آئیٹھا کہ کو کیوں جاؤں جو اسکے آگے
 نئی نسبت سے بہت دیکھوں اور جو اقرار اسنے میرے باپ کے ساتھ کیا ہے اسکی شنگلی کا خود گواہ بنوں
 اور اگر پینیلوپ پولیس کو بھول گئی ہے تو ایسا فیاں نہیں کر سکتے کہ لوگ اسے یاد کرتے ہونگے اور نہ حقیقت
 میں مجھکو اس جزیرے میں زندہ پہنچنے کی امید ہے کیونکہ اسکے امید داروں نے ہر ایک بندر پر سپاہی
 تعینات کر دیے ہونگے اسنے کہ ہماری واپسی پر مجھکو تمام کرین نیز نے جواب دیا کہ یہ سب جو تو نے کہا ہے
 اس بات کی صرف ایک دوسری دلیل ہے کہ تو ایک بیوقوفانہ اور ملک جوش کی تاثیر سے مؤثر ہو تو ہو گا نا

مینر
 ریلیکس
 سہم

ریلیکس

رپیڈ، سہم
 ریلیکس

ریلیکس
 مینر
 پوٹی
 پوٹی
 پوٹی

سرکس
 سہم

پوٹی
 پوٹی

مینر

کوئی ایسی دلیل دھونڈھتا ہو جو اس کے موافق ہو اور اس سے بچتا ہو جو اس سے منافق ہو تو صرف فریب کھانے میں اور فرحت سے ممنوعہ کو پشیمان کی دست درازی سے بچانے میں ٹھہر پارہا کیا تو بھول گیا ہو کہ دیوتا تیری دلیبی کے لئے خود تیرے وسیلے بنے ہیں کیا تسلی سے تیرا اپنا قدرتی نہیں تھا کیا وہ آئینہ جو مصر میں تجھے نازل ہوئی تھیں ناگمانی اور غیر مترقبہ رامتوں سے سبد نہیں ہو ہیں اور کیا وہ غلطے جو تیرے میں جھکو ڈراتے تھے دست غیبی نہیں بٹا کے گئے کیا ممکن ہو کہ اتنے معجزات دیکھنے کے بعد تجھ کو اپنی حفاظت کا اتنا دریافت کرنے میں شک رہے مگر میں تجھے کیوں سمجھتا ہوں تو اس خوش نصیبی کے قابل نہیں ہو جو تیرے واسطے ٹھہرائی گئی ہو میں تو شک نہیں ہو کہ کوئی وسیلہ اس جزیرے کو چھوڑنے کا پیدا کر لوگا اور اگر تو یہاں رہا چاہتا ہو تو میں تجھے یہاں چھوڑا چاہتا ہوں جو لڑکا بڑے یولکس کے لایق نہیں ہو سو یہاں بڑا رہے اور ان عورتوں کے درمیان عیاشی اور سستی کی شرم آگین تاریکی میں گوارا رہے اور بجائے اوج آسمان وہ مقام پسند کرے جس سے اس کا باپ متغیر رہا ہو۔

اس ایسی بزدل اور تیرے ملاست نے ٹیلی میکس کے دل کو چھیدا وہ رقت اور افسوس سے بگھلا لیکن اس کا افسوس شرم سے شامل تھا اور اس کی شرم خون سے کامل تھی وہ تیرے کنبھ سے بھگت کے نقص سے ڈرنا تھا کہ جسکی گیارہ است و عنایت کا اس قدر دشمن تھا لیکن اس حالت میں وہ عشق جو اس کے سینہ میں جاگیر ہوا تھا اور جس سے وہ خود ناواقف تھا وہ اس کو اپنے ارادے پر فائز رکھنا تھا اس نے تیرے سے رو کر کہا کیا تو اس لافانیت کی حالت کو مجھے کیلپسو کے ساتھ حاصل ہوگی ناچیز سمجھتا ہو لیکن نے جواب دیا کہ ہاں ہر ایک چیز جو بدایات نیکی اور احکام آسمانی کے برخلاف ہو اس کو میں ناچیز سمجھتا ہوں نیکی سمجھو اب تیرے ملک اور یولکس اور پتیلوپ کی طرف تلافی ہو اور تجھے تیرے دلوں کو لافانیت خوشی کے حوالہ کرنے سے منع کرنی ہو اور دیوتا جھوٹے نے جھکو ان فطرت سے بچا یا ہو چاہتے ہیں کہ تیرا نام یولکس ہے مگر مشہور نواسے جھکو اس جزیرے کے چھوڑنے کا حکم دیتے ہیں جہاں جھکو صرف ظلم عشق رکھتا ہو یہ وہ ظلم ہو جسکو روکنا غالب آنا ہو اور اسلئے اس کو سنا بدنامی اسٹھانا حیثیت ہو اس لافانیت پر لافانیت ہے آراؤں اور کبے نیکی اور بے عزت کیا ہو کیا وہ ایک حالت خواری نہیں ہو جو بے امید ہو اور کبھی آخر نہیں ہو کبھی اس واسطے زیادہ تر قابل افسوس ہو۔

ٹیلی میکس اس تقریر کا جواب بجز آہ کچھ نہ دے سکا کبھی اس نے جانا کہ تیرے ہر طرح زبردستی سے جھکو

ہیاسین

دھر

یولیسیس

ہیاسین

مینر

ہیاسین، مینر

یولیسیس،

ہیاسین

یولیسیس

ہیاسین

مینر

اس جزیرے سے لیجائے اور کبھی چاہا کہ مجھ کو اسی جزیرے میں چھوڑ جائے تاکہ بے قید اپنی خواہش حاصل کروں اور اپنی کمزوری کے واسطے ملاست دسوں ہزار ساطر کی مختلف خواہشیں اور ہو میں آسکے سینے میں اتوار جنگ کرنے اور نوبت بہ نوبت غالب آنے لگیں اس واسطے آسکا دل حالت بقراری اور اضطراب سے شل آس دریا کے سما جوہر اور مختلف ہواؤں سے متوج ہونا ہی کبھی دریا کے پاس میں پر بہت دیر تک کنارے پر بیٹا رہتا تھا اور کبھی کسی جنگل کے تاریک مقامات میں جا چھپتا تھا جہاں پوشیدہ رہتا تھا اور پُرخروش اور پُرجوش فریادیں کرتا تھا آسکا بدن لاغر ہو گیا تھا اور آسکی آنکھوں میں آرزو سے حلقے بڑھے تھے وہ زرد اور سرست ہو گیا تھا بہر حال ایسا ہو گیا تھا کہ بچپنا نہیں جانتا تھا آس سے صباحت اور بشارت اور طاقت جاتی رہی تھی آسکے قامت کی شان و شوکت بگڑ رہی تھی بلکہ آسکی جان بھی جلد اور پوشیدہ کا ہش سے گھشتی جاتی تھی جیسے کوئی بھول جوجھ کھلتا ہی اور ہوا کو خوشبو سے بھرنا ہی اور پھر رات کی قربت سے ہنسی بچ کر جھاتے جھاتے اپنے رنگ کی دل افروز روشنی کھو کر کھلتا ہی کھلتا ہی اور آخر اپنے بوجھ سے آپ گر جاتا ہی ایسے ہی یہ یوگلیسز کا بیٹا بلا محسوسیت اپنی قبر میں آترتا تھا۔

یوگلیسز

یتھرنے دیکھا کہ اسکی نام نیکی اور ستی اور سخی عشق سے بے مروت مغلوب ہو تو بہرہ فریب کیا اور سوچا کہ یہ اسکو اسکے خراب افروں سے بچا لے گا آسے معلوم ہوا کہ کیلیپو نیلیکیس پر عاشق ہی اور نیلیکیس یو جیرس پر کیونکہ کیو پڈ ہمیشہ فحش کی صورت میں تکلیف دینے کو مصروف رہتا ہی اسلئے ایسا شاذ و نادر ہوتا ہی کہ جسکو ہم چاہتے ہیں وہ ہکو چاہتا ہی پس آس نے کیلیپو کو حاسد کرنا چاہا یو جیرس اور نیلیکیس میں صلاح ٹھہری تھی کہ دونوں شکار بازی کو ساتھ چلیں یتھرنے یہ موقع پا کر آسکو کہا کہ میں نے دیکھا ہی کہ نیلیکیس کو آگے اتنا شوق شکار کا تھا جتنا اب یو جی اور وہ دوسری کسی بات سے اتنا خوش نہیں ہوتا جتنا شکار سے اب صرف ہاڑوں اور جنگوں کو دیکھنے کا شائق ہی دی ہی کیا تو بھی شکار کا بہت شوق رکھتی ہی اور کیا آسے یہ شوق تہہ سے سیکھا ہی کیلیپو اس سوال سے ایسی ناخوش ہوئی کہ نہ ہی ناخوشی کو ظاہر کر سکتی تھی نہ آسکا سبب چھپا سکتی تھی آس نے کہا کہ یہ نیلیکیس جسے سیپرس کی خوشیوں کو حقیر سمجھتا ہی ہر یونین میں سے ایک کے ناز کا مقابل نہیں ہو سکا حالانکہ وہ چند ان خوبصورت نہیں ہی آسے ایسے عجائبات کی تحصیل کی شیخت ظاہر کر نیکی کیونکہ جرات کی یہ ایسا کفایت ہی جسکو عیاں نہ

میتھر

کے لپس

یوگلیسز

یوگلیسز

یوگلیسز

یوگلیسز

یوگلیسز

یوگلیسز

یوگلیسز

یوگلیسز

یوگلیسز

کے لپس

یوگلیسز

یوگلیسز

ناپاک اور نام واد کر دیا ہی اور معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے اسکو عورتوں میں سستی اور ناریکی کی نمونگی
 کے واسطے پیدا کیا ہی نیز غرض ہوا کہ کلیپسو کو حسد سے بہت غصہ ہوا ہی اور اسلئے اسوقت اسنے زیادہ
 بھڑکانے کو اور کچھ نہ کہا تاکہ وہ اسکے ارادے سے واقع نہ ہو جائے مگر ایسی صورت بنائی جس سے رنج و ملال
 جلائے اُس نے ہی جو کچھ دیکھا اُس سب سے تحمل اپنی بیکراری پائی اور متواتر اسکی نئی شکایت کرنے لگی اور
 اسکے شوق شکار سے جو تیز نے ظاہر کیا تھا اپنے آپ سے باہر ہو گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس سے
 کلیپسوس کا سوال اسکے اور کچھ ارادہ نہیں ہے کہ یوچرس کو اور پرپوں سے علیحدہ لیجائے تاکہ اُس سے تنہا
 میں گفتگو کر سکے اور تھوڑے دن بعد جلد ہی پھر شکار کا قصد ہوا کلیپسونے سمجھا کہ یہ اسی مطلب کیواسطے
 ہے جسکے واسطے پہلے یہ ارادہ ہوا تھا اس ارادے سے اسنے اسکو مایوس رکھنے کو کہا کہ میں بھی شکار کے
 واسطے ساتھ چلوں گی لیکن اسکا غضب ایسا تیز تھا کہ چھپ نہ سکتا تھا جو اس ملامت آمیز گفتگو سے ظاہر
 ہوا کہ اسی مغرور لڑکے کی اسی واسطے تو پٹیلیوں کی عداوت اور دیوتاؤں کے واجب انتقام سے
 میری حدود میں پناہ پذیر ہوا ہے کیا اس جزیرے میں جہاں آدم زاد کا انا منوع ہے تو صرف میری طاقت
 کی بتک کہنے کو آیا ہے اور میرے عشق کی توہین آسمان اور زمین کے دیوتا میری فراڈین اور مجھ
 منظوم دیوی کی تکلیف پر رحم کھا کر بلبلین اس باغی ناسپاس ناپاک کو جلد تباہ کرین چونکہ تیری سرکشی
 اور ناصافی تیرے باپ کی سرکشی اور ناصافی سے زیادہ ترین اسلئے تیری تکلیفات بھی دراز تر اور
 سخت تر ہوں تیرا ملک تیری آنکھوں سے ہمیشہ کے واسطے غائب ہو جو جس کجخت اور ملعون ملک کو اپنی
 مغرورانہ بے تمیزی سے بلا شرم و بیا میری صحبت کی بقا پر مقدم سمجھتا ہے بلکہ تو جب وہ دور دراز آؤں
 میں تیرے روبرو ہو دو فات پایو اور دریا میں ڈوبو اور لہر و نکاحیل ہو کر بیٹھو اور بھجان اہن تیلوں
 میں پڑو جہاں جنہ و تین میں ہو سکے اور میری تکلیف سمجھتے کھاتے ہوئے گرو کو دیکھو میری آنکھ میں جنم دیکھو اور وہ مٹی کو دیکھو
 تو پکار کر ناہی وہ آنکھوں اسیدی اور غصہ سے دیکھے گی اور میں اُس تکلیف کو خوشی سے دیکھوں گی
 کلیپسو اس طرح کہہ رہی تھی اور غصہ اسکے تمام چہرے پر چھار ماٹھا اسکی نظر دے جو متواتر ایک شہر
 سے دوسری شہر پر بنائی تھیں ستنی ظالمانہ ظاہر تھی اسکے ہونٹ تھہرتھراتے تھے اور اس پاس ایک نیلا
 دائرہ سا بناتے تھے اسکا رنگ ہر لحظہ بدلتا تھا اور کبھی مردے کا ساز دہو جاتا تھا اسکے آنکھوں نے
 جو وہ بہت بھائی کرتی تھی اب ہنسا چھوڑ دیا گویا ناصیدی اور غصہ سے اٹکا چٹمہ خشک ہو گیا تھا اسکی آنکھوں

نہنرا مہلپسو

نہنرا

نہلی مہکرت

نہلی مہ

نہلی مہ

نہلی مہ

نہلی مہ

گھر گھرائی اور ستر تھرائی اور رکتی ہوئی نکلی تھی نیز نے اس کے جوش کی لیے سب تبدیلیات دیکھیں لیکن ٹیلیکس سے کچھ زیادہ نہ کہا وہ اس کے ساتھ اس طرح پیش آنا تھا جس طرح لاعلاج بیمار کے ساتھ پیش آتے ہیں مگر ایسی نظر سے دیکھنا تھا کہ اس سے شفقت عیاں تھی۔

ٹیلیکس اپنی کمزوری سے آگاہ تھا اور جانتا تھا کہ میں میٹر کی دوستی کے لایق نہیں رہا اپنی آنکھیں زمین پر گراؤں ہوئی رکھتا تھا اور نہیں اٹھا سکتا تھا اس خون سے کہ کہیں میٹر کی آنکھوں سے دوچار نہ ہو جائیں اس کی خاموشی سے ہی خود کو گنہگار سمجھتا تھا اکثر جانتا تھا کہ اس کے قدموں میں گیسے اور دفعۃً اپنی تیز قدمی پر اقرار کر لیکن کبھی بے اصل انفعال سے اور کبھی اس خیال سے کہ میرا اقرار صدق سے ساقط ہو گا ترک جاتا تھا اور کبھی اپنی حالت کا پوشیدہ شوق اگرچہ جانتا تھا کہ نظر ناک ہی خوش گمان تھا اور اس کو چھوڑ نہیں سکتا تھا۔

اس اثنا میں دیوتا اولکس پر فراہم ہوئے اور بے تعلقانہ خاموشی سے کیلپس کو کے زیر سے کو دیکھنے لگے کہ دیکھیں وینس اور ستر والی نگرار سے کیا نتیجہ پیدا ہونا ہو کیونکہ جسے خوشنما کچھ کی طرح سب پر یان باری باری سے گلے لگا تی تھیں سب کے دل میں آگ سی لگا دی تھی مگر وہانے میٹر کی صورت میں اس حسد سے استفادہ کیا تھا جو عشق کے ساتھ رہتا ہی اور اپنے اثر دکھاتا ہی اور جو پیڑ ان کے درمیان بے تعلق سا بیٹھا تھا۔

یو جیرس جو ذرتی تھی کہ کہیں ٹیلیکس میرے پھندے سے نکل نہ جائے اس کو روکنے کی ہزار ہا تدبیریں کرتی تھی وہ اس کے ساتھ دوسری شکار بازی کے واسطے جیسا باہر اقرار ہوا تھا جانے کو تیار ہوئی اور خود کو شل ڈانڈا آراستہ کیا اور عشق اور حسن کی دیہون نے لٹکے اس کے ناز واد کو زرب دیا سواہ کیلپس کو کے ناز واد اسے بھی زیادہ خوشنما ہو گئے تھے کیلپس نے اس کو دور سے دیکھا اور ایک چشمے میں جکے پاس کھڑی تھی اپنا عکس دیکھا تب مقابلے سے غیرت اور حسرت عاید ہوئی اور اپنے مکان کے اندر رونی کرے میں جا کر پوشیدہ ہوئی اور اپنے دل میں یہ خیالات کرنے لگی کہ میں نے ان عاشقوں کی عشرت روکنے کو یہ کھنکھارے میں شکار کیو واسطے جلو گئی نا حق کوشش کی جو انوس جو کہ پھر بھی اس کے ساتھ جاؤں اور اس کی خوبصورتی سے شکست اٹھاؤں اور اس کی فتح کی اور اس کے عشق کی ترقی کا باعث بنوں میں کیسی کہنت ہوں اور میں نے کیا کیا جواب نہ میں جاؤں گی

میتھر

ٹیلیکس

ٹیلیکس

میتھر

میتھر

پولیٹیکس

ٹیلیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

پولیٹیکس

نہ دے جائینگے میں انکو روکنے کی تجویز خوب جانتی ہوں اگر میں فیئر سے کوئی کہ تو اپنے دوست کو اس جزیرے سے لیا تو وہ فوراً اسے اٹھا کر کوہ پائیکا لیکر بن بید کیا جاتی ہوں جب ٹیلیکس چلا جائیگا تب ٹیلیسکو کا کیا حال ہوگا میں کہان رہو گی اور کیا رو گی اسی ظالم و فتنے تو نے مجھ کو فریب دیا اور اس مملکت شمش سے جو تھا ٹھیک اب اسی ملک لڑکے میں نے خوش کر لیا اکی اسید کے دم میں آ کے اپنا دل بٹھکو دیا اسنے کہ تو اسکو آرام دے گا لیکن تو نے اسکو باغیانہ رنج اور نا اسیدی سے بھرا میری پر یوں نے میرے برضات اتفاق کر لیا ہی کیا اچھا ہوتا کہ میں اپنی ہستی اور کلیف کو آخر کرتی مگر میں مرنہیں سکتی اور اسنے اسی ٹیلیکس تو نہیں جینے پائیکا میں تیری ناشکری کا بدلہ لو گی اور جو تیرے گناہ کی شرمگاہ سو تیری سزا کی گواہ بنے گی اور اس کے سامنے میں مجھ کو تیرے دل تک مزاد و گی لیکن میں بید کیا کتنی ہوں اسی گفت ٹیلیسکو تو کیا کر گی کیا تو اس بگناہ جوان کو تباہ کر گی جسکو تو نے پہلے سے تباہ کر رکھا ہی میں نے ہی اس کے پاک سینے کو بھڑکا رکھا ہی بید کسی گناہ گار نہ شرم ہو اسکی بگناہ کی کسی پاک تھی اور اسکی نیکی کسی صاف اسکو بدی سے کیسی عمدہ نفرت تھی اور ازیا خوشی سے کیسی بہادرانہ حقارت میں نے اس کے بے عیب سینے کو کیوں عیب لگا یا اچھا ہوتا کہ وہ مجھ کو چھوڑ جاتا اور کیا وہ مجھ کو اب نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ وہ ایمان رہتا ہی تو صرف میری رقیبہ کے لئے رہتا ہی اور اگر رہیگا تو صرف میری متغیر کرنے کو رہیگا لیکن میں اس صحبت کے لائق ہوں جو آسمانی ہوں تب اسی ٹیلیکس تو جا اور دریا کو اپنی ہڈی کا وسیلہ بنا جائیکسکو بے تسلی چھوڑ جا اپنی زندگی کا بار نہیں اٹھا سکتی اور اپنے پانوں سے اپنی گوری میں نہیں جا سکتی مجھے چھوڑنا کہ میں آرام سے دور شرم و یاس سے محصور رہوں افسوس کی قربانی اور یو پیس کی مورد حقارت بنوں۔

اسطرح وہ اپنے مکان کے تاریک کمرے میں تنہا ہزار سی کرتی تھی بعد ایک لمحہ کے یکایک چونک اٹھی اور سخت غصہ سے بھری ہوئی اپنی نشست گاہ سے باہر آئی اور بولی اسی میٹر تو کہاں ہی تو اسی عقل سے ٹیلیکس کو اس شرارت سے جو اسکو نہ بولا کیا جا رہی ہے بھائیگا جب شمش میرے خلاف جاگتا ہی تو سونا ہاں میں اس غافلہ سستی کی زیادہ برداشت نہیں کر سکتی کیا تو مجھے یو کیو کے بیٹے کو اپنی پیدائش کی ہتک کرتے ہوئے ہمیشہ دیکھیگا اور کیا تو اس کا بلاؤ غفلت سے اس کے نصیب کے فوائد سے آگے جا بیگا انکی حفاظت تیرا کام ہی نہ میرا کہ اس کے دوستوں نے اسکو تیرے حوالہ کیا ہی پھر جب میں اسکی حفاظت جاتی

میسٹر

بیر باک
رے لیمیکس

کے تپسو، رینر

رے لیمیکس

کے تپسو

رے لیمیکس

کے تپسو

بیر باک

میسٹر

رے لیمیکس

بیر باک

ہوں تو مست پڑا ہی اس جزیرے کے اُس دور و دراز حصہ میں بڑے بڑے چنار کا جنگل ہی جن سے
 بڑا جہاز باسانی بن سکتا ہی اور وہاں خود تو کیسے نے اپنے ہاتھ سے ایک جہاز بنایا تھا اور اسی
 پر سوار ہو کر وہ اس جزیرے سے گیا تھا اور فلان جگہ ایک غار ہی اُس میں جگہ اوزار جو اس کام کے
 واسطے ضروری ہیں رکھے ہیں وہ میٹر کو یہ اطلاع دیکر پھٹائی لیکن اُس نے اس اطلاع سے استفادہ کرنے
 میں ایک لحظہ نہ کھویا فوراً اُس غار میں گیا اور وہ اوزار لیے اور درخت کاٹے اور ایک روز زمین
 اپنی روانگی کے لایق ایک جہاز تیار کیا کیونکہ نثر واکو بڑے کام کے واسطے تھوڑا سا وقت کافی
 ہوتا ہی۔

اس عرصہ میں کیلپسوں نے نہایت تکلیف زرا اضطراب اور اضطراب رہا کیونکہ اُسے ایک ہی وقت میں دو
 خیال تھے ایک یہ کہ میٹر یہ اطلاع پانے پر کیا کرتا ہی دوسرا یہ کہ مجھ کو چھوڑ کر ٹیلیکس اور یوچیوس شکاکو
 سنا نہ چلے جائیں اُسکے جانے کی اجازت نہ دی کہ اُن دونوں عاشقوں کو اپنی نظر سے دور رکھے اور
 اس واسطے وہ شکاریوں کو اُس صحرائین لگی جہاں جانتی تھی کہ میٹر کام کر رہا ہی اور اُسے خیال ہوا کہ کیلو
 اور میٹوزے کی آواز سننے میں آتی ہی وہ ہنستی تھی اور ہر ایک بوٹ سے تھر تھر آتی تھی اور یہاں حال میں
 بھی اس دشت سے گھبراتی تھی کہ کوئی عاشقانہ خبر یا اثر یا نظر ٹیلیکس اور یوچیوس کے دریاں ہو
 اور یہ سے دیکھنے میں نہ آئے۔

یوچیوس نے اس انسان میں اپنے عاشق کو دبا نا مناسب سمجھا اور کہا کیا تو ڈرنا نہیں ہو کہ میٹر تجھ کو
 مارے گا تو بغیر اُسکے شکار کو چلا آیا یہ کیا افسوس کی بات ہو کہ تو ایسا سخت انا لایق رکھتا ہی اُس میں ایسی سختی
 ہو کہ کیسے سطح ملازم نہیں ہو سکتی وہ آپ خوشی سے نافرہو اور اسلئے تجھ کو بھی شہ کرنا ہی بلکہ مصو مانہ خوشی
 بھی نہیں کرنے دیتا البتہ جب تو خود پر اختیار نہیں رکھتا تھا تب تجھ کو اُسکی ہدایت کا تابع رہنا واجب تھا
 مگر جب تجھ سے عقل کے ایسے ایسے کام منظور میں آئے ہیں پھر تجھ کو بچے کی طرح اُسکے حکم کی تعمیل نہیں
 کرنی چاہئے۔

یہ تیز طعنہ تیر تھا ٹیلیکس کے دل میں لگا اور اُس کو میٹر سے پوشیدہ نفرت پیدا ہوئی اور اُسکے
 بار اطاعت سے سبکدوش ہوئی خواہش کرتا ہی اُس کو دیکھنے سے ڈرنا تھا اور اُس کا دل ایسا مضطرب تھا
 کہ اُس پر ہی کو کچھ جواب نہ دے سکا یہ شکار باز ہی جسکے اندر سب تکلیف اور تصدیق سہی تھی اب

تمام ہوئی اور وہ گھر کو صبح کے اُس حصے میں ہو کر لوٹے جہاں میٹر تمام دن کام میں مصروف تھا کیلپسو نے تھوڑے فاصلے پر وہ جہاز تمام تیار ہو گیا ہوا دیکھا اور موت کا ساندھیر انور اُسکی آنکھوں میں چھا اور اُسکے زانو کا پٹنے لگے اور بدن لٹھنڈے پسینے میں تر ہوا مجبور ہو کے اُسے جو پر یاں اُسکے کرتھیں اُنکے کاندھے کا سہارا لیا انہیں یوچیرس بھی تھی اُسے حقارت اور نفرت سے غصہ کے مارے سہارا دینے کے بہانے سے اُسے پیچھے کو دھکے دیا۔

ٹیلیکس نے وہ جہاز دیکھا مگر میٹر نہ دیکھا جو اُسکو بنا کر چلا گیا تھا تو کیلپسو سے پوچھا کہ یہ کس کا جہاز ہے اور کسے واسطے بنایا گیا ہے وہ فوراً جواب نہ دے سکی لیکن آخر کو کہا کہ میٹر کو یہاں سے روانہ کر دینے کے لئے بنایا ہے اُسکو اس کام کے کرنے کا حکم دیا تھا پھر تو اس سخت ملامت گوئی تھی سے تکلیف میں نہ رہا جو تیرے عیش و عشرت میں مہر مہر ہوتا ہے اور تیری حیات جاودانی پر حسد کھاتا ہے ٹیلیکس نے کہا کہ یہ جہاز میٹر کی روانگی کے واسطے ہے اگر اُسے مجھے چھوڑا تو میں تباہ ہوا اگر وہ مجھ کو چھوڑ جائیگا تو اے یوچیرس تیرے سوا میرا یہاں کون ہے ایسے تعب اور شوق کی متغیر حالت میں راز دل اُسکی زبان پر آ گیا اور انہیں سمجھا کہ میں کیا کرتا ہوں اور اب تمہارا وقت تھا سب ساتھ والی تعب سے خاموش ہو گئیں یوچیرس نے شہر مار کر آنکھیں نیچی کر لیں اور وہ سامنے ہونے کی تاب نہ لاکے کبھی پیچھے جا کر مڑی ہوئی لیکن اگرچہ شہر پر عیان تھی مگر دلمین خوشی نمان ٹیلیکس کو یاد نہ رہا کہ میں نے کیا کہا یہ سب حال اُسکو خواب سا نظر آیا مگر یہ خواب تکلیف دہی قرار ہی کا تھا۔

کیلپسو فوراً وہاں سے اٹھی اور غصے سے بھری ہوئی تیز تر بیکٹے ہوئے قدموں سے جنگل گونجی نفرت پائی پھر وہی نہ جانتی تھی کہ میں کہاں جاتی ہوں مگر آخر اپنے مکان کے دروازے پر پہنچی جہاں میٹر اُسکے واپس آنے کا منتظر تھا اُسے کہا اے اجنبی اس جزیرے سے چلا جا تو یہاں میرے آرام میں خلل ڈالنے کو آیا ہے اے سفید مومنہ بوط العقل اس دیوانے اور کے کو ساتھ لے جا اور یقین جان کہ اگر وہ پھر میری حدود میں نظر آئے گا تو تو دیکھے گا کہ دیونا کیسی سزا کر سکتے ہیں میں اُسے پھر نہ دیکھوں گی اور نہ اپنی پرہیزگار کے ساتھ گفتگو کرنے دو گی میں آج شمس کی قسم کھاتی ہوں جس قسم سے باشندگان بہشت بھی کا پٹنے ہیں لیکن اے ٹیلیکس تو جان کہ تیرا ہی مصیبتیں اب شروع ہوئی ہیں میں تم کو اس جزیرے سے نکالتی ہوں لیکن صرف یہی مصیبتوں میں ڈالنے کی واسطے میں بدلہ لوں گی اور تو میری مہربانی کی قدر دانی سے بیفا رہ

میٹر، کینپسو

ٹیلیکس
میٹر، کینپسو
میٹرٹیلیکس
میٹر، یوچیرس

یوچیرس

ٹیلیکس

کینپسو

میٹر

سٹیکس

ٹیلیکس

ہچمٹا لیا پنہیون ایک اس نقصان کو نہیں بھولا جو اسے سسلی میں تیرے باپ کے ہاتھ سے اٹھایا جا رہا
اور رئیس کے عرض کرنے پر جسکی پریشانی کی تو نے جزیرہ تیسرے میں تنگ کی جی وہ تھمہ پھرے طوفان اٹھا
کے واسطے آمادہ ہو رہا جی تو اپنے باپ کو دیکھ گیا وہ ماہنیں پھیل گئیں جب تو اسے دیکھ گیا تب اسکو نہیں پہچان گیا اور اگرچہ
تو اسکو ایتھا کہ میں ایسا لیکن بدلہ لینے کے جسٹ انقلاب اٹھا لیا گئیں آسانی دیو تاؤن سے ہاتھی ہون کو تھمہ
انتقام لین تو دریا کے اندر کسی ننگے اور اکیلے پہاڑ کے کنارے پر روکا جائیو وہاں تیرے اوپر صاعقہ
گر یو اور مجھ سے بے فائدہ اسدھا کیو میں تیری ہشامانی سے نفرت کرونگی اور تیری سزا سے خوش ہوگی
لیکن کیلیپو کا بدیدہ جنم کے ساتھ ظاہر ہوا تھا اسی دم کے ساتھ اڑ گیا اور ٹیلیکس کے رکھنے کی
خواہش اس کے سینے میں پھر تازہ ہوئی اس نے اپنے دل سے کہا اسکو بیٹھے دے اور بیان رہنے دے شاید
کچھ دنوں میں میری مہربانی کی قدر دانی واجب سیکھ جائے اور جان جائے کہ تو جیسے راست جاوانی
نہیں بخش سکتی لیکن افسوس کہ میں خود کو ناشکستنی سوگند سے پابند کر چکی ہوں اس سوگند نے مجھکو
دوامی زنجیروں سے جکڑا دیا اور علاج آپسکس نے جسکی میں نے قہر کھائی جیڑیشہ مجھے اس امید کی پہلی
سے محروم کر دیا جیڑیشہ خاوشانہ اس کے دل میں گذرے تھے نیکہ سے کے آثار اس کے چہرے پر
آشکارا تھے اور کاسٹیش یعنی طیش غضب کے وبائی ہمارا ت اس کے دل سے نکل رہے تھے۔

ٹیلیکس اسکی یہ صورت دیکھ کے نفرت آمیز دہشت سے ڈرا اسے فوراً دریافت کر لیا کیونکہ عشق کی
تیز نظری سے کیا پوشیدہ رہ سکتا جی اس دریافت سے اس کے جنون میں نئی سختی داخل ہوئی فوراً جہان
کھڑی تھی وہاں سے چلی ایسے غصے کے ساتھ جو ٹیکس یعنی ملک الصبا کے مریدوں کو بھرکا تاہو اور ناکی
آواز تھریس کے پہاڑوں سے گونجتی جیڑہ چھی لیکر سب پر یو کو دمکاتی ہوئی جنگلوں میں گئی کہ میرے
ساتھ آؤ اور جو چھپے رہ جا لگی اسکو اس برجی سے چھید ونگی اس حکم سے ڈر کے سب اس کے گرد گونج گئیں
اور تو جیس میں بھی ان کے ساتھ تھی اسکی آنکھوں سے اشک بہتے تھے اور نظر ٹیلیکس کی رنگی تھی جس سے بولنے کی بہت
ترکشتی تھی جب قریب تر آئی تو وہ وہی غصہ کے مارے کا پ اٹھی اسکی اطاعت سے اسکا غصہ فروز ہوا
بلکہ جب اس نے دیکھا کہ ٹیکس اسے اسکا حسن زیادہ تر ہکا جیڑو اور بھی بھرکا۔

ٹیلیکس اب تیز کے ساتھ اکیلہ رہا اور کچھ دیر کی خاموشی اور حیرانی کے بعد اس کے آگے زمین
پر گرا اور اس کے زانوں سے لپٹ گیا مگر انہی جرات نہ کھنا تھا کہ اس کے گلے سے لپٹے یا آنکھیں اسکی طرف

چھپو
سیمی
وینس

شیر

کینو
تیلیکس

چھپو

کینو

کاسی

تیلیکس

کینو

چھپو

چھپو
تیلیکس

تیلیکس
کینو

اوپنی کسے آنکھوں میں آنسو بہا لایا اور بولنے لگا مگر منہ سے آواز نہ نکلی اور نہ کوئی بات سوچی وہ نہیں جانتا تھا کہ میں کیا کروں اور میں نے کیا کیا ہی اور مجھ کو کیا کرنا چاہئے لیکن آخر کو پکارا ہی میرے باپ سے زیادہ تر تیز مجھ کو ان آنکھوں سے بجا جو میرے گرد ہو رہی ہیں میں نے مجھے چھوڑ سکتا ہوں اور نہ تیرے ساتھ چل سکتا ہوں ان بدیوں سے بجا جو موت سے بدتر ہیں مجھ کو مجھ سے بجا یا میری زندگی کو ٹھکانے میں نے اس کو گلے لگایا اور تسلی اور تقویت دی اور بلا تخفیف جوش اس کو زندگی سے آشنا کیا اور کہا ای دانا یو کیسیر کے بیٹے دیوتاؤں نے اپنی بڑی عنایت کی ہے اور آج تک کہتے ہیں یہی تکالیف جن کا تو شاکہ کرنا کی محبت کی گواہ بیان ہیں جسے خواہشوں کی طاقت اور اپنی کمزوری نہیں سہی ہو سوا تک عقل سے آشنا نہیں ہوا اور نہ آپ سے واقف ہی اور نہ جانتا ہے کہ اس کا دل کتنا کم اعتباری کے لائق ہے دیوتاؤں نے مجھ کو گویا اپنے ہاتھ سے یہ مسائل آف اور قمر دریا سے شامت دکھایا ہے لیکن مجھ کو آسین کرنے نہیں دیا اور اب اس علم کو یاد رکھ جو اور طرح پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتا اور اس تجربے کو ترقی دے جس کے بغیر مجھ کو عشق کا جو فقط تباہی کی ترغیب دیتا ہے اور سخت تکلیف کو فرحت کی صورت میں چھپاتا ہے فریب بٹانا بیامدہ سمجھنا تو نے اب اس چالاک اور سرکش لڑکے کو دکھایا اور بھانا یہ بیان اپنے حسن لازمات سے شگفتہ ہوتا ہوا آیا اور صحن خوشی اور لمو و لعب اور خوشنمائی اور عیاشی اس کا کام تھا اس نے تیرا دل بچا دیا اور تیرے خوشی سے اُسے چرانے دیا اور تو بھی تو نے اُسے اپنا ہی سمجھا تو مجھ کو فریب دیا جانتا تھا اور خود کو شکیب اور اب تو اپنی بے تیزی کے پہلے بار بار ہی تو مجھ سے اپنی جان لینے کی درخواست کرنا ہی اور دل میں یہی امید رکھتا ہے کہ میں اُسے منظور کروں وہ وہی اپنے جوش کی سختی سے دوزخیانہ غضب سہری ہو اور یو جیسر اس شعلے کی تکلیف سے بہ نسبت موت کے زیادہ تکلیف کی منتقل ہو اور کلبہ سو کی دوسری پر یون میں حد نے اپنی سب طرح کی وباؤں سے کسی کو محفوظ نہیں چھوڑا اس لڑکے کے ایسے کام ہیں جس کی بدولت ایسی نازک اور دلکش پریس مجھ کو دیوتاؤں نے کیسا بیاہ کیا ہے جنھوں نے تیرے واسطے ایک کمرہ کھولا ہے کہ تو اس سے بھاگے اور اپنے ملک کو مراجعت کرے جو بے عیب اور عمدہ محبت کا خاص مطلب ہے کیلپو مجھ کو بیان سے نکالنے کے واسطے خود مجبور ہو اور ہجاز تیار ہو کہ امت باندھ کہ اس جزیرے سے جلد نکال عین جہاں یقین ہے کہ نیکی برگزین ٹھہر سکتی۔

میتھریون کہتے ہوئے نیلی میکس کا ہاتھ پکڑ کے ساحل دریا کی طرف لیپا نیلی میکس خاموشانہ ناخوشی سے

میتھریون

میتھریون

پرتو لہجہ

یو جیسر
کیلپو

کیلپو

میتھریون
نیلو میکس
نیلو میکس

یوہیرس

اسکے ساتھ ہو گیا مگر ہر ایک قدم پر پھر بھر کے دیکھتا تھا یوہیرس اگرچہ کچھ ناصیے پرتی مگر اب تک نظر آتی تھی
لیکن وہ اسکا چہرہ نہ دیکھ سکتا تھا لہذا اسکے خوشنما بالوں کو جو پیچھے پڑے ہوئے ایک انداز سے لٹک رہے تھے
اور اسکے ڈھیلے اور ہلکے لباس کو جو بے پرواہی سے ہوا میں اڑ رہا تھا دیکھتا تھا وہ اُسکی رفتار
کی شان و گزرا یا نہ کا ناظر تھا اور جب وہ ان تک نظر نہ پہنچ سکی تب جا ہٹتا تھا کہ زمین پر اسکے نقش پا
کا بوسہ لے سوجھتا تھا کہ اُسکی آواز سنتا ہوں اگرچہ نظر سے غائب ہو گئی تھی تو سچی جاننا تھا کہ دیکھتا ہوں
نہیاں میں اُسکی صورت دیکھتا تھا اور سمجھتا تھا کہ اُس سے باتیں کر رہا ہوں میں کمان ہوں نہ میرے
ہوش تھا اور نہ مینٹر جو کچھ کہتا تھا اُسپر گوش تھا۔

مینٹر

مینٹر

یوہیرس

لیکن آخر کو گویا غائب ہے چونکہ کر آئے کہا اسی مینٹر میں تیرے ساتھ چلنے کو تیار ہوں لیکن میں نے
اب تک یوہیرس سے خلعت نہیں لی اور مجھ کو مرنا پسند ہی کرنا شکری سے اُسکو چھوڑنا پسند نہیں صرف اتنا
توقع کر کہ ایک دفعہ میں اُسکو پھر دیکھ لوں اور بیشہ کی واسطے اُس سے خلعت ہوں اور کہہ لوں کہ دیوتا
میرے آرام پر رشک لاکے مجھ کو کھاتے ہیں لیکن وہ میری جان لینے لگے مگر مجھ کو میرے دل سے نہ بھلا
سکین گے اسی میرے باپ اس میری خیر اور خرد و دیر در خواست کو منظور کر یا اسی لفظ مجھ کو مارا اور اپنے
قدوں میں مرنے کے میں اس جزیرے میں نہ رہا جا رہا ہوں اور نہ اپنا دل عشق کو دیا جا رہا ہوں
فی الحقیقت میں عشق سے نا آشنا ہوں کیونکہ جو کچھ مجھ کو یوہیرس کے واسطے احساس ہی سو صرف اُسکی دقتی
اور اپنی ممنونی کا پاس ہی میں اُس سے خوش رہیو اتنا کہا جا رہا ہوں اور ابھی بلا توقف یک لمحہ
تیرے ساتھ چاہا جا رہا ہوں۔

یوہیرس

مینٹر

مینٹر نے کہا اسی میرے بیٹے میری شفقت تیرے حال پر اس قدر رہی کہ بیان نہیں کر سکتا تیرا عشق
ایسا غالب ہو کہ تو اپنی مغلوبی سے واقف نہیں ہی اگرچہ تو مجھ کو اپنی جان لینے کے واسطے قسم دیتا ہی تو بھی
خود کو حالت سلامت میں سمجھتا ہی اور اگرچہ اپنے مجمع عشق کو چھوڑ نہیں سکتا اور اسی کو دیکھتا ہی اور
سناتا ہی اور سو اسکے سب طرف سے اندھا اور بہرا ہو رہا ہی تو بھی کہتا ہی کہ میں عشق سے مغلوب
نہیں ہوں جیسا وہ شخص کہ ہماری سے بہوش ہو جاتا ہی اور کہتا ہی کہ میں بیمار نہیں ہوں تیری
سمجھ عشق نے اندھی کر رکھی ہی تو پتیلی پ کو جو اٹھتا کہ میں تیری منظر ہی اور یو لکیز کو چھوڑا جا رہا ہو
جس سے تو اپنی واپسی پر ضرور ملیگا اور جسکے تخت پر بیٹھگا تو اُس تمام بزرگی کو چھوڑا جا رہا ہی جسکے

پہیلیو
بھاشا
پہیلیو

دیوتاؤں نے اقرار کیا ہی اور اپنے اقرار کو اپنی عجاز ثنائی سے استوار تو یو تھیر جس کے ساتھ تاریکی ملبانی
 میں رہا چاہتا ہی تو بھی کتنا ہی کہ میری محبت اُسکے ساتھ تاثیر عشق سے نہیں ہی سوا عشق کے وہ کیا ہی
 جو مجھ کو تکلیف دے رہا ہی یہ عشق نہیں تو کیا ہی جسے مجھ کو زیت سے ناخوش کر رکھا ہی اور وہ عشق نہیں
 تو کیا تھا جس سے تو نے اپنا راز لیکھ سو سے ظاہر کر دیا تھا میں تجھ کو بے صفائی کا اتمام نہیں دیتا مگر تیرے
 فریب کھانے پر حیف کھاتا ہوں بھاگ ائی ٹیلی میکس بھاگ کیونکہ عشق صرن بھاگنے سے مغلوب ہو سکتا ہی
 ایسے دشمن کے مقابلے میں ہمت صا دقہ صرن ڈرنے اور بھاگنے میں ہی ایسے بھاگنے میں کہ پھر اُسکی طرف
 خیال نہ کرے اور پھر کر نہ کیسے تو اپنی اُن طفلانہ ہتھوڑوں کو بھولا ہو گا جو ابتداء سے طفولیت سے میں رفع
 کرتا رہا ہوں اور نہ اُن خطر و مکو بھولا ہو گا جسے میں اپنی صلاح سے بچا رہا ہوں پھر اب کیوں میرا
 اعتبار نہیں کرتا ہی یا میرا اعتبار کر جائے مجھ کو اپنے نصیب پر چھوڑنے دے تو نہیں جانتا ہی جو سچ مجھے مجھ کو
 تباہی کی راہ میں جاتے ہوئے دیکھ کر ہوتا ہی اور تو نہیں سمجھتا ہی کہ جب میں تجھے نہیں بولتا تھا تب سے
 دیکھ کر اُسکلیف ہو رہی تھی تیری مانے بھی تیری سیدائش کے وقت اُس سے زیادہ تکلیف نہ سی ہوگی
 میں خاموش تھا اور اپنی آہوں کو دباتا تھا اس شائقانہ امید میں کہ آخر تو بلا نصیحت و ملامت میری
 طرف متوجہ ہو ا میرے بیٹے مجھے وہ دے جو مجھ کو اپنی زندگی سے زیادہ عزیز ہی یعنی خود کو دے اور
 ایک بار پھر اپنا اور میرا بن اگر عقل آخر کو اس عشق پر غالب ہوگی تو میں جو بولگا اور مجھ کو زیت خوش لگیگی
 لیکن اگر عشق کے مقابلے میں عقل مغلوب ہوگی تو میری خوشی آخر ہوگی اور میں زیادہ تر زندہ
 نہ رہوں گا۔

اس گفتگو میں مینٹر کنارے کی طرف بڑھتا رہا اور ٹیلی میکس جو اب تک پورا راہ اُسکے ساتھ جانے کا
 نہ کھتا تھا اتنا سا فرشتہ کربے مزاحمت آگے دبوہ سکتا تھا مگر وہ اُسکی اس اہتر حالت میں بھی مینٹر ہی
 کی صورت میں چھپی رہی اور اُس پر غائبانہ اپنی سپر کا سایہ ڈالتی اور قد رتی روشنی نامصنوعی اُسکے گرد
 پھیلاتی رہی اُسکا اثر سریع اور غیر متوقع تھا اور ٹیلی میکس دل میں کچھ ایسی طافت پاتا تھا جو لیکھ سو کے
 جویز سے مین آئی کے بعد کبھی نہ پایا تھا آخر دریا کے اُس ساحل پر پہنچے جو ڈوہالو اور چٹانوں سے پُر تھا
 وہ ایک کمڑی پہاڑی سا اٹھا تھا جسکے پاس لہرن نہر اتنی خستین اور جکے اوپر سے وہ ملک و دو رنگ
 نظر آتا تھا اُس اونچی پہاڑی پر سے اُنھوں نے نظر کی کہ جو جہاز مینٹر نے تیار کیا تھا سو جہاز رکھا تھا

یو پیس

کیتلیو

دیلو میکس

مینٹر
دیلو میکسپینتو
مینٹردیلو میکس
کیتلیو

مینٹر

وہاں ہی بائین اور عجیب حال دیکھا کہ مہر سے کمیت کو نہایت اضطراب اور اضطراب کا باعث ہوا۔

مہندر

کاپیڈ
دیلیپکس

کےلیپو

کےلیپو

کےلیپو

کپیر

دیلیپکس

کاپیڈ

دیلیپکس

مہندر

دیلیپکس

کاپیڈ

کےلیپو

کاپیڈ

کےلیپو

کیونکہ جو جانا تھا کہ مہر سے تیرہ تیرہ پر اثر نہیں کرتے اب دیکھا کہ وہ ٹیلیفون کو لے جاتا ہی تو خاموشی
حسرت کی تکلیف سے نہایت سنج اور غصے سے رویا اور ٹیلیفون کی تلاش میں گیا جو اس صحرانیت تاہم
مقامات میں اوجھڑا دھڑک رہی تھی جوت اسے اسکو دیکھا تو ایک گہری آہ کھینچی اور اپنے ہر ایک زخم پر
کو نازہ پایا اس غضبناک لڑکے نے کہا کہ کیا تو دینی ہو کے ایک کمزور اور فانی شخص کو جو تیری حدود میں
مقید ہے اپنی جہک کرنے دیتی ہو اسکو بے سزا دے کیونکہ جانے دیتی ہو ٹیلیفون نے جواب دیا ای ملک طاق
والے میں اب تیری خط ناک صلاح زیادہ نہیں سنا جا رہی جسے مجھکو پہلے ہی کامل اور فخر حاصل
راحت کی حالت سے مخرج کیا ہو اور زبانی کے ایسے دریا میں ڈالا ہو کہ خیال بھی سبکی سماء نہیں پاسکتا
نی حقیقت اب تیری صلاح بزمان ہی میں نے اب تسلسل کی قسم کھائی ہے کہ میں اسے نزد کو لگی اور اس
قسم کو خود جو پیر بھی جو ب دیوتاؤں کا بزرگ ہو اور ہر طرح کی طاقت رکھتا ہو بالذام نہیں توڑ سکتا
اسے ٹیلیفون اس جزیرو سے جائے اور تو بھی ای سرکش لڑکے جاکو کہ مہر صیبتوں کا باعث حقیقت
تو ہی وہ نہیں۔

کیونکہ پڑنے انسو پوچھا کہ نفرت و حقارت آمیز قسم کے ساتھ جواب دیا اس قسم سے تو اسکا کچھ بھی علاج
نہیں کر سکتی تو یہ کام مہر سے اہتمام پر چھوڑا کرتوں ٹیلیفون کو جانے دینے کی قسم کھائی ہو تو تو اس کے
رہنے کی تدبیر نہ کر لیکن نہ میں نہ تیری پر بیان تیری قسم کی پابند ہیں میں غصہ آگ کو اس جہاز کے
جلادینے کی ترغیب و دغا جو تیرے نے اس جلدی سے تیار کر لیا ہو اور اسکی کوشش ہو کہ دھوکہ دینے
کے واسطے بیفائدہ ہوگی بلکہ وہ خود دھوکہ کھا لگا اور ٹیلیفون کو تیرے اختیار سے باہر لجا نیکی وسط
جو مہر سے سوچی ہو اس سے بیکام محروم ہو جائیگا۔

کیونکہ پڑنے کلام نے ٹیلیفون کی ناامیدی کو کہ کیا بیسے دم نہ جینے کے کنارے پر ان شکے ہوئے ہوئے
کو نازہ کرتا ہو جو موسم گرما کے آفتاب کی تپش سے بے تاب ہوئے ہیں ویسے امید و خوشی کے اثر شیریں نے
پہرے کے سیمے کو نازگی دی اسکا چہرہ تسلی ہوا اور اسکی آنکھیں ٹھنڈی اور نورانی ہوئیں ایک
لحظے کے واسطے تاریکی فکر دور ہوئی وہ متوقف ہوئی اور سکرانی اور اس چالاک لڑکے کو گلے لگانے
سے ممنون ہوئی جس نے اس کے دل کی بے قراری اور بڑھی کیونکہ ٹیلیفون سے کامیاب ہونے پر خوش ہوا اور

بریون پر اپنا اثر پھیلانے لگا گیا وہ پہاڑوں پر جہاں تہاں پھر بھی تمھیں جسطرح وہ بھیڑیاں بھرتی
ہیں جو سمجھو گے بھیڑیے کے متعاقب ہونے سے اپنے گلہ بان سے دور ہو جاتی ہیں ان سبکو جلد فراہم کر کے
ان سے کہا کہ ٹیلی میکس اب تک تمھارے ہاتھوں میں ہی لیکن ایک لحظہ کے بعد کلکجا ریگا اسلئے جلد ہی کرو اور
اس جہاز میں آگ لگا دو جو قیصر کی بے باکی نے اُسکو لیجا بے کے واسطے بنایا ہی انھوں نے فوراً شمشین
بلایا میں اور اس ساحل کی طرف متوالے شرا بیون کے سے زور و شور کے ساتھ دوڑیں انکے بال
پریشان تھے اور انکے اعضا لرزان انھوں نے چاروں طرف سے آگ لگا دی اور جہاز اٹھنے لگا
بلنے لگا اور شعلہ آمیز دھواں بادل سا بنکر آسمان کو چلا ٹیلی میکس اور قیصر نے اس پہاڑی کے اوپر
یہ شعلے اٹھتے دیکھے اور ان بریون کی پکار سنئی ٹیلی میکس یہ واقعہ دیکھ کر پوشیدہ خوش ہوا ابھی
دل کی درستی بالکل بحالی پر نہ آئی تھی اور قیصر نے دیکھا کہ اسکا عشق شمش اس آتش کے اُسکے دل
سے بالکل نہیں گیا ہو جو جب تب اپنی چنگاریوں سے جگمگاتی ہو اور اکثر ناگمانی اور نا تر قیہ طاقت
سے چنگاریاں اڑاتی ہو ٹیلی میکس نے کہا کہ اب ہماری ہنرمیت سدود ہوئی اور ہمارا گریز اس جزیرے
سے ناممکن ہوا قیصر نے دیکھا کہ یہ پھر اپنی بوقونیہ میں مبتلا ہو اور جانا کہ اب ایک لحظہ کو نا اسی
ہو اسنے ایک جہاز کچھ فاصلے پر لنگر کیا ہوا دیکھا جو کنارے کے پاس نہیں آیا تھا اسلئے کہ سب ملاحو کو
معلوم تھا کہ کیلیپسو کے جزیرے میں نہیں جاسکتے اسلئے اس نا آزمودہ جوان کے اس عاقل محافظ نے
یکایک ٹیلی میکس کو اس پہاڑی کے اوپر سے دریابین ڈال دیا اور اُسکے پیچھے آپ بھی کو ڈالیا ٹیلی میکس
اتول کرنے سے گھبرا یا اور کھارسی پانی پیکر لہر کا کھیل بنا لیکن آخر کو اپنی گھبراہٹ سے ہوش میں آکر
اور قیصر کو دیکھا جسے پیرتے ہوئے اپنا ہاتھ اُسکی مدد کو پھیلا رکھا تھا ناچار اس جزیرے کو چھوڑ کر
اُسکے ساتھ پیرا۔

ریلی میکس

میسٹر

ریلی میکس

میسٹر

ریلی میکس

میسٹر

ریلی میکس

میسٹر

کیلیپسو

ریلی میکس

ریلی میکس

میسٹر

کیلیپسو

کپیڈ

ایڈیلیپا

وینس

بریون نے جنھوں نے سمجھا تھا کہ ہنسنے اپنے قیدیوں کو روک لیا ہو جب انکو جاتے ہوئے دیکھا تاہا کہ
دشت ناک نعرہ مارا کیلیپسو پھر نا اسی سے غمزدہ ہو کے اپنے مکان کو واپس گئی اور بیغائدہ گریہ و زاری
کرنے لگی اور کہو پدہ بنے دیکھا کہ میری فتح یکایک شکست سے بد لگئی ہو امیں اُٹلا اور اپنے پھیلنے کے
آئندہ لیے کہ شجرستان کو اڑا گیا جہاں میں اُسکی منتظر تھی یہ لڑکا جو اپنی ماسے بھی زیادہ ظالم تھا اپنی
مایوسی چھپانے کو اپنی شرارت پر لان زن ہوا۔

ہیلی میکس
کینیڈا

ہیندر

ٹیلیسٹکس نے معلوم کیا کہ کیلیسو کے ملک جزیرے سے دور ہوتے ہی میرا استقلال اور تیشہ نکی پھر بحال ہوا تب پتہ سے کما کہ جو بات تو نے کہی تھی اسکا جھکوا ب امتحان ہوا اگر میں یہ تکلیف نہ دیکھتا تو جھکوا میرا یقین نہیں ہوتا کہ بدی صرف بھاگنے سے مغلوب ہوتی ہر ای میرے باپ جھکوا دیوتاؤں نے تیری عقل کی ہدایت و حفاظت بخشے سے اپنی محبت کی کیسی بھاری گواہی دی جو فی حقیقت میں دونوں سے محرومی کے لائق اور اپنی بے وفائی سے مردودی کے قابل تھا اب میں نہ دریا سے ڈرتا ہوں نہ ہوا سے صرف اپنے جوش طبیعت سے غور کھاتا ہوں اتنا غور نہا ہی جہاز کی آفتوں سے نہیں ہی۔

باب ششم

ٹریپارڈ ریزویر
ناربن

ہیلی میکس

ہیلی میکس
ریٹائرڈ
ہیلی میکس

ہیلی میکس
ریٹائرڈ

ناربن
ہیندر

ہیلی میکس
ریٹائرڈ
ہیلی میکس

اس جہاز کا ٹریپارڈی معلوم دینا اور زیرِ حکم ایڈجوائم ہونا جو ناچیل کا بھائی تھا اور اسکا ان صیت زدوں کو عمر بانی کے ساتھ جہاز پر چڑھانا اور ٹیلیسٹکس کو پہچاننا اور بیان کرنا ٹیلیسٹکس اور ایٹارنلی کا افسوسناک مارا جانا اور نیلیر کا سخت نشین ہونا جسکو اس ظالم والد نے اس کے بھانے سے نکال دیا تھا ایک ضیافت میں جو اس نے اپنے مہمانوں کے لئے کی تھی اکیٹو اس کا آنکھو اپنا احسان سنانا جس سے ٹرائٹن اور نریتھ وغیرہ دریائی دیویوں کا جوق جوق اس جہاز کے گرد آنا اور نیٹھ کا ربط اٹھا کے اکیٹو اس سے بہتر گانا آید وایم کا بیٹیکا کا عجیب حال اور آفت وائی کا ملایم اعتدال اور وہاں کی خوبو نکا کمال بیان کرنا جہان لوگوں کو طریقوں کی غایت سادگی سے سلامت دائمی حاصل ہے

ہیلی میکس
ہیلی میکس
ہیلی میکس
ہیلی میکس
ہیلی میکس
ہیلی میکس

جو جہاز لنگر پر تھا اور جسکی طرف ٹیلیسٹکس اور نیٹھ جاتے تھے سو فیثیہ کا تھا اور آپیرس کو جاتا تھا جو افسانہ فیثیہ اس جہاز پر تھے انھوں نے ٹیلیسٹکس کو صر سے فیثیہ کے سفر میں دیکھا تھا

لیکن دیامین پر تانتھا اسلے کھمی طرح نہیں بھانا جب بیٹر جہاز سے اتنا نزدیک ہوا کہ آواز سنی جاسکے تب پانی سے سر اٹھا کے بلند آواز سے کھارای فینٹیشہ والو تم جو سب اقوام کے تکلیف زدوں کی مدد کرتے ہو ہم دو سافرون سے اپنی مدد کا انکار کر دینا چکی زندگی تمہارے رحم پر ہنصر ہی اگر گھو دیوتاؤں کی کھنڈھی تنظیم منظور ہو تو تمکو جہاز پر چڑھا لو اور ہم جہان جاؤ گے تمہارے ساتھ پہلین کے حاکم جہاز نے فوراً جواب دیا کہ تم کھو غوثی سے سوار کر لیگے بدھنور نہیں کہ کھو بھانین مرث ہی کافی ہی کہ تم آدمی ہو اور تکلیف میں ہو پھر حکم دیا تو دونوں کو جہاز پر چڑھا لیا۔

جب وہ جہاز پر چڑھے تو ایسے تھکے ہوئے اور بیدم تھے کہ ببول کہتے تھے نہ چل سکتے تھے کیونکہ بہت دیر سے پیر رہے تھے اور لہروں سے مقابلہ کر رہے تھے مگر بند کچ ہوش میں آئے تو آنکھوں نے نئے کپڑے دے سوچنے کیونکہ انکے کپڑے پانی سے بھیک کر بھاری ہو رہے تھے اور جا بجا پھٹ بھی گئے تھے جب آنکھوں نے کی طاقت ہوئی تو ابل فینٹیشہ آنکے گرد مجتمع اور آنکھاسا سمجھنے کے شتاف ہوئے حاکم نے پوچھا تم اس جزیرے میں کیسے گئے جس سے آتے ہو یہ ایک دیہی کے قبضے میں ہی جو کسی مرد کو وہاں آنے نہیں دیتی علاوہ اسکے اسکے گرد چٹانیں ہیں جو پیشہ ایسی خوفناک لہروں کی ٹکر کھاتی ہیں کہ کوئی بلاتا ہی جہاز آنکھوں کو نہیں جاسکتا بیٹر نے جواب دیا کہ کھو ایک طوفان وہاں لیگیا تھا ہم بھانینجا کے یونانی ہیں جو ایک جزیرہ ہی اور ابہر جس سے دور نہیں ہی جہان تم جاتے ہو اور اگر تم اس جزیرے کے کنارے سے کہ تمہارے راستے میں ہی گلو گے تو ہم تمہارے بند رہی کے کنارے پر اترنے سے خوش ہو گئے وہاں سے اجمعا کہ کو پھننے کا بندوبست کر لیگے اور تب ان لوگوں میں داخل ہوئیے لئے جو دنیا میں عزیز ہیں تمہاری مروت و انسانیت کے ممنون رہیں گے۔

ٹیلیکس خاموش تھا اور دونوں کی طرف سے بیٹر ہی جواب دیتا تھا ان تصوروں سے جو اسے ٹیلیکس کے جزیرے میں کئے تھے اب اسکی عقل زیادہ ہو گئی اپنا اعتبار نہ کرتا تھا اور خود کو خود سے وائٹ کی ہدایت کا اس قدر محتاج جانتا تھا کہ جب بیٹر کی صلاح پوچھنے کا موقع نہیں ملتا تھا تو اسکی نظر وہی صلاح پوچھنے کی کوشش کرتا تھا۔

فینٹیشیا نے ٹیلیکس کی خاموشی دیکھے اسکی طرف غور سے دیکھا اور سوچا کہ میں اسکو پہلے دیکھا ہی لیکن کوئی شناخت کی خاص بات خیال میں نہ گذری تو پوچھا کہ تو نے مجھکو کبھی پہلے دیکھا ہی کیونکہ

ہینئر

فینٹیشیا

فینٹیشیا

ہینئر

شرفاٹ

ہینئر

شرفاٹ

ہینئر

ہینئر

ہینئر

ہینئر

فینٹیشیا

ہینئر

میں سوچتا ہوں کہ میں نے تمکو پہلے ہی دیکھا ہی تیری صورت سے نا آشنا نہیں ہوں اول نظر میں مجھکو ایسا خیال ہوا تھا لیکن یہ یاد نہیں رہا کہ میں تمکو کہاں ملا تھا شاید تیری یاد میری یاد کو مدد کرے گی کیس نے فوراً اشتعال حیرت و فرحت سے جواب دیا کہ پہلے ہی جو خیال مجھے دیکھا کچھ بھلا ہو اتم مجھے خوب یاد ہے کہ میں نے تمکو دیکھا ہی لیکن یہ یاد نہیں ہے کہ مصر میں دیکھا یا قیصر میں وٹھ بٹھالیی حاکم مصر اور قیصر کا نام منکر مثل اس شخص کے جو صبح جاگ کر بتدریج اور گویا بہت دور سے خواب کی آن صورت ہمارے غائبہ کو جو رات کے سایوں کے ساتھ غائب ہو جاتی ہیں پھر خیال میں لاتا ہی کا ایک ہوش میں آکر کچا راتو ٹیلیکس ہی جسکے ساتھ ناریل نے مصر سے واپس آئے ہوئے دوستی کی تھی میں اسکا بھائی ہوں جسکا ذکر ہیک اسے تمھ سے کیا ہوگا جب قیصر سے چلے تھے تو میں نے تمکو اسکے ساتھ چھوڑا تھا میں ضرور ڈھینگا کہ گویا تمھو پر کئیوں کے ستونوں کے پاس دریا کی دور و دراز حد و پر ایک مشہور ملک ہوا سٹے جو کہ تمکو دیکھا ہی تھا عجیب نہیں ہے کہ تمکو اول دید پر اچھی طرح نہیں پہچان ٹیلیکس نے کہا میں معلوم کرتا ہوں کہ تو آج واپس ہی میری تمھ سے ذاتی ملاقات نہیں تھی لیکن میں نے تیرا ذکر ناریل سے بہت سنا ہی اسکا حال تمھ سے سنا تمکو نہایت خوشی ہوگی کیونکہ تمکو اسکی یاد بہت بہت عزیز ہو گیا وہ اب تک قیصر میں ہی اسکو گلیٹین کے ظلم اور اشتباہ سے کچھ تکلیف تو نہیں پہنچی آئیڈ وائٹ نے قطع کلام کر کے کہا ائی ٹیلیکس بھئی اب تمھ سے ایسے شخص کی سپرد کیا ہو جو علی تدریقات اس ہر دلی کے لایوں ہی میں تمکو آتے ہیں جانے سے پیشتر امتیحا کے کے کنارے پر آتا رہا اور تو ناریل کے بھائی میں ناریل سے کہ محبت نہ دیکھے گا یہ بات کہتے ہوئے اسنے اوپر کو نظر کی تو دیکھا کہ جس ہوا کے واسطے ٹھہرے تھے سو اب چلنے لگی ہو اسلئے فوراً انگرا آٹھانے کا حکم دیا بادبان ہوا کے رخ پر پڑھائے اور ڈانڈ ہلانے لگے۔

تب آئیڈ وائٹ ٹیلیکس اور قیصر کو علیحدہ لگیا اور ٹیلیکس سے کہنے لگا کہ اب میں تیرا شوق پورا کر رہا ہوں کہ اب گلیٹین کا ظلم نہیں رہا اس ظالم سے رحم دل دیوتاؤں نے دنیا کو نجات بخشی جیسے وہ کسی آدمی کا اعتبار نہیں کرتا تھا دیسے کوئی آدمی اسکا اعتبار نہیں کرتا تھا نیک آدمی غنیہ آہ پر قانع تھے اور خود کو اس ظلم سے بچھپاتے تھے کوئی کام اسکے فلان نہیں کیا چاہتے تھے بدوں نے سوچا کہ اسکی جان لینے کے سوا اپنی جان بچانے کی کوئی صورت نہیں ہے قیصر میں کوئی شخص ایسا تھا جسکو اسکا اشتباہ پیدا

دیلو می کس

دیلو می کس
فینو سیٹا

دیلو می کس

دیلو می کس
نا ریل

دیلو می کس

دیلو می کس
نا ریلدیلو می کس
دیلو می کسدیلو می کس
پیمم لیم

دیلو می کس

دیلو می کس
دیلو می کس
نا ریلدیلو می کس
دیلو می کس
پیمم لیم

دیلو می کس

دیلو می کس

کرنے کا خطرہ ہمیشہ نہ رہتا ہوا اور اس خطرے میں دوسروں کی نسبت اس کے محافظ زیادہ تر رہتے تھے چونکہ اس کی زندگی اس کے ہاتھ میں تھی اس لئے اس کے اختیار کے موافق آنے ڈرتا تھا اور ذرا سی بے ہمتی پر آنکھ اپنی سلامت پر زار کرتا تھا اس لئے اس کی حفاظت کی تلاش نے اس کی عافیت کو ناممکن الوصول کر دیا لوگ جنکے ہاتھ میں اسے اپنی جان رکھی تھی خود اس کے اشتباہ سے خطرہ دوامی میں مبتلا تھے اولیس خوفناک حالت سے بچنے کے واسطے صرف یہی تدبیر تھی کہ اس کے اشتباہ کے نتائج کو اس کے مرگ سے روکین مگر جسے پہلے اس کو دفع کرنے کا ارادہ کیا سو وہ ناپاک ایستار بی تھی جس کا ذکر تو نے آگے سے اکثر سنا ہے وہ ایک تیر کے جوان پر بدرجہ غایت عاشق تھی جو بہت مالدار تھا اور جس کا نام جوزر تھا اور جس کو وہ سخت پر بٹھانے کا ارادہ رکھتی تھی اس ارادے کی تعمیل آسان کرنے کے لئے اسے بادشاہ کو بھگایا کہ تیرے دو لاکھ تین سو تیس ہزار روپے کے فیڈا ایل نے تیری جان بینی کے واسطے بقیار ہو کے تیری جان لینے کے لئے ساڈل کی ہے اور اس تصور کے ثبوت کے واسطے جھوٹے گواہ بنائے اور اس کجغت ظالم نے فیڈا ایل کو نفل کر لیا اور اس کے دو سر بیٹے تیلز کو یونان کے طریقے اور علم و ہنر سکھانے کے بہانے سے ساساں کو بھجوا دیا لیکن درحقیقت اس واسطے کہ ایستار بی نے بادشاہ کو بھگایا تھا کہ اس کو باہر بھیج دینا ضروری تھا تاکہ دو سرے ناخوش لوگوں سے سازش نہ کرے جس جہاز پر وہ سوار ہوا تھا اسے بندر کو چھوڑا وہی تھا کہ دغا باز اور ظالم ایستار بی نے جو لوگ اس کے چلانے پر مقرر تھے ان کو رشوت دیکر تجویز کی کہ انھوں نے رات کو جہاز ڈوبو دیا اور اس جوان شاہزادے کو دریا میں ڈال کے اپنی جان پیر کے اور زور قوت میں سوار ہو کے بچا لی جو اس کام کے واسطے وہاں سے مناسب فاصلے پر موجود کھلے تھے۔

اس عرصے میں ایستار بی کا عشق کسی سے پوشیدہ نہ تھا کہ صرف پگلی لین سے مخفی تھا جو شہزادہ سمجھتا تھا کہ میں ہی اس کا راج عشق ہوں اور جو نسیم کی سرکوشی کو بھی خوف اور بے اعتباری سے سمجھتا تھا سو اس فاش عورت پر نا بینا یا نہ اور جا بلانہ اعتبار رکھتا تھا لیکن جب وقت عشق نے اس کو اسکے فریب کا طبع کیا تھا اس کو طبع نے اس بات کی ترغیب دی تھی کہ کسی بہانے سے اس کے مشوق جوزر کو ہلاک کرے تاکہ اس کی دولت اپنے قبضے میں آئے۔

لیکن جب اشتباہ اور حرص پگلی لین کے دل میں با یکدیگر شریک ہو رہے تھے تب ایستار بی نے اس کی تباہی کی تجویز کی تھی اسے سوچا کہ شاید میرا تعلق جوزر کے ساتھ اس کو ظاہر ہو گیا ہو اور اگر

رے ساربی

دھار، جویا

فیدائیل

فیدائیل

بیلوچر
ساپاسی
رے ساربی

رے ساربی

رے ساربی

پیگمیلیون

جویا

پیگمیلیون
رے ساربی

جویا

ظاہر نہیں ہوا تو صحن اسکی طرح اسکے قتل کو کافی ہوا اسلئے ایک خط بھی ضائع کرنا نہ چاہا وہ دیکھتی تھی کہ دربار کے تمام بڑے بڑے خاص ام اس کے خون سے ہاتھ رننے کو تیار ہیں اوسینی تھی کہ ہر روز نئی سازش ہوتی ہی کچھ بھی کوئی ایسا نہ پاتی تھی جسکو اپنے ارادے کا راز دار کر سکے اور اپنی جان اس کے ہاتھ میں نہ رکھے اسلئے اس نے پکلیکن کو زہر سے مارنا اور خود اسکو زہر دینا چاہا۔

پیمائلیشن

پیمائلیشن

پکلیکن کا یہ عام دستور تھا کہ کھانا عورت میں اس کے ساتھ کھاتا تھا اور کھانا اپنے ہاتھ سے پکاتا تھا اپنے ہاتھ کے سوا کسی کے ہاتھ کا اعتبار نہ تھا اور جب بیٹھ کر کھاتا تھا تب خود کو اپنے گل کے ایک نہایت مخفی مکان میں بند کرتا تھا تاکہ کوئی اسکو دیکھے نہ کسی پر اسکی دہشت ظاہر ہو نہ وہ دسترخوان کی لغتوں سے محفوظ ہوتا تھا اور نہ وہ چیز کھاتا تھا جو اپنے ہاتھ کی پکائی ہوئی نہیں ہوتی تھی سطح باورچی گرمی کی نفاس و لطافت ہی کے استعمال سے محروم تھا بلکہ شراب و نان و نمک و روغن و شیر اور سب دوسری معمولی غذا سے بھی بے نصیب رہتا تھا صحن آن میوون پر گزرتا تھا جو اپنے باغ سے اپنے ہاتھوں سے چھتا تھا یا لسی بیج و ترہ کھاتا تھا جو اپنے ہاتھ سے ہوتا اور پکاتا تھا کوئی عرق و بخور نہیں پیتا تھا سوا اس پانی کے جو اپنے ہاتھ سے ایک پتے سے سمٹا تھا جو اس کے گل میں ایک طرف بنا ہوا تھا اور جسکی گنجی اپنے پاس رکھتا تھا اور اگرچہ ایسا ثرابی پر اسکا آنا اعتبار تھا لیکن اس کام میں اسکی طرف سے بھی احتیاط کم نہ رکھتا تھا ہر ایک شی جو دسترخوان پر آتی تھی سو اپنے سامنے آپ پکھنے سے پہلے اسے کھلاتا تھا اور پکاتا تھا تاکہ معلوم ہو کہ اس میں زہر تو نہیں ملا یا ہوا اور وہ بھی اس کے بعد زندہ نہ رہنے پائے مگر ایسا ثرابی نے اس احتیاط کو بے اثر کر دیکھنے لئے یہ تدبیر کی کہ ایک بڑھیا سے جو اس سے زیادہ تر بد ذات تھی اور جسکا اس موقع پر اعتبار کرنے میں اس نے شک نہ کیا تھا کیونکہ وہ آگے سے اس کے عشق سے واقف تھی تھوڑا تر باق منگالیا اور اس طرح بادشاہ کو زہر کھلانے کے خطرے سے جسکے ساتھ آپ کھانے میں شریک ہوتی تھی بچے کا بند و بست کر کے اپنے ارادے کو یوں انصرام دیا۔

ہستیاوی

ہستیاوی

جب وہ اپنے دسترخوان پر بیٹھتے تھے تب اس بڑھیا نے اس کمرے کے دروازے پر آکر غور کیا بادشاہ کو ہمیشہ مقولی کا اندیشہ رہتا تھا اسلئے بہت ڈرا اور خود دوڑ کر دروازے پر گیا تاکہ دیکھے کہ بند ہی یا نہیں وہ بڑھیا اپنا کام کر کے چلی گئی اور بادشاہ متعجب سا کھڑا رہا نہایت دریافت کر سکا کہ یہ کیا شور تھا جو سنا تھا اور نہ دروازہ کھول کر اپنا شک رفع کر سکا تھا ایسا ثرابی نے اسکو تقویت دی اور گے لگا باؤ

ہستیاوی

کھانا کھانے کو مجبور کیا جب وہ ڈر کر دروازہ پر گیا تھا تب اس نے اس کے طلائی پیالہ میں زہر ڈال دیا تھا پکلیں نے اپنی معمولی احتیاط کے ساتھ اول وہ پیالہ اس کے ہاتھ میں دیا اس نے اس تریاق کے اعتبار پر جو پہلے کھایا تھا بخون پیات پکلیں نے آپ پیا اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد بالکل بیہوشی کی حالت میں ڈوبا اور طلائی جو جانتی تھی کہ اگر ذرہ سا بھی شک ہو گیا تو خنجر میرے سینے میں مار کر ہلاک کر گیا اور ابھی اسے ہوش میں آئیگی طاقت تھی مگر ہوش میں نہ آیا تھا ایسا ثار بی نے اپنے کپڑے پھاڑے اور بال نوچے اور زور سے نعرے مارے اور بادشاہ کو اپنی آغوش میں لیا سینے سے لگا یا اور اس پر دریا سے اشک بہا یا جو ہمیشہ اس کے حکم میں تھا لیکن جب اس نے دیکھا کہ اس کی طاقت جاتی رہی اور حالت نزاع غالب ہی اسے بردہ ڈال دیا اور اسکان محنت روکنے کے لئے خود اس پر گرمی اور اس کا گلہ گھونٹا پھر اس نے خاتم شاہی اس کی انگلی سے نکالی اور اس کے سر سے تلخ اتارا اور یہ دونوں جو زہر کی نذر کئے جھکو اسے اسی واسطے پہلے سے اندر نکالیا تھا وہ سوچتی تھی کہ سب شریک میری اس خواہش کے انصاف میں مدد کریں گے اور میرا عاشق بادشاہ ہونے سے محروم نہ رہے گا لیکن وہ جو بڑی جانفشانی سے اپنی تعظیم ادا کرتے تھے سب کے سب بدذات اور زہر دوست اور ناکارہ تھے جو صاف محبت کے لالین تھے اور جو سوا بے بہت ہونے کے دشمنوں کے ڈرے ایسا ثار بی کی مدد کرنے سے بھی ڈرتے تھے علاوہ اسکے اس کے فریب اور ظلم زیادہ ترمیم تھے اور سب اپنے اپنے سچاؤ کے واسطے اس کا مذاق چاہتے تھے اس وقت محل میں ایک نہایت کشور و شر پیدا ہوا کچھ سنائی نہ پڑتا تھا سو اس بات کی تکرار کے کہ بادشاہ مر گیا بعض ترسان و لرزان کھڑے رہے بعض نے ہتھیار اٹھائے ہر ایک اس موقع پر خوش ہوا مگر پنجون سے ڈرتا تھا یہ خبر افواہا تمام شہر میں پھیل گئی وہاں کوئی ایسا تھا جس کو اس بادشاہ کے مرنے کا افسوس پیدا ہوا ہو کیونکہ اس کا مذاق جو جب آزادی و اطمینان عام تھا۔

تاریخ نے ایک ایسے ناگمانی اور مبیب وقت سے حیران ہو کر پکلیں کی مصیبت پر رحم کھایا اگرچہ وہ اس کی بدیون سے نافر تھا تاہم وفادارانہ افسوس کھانا تھا کہ اسے ایسا ثار بی کا بھید اور غیور واجب اعتبار کر کے خود کو تباہی میں ڈالا اور بادشاہ کو کا سا کام کرنے اور رعایا کا مایا پ بننے کے بدلے ظالم اور سب کا مردود و زہر فر ہونا پسند کیا اور اس کو ریاست کے فوائد کا بھی لحاظ تھا اس نے اسے جھٹ پٹا ایسا ثار بی کی تدبیر و کنور و کنے کے واسطے ملک کے دوستوں کو جمع کیا کیونکہ اس کے ہاتھ میں اختیار کار ہنا ملک کو

پیمین

پیمین

پیمین

پیمین

پیمین

پیمین

پیمین

پیمین

نہایت خطر کا بلکہ پکلیٹین کے ہاتھ میں تھا اس سے بھی زیادہ تر ضرر کا باعث تھا۔

پیغمبرِ لیلین

نارین، وینو

رستادہ

کیر

پیغمبرِ لیلین

میری

کیر

نارین

نارین

وینو، نارین
رپر

نارین

وینو

وینو

نارین

وینو

وینو

نارین جاننا تھا کہ بلیز رٹو با نہیں ہر جب وہ دریائے گرا یا گیا تھا اگرچہ ان کمبٹون نے اس کا ڈوب جانا سمجھا تھا جنہوں نے ایسا ریل کی کو اس کی وفات کی اطلاع دی تھی لیکن اس نے نار کی شب کے پہلے سے خود کو پیر کے بچا یا اور کر کے بعض سو دا گرون نے رحم کھا کر اس کو اپنے ہمار پر سوار کر لیا اس کو یقین ہو گیا تھا کہ میری تباہی نظر تھی اور پکلیٹین کے ظالمانہ حسد اور ایسا ریل کے بیباکانہ فربہ کا بھی اندیشہ تھا اس لئے وہ اپنے باپ کی حد و دین نہیں آیا لیکن سر یہ کے کناروں پر آوارہ رہا جان کر تھ والے جنہوں نے اس کو ہمار پر چڑھا یا تھا اس مار گئے تھے اور بھیڑیوں کا گلہ چرا کے نمودار کھانے کو یا تار مار مار کر خود کو اس نے موقع پا کر ناریل کو اپنی حالت سے مطلع کیا اس یقین سے کہ وہ اس کے حالات اور جان کا محافظ ہو گا کیونکہ اس کی نیکی کا بار ہا اتھماں ہو چکا تھا ناریل اگرچہ اس کے باپ سے کہی بار بدسلوکی دیکھ چکا تھا تاہم اس کو نظر شفقت سے دیکھتا تھا اور اس کے فوائد پر کمر خیال نہ رکھتا تھا لیکن ایسا کام کرنے میں خود کو روکتا تھا جو اس کے باپ کے ساتھ وفاداری میں فرق لگائے اور اس لئے حتی المقدور اس کو مصائب پر شاکر رکھنے میں کوشش کرتا رہا۔

بلیز نے ناریل سے یہ درخواست کی تھی کہ جب میرا تیر میں آنا مناسب معلوم ہو تب آگیا کوٹھی بطور نشانی کے میرے پاس مسجد بنا لیکن ناریل نے اس کے باپ کی حیات ایسا کرنا مصلحت نہ سمجھا کیونکہ اس میں دونوں کی واسطے خطر تصور تھا اس واسطے کہ اس ظالم کی محققانہ نگرانی ایسی تھی کہ کسی کی ہوشیاری یا کوشش اس سے چھپ نہ سکتی تھی لیکن جب یہ بدبختی اس پر نازل ہوئی جس کا وہ سخت تھا تب ناریل نے انگوٹھی بلیز کے پاس بھیجی بلیز نے فوراً روانہ ہو کر جو وقت عام شہر میں یہ بات دریافت کرنے کے لئے نہایت پریشانی اور سیرانی کی حالت میں گئے کہ کون تخت نشین ہو گا شہر کے دروازے پر داخل ہوا اس کو سب خاص عام نے ہانا اور بچانا اور قبول کیا وہ اس کو جانتے تھے نہ اس کے باپ کی خاطر سے جو نفور عام تھا بلکہ اس کی محبت کی غلبہ اور اس لوٹی کے سبب اور اب اس کی مصیبتوں نے اس کی خوبصورت تازہ جلانہی جو بڑے فائدے کے ساتھ ظاہر اور خاص و عام کو باعث میل خاطر ہو گئی۔

ناریل نے رعایا کے سرداروں کو اور دربار کے بزرگوں کو اور فریشتہ یائی بڑی دیہی کے پوجاریوں کو فراہم کیا انہوں نے بلیز کو شل اپنے بادشاہ کے سلام کیا اور یقینوں نے فوراً اس کو خوشی کے شور مچا

در بیان بادشاہ کے لقب بملقب کیا یہ آواز ہاے خوشی ایستار بی نے محل کے نہایت اندرونی مکان میں حسین جہان وہ اپنے بے ہمت اور بدنام آشنایوں کے ساتھ چھپی ہوئی تھی اسکے سب خوشامدی اور چالپوسی بدکار اور بد اطوار جو گیلیئن کی زبست میں اسکے ساتھ ہو گئے تھے اب اس سے کنارہ کش ہو گئے کیونکہ بد بد سے ڈرتے ہیں وہ انکو اعتبار کے قابل نہیں سمجھتے اور اسلئے نہیں جانتے کہ وہ ہانتیا رہیں خراب طریقے والے خوب جانتے ہیں کہ جو خراب طریقے والے ہیں اختیار کو کیسا خراب کرتے ہیں اور کمان تک جو رطل چھلاتے ہیں بلکہ جانتے ہیں کہ انکی جگہ پر اچھے مقرر ہو جائیں کیونکہ وہ انھوں سے گواہید انعام نہیں رکھتے تاہم جانتے ہیں کہ نقصان سے محفوظ رہیں گے اسلئے ایستار بی کا ساتھ سب سے چھوڑ دیا صرف وہی بذات اس کے ساتھ رہے جنکو دوسرے فریق کے ساتھ رہنے پر امید محفوظیت تھی۔

وہ محل میں زبردستی داخل ہوئے تصور وارناستقل اور پرخون ہوتے ہیں تاب مقابلہ لاسکے اور سبھاگ اٹھے ایستار بی نے کنیز کے بھاگنا چاہا لیکن ایک سپاہی نے جو اسکو جانتا تھا اس کو چپا نا اور کپڑا لیا اور بڑی شکل سے لوگوں کو اسکے بڑے بڑے کرنے سے روکا پیلے سے اسکو گرا کے فرش پر گھسیٹ رہے تھے نابیل نے انکے ہاتھوں سے اسکو چھوایا تب اسنے عرض کی کہ میں جیلز سے کچھ کما چاہتی ہوں اس امید سے کہ اسکو اپنے مستحق فریفتہ کر دینی اور کچھ ضروری حالات بنانے کے اقرار سے شفیقتہ بنایں اسکی عرض سننے سے انکار نہ کر سکا وہ اسکے رو برو آئی اسکی صورت سے ایسی شرم و حیا ظاہر تھی کہ اسکے حسن کو نہی طاقت بخشی تھی اور غضب کو رحمت و شفقت سے بدل سکتی تھی اس نے نہایت ناز کا نہ اور دلربا نہ خوشامدی سے عرض کی اور اسکے باپ کی خاک کی قسم دی کہ مجھ پر جسکو تیرا باپ ایسی محبت سے چاہتا تھا رحم لا دیوتاؤں سے التجا کی اس طرح پر کہ گویا آنکھ بھان لفظ کی نذر گزار رہی تھی اور آنکھوں سے آنسو بہا رہی تھی اس جوان بادشاہ کے آگے زمین پر ساجدانہ گری اور عاجزانہ اسکے رانوں سے لپٹی لیکن جیون ہی اسنے سوچا کہ میرے فرہوں نے سپر اثر کیا ہو تو اسکو اسکے نہایت ایماندار اور وفادار نوکروں کے ساتھ بدگمان کرنے میں کچھ باقی نہ رکھا اور نابیل کو گیلیئن کے مارنے اور خود کو بچاے بنایں بادشاہ کرنے کی تحت دی اور یہ بھی کہا کہ وہ مجھکو بھی زیر دیا جاتا تھا جو اور اس طرح ہر ایک دوسرے شخص کو جسکو جانتی تھی کہ دوست نیکی ہو قسم کیا اور اسید کی کہیئے اسکا باپ بخشی دیئے اعتبار تھا ویسے بنایں بھی ہو گا لیکن اس جوان بادشاہ نے اسکے جیلے اور کینے سے نفرت اور

رستارہ

جوزر

پیغمبر

رستارہ

رستارہ

نابیل

پتوچر

بیلوچر

نابیل
پیغمبر

پتوچر

پتوچر

حقارت کر کے اسکو روکا اور اپنے سپاہیوں کو بلایا وہ اسکو فوراً قید خانے میں لے گئے اور کئی شخص جو اپنے تجربے اور عقل کے باعث سے مشہور تھے اسکے چال و چلن کی تحقیقات پر مقرر کئے۔

پیرمیلین

فیملیاریا

انھوں نے متفرقہ دریافت کیا کہ اسنے پہلے گیلیلیں کو زہر دیا تھا اور پھر اسکا گلا گھونٹا تھا اور یہ کہ اسکی تمام زندگی علی الاضطرار تقصیرت مہیبہ کا باعث رہی تھی اسواسطے اسکو سب سزا سے سخت ترین جو قوانین غنیمت کے مطابق ہو سکتی تھی سبھا اور ہلکے میں ہلانے کا حکم دیا تھا لیکن جیون ہی اسنے دیکھا کہ اسکے تمام تصور معلوم ہو گئے اور اسکے منصف سختی پر بین اس تمام غلطے کو جو اسکے دل میں بھرا تھا ظاہر کیا اور فوراً زہر کھالیا جو اسنے اپنے پاس چھپا رکھا تھا صرت اسنے لگا کر اسکو سزا سے تکلیف ناکا کا حکم ہو تو اسکے وسیلے سے موت جلد حاصل کرے جو لوگ اسکے گرد تھے انھوں نے دیکھا کہ وہ تکلیف بت نہ پاری جو بددعا سایش اسنے اختیار میں تھی انھوں نے دینی چاہی لیکن اسنے کچھ جواب نہ دیا اور اسنے کیا کہ میں کسی کی مدد نہیں چاہتی پھر انھوں نے پاک دیوتاؤں سے اسکے واسطے دعا مانگی جبکہ غضب اسنے نازل ہوا تھا لیکن اسنے ناسنت اور پشیمانی کے عوض آسمان کی طرقت اشتمال نفرت اور سخت سے دیکھا گیا اسنے انکی صفات کی حقارت کی اور اسکے انتقام کو ناجائز سمجھا۔

اب اسپر حالت نزع طاری ہوئی اور مہینے وقت بھی اسکی صورت پر صرت ناپاکی اور زنگلی ظاہر تھی اسنو بصورتی کا کچھ نشان نہ رہا جو بتوں کے حق میں مملک ہوئی تھی ہر ایک غولی غائب ہوئی اسکی آنکھیں جن پہلے سے موت کا ہاتھ بھاری تھا دھندلا دھندلا ہو گئیں لیکن اسکے ہونٹ ابٹھے اور منہ پھٹ گیا اور تمام صورت بگڑ گئی زردی چھا گئی اور بدن سرد ہو گیا لیکن تو بھی کبھی کبھی ایسی جو تک پڑتی تھی گو باجی لکھی لیکن یہ صرت اس تکلیف کا اظہار تھا جو اسکو آہ اور نالوں سے جگاتی تھی مگر آخر اسنے ان سب کو جو اسکے پاس کھڑے تھے لایان گھبراہٹ اور دہشت میں چھوڑ کر وفات پائی اور یگانہ اسکی گنگنا روح ان غم خیز مقاموں میں آتری جہاں ڈیناس کی بے درد لوکیان ہمیشہ ان ظروف کو بھرتی رہتی ہیں جو پانی نہیں رکھ سکتے اور جہاں ایک زمین اپنا پیہ پھرتا ہے اور ٹینیس بے فائدہ اپنی دوا می پائے اس آب سے بچا یا جا ہوتا ہے جو اسکے ہونٹوں میں بہہ نکلتا ہے اور جہاں سسپنس بیفائدہ محنت سے پتھر کو زور دھکتا ہے جو ہمیشہ پیچھے کو آتا ہے اور جہاں ٹینیس کرکس کو متواتر اپنے دل پر گوشت کھاتے ہوئے معلوم کرتا ہے جو کھس چلنے پر پھر تازہ ہو جاتا ہے۔

ڈیناس

لویکیان

ٹینیس

سسپنس
کرکس

بیلزرنے دیوتاؤ کو اس ظالمہ کنے ہاتھ سے مخلصی بخشنے کے واسطے پیشتر قربانیاں چڑھا کے اپنی
 ممنونی ظاہر کی اور گیلیلین کے طریقے سے مختلف طریقے کے ساتھ اپنی سلطنت کا آغاز کیا اب وہ بڑی محنت
 ترقی تجارت میں جو مدت سے رفتہ رفتہ کم ہو گئی تھی مصروف رہتا ہی بڑے بڑے کاموں میں تاریل سے
 صلاح لینا ہی تو بھی ہر ایک بات میں بے سوچے اسکی صلاح پر عمل نہیں کرتا وہ حکومت کا انتظام آپ کرتا ہی
 ہر ایک کی حفاظت اپنے زیر نظر رکھتا ہی ہر ایک کی اسے سننا ہی اور پھر اپنی اسے سے جو بڑ کرنا ہی اسوقت
 اپنی رعایا کا مرجع تعظیم ہو رہا ہی اور اپنی رعایا کی محبت سے اپنی دولت کا مالک بن رہا ہی کہ اسکا باطلع
 سے اتنی دولت کا مالک انہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اسکی حدود میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ اگر سخت ضرورت
 کے وقت میں وہ اس سے کل مال اسکا چاہے تو بے تشدد دینے میں عذر کرے اسلئے جو کچھ وہ اپنی حالت
 کے پاس باقی رکھتا ہی سو درحقیقت زیادہ تر اسی کا ہی اس سے کہ ان سے لیکر اپنے پاس رکھے اسکو اپنی
 جسمی حفاظت کے سب احتیاط ہی ضرورت ہیں کیونکہ وہ برابر دشوار گزار حفاظت یعنی محبت عامہ سے محصور
 رہتا ہی اسکی بادشاہت میں کوئی رعیت ایسی نہیں ہی جو اپنے بادشاہ کے نقصان سے نہ ڈرتی ہو اور
 اسکو اپنا نقصان نہ سمجھتی ہو اور جو اسکے اور اسکے خطرے کے بیچ میں بڑ کے اپنی جان دینا نہ چاہتی ہو
 وہ خوش رہتا ہی اور اسکے ساتھ اسکی رعایا خوش رہتی ہی وہ اسے زیادہ لینے سے ڈرتا ہی اور وہ اسکو
 کم دینے سے ڈرتے ہیں اسکا اعتدال انکو مالا مال رکھتا ہی مگر اس مالا مالی سے وہ سرکش اور گستاخ نہیں
 ہیں کیونکہ وہ عادت سے مہنتی ہیں اور تجارت کے عاداتی اور اپنے قوانین کی پاکی قدیمہ کو قائم رکھنے
 میں مضبوط ہیں فیثشیم اب اپنی عظمت اور جہت کی بلندی پر پہنچا ہی اور اس عالم بہتری کے واسطے
 اپنے نئے بادشاہ کامرہوں ہی۔

تاریل اسکا وزیر جو اور اسکی عقل اور نیکی کا ظہیر ای ٹیلیکس اگر وہ اب تمھ سے ملے تو نہایت
 خوش ہو اور بہت سے تحائف دے اور تجھے بڑی دھوم دھام سے تیرے ملک کو پہنچائے اور پولیسینز
 کے بیٹے کو اپنے تھاکہ کے تخت پر بٹھا کے نہایت خوش ہوتا کہ ایسی ہی خوشی اس جزیرے میں پھیلے جیسی
 بیلزرنے سے تیرے میں پھیلی ہی اور میں بھی نہایت خوش نصیب ہوں کہ اسکے عوض میں تیری یہ خدمت
 کرتا ہوں۔

ٹیلیکس جسے ان حالات کا بیان بڑی خوشی سے سننا تھا اور جو اس شفیقانہ اور شائقانہ

بیلزرنے

پیرمیلیون

نارین

فینیسیا

نارین

تیلیمیکس

پولیسین

نارین

بیلزرنے

تیر

تیلیمیکس

ہندوہم

ہندوہم

کے لپسٹو

ہندیہکس

ہندیہکس

ہندیہکس

ہندیہکس

ہندیہکس

ہندیہکس

ہندوہم

ہندیہکس

ہندیہکس

ہندیہکس

ہندیہکس

ہندیہکس

ہندیہکس

ہندیہکس

دوستی سے کہ ایڈ وایم نے اسکی صحبت کے وقت آکے ساتھ ظاہر کی تھی زیادہ تر متاثر ہوا تھا یہی جو آ
 دیا کہ اسکو جوش منونی و مہربانی و قدر دانی میں اپنے سینے سے لگا لیا اب ایڈ وایم نے پوچھا کہ تو جزیرہ
 کیلپو میں کیسے آیا اور اسکے جواب میں ٹیلیکس نے خبر سے اپنے روانہ ہونے اور جزیرہ کیلپو میں پہنچنے
 اور تینتر سے ملاقات ہونے اور کرٹ کو جانے اور ایڈ وینٹس کی گریز کے بعد دوسرا بادشاہ پسند
 کرنے کی تمام بازیوں اور وینس کے انتقام اور اپنے جہاز کی تباہی اور کیلپو کی خاطر داری اور یوپی
 کے ساتھ اسکی حاسدی کا اور اس ساحل سے کچھ فاصلے پر ایک فینٹ بانی جہاز دیکھنے پر تینتر کا اسکو
 دریا میں گرانے کا تمام حال بیان کیا۔

پھر ایڈ وایم نے ایک عمدہ ضیافت دی اور اپنی خوشی کی تصدیق کے واسطے جو وسائل خوشی و بان
 موجود تھے سو بھی پیش کئے اس کھانیکہ دیان جو سفید کپڑے اور کپولوں کا تاج پہنے ہوئے فینٹ بانی نو جوان
 پروس سہ تھے وہ مقام مشرقی خوشبودار گوند کے جھلنے سے ہمک رہا تھا اسکے باجے والوں نے
 جنگو ڈانزیوں نے اپنی جگہ بٹھا یا تھا اپنے بربط کی صدا سنائی اس صدا کے دریاں اکیٹو آس
 جب تب اپنی بانسلی کی آواز ایسے سرون سے سننا تھا جو دیوتاؤں کے دسترخوان پر سنے کے قابل
 تھے اور خود آپا کو بھی شکر خوش ہوتا اور ترانہ اور ترنید اور دوسرے دیوتاؤں والی دریا
 کے ماتحت بانی پر حکومت رکھتے ہیں اور نامعلوم برون سے سفید لکونکے سب دیوبھی دریا کے آبی مقامات
 چھوڑ کے جوق جوق جہاز کے گرد سر دسٹنے کو پرتے ہوئے آئے کئی فینٹ بانی عجیب خوبصورت جوان
 عمدہ برون سی سفید ملل کے کپڑے پہنے ہوئے اس ملک کے طریقے سے بہت دیر تک ناچے پھر مصر اور یونان
 کے موقع مناسب پر تشریف کی تیز آواز ہوتی تھی جسکو لہریں دریا کے دور دور کے کناروں پر مہرانی
 تھیں رات کی خاموشی اور دریا کی جوشی اور پانڈ کی خوشماروشی جوں کے سطح پر تھر تھر تھی
 اور آسمان کی گہری نیلگوئی جہن ہزار ہا ستارے چمکتے تھے اس بہار کی غولی کی افزونی کا
 باعث تھیں۔

ٹیلیکس نے جو طبیعت کی تیزی اور رسائی میں موصوف تھا ان سب فرحتوں سے بہت حظ اٹھا
 تاہم اپنے دکھوانکی تاثیروں سے متاثر نہ ہونے دیا کیونکہ کیلپو کے جزیرے میں نہایت پریشانی اور
 بدنامی کے ساتھ اس بات کا امتحان ہو چکا تھا کہ جو ان آدمی کا دل بہت جلد بک جاتا جو اسے سب

خوش ہو گئی کسی ہی بے بہا حسین بے اعتباری اور ذہنت سے دیکھنا تھا اور تیز کی نظروں پر نظر رکھنا تھا کہ وہ آنکھوں کیسا بھٹتا ہے۔

مینر

میتھر آسکی حیرانی سے خوش ہوا مگر آسکو اپنا دیکھنا نظر نہ ہونے دیا لیکن آخر میں آسکی مڑکاوٹ سے متاثر ہو کے آسنے سسکرا کے کہا میں جانتا ہوں جس بات سے تو ڈرتا ہے اور یہہ ڈرنا تمہیں باعث عزت ہی کیلئے ہو گا۔ حد سے زیادہ نہ ہونے دے ممکن نہیں ہے کہ یہی خوشی میں تیرے واسطے چاہتا ہوں اس سے زیادہ تر خوشی تو نہ چاہے بشرطیکہ وہ خوشی ایسی ہو کہ جوش کو نہ بھڑکائے اور طبیعت کو نام واذ نہ کرے تیرے ہی فرحت کی چاہت کے تیرے دل کو کشادہ اور تازہ کرے یعنی ایسی کہ تمہیں خوشی کا حکم رکھے نہ ایسی کہ تمہیں کو اپنا محکوم کرے جو خوشی میں تیرے واسطے چاہتا ہوں سورج کو بھڑکائے درندہ گاد غضب پر نہیں لاتی لیکن آسکو ایک بڑی اور ملایم تاثیر سے نرم کر کے پاک اور صفات راحت پر لاتی ہے تو نے تکلیف اور خطر اٹھائے ہیں اور اب فرات و راحت ضرور ہوا سوائے اُمید و اہم کامنوں ہو کر ان خوشیوں کو جو وہ تجھے دیتا ہو منظور کر اور بڑے ٹیلیکس آسکو حاصل کر اور بے خطر اور بے حذر اس سے منتفع ہو عقل نہ سختی کہتی ہے نہ نرمی ایسی عقل خوشی کی بابا ہے کیونکہ وہی آسکو پاک اور پائدار کرتی ہے اور وہی لعب و طرب کو بھاری خیال اور ضروری محنت کے ساتھ ملانے کی طاقت رکھتی ہے وہ محنت سے خوشی کو تیز ہی سختی ہے اور خوشی سے محنت کو پھر طاقت دیتی ہے اور عقل چاہتی ہے کہ وقت خوشی اتنا خوش نہ ہونا چاہئے کہ شر مانا پڑے۔

ہیرویس
ہیرویس

میتھر نے یہ کلام کہلے اپنا بربط لیا اور ایسا بجا یا کہ ایک ہیو آس نے حیرت اور غربت سے متاثر ہو کے اپنا بربط اسے سے گرا دیا آسکی آنکھیں کھل گئیں چہرہ زرد ہو گیا اور اسکا اضطراب اور اضطراب اگر حاضرین کا خیال میتھر کے سبائے پر بالکل متوجہ نہ ہوتا تو سب کو ظاہر ہو جاتا دس دم لینے سے ڈرتے تھے کہ میتھر ہی آواز آسکے الحان میں شامل نہ ہو جائے اور آسکی دلچسپی قبول کو دگھٹائے اگر آسکو اسکے لاک کے تمام ہو چکے کا اندیشہ نہ ہوتا تو فی الواقع آس کو خوشی کا مل چل ہوئی کیونکہ میتھر کی آواز میں اگرچہ ملایم زبان نہ تھی تاہم وہ الحان کے کل اختلافوں سے بھری ہوئی تھی وہ برابر پر الحان اور ہر توان سخی اور ایسی طاقت اظہار رکھتی تھی کہ خیال کے کل وقایع بخوبی ظاہر ہوتے تھے۔

مینر
ہیرویس

مینر

مینر

جیپیٹر
مینر

آسنے پہلے جو تیز کی تعریف الہی جو سب دیوتاؤں اور آدمیوں کا بزرگ ہے اور بادشاہ ہے جو پھر تیرا کی صورت میں اپنے سر سے عقل ظاہر کی جو اس سے کہ وہی آسکا اکیلا اور دائمی چشمہ ہے جسکے آنکھوں سے

دلوں کے روشن کرنے کے واسطے جو اس کے لئے کشادہ رہتے ہیں مطلع نور میرے عقاب میں اسے ناساختہ
پاک کی ایک ایسی کوشش اور انکی نذر کی اور ضرورت کی ایک ایسی جوشش سے گائے کہ تمام حاضرین
نے خود کو اولیٰ کی بلندی پر اور جو پیر کے آگے بیٹھا دیکھا انکی آنکھیں بجلی سے بھی زیادہ ترنیز میں
پھر اسے نارسس کے نصیب کا راگ گایا جو اپنے حسن پر آپ عاشق ہو گیا تھا اور بیشہ ایک چشمے کے
کنارے پر بیٹھ کر برابر اپنے عکس کو اس پانی میں دیکھا کرتا تھا اور آخر میں بے اثر شوق سے مٹا اور ایک
پھول ہوا جو اب تک اس کے نام سے موسوم ہو یعنی زگس اور بعد اسکے اسے خوبصورت اہدونس کے مرگ
بے زمان کا راگ چھیڑا جو ایک خنزیر کے دانت سے مارا گیا تھا اور جس کے واسطے ویش جلا نہ کئے سے بیفانہ
گریہ وزاری کرتی رہی۔

سامعین کے شوق راگ کے مضمون کے مطابق تھے اسلئے درپردہ بصورت اشک ظاہر ہوتے تھے اور
اپنے انوس میں نہ ظاہر ہو سکنے والی خوشی پاتے تھے جب گانا بجا ناختم ہوا تاہن فیثیہ متعجب اور متحیر ہو کر
ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے ایک بولا کہ یہ درحقیقت آفیس ہوا اور یے اس کے احسان میں جن سے
وہ صحرائے وحوش کو سفر اور بہاروں اور دشتوں کو تحریک کرتا تھا اسطرح اسے سر جیس کو شیفہ کیا
تھا اور گزرتی تھیں اور ڈیٹا نیڈ کی حکیمو نکور کا تھا اور نامعلوم پلوٹو کے سینے کو رحمت ستا کر کیا تھا
جسے اس کو اپنی حد و دے خوبصورت پورٹس کو واپس لے جانے و یاد دوسرے نے کہا کہ یہ لیکس ایسا لو کا
بیٹا ہے اور نرس نے کہا کہ یہ نمودار یا پلوٹو لیکس بھی دوسروں سے کم حیران تھا کیونکہ وہ نہیں جانتا
تھا کہ نیٹر گائے میں بھی ایسا کامل اور ہوشیار اور ایکٹیو اس جواب بخوبی ہوش میں آ گیا تھا اپنا صاحب چھپا
کے لئے نیٹر کو رہنے لگا لیکن بولتے ہوئے شرما گیا اور آگے نہ بڑھ سکا نیٹر نے اسکی بغیر اسی دیکھی الا دوسرے
پر نہ ظاہر ہونے دی اور چونکہ وہ بول نہ سکتا تھا اسلئے آپ بول اٹھا اور اسکی لیاقت کے موافق تقریب
کئے اسکو نئی دینی چاہی مگر ایکٹیو اس کو تسلی نہ ملی کیونکہ اسے معلوم کیا کہ نیٹر اس سے بہ نسبت علم کے
جو دین بھی بڑھ کر ہو۔

اس انسان میں ٹیلیکس نے آئندہ ایم سے مخاطب ہو کر کہا کہ مجھے یاد ہے کہ جب ہم مصر سے ساتھ واپس آئے تھے
تب تو نے ذکر کیا تھا کہ میں نے ٹیکا کا سفر کیا ہے جیسا کہ وہ ملک ہے جسکی نسبت بہت سے عجائبات مشہور ہیں ایسے
کہ یقین میں نہیں آسکتے اسواسطے مجھکو بتا کہ وہ صحیح ہیں یا نہیں آئندہ ایم نے کہا کہ میں اس ملک کا حال

شونیمیس
سپیڈر
نارسیس

رہونیس

وینس

فینیسیا

فانیسیس

سہویرس

رکیتا
ہیڈ
آئیڈ

پریڈس

لینس، رپالو

رپالو

وینیسیا

میسر

رکیتا

میسر

رکیتا

میسر

رکیتا

میسر

رکیتا

میسر

رکیتا

تجھ کو خوشی سے سناؤں گا کیونکہ وہ تیرے سننے کے لائق ہوا اور جیسا مشہور ہو اُس سے زیادہ عجیب
 نہیں دریا ایک سیلاب ملک میں ہو کہ بتا ہی جہاں ہوا ہمیشہ مستقل ہو اور آسمان صاف یہ دریا جسے
 اپنے نام سے اُس کو نامزد کیا ہو سمندر میں ہر کئی لاکھ کے ستونوں کے پاس گزرتا ہو اُس جگہ سے بہت دور
 نہیں ہو جہاں سمندر نے اپنی حد توڑ کے ملک تارن کو ولایت آفریکہ سے علیحدہ کیا ہو یہ سرزمین ست جگہ
 کی تمام سیرانی رکھتی ہو سرمایین شمال کی ٹھنڈی نیوالی ہوا کبھی نہیں چلتی اسلئے وہ موسم مستقل ہو لیکن گرما
 میں مغرب کی تازگی بخش ہوا میں ہیشہ چلتی رہتی ہیں درون اور میڈانوں میں فصل دو چند ہوتی ہو
 کھیتوں کی باڑ لاریل اور انار اور یاسمن وغیرہ درختوں کی بنائے ہیں جو ہمیشہ ہرے اور پھولوں سے بھرے
 رہتے ہیں پہاڑ بھیڑی اور کبریوں سے چھائے رہتے ہیں جنگلی آؤں کو بہت عمدگی سے سب اقوام چاہتے
 ہیں اس خوشنما ملک میں کمی سونے چاندی کی کانیں ہیں لیکن باشندے سادگی سے خوش ہیں سونے
 چاندی سے نفرت رکھتے ہیں ان کو اپنی دولت میں داخل نہیں سمجھتے صرف اُس چیز کی قدر کرتے ہیں جو
 آدمی کو پہلی طبعی خواہشوں کے رفع کرنے میں مدد کرتی ہو۔

جب ہم پہلے ان لوگوں کے ساتھ تجارت کی تھی تب دیکھا تھا کہ بلونکے پھال چاندی اور سونے
 اور اکثر لوہے کے لاکے بناتے ہیں چونکہ وہ بیرونی تجارت نہیں کرتے روپیہ اشرفی کی ضرورت نہیں
 رکھتے وہ سب کے سب گلابی یا کاشٹھکاری کا کام کرتے ہیں کیونکہ اپنے درمیان علوم و فنون کا
 استعمال نہیں ہونے دیتے سوائے علوم و فنون کے جو فوراً ضروریات زیست کو کام آتے ہیں اور اس
 سبب یہاں علم و ہنر والوں کی تعداد کم ہو علاوہ اسکے بہت سے وہ لوگ جو کاشٹھکاری یا گلابی کا کام
 رکھتے ہیں سوائے ہنر جانتے ہیں جو سادہ اور کم خرچ والوں کو ضرور ہیں۔

عورتیں آؤں کا تنے یا اسکے کپڑے بنانے میں جو بہت عمدہ اور صاف ہوتے ہیں مصروف رہتی
 ہیں وہ روٹی بناتی ہیں اور کھانا بھی پکاتی ہیں اور اس کام میں ان کو تکلیف کم معلوم ہوتی ہو
 کیونکہ علی الخصوص سب لوگ میوے اور وودہ پر گذر کرتے ہیں گوشت کم کھاتے ہیں وہ بھیڑیوں
 کے چمڑے سے پنڈلیوں اور بانوؤں کے لئے ہلکی قسم کی پوشاک بناتی ہیں سوا اپنے خاوندوں اور
 لڑکوں کو دیتی ہیں عورتیں رہنے کے مکانات بھی بناتی ہیں سوا کفن کے میسے سے ہوتے ہیں اور موسمی
 چمڑے یا درختوں کی چھال سے چھائے جاتے ہیں اور اپنے گھروں کو بہت صفائی و درستی سے رکھتی ہیں

بیتس

ہکٹیلیٹ

گارفیس، پیمپیکا

تاریخ

انکے کپڑے بہت آسانی سے بنتے ہیں کیونکہ وہ انکی آب و ہوا معتدل ہوا لئے وے ایک نغیس سفید کپڑا پہنتے ہیں سو بدن کے انداز کے موافق نہیں بناتے بلکہ اُسکے گرد لپیٹتے ہیں اس طرح پر کلبی ٹشمن ہی پہناتی ہیں اور ایسی صورت بناتی ہے جیسی ہنسنے والا پسند کرتا ہے۔

مرد زمین جوتے ہیں اور اپنے گلوں کی سنبھال رکھتے ہیں اور دوسرے ہنر چکا وے استعمال رکھتے ہیں صرف وے ہیں جیسے وے لکڑی یا لوہے کے ضروری اوزار بناتے ہیں اور لوہے کو سوا کھانڈکاری کے آلات کے اور کام میں کم لاتے ہیں سب ہنر جو عمارت سے علاوہ رکھتے ہیں انکے نزدیک بقاء ہیں کیونکہ وے مکانات نہیں بناتے اس سے ظاہر ہے کہ انکو زمین کا زیادہ خیال نہیں ہے وے کہتے ہیں کہ آسپر ایسا گھر بنانا مجھ ہی جو ہماری عمر سے زیادہ رہیگا اگر ہم ہنر ورت موسم سے محفوظ رہیں تو کافی ہے دوسرے ہنر جنگی یونان اور مصر اور دوسرے ملکوں میں قدرتی جنون نے عمدہ زیست کے لوازم پیشا کر فراہم کئے ہیں وے انکو سخت اور غیاشی کا باعث سمجھ کر اُن سے نفرت رکھتے ہیں۔

جب کوئی اُن سے ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے جو عمدہ عمارات یا چاندی یا سونے یا نر و دوسری یا جڑاؤ سامان یا عمدہ خوشبو یا لذیذ کھانے اور باجے کے ساز بنانے کے علم جانتے ہیں تو وے یہ جواب دیتے ہیں کہ ایسے لوگ نہایت ناخوش ہتے ہیں کیونکہ اپنی عقل و منت خود کو خوار و خراب رکھنے میں صرف کرتے ہیں انکا قول ہے کہ یہ فضولیان جو لوگ کرتے ہیں انکو نام و اوست رکھتی ہیں اور تکلیف دیتی ہیں اور جو نہیں کرتے انکو فرب و ظلم سے اپنی تحصیل کی ترغیب دیتی ہیں کیا وہ فضولی اچھی ہے جو آدمی کو صرف بدی کھاتی ہے کیا اُن ملکوں کے آدمی ہم سے زیادہ تندرست و چست ہیں کیا وے ہم سے زیادہ جیتے ہیں یا بالکد بگر زیادہ متفق رہتے ہیں کیا وے ہم سے زیادہ آزادی اور راحت و منت پاتے ہیں بخلاف اسکے کیا وے آپس میں ایک دوسرے کے حاسد نہیں ہوتے کیا انکے دل خود حسد سے خراب نہیں ہو جاتے اور حرص و ہوا اور دہشت سے بچ و تاب نہیں کھاتے کیا وے ایسی خوشی کے نالایق نہیں ہوتے جو پاک اور سادہ ہو کیا یہ نالایقی اُن بیشمار مصنوعی خواہشات کا نتیجہ نہیں ہے جسکے وے غلام ہو رہے ہیں اور جسکے متعلق اپنی سب خوشی سمجھتے ہیں۔

ایڈ وایم نے کہا ان دور میں لوگوں کے ایسے خیالات ہیں جنہوں نے صرف قدرت کے مطالعے سے ایسی عقل حاصل کی ہے وے ہماری آرائش سے نافر ہیں اور یہ بات قابل اقبال ہے کہ انکی سادگی

میں کچھ ایسی چیز ہو جو محض دلربا ہی نہیں بلکہ بزرگی نام بھی ہو وے عموماً بلا تقیید مراضی رہتے ہیں افسر قبیلہ اپنے قبیلہ کا بادشاہ ہو یہ دسوز بادشاہ اپنے بیٹے پوتوں کو اگر وے کسی قصور کے مرتکب ہوتے ہیں تو سزا دینے کا اختیار رکھتا ہے لیکن اول اپنے قبیلہ سے صلاح لینا ہی درحقیقت سزا ان لوگوں میں شافو نادور و بجائی ہو کیونکہ طریقوں کی بے زبانی دل کی صفائی بدی سے نفرت اس ملک کی طبعی پیداوار ہیں ایسٹریہ جسکو کہتے ہیں کہ زمین کو چھوڑ کے آسمان پر گیا ہے اب تک ان خوشحال لوگوں میں پوشیدہ معلوم ہوتا ہے یہ لوگ مصفونکی ضرورت نہیں رکھتے کیونکہ سب عقل کی حکومت کے تابع رہتے ہیں وے سب چیزیں شاملات میں رکھتے ہیں کیونکہ پوشی و دودھ اور کھیت غلہ اور باغ میوے ہر قسم کے اس کثرت سے دیتے ہیں کہ جو لوگ ایسے کراچ اور متدل مزاج ہوتے ہیں انکو جدا گانہ ضرورت فراہمی نیل ہوئی ہے کہیں سکنت قیل نہیں رکھتے لیکن ان ہشت کے ایک حصہ کے جہان وے رہتے ہیں میوے کھا لیتے ہیں اور سبزہ چراگاہ میں تب اپنے خیمے دوسرے حصہ میں لیجاتے ہیں اسلئے یہ فائدے کا مقابلہ نہیں چاہتے بلکہ برادرانہ محبت سے مربوط رہتے ہیں جسکا کوئی امر مانع نہیں ہو یہ امن اور یہ اتفاق اور یہ آزادی جسکو دولت بیفائدہ اور خوشی فریبندہ کو چھوڑنے سے حاصل کرتے ہیں وے سب آزاد ہیں اور اسلئے برابر ہیں۔

रेडिया

صرف عقل اعلیٰ جو تجربہ دراز با خاص لیاقتوں کا نتیجہ ہو ان لوگوں میں علامت امتیاز کی سمجھی جاتی ہے قرب کی تحقیقات اور ظلم کی فریاد اور کچھ ہی کی بحث اور جنگ کی ہاسے ہو اس پاک سرزمین میں جسے خود دیوتاؤں نے اپنی خاص حفاظت میں رکھا ہے کبھی سننے میں نہیں آتی ہیں یہ زمین خود انسان سے کبھی آلودہ نہیں ہوئی بلکہ خون میوان سے بھی شافو نادور تر ہوئی ہوگی جب یہاں کے باشندوں سے جنگل سے غریز و فتوحات متواتر و مفتوحی ممالک کا ذکر کیا جاتا ہو میا دوسرے ملکوں میں ہوتا ہے تو وے تعجب سے حیران ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا آدمی جلد نہیں مرتے ہیں جو قتل دوسرے کا پسند کرتے ہیں کیا کوئی آدمی زندگی کی کوتاہی سے ناواقف ہو اور جو واقف ہو تو کیا زندگی کو طویل سمجھتا ہو کیا ایسا سوچنا ممکن ہو کہ آدمی دنیا میں صرف خرابی پھیلانے اور ایک دوسرے کو تکلیف دینے اور تباہ کرنے کو آیا ہو باشندگان جیٹیکا نہیں سمجھ سکتے کہ وے فتوحانہ کا نام کیسے پاتے ہیں اور کیونکر سراہتے ہیں جو بڑے بڑے بادشاہوں کو مفتوح کرتے ہیں وے کہتے ہیں کہ دوسرے کی حکومت میں

वेदिका

خوشی بھنی دیوانگی ہو کیونکہ اسی حکمرانی ایک کارخانہ نشانی ہو لیکن دوسروں پر سنا کی مرضی کے غلام خوار
حکمرانی اس سے بھی زیادہ دیوانگی ہو مرد و عاقل جب تک اپنے اوپر سختی نہیں کرتا تب تک ان لوگوں پر بھی
حکمرانی اپنے ذمہ نہیں لیتا جو رضامند ہیں اور جنکو دیوتا انکی سپرد کرتے ہیں اور جو اس سے ہدایت اور
حفاظت کی درخواست کرتے ہیں پھر لوگوں کو انکی خواہش کے غلام محکوم کرنا غیر کو غلام رکھنے کی جھوٹی توہم
کے واسطے خود کو خرابی میں ڈالنا ہی فتح کرنا والا وہ ہو جسکو دیوتا آدم زاد کی بد اعمالی سے ناراض ہو کر اپنے غضب
میں زمین پر بھیجتے ہیں تاکہ بادشاہوں کو خراب کرے اور انکے گرد اگر دور دور تک دہشت اور خرابی اور
ناما سیدی پھیلائے بہادر و نیکو بگاڑے آزاد و نیکو غلام کرے جو بزرگی کا حوصلہ رکھتا ہو سو جو لوگ دیوتا ان
نے انکی حفاظت میں رکھے ہیں کیا انکا انتظام عقل کے ساتھ کرنے سے انکی تحصیل کا موقع کافی نہیں پاکستان
کیا ایسا خیال میں آسکتا ہو کہ صرف رعوت اور صعوبت سے یا ظلم و تعدی سے سخت سناش ہوتے ہیں سو
حفاظت آزادی کے جنگ کبھی نہیں کرنی چاہئے وہ شخص خوش ہو جو دوسرے کا غلام نہیں ہو اور دوسرے
کو اپنا غلام کرنے کی ہوس سے آزاد ہو یہ فتح کرنا والا جنکو بزرگی سے محصور جانتے ہیں ان دریاؤں
کی مانند ہیں جو اپنے کناروں سے باہر بہتے ہیں فی الواقع وہ بزرگ معلوم ہوتے ہیں لیکن جن ملکوں کو
سیراب کرنا چاہئے انکو تباہ کرتے ہیں۔

ऐहो ऐम वैदिका
श्रीमेकस

वैदिका

ऐहो ऐम

ایکد و ایم بیک کا بیان کر چکا تب ٹیمیکس نے جو اس حال کو خاص شوق سے سن رہا تھا اس سے
کئی سوالات کئے جو عام شوق سے کبھی نہیں کئے جاتے اول اسنے پوچھا کہ کیا بیک کا کہہنے والے شراب
پیتے ہیں ایکد و ایم نے جواب دیا کہ وہ شراب پینے سے ایسے محترم ہیں کہ انکو تباہی نہیں کرنے اس واسطے
نہیں کہ انکو رو مان پر نہ منوں کیونکہ دنیا میں کہیں انکو راسخ نہ کرنا اور عذگی کے ساتھ نہیں پیدا
ہوتے جسقدر رو مان گروے دوسرے بیوجات کی مانند انکو کھانے پر ہی قناعت کرتے ہیں اور شراب
ڈرتے ہیں کیونکہ وہ انسان کو خراب کرنا والی چیز اور کتنے ہیں کہ وہ ایک قسم کا ہر ہو جو دیوانگی پیدا کرتا
ہو اگرچہ حقیقت آدمی کو نیکو ہلاک نہیں کرتا تاہم انکو شل حیوان جابل مطلق کر دینا جو آدمی بغیر شراب کی اپنی
تندرستی و طاعت محفوظ رکھ سکتے ہیں شراب سے صحت انکی تندرستی ہی نہیں بلکہ نیکی بھی خطر سے ہیں
بڑتی ہو۔

वैनीमेकस
वैदिका
ऐहो ऐम

پھر ٹیمیکس نے دریافت کیا کہ بیک کا میں شادی کر چکے کیا دستور ہیں ایکد و ایم نے کہا کہ کوئی مرد ایک

زن سے زیادہ نہیں کرتے پاتا اور ہر ایک مرد کو اپنی زن کی پرورش تازیت کرنی پڑتی جو اس ملک میں
 مرد کی عزت اپنی زن کی وفاداری پر اس قدر موقوف ہو جس قدر زن کی عزت دوسرے ملکوں میں
 اپنے خاندان کے ساتھ وفادار رہنے پر کسی ملک کے لوگ اپنی پالی کے واسطے ایسے نکلی اور حاسد نہیں
 ہوتے ہیں جیسے یہ ہیں انکی عورتیں خوبصورت ہوتی ہیں اور اپنی طبیعت میں ایسی عذوبت اور عطف
 رکھتی ہیں جو خوبصورتی پر غنائیں ہیں مگر وہ آرائش سے استفادہ نہیں کرتی ہیں اپنے طریقے اور
 لباس میں سب طرح کی قدرتی سادگی رکھتی ہیں اور دن میں اپنا کام کرتی ہیں انکی شادی بائیں سالمانہ
 اور متعانہ اور پاکیزگانہ ہوتی ہیں مرد و زن دو جسم ایک روح معلوم ہوتے ہیں مرد باہر کے کام
 کرتے ہیں اور زن گھر کے کام کرتی ہیں وہ اسکی دلپسی پر اسکی آسائش کا انتظام کرتی ہیں اور صرف
 اسکی خوشی کیواسطے زندگی چاہتی ہیں وہ اسکا اعتبار حاصل کرتی ہیں اور جتنا اپنے حسن سے اس سے زیادہ
 اپنی عفت سے وظیفہ کرتی ہیں انکی خوشی ایسی ہو کہ صرف مرنے پر فرغ ہو سکتی ہو ایسے متوسط اور پاک اور
 سادہ طریقوں سے انکو دراز عمری اور تندرستی حاصل ہو انہیں اکثر آدمی ایک سو اور ایک سو بیس
 برس کی عمر تک کے دیکھنے میں آئے ہیں جو ایسی فرحت و طافت رکھتے ہیں کہ زندگی کیواسطے ضرورت ہیں۔
 نیکیا کس نے پہنچا کہ وہ لڑائی کی آفتوں سے کیسے محفوظ رہتے ہیں کیا دوسرے ملک والے
 کبھی ان پر حملہ آور نہیں ہوئے یا نہ ہوئے کہا کہ قدرت نے انکو دوسری اقوام سے اس طرح جدا کیا ہے
 کہ انکی ایک طرف سمندر ہے اور دوسری طرف کو بہاے دشوار گزار واقع ہیں علاوہ اسکے ان کی
 نیکیاں ایسی ہیں کہ باہر کے بادشاہوں کے دلوں پر اپنا رعب و وقار منقوش رکھتی ہیں جب گرد و
 فواج کے کسی ملک میں کوئی نزاع پیدا ہوتا ہے تو اس ملک کو انکے ہاتھ میں رکھتے ہیں اور یہ پنجنگے
 اس نزاع کو رفع کرتے ہیں کیونکہ یہ عاقل لوگ ظلم کر کے گنہگار نہیں ہوتے سب انکا اعتبار رکھتے ہیں
 جب دے سکتے ہیں کہ فلا نے بادشاہ اپنے ملک کی حدود کے واسطے لڑتے ہیں تو ہنستے ہیں اور کہتے ہیں
 کہ کیا یہ لڑتے ہیں کہ زمین اپنے باشندوں کے واسطے جگہ نہیں رکھتی زمین مزروعہ سے نامزد ہو
 ہمیشہ زیادہ رہتی ہے اور جب زمین نامزد ہو جو دہی تو ہمارے نزدیک حلالہ آروں سے اپنی
 زمین کو بچانا محض ہو تو تو فی حقیقت میں یہ لوگ بالکل غرور اور فرب اور ہوس سے آزاد ہیں
 کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے اور عہد نہیں توڑتے اور ملک نہیں چاہتے اسلئے انکے ہمسایہ انکے سطح کا

دلت، مہکس

رہو رہے

اندیشہ نہیں رکھتے اور نہ انکو اندیشہ رکھنے کے باعث ہوتے ہیں نہ انکو ستایا جاتے ہیں وے اپنے ملک کو چھوڑ دینا بلکہ جانا پسند کرتے ہیں لیکن غلامی کی حالت میں رہنا پسند نہیں کرتے چنانچہ جو مصنفین نے اس دوسرے کو مغلوب کرنے سے روکتی ہیں وے ہی انکو اپنے غلبہ آنے سے مانع ہوتی ہیں اس سبب سے انکے اور انکے ہمایوں کے درمیان صلح رہتی ہے۔

चेतरेमपिनीमिषा
चेरिका

پھر اندیشہ نہ کرے اس تجارت کا بیان کیا جس پر اہل فہمیت یہ بتایا کہ گوگے تھے اسے کہا کہ جب انھوں نے پہلے پہل دیکھا کہ دریا کی لہریں اجنبی آدمیوں کو ہمارے کنارے پر لاتی ہیں تب تعجب ہوئے مگر ہمارے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آنے اور جو کچھ رکھتے تھے اس میں سے ایک حصہ لے گئے اور عداوت چاہنے کے بہکودیا بلکہ گتہ ہرا کے جزیرے پر بہکوا ایک آبادی کی بنیاد ڈالنے دی اور جو اٹوں انکی ضرورت سے بچ رہی تھی سو بہت سی اس وقت ہمارے پاس بطور تحفہ بھیجی کیونکہ جو اپنے خراج سے باقی بچتا ہے سو وے غیر ملکوں کو دینے میں خوش ہوتے ہیں۔

नेदीरा

انکی کانوں کا یہ حال تھا کہ انھوں نے انکا استعمال نہیں کیا اور اسلئے بلا دریغ انکو ہمارے حوالہ کر دیا وے اس آدمی کو قلعہ بندی سمجھتے تھے جو اتنی محنت سے اس شہر کے لئے زمین کی تہ کو کھودتا ہے جو نہی خوشی و مسکاتی ہے جو طبعی ضرورت کو رفع کر سکتی ہے بلکہ نصیحت کی کہ زمین اتنی گہری نہ کھودو و قلبہ رانی پر قناعت کرو اور وہ عوض میں تمکو حقیقی فوائد بخشے گی یعنی وے چیزیں دیگی جنکے طلا و نقرہ اپنی قدر کے واسطے مہیوں ہیں کیونکہ سونا چاندی صرف ضروریات زندگی کے وسائل تحصیل ہونے سے قیمتی ہوتے ہیں۔

पिनीमिषा

ہم نے اکثر انکو جہاز رانی کا کام سکھانا اور انکے نوجوان لوگوں کو فہمیت میں لیجا نا جانا مگر وے راضی نہ ہوئے کہ انکے لوگ ہمارے سی زندگی کریں اور کہنے لگے کہ اگر ہمارے لوگ تمہارے ساتھ جائیں گے تو انکی ضرورتیں بھی اتنی زیادہ ہو جائیں گی جتنی تمہاری ہیں طرح طرح کی مینا پریزیں جو تھے ضروری کر لی ہیں سو انکو بھی ضروری ہو جائیں گی اور جب تک ایسے فرضی ضرورتیں چھل نہونگی تب تک بیقرار رہیں گے اور انکو ہم پہنچانے کے بے عزتانه وسائل کا استعمال کرنے سے اپنی بچی چھوڑ دینگے اور بعد اس شخص کی مانند ہو جائینگے جسکے اعضا چھے اور بدن درست ہیں مگر مدت کی بے استمالی سے چلنا بھول جاتا ہے اور بے دست و پا کی طرح چلنے پھرنے میں محتاج مدد رہتا ہے جہاز رانی

ایک عجیب ہنر بھکرے سہا پتے ہیں لیکن زود پا جانتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر یہ لوگ ضروریات زندگی اپنے ملک میں رکھتے ہیں تو ہمارے ملک میں کیا ٹھونڈے کو آتے ہیں کیا جو بیڑین عجاibat طبیعت رفع کرتی ہیں سو انکی عجاibat رفع نہیں کر سکتی فی الحقیقت جو حرص پوری کر نیکی لئے طوفان کو بھیج سکتے ہیں سو باری جہاز کے لایق ہیں۔

ٹیلیفون نے ایڈوائس کا یہ بیان نہایت خوشی سے سنا اور خوش ہوا کہ دنیا میں ایسے لوگ اب تک ہیں جو قانون قدرت کی اطاعت کامل کرنے سے ایسے عامل اور ایسے خوش ہیں اور بولا کہ ان لوگوں کے طریقے ان طریقوں سے کیسے مختلف ہیں جو ان لوگوں میں جنہوں نے عقل میں سب سے بھلا نام پایا ہے غوث اور موس سے داعی ہوتے ہیں ہم ان بوقوفیوں کے جنہوں نے بھلا خواب کر رکھا ہے ایسے عادی ہو رہے ہیں کہ اس سادگی کو اگرچہ جو در حقیقت جلی ہی تو بھی جلی نہیں سمجھتے ہم ان لوگوں کے طریقوں کو مصانہ کہا جانتے ہیں اور وہ ہمارے طریقوں کو بے اصل خواب سمجھتے ہونگے ۛ

باب نمبر

پھر بھی ونش کا ٹیلیفون غرضبناک ہو کے جو پیر سے اسکی تباہی چاہتا لیکن ایسا مقصود نمونے سے اس دیہی کانپٹیوں سے اسکو ایتھا کہ نہ پہنچنے دینے کی جہان ایڈوائس اسکو لیجانا تھا صلاح کرنا اور ایک غافل نادیدنا کا ایتھماں صلاح کو رستہ بھلانے پر مقرر کرنا اور اس صلاح کا اپنے آگے کی زمین کو ایتھا کہ بھکر جہاز کو تیز کر کے سیلینٹ کو لیجانا وہاں ایڈوائس کا اپنے نئے شہر میں ٹیلیفون کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا اور رینڈیوریہ والوں سے ایک جنگ میں فتحیاب ہونے کے لئے جو پیر کے واسطے ایک قربانی کی تیاری کرنا اور پوجاری کا مقتولوں کی انٹیروین سے استخارہ کرنا اور اس سے کہنا کہ انجام نیک ہی مگر تو اپنی خوش نصیبی کے واسطے اپنے ممانوں کا ممنون ہوگا ۛ

ٹیلیفون
لکھنؤ

ٹیلیفون
لکھنؤ

ٹیلیفون
لکھنؤ

ٹیلیفون
لکھنؤ

ٹیلیفون
لکھنؤ

ٹیلیفون
لکھنؤ

ٹیلیفون
لکھنؤ

ہیلی میکس
ہیڈوہم

شہر پاتکا

ہیڈوہم، ہیڈوہم
ہیڈوہم، ہیڈوہم

ہیڈوہم، ہیڈوہم

ہیڈوہم

ہیڈوہم

ہیڈوہم، ہیڈوہم

ہیڈوہم، ہیڈوہم

ہیڈوہم، ہیڈوہم

جب ٹیلیکس اور ایڈوائس اس گنگوین صوف ہورے تھے کہ خواب بھی سچوں کے تھے اور نہ جاننے تھے کہ آدمی رات گزرنیکی ہو ایک ناکساز اور دغا باز دیوتا نے ایتھنا کے کلاستہ بھلا دیاجکو انکا ملاح ایتھنا سے بغاوت تلاش کر رہا تھا پٹیون اگرچہ اہل نیشہ پر مہربان تھا لیکن ٹیلیکس کے اس طوفان سے بچ جانے سے جسے اسکے جہاز کو کپیسو کے جزیرے میں تباہ کیا تھا ناراض تھا اور وینس اس جوان کی فحش سے زیادہ تر ناخوش تھی جو کپیسو کے تمام قریب اور طاقت پر غالب آیا تھا اسکا کلیہ حسرت وغیرہ سے مضطرب تھا اور ان مقامات میں نہیں رہ سکتی تھی جہاں ٹیلیکس نے اسکی سلطنت کی حقارت کی تھی پہلے ستھیرا اور پٹیفاس اور انٹیڈیلپ سے منہ پھرا کے اور اس اطاعت کو جو جزیرہ سٹیپرس میں ہوتی ہوئی تھی خیال میں نہلا کے اولپس کے قلعہ منورہ پر چڑھی جہاں دیوتا جو پیر کے تخت کے آس پاس مجمع تھے اس جگہ سے دس ستاروں کو اپنے بانوں کے تلے لڑھکتا ہوا دیکھتے تھے اور یہ زمین چھوٹے سیاہ داغ سی انکے درمیان نظر آتی تھی اور یہ وسیع دریا جسے سب ولاتین علیحدہ ہو رہی ہیں فقط بانی کے قطروں سے دکھائی دیتے تھے اور بڑے بڑے ملک انکے بیچ میں ریت کے چھوٹے دائرے بکھرے ہوئے معلوم ہوتے تھے اور یہ بیشمار مخلوقات جو اسکی سطح پر پھرتی ہیں سوائی نظر آتی تھیں جیسے آفتاب میں ذرے اور یہ طاقت ور لشکر چوہنٹی کے دل سے نظر آتے تھے جو غلہ کے دانے بالکھاس کے پتے کی واسطے جھگڑتے ہیں جو چیز آدمی کے خیال میں بہت ضروری ہو اس پر دیوتا ہنستے ہیں اور اسکو بوجھ کا کھیل سمجھتے ہیں اور کچھ غفلت اور غثت اور طاقت اور تندریر کے نام سے پہچانتے ہیں انکو دسے ذلت اور جمالت سے بہتر نہیں جانتے۔

ہیڈوہم

اس مہیب و عجیب بلندی پر جو پیر کا تخت جاودانی ہو اسکی نگین ہر ایک کے دل کے مرکز میں پہنچ کر ایک آن میں انکے تمام چہرے ارکانوں کو دیکھتی ہیں اسکا جسم سب مخلوقات کو رحمت و راحت بخشتا ہو لیکن اسکے غضب سے صرف زمین ہی نہیں آسمان بھی کانپتا ہو دیوتا اسکے جلال سے جو اسکے گرد چھارے ہو چنڈھیا جاتے ہیں اور اسکے تخت کے پاس نہیں جاسکتے مگر فرحت اور دہشت سے۔

ہیڈوہم

اسوقت آسمانی دیوتا اسکے گرد حاضرتھے اور وینس اپنے حسن کی تمام رونق کے ساتھ جبکہ وہ خود ایک خراج جو اسکے آگے حاضر آئی اسکا لباس جو بے پرواہی سے اسکے بدن پر تھا ان سب رنگوں سے چمک میں بڑھکر تھا جسے آئیرس جب دوسرے ہوئے آدمیوں سے اتر کر تھی جو کہ آندھی

ہیڈوہم

آز ہوگی اور آسائش اور آفتاب کی تابش بحال ہوگی تب سیاہی باہل بادلوں کے درمیان خود کو آراستہ کرتی ہو اور آسکی کمر سے وہ کراہتی کمر بندھا ہوا تھا جو شوق کو ترغیب دینے والی ہر ایک خوبی سے آراستہ تھا آسکے بال بے پروا ہا نہ پیچھے مویان زری سے بندھے ہوئے تھے دیوتاؤں کے حسن ستیہ ہوئے گویا آسکو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور آسکی آنکھیں آسکے نور سے ایسی چندھیا گئیں جیسے لمبی رات کے بعد یکایک آفتاب کی چمک سے آدھونکی چندھیا جاتی ہیں وہ جہت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے لیکن آنکھیں اسی پر لگی ہوئی تھیں مگر آنکھوں نے دیکھا کہ وہ روتی تھی اور سچ کی صورت بن ہی تھی اس عرصہ میں وہ سبک اور ملایم حرکت سے جو پیڑ کے سخت کیڑن بڑھی مثل پر واز اس پرندے کے جو ہوا کے میدان میں بے روک اڑتا ہوا جاتا ہو آس دیوتا نے تبم اخلاق فادرانہ سے اسکا استقبال کیا اور اپنی نشستگاہ سے اٹھ کر آسکو گلے لگایا اور کہا اے میری عزیز بیٹی تجھے کیا تکلیف ہو بن بے پرواہی سے تیرے اشک نہیں دیکھ سکتا ہوں مت ڈر جو تیرے دل میں ہر سبب ظاہر کر تو میری شفیقا نہ بخت سے واقف ہو کہ ہر وقت تیرے مطلب بر لانے کو مستعد ہوں۔

سُورِی

اس نے بنی نے ایک شیرین اور ملایم لیکن رکی ہوئی آواز سے کہا ای دیوتاؤں اور آدمیوں کے بزرگ کیا تو جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہو میری تکلیف کے سبب نا واقف بنی ہو تو آس بزرگ شہر کو جو میری حکومت میں جو بیخ و بنیاد سے برباد کرنے اور چرس سے اپنی خوبصورتی کو یہ سہمی خوبصورتی سے کم ماننے کے واسطے انتقام لینے پر بھی قانع نہ ہو کر پولیسیز کے بیٹے کو جسکے ظالمانہ فریبے نرا سے کا شہر تباہ ہوا ہی ہر ایک ملک اور ہر ایک دریا سے ہمارا سلامت لئے جاتی ہو تو راباٹلیکیس کے ہمارے ہواور یہی سبب ہو کہ آسکی جگہ ان دیوتاؤں میں خالی ہو جو جو پیڑ کے سخت کے گرد رہتے ہیں وہ آس سفر ورجوان فانی کو سپر سین لیگی صرن اسنے کہ وہ میری بہن کرے اسنے میری طاقت کی حقارت کی اور میری محراب پر خوشبو جلانے سے نفرت اور ان ضیافتوں میں جو میری تعظیم کے واسطے کیجاتی ہیں نافرانہ شریک نہوا اور اپنے دلو ہر ایک خوشی سے جو میں دیتی ہوں روکا نہ پتھوں نے میری درخواست پر ہواؤں اور لہروں کو آسکے برخلاف آمادہ کیا مگر کچھ کام نہ آیا ایک ہی سبب طوفان سے کیلپسو کے جزیرے پر آسکے جہاز نے تباہی سہی لیکن وہاں خود کیو پڈ پر بھی وہ غالب رہا جسکو سینے آسکا سخت دل ملایم کرنے کو بھیجا تھا کیلپسو کے اور نہ آسکی پر یوں کے شباب و سن اور نہ کیو پڈ کے دل و زہر تو ہر

میرن

پیرس

پولیسیز

ہاوی، مینرہ
پولیسیز

سُورِی

سُورِی

پولیسیز

کیلپسو

کیو پڈ

کیلپسو

کیو پڈ، مینرہ

تدبیر و مکی مغلوں کی کر کے وہ آسکوتاس جزیرے سے نکال لی گئی ایک آدمی نے مجھ پر فحاشی کی اور میں جیل میں ہوں۔

جس پر دے
میں وہی، دیکھو

جو پیر نے جو آسکوتاس سے تسلی دیا چاہتا تھا کہا اسی بیٹی بہیدہ درست ہے کہ منہ و اٹلیہ کیس کے سینے کو تیرے بیٹے کے تیروں سے بچاتی ہے اور اس کے واسطے ایسی بزرگی چاہتی ہے جس کا آجنگ کوئی نوجوان سخی نہیں ہوگا میں اس بات سے خوش نہیں ہوں کہ اُس نے تیری محرابوں کی ہنگ کی لیکن میں آسکوتاسی طاق کا مطیع نہیں کر سکتا مگر تیری خاطر سے منظور کرتا ہوں کہ ابھی وہ بحر و بر میں آوارہ بھر گیا اور اپنے ملک سے دور رہ گیا اور آفت و شامت میں گرفتار ہو گا لیکن ابھی آسکا نصیب نہیں ہے کہ مرے اور اس کی بیٹی اُن خوشیوں میں ڈوبے جو وہ دیتی ہے اس ای میری لڑکی اپنے دل کو تسلی دے اور بلا در کھ کہ کیسے کیسے ہماروں اور دو بتاؤں پر تیرا حکم چلنا ہے اور قناعت کر۔

کیا نہ

نہیں، کیا نہ

دیکھو، دیکھو

نہیں، نہیں

دیکھو، دیکھو

نہیں، کیا نہ

نہیں، کیا نہ

دیکھو، دیکھو

جب اُس نے یہ کہا تب شغفتہ آریہ تبسمہ ظاہر ہو گئے والی غزوت و غفلت کے ساتھ اسکی صورت سے عیان ہوا اور ایک محبت نامور نوجوب سے زیادہ تر روشن اسکی آنکھوں میں چمکا اُس نے اس بی بی کا محبت بوسہ لیا اور وہ پہاڑ فرحت بخش خوشبوؤں سے معطر ہوا آسمانوں کے بادشاہ کی ایسی مہربانی و مہربانی کے دل میں بے اثر کئے نہ ہی آسکا چہرہ فرحت کے ظہور جان افزا سے منور ہوا اور اس نے حیا اور پریشانی چھوڑ کر چہرے پر گھٹک مار لیا اہالی مجلس اعلیٰ نے جو پیر کے کلام کو سراہا اور وہیں بلا توقف زیادہ بیہوشیوں کی تلاش کو گئی تاکہ ٹیلیہ کیس سے انتقام لینے کے واسطے اس سے نئی تدبیر کرائے۔

جو کچھ جو پیر نے کہا تھا اُس نے وہ سب بیہوشیوں سے بیان کیا اس نے کہا میں پہلے سے قسمت کے احکام تبدیل نہ پندیرے واقف ہوں اگر ٹیلیہ کیس کو دریا میں ڈوبا نہیں سکتے تاہم کوئی بات ایسی فراموش نہ کریں جس سے وہ زیادہ تکلیف پائے اور آسکو اتنا تھکا کہ پہنچنے میں دیر لگے میں فینیشیا کی جہاز کو جس پر وہ سوار ہوا نہیں کیا چاہتا کہ میں اہل فینیشیا کو جو بزرگ تھا ہوں دے خاص ہے آدمی ہیں اور بہ نسبت دوسروں کے زمین پر میری حکومت کی زیادہ قنطیر کرتے ہیں انھوں نے دریا کو اجتماع عام کا جھلکہ کر دیا ہے جس سے دور کے ممالک متسل ہو گئے ہیں انکی قربانیاں میری محرابوں پر ہمیشہ دھوان اٹھاتی ہیں دے ستھلانہ منصف اور صاحب تجارت ہیں اور سب قوموں میں راحت اور کثرتِ معیشت کے باعث ہیں اسلئے میں انکے ایک جہاز کو بھی تباہ نہیں ہونے دوں گا لیکن ایسا کروں گا کہ انکا ملاح راستہ بھول جائیگا اور ٹیلیہ کیس اپنے

بند رخصتو یعنی آنتیحا کہ کو چھوڑ کر دوسری طرف جائیگا وینس نے اس میں سے خوش ہو کے اپنے تسمہ باندھنا سے خوشی ظاہر کی اور اپنے آسمانی رستمہ کے نیز پیوں کو آئینہ ملیک کے بہار دار میدانوں پر پھرایا جہاں غولی اور بازی اور تسمہ نے اسکی واپسی سے تازگی پائی اور دے اسکے گرد آن پھولوں پر جلوہ نما ہوئے جو اس ملک نرح افزا میں زمین کو مختلف غولی سے آراستہ کرتے ہیں اور ہوا کو خوشبوؤں سے بھرتے ہیں نیپٹیون نے ایک کو ان دیوتاؤں میں سے بھیجا جو ان خیالات پر حکومت رکھتے ہیں جو ہر طرح خوابوں کے برابر ہیں سوال اسکے کہ خواب سوتے ہوؤں پر عمل کرتے ہیں اور یہ جاگتے ہوؤں پر اس کینہ و ردیوتانے ایک جماعت ان پر وار خیالوں کی ساتھ لیکر جو ہمیشہ اسکے گرد اڑتے رہتے ہیں ایک طرح کا دلفرب اور جادو آیز عرق آنتیحا میں طلاح کی آنکھوں پر چھڑکا جو ستاروں کے راستے کو اور آنتیحا کے کنارے کو غور سے دیکھ رہا تھا جبکہ ٹیلے بہت دور نہیں معلوم ہوتے تھے اسوقت سے آنتیحا میں کی آنکھوں نے اپنے کام کے ساتھ وفا داری کی اور اسکو ایک دوسرا آسمان اور دوسری زمین دکھائی ستارے ایسے معلوم ہوئے گو یا انکارا ستہ آٹ گبا ستھا اولمپس نے قاعدے سے چلتا معلوم ہوتا تھا اور زمین نے اپنی جاسے قرار چھوڑ دی تھی ایک خیالی آنتیحا کہ اسکے آگے پیدا ہوا حالانکہ وہ اس قبل ملک سے جہاں کو دوسری طرف چلا رہا تھا اور جیسے آگے بڑھتا تھا اسکے آگے نظر زیب کنارے بھاگتے جاتے تھے وہ دیکھتا تھا کہ میں ان تک نہیں پہنچتا اور متعجب ہوتا تھا تو بھی کبھی وہ خیال کرتا تھا کہ میں اس بندہ کے لوگوں کی آواز سننا ہوں اور ان حکموں کے مطابق جو اس نے پائے تھے ٹیلی میکس کو ایک چھوٹے جزیرے کے کنارے پر جوا آنتیحا کے قریب تھا امارنے کی تیاری کیا چاہتا تھا کہ اسکی واپسی پنڈیلوپ کے امیدواروں سے پوشیدہ رہے جو اسکی ملاکت پر شفق تھے اور کبھی خود کو ان چٹانوں سے خطرے میں دیکھتا تھا جو اس کنارے کے آس پاس تھے اور سوچتا تھا کہ ان لہروں کا ہمایا تک شور سننا ہوں جو اسے ٹکراتی ہیں اور تب وہ زمین اسکی آنکھوں سے پھر دور ہو جاتی تھی اور ہمارے من ایسے بادلوں سے نظر آتے تھے جو کبھی کبھی وقت غروب آفتاب آفتاب کو چھپاتے ہیں۔

اس طرح آنتیحا میں متعجب اور متحیر تھا اور اس دیوتا کے جس اثر نے اسکی آنکھوں میں دھوکہ دیا تھا اسنے اسکے دل میں ایک دہشت پیدا کی جو تب تک اسکو کبھی نہیں معلوم ہوئی تھی کبھی سوچتا تھا کہ میں جاگتا ہوں یا جو کچھ دیکھتا ہوں صرف ایک خواب یا خیال جو اس عرصہ میں نیپٹیون نے مشرقی ہوا کو

शरपाका
वीनस
शरदेनिया

नैप्चून

रेथेमास
शरपाका
रेथेमास

लोलायमास

शरपाका

वैलीमेकस
शरपाका
वैलीलोप

रेथेमास

नैप्चून

ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

چلنے کا حکم دیا کہ اُس جہاز کو ہسپیر یہ کے ساحل پر لیجائے اور اُس ہوانے اس سختی سے اس کے حکم کی اطاعت کی کہ فوراً ہسپیر یہ کا کنارہ اُنکے آگے آگیا۔

صبح نے پہلے سے دن نکلنے کی اطلاع دی تھی اور ستارے آفتاب کی شعاع سے رشک و درشت کھا کے اپنی چمکتی ہوئی روشنی کو چھپانے کے واسطے دریا کے سینے میں جا چسپے تھے ملاح یکا یک بکارا کھجے یقین کر کہ ہمارا بندر یعنی جزیرہ ایتھاکہ ہمارے آگے ہی بلکہ ہم اس کے ساحل سے آگے ہیں پس ایٹلی میکس خوش ہو گئے کہ ایک گھنٹے کے اندر تو پھر ہینیلوپ کے گلے لگیگا اور شاید پھر پولیسین کو نشت پر دیکھے گا۔

اس آواز سے ٹیلی میکس جو اس وقت گہرے خواب میں تھا جاگا اور چونکا اور بقرار ہو کے پتواری کی طرف دوڑا اور ملاح سے ہم آغوش ہوا اسی وقت اپنی آنکھیں جو اب تک کھلی تھیں کھول کے اس پاس کے ساحل کو دیکھا تو دفعۃً نا امیدی اور حیرانی سے متحیر ہوا کیونکہ اس ساحل میں اس نے اپنے ملک کی کچھ نہایت نہ پائی تھی کما افسوس ہم کمان آئے یہ ایتھاکہ وہ عزیز جزیرہ نہیں ہے جس کو میں تلاش کرتا ہوں بیشک تو بھولا ہوا اور میرے ملک سے بخوبی واقف نہیں ہے جو تیرے ملک سے بہت دور ہے ایتھاکہ میں نے جواب دیا کہ نہیں میں بھولا نہیں ہوں یہ وہی ساحل ہے میں اس بندر پر اتنی بار آیا ہوں کہ اس کی ہر ایک چٹان سے واقف ہوں اور جتنا اس سے آنتا تیرے واقف نہیں ہوں دیکھ وہ پہاڑ جو اس کنارے سے چلا ہے اور وہ چٹان جو میرے آٹھ رے ہی تو ان دو سکے پہاڑوں اور چٹانوں کو نہیں دیکھتا ہے جو اوپر سے آٹھے ہوئے دریا کو اپنے گرنے سے ڈر رہے ہیں اور ان لہروں کی آواز نہیں سُننا ہے جو اُنکے پانوں سے ٹکرا رہی ہیں یہ نہ تو اُن کا مندر ہے جس کا سر بادلوں سے لگا ہوا نظر آتا ہے اور وہ پولیسین کا قلعہ اور محل ہے

ٹیلی میکس نے جواب دیا کہ ابھی تک تو بھولا ہوا ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہ کنارہ بیشک اونچا ہے لیکن ہموار اور شکستہ ہے میں ایک شہر دیکھتا ہوں لیکن وہ ایتھاکہ نہیں ہے اس طرح ای دو پتاؤں تم آدمیوں کے ساتھ کھیلے جب ٹیلی میکس ہون کہ رہا تھا ایتھاکہ کی آنکھیں کھلیں وہ اتر دے اور ہوا وہ کنارہ دیکھا جیسا تھا اور اپنی بھول قبول کی اور کہا ایٹلی میکس میں مانتا ہوں کہ کسی ناموافق دیوتا نے میری نظر کو دھوکہ دیا میں نے سوچا کہ میں ایتھاکہ کا کنارہ دیکھتا ہوں جس کا پورا نقشہ میرے آگے ہی لیکن اب وہ مثل خواب جاتا رہا اب میں دیکھتا ہوں کہ یہ ایک دوسرا شہر ہے اور جانتا ہوں کہ اس کا نام سیلینڈر ہے جس کو ایتھاکہ کے جو کرپٹ سے بھاگا ہے ہسپیر یہ میں آباد کرتا ہے اور اس کی آٹھتی ہوئی دیواریں اب تک ناتمام ہیں اور یہ بندر

جس کا کوٹ اب تک پورا نہیں کھنچا۔

جب اچھی ماس ان مختلف کاموں کا جو اس نوآبادی میں ہو رہے تھے بیان کرتا تھا اور ٹیلیکس
ابنی کمپنی پر روانہ تھا تب جو ہوائیپٹیون نے جلائی تھی سو انکو بھرے ہوئے بادبانوں کے ساتھ اُس سٹی
بریک کی جہان اُنھوں نے خود کو پناہ میں اور اُس نئے بندر کے نزدیک دیکھا۔

میں جو ہوائیپٹیون کی عداوت سے ناواقف تھا دو تین کے ظالمانہ فریبوں سے اچھی ماس کی کھول
پر صحت مندرجہ سبب سے رستے پر پہنچے تب اس نے ٹیلیکس کو کہا کہ جو پڑھ لکھو اور انا ہی لیکن وہ
جنگ نے نہیں دیکھا وہ سمجھا کہ اُسے آنا ہی کہ تیرے آگے بزرگی کے دروازے کھولے ہر کیولین کی محنتوں کو
یاد کر اور اپنے باپ کی تحصیلات کو ہمیشہ اپنے دل میں حاضر رکھ جو تکلیف نہیں اٹھاتا ہی سو بزرگی اور وحانی
نہیں پاتا ہی تھے چاہئے کہ صبر و استقلال سے ہر نصیبی کو تھکائے جو تیرے پیچھے لگ رہی ہو اور یقین رکھ کہ
جنگ کو ہوائیپٹیون کی ناخوشی سے آنا خطرہ نہیں ہو جتنا کیلپس کی خاطر واری سے تھا لیکن اس بندر چلنے
میں کیوں توقف ہو بیان کے لوگ اپنے دوست ہیں کیونکہ یہ یونان کے رہنے والے ہیں اور انڈیپنڈنس
نصیب کی بدسلوکیاں سہجکا ہی سو ضروری تکلیف پر طبیعت پر حملہ لگایا کہ اس سے فوراً استیفاء نامہ کے بندر
میں داخل ہوئے جہاں ٹینٹیں ڈالیں والوں کو بے اشتباہ آنے دیتے تھے کیونکہ وہ زمین پر ہر ایک قوم سے
صلح اور تجارت رکھتے ہیں۔

ٹیلیکس نے اُس تعمیر ہوئے ہوئے شہر کو تعجباً نہ دیکھا جیسے ایک نیا پودا جو شبنم سے سیرابی پاتا ہو اور
صبح کے آفتاب سے ناز کی قدرتی تاثیر سے بڑھتا ہی شکوہ ڈلاتا ہی پتے پھیلاتا ہو اور ہزار ہا رنگ کے ٹوٹوٹا
پھول پھٹاتا ہو اور ہر لحظہ کچھ زیادہ غولی دکھاتا ہو ویسا سبب دریا کے کناروں پر انید وینڈس کا یہ
نیا شہر تھا وہ ہر ساعت زیادہ تر بزرگی میں بڑھتا تھا اور جو مسافر یا کی راہ سے آسمین آتے تھے انکو
دور سے نظر آتا تھا عمارت زبانیسی بلندیوں جو بادلوں سے باہر نکلتی تھیں تمام کنارہ کار بگرون
کی آوازوں اور ہتھوڑوں کی جو ہون سے گونج رہا تھا اور بڑے بڑے پتھر ہوا میں چرخوں پر لٹکے ہوئے
تھے صبح ہوتے ہی نوکر اپنے افسروں کے ساتھ اپنے اپنے کام میں مصروف ہوتے تھے اور آئیڈ وینڈس خود
اپنے حکم دینے کو حاضر رہتا تھا سب کام ایسی پھرتی سے چلتے تھے جو اعتبار نہیں کر سکتے۔

جب ٹینٹیں کا جہاز کنارے پر آنا تو کرکٹ والوں نے ٹیلیکس اور ٹینٹ کا دوستی منلصا نہ کے تمام

रेषे मास
रेलो मेकस

मेक्स

मेक्स रेपुन
मीनस, रेपे मास

रेलो मेकस
पूरी र

हकी नील

केलियो

अदो मिक्स

वेनेन्स

किनी शिपा

रेलो मेकस

अदो मिक्स

अदो मिक्स

किनी शिपा,
कीट
रेलो मेकस
मेन्टर

प्रदोषिनिप्रस
पूलीसोज
पूलीसोज
पूलीसोज
द्वय
वैलीमेकस

انظار کے ساتھ استقبال کیا اور فوراً ایڈوینیٹس کو خبر دی کہ یو لیسز کا بیٹا تیری حدود میں آیا ہوگا اسے
کہا گیا اس یو لیسز کا بیٹا جو میرا عزیز دوست ہے اور کیا اس یو لیسز کا بیٹا جو شجاع بھی ہے اور دانا بھی اور
صرف جسکی صلاح سے تراسے کی رہبادی کامل ہوئی تھی اسکو بیان لاؤ تا کہ میں اسے یقین کر اؤں کہ میں
اسکے باپ کو کقدر چاہتا ہوں تب ٹیلی میکس کو اس کے روبرو لائے اسنے اپنا نام بتایا اور حقوق ممانداری
کا دعویٰ کیا۔

प्रदोषिनिप्रस
पूलीसोज

ایڈوینیٹس نے شفیقانہ قسم سے اسکی پیشوائی کی اور کہا میں یقین کرتا ہوں کہ تو یو لیسز کا بیٹا
ہو اگر تیرا نام نہ سنا تو بھی میں پہچان لیتا میں تیری آنکھوں میں تیرے باپ کی بصارت اور جرات دیکھتا
ہوں تیری اول گفتگو میں ویسی ملاہی اور عقلی بائی جاتی ہیں جیسی امین تھیں جوانی مختلف درستی
اور اتنی جستی رکھتی تھیں تو اسکی سی ہوشیارانہ دور بینی اور آسودگانہ بیفکری اور شیرینی اور سادہ
اور سچا اثر فصاحت رکھتا ہے جو دیکھو پیشتر اپنی حفاظت کرنے سے تسخیر کرتی رہی تھی اسحقیقت تو یو لیسز کا بیٹا ہے
اور اب آئندہ ویسا ہی میرا جو اب مجھ سے بیان کر کہ کونسا کام سمجھو اس ساحل پر لایا گیا تو اپنے
باپ کو تلاش کرتا ہے افسوس میں تیرے باپ کی کچھ خبر تجھ سے نہیں کہہ سکتا جو غمی نے اسکا اور میرا برابر
یکساں چھپا لیا ہے وہ اپنے ملک کو اب تک نہیں لوٹا اور میں بھی دیوتاؤں کی ناخوشی کا شکار بنا ہوں اسنے
ٹیسٹر پر غور سے نظر کی اور جانا کہ میں اسکو پہچانتا ہوں اگرچہ اسکا نام یاد نہیں رکھ سکا۔

मेन्टर
वैलीमेकस

اس عرصہ میں ٹیلی میکس آنکھوں میں اشک بھر لایا اور بولا ای بادشاہ مجھے میرے افسوس کے واسطے
معاف فرما جو میں چھپا نہیں سکتا فی الواقع مجھے واجب ہے کہ تیرے حضور میں افسوس ظاہر نہ کروں بلکہ خوشی
ظاہر کروں اور تیری ہر بانی کے واسطے شکریہ تاہم جو تاسف تو یو لیسز کے واسطے ظاہر کرتا ہے سو مجھکو میرے
باپ کے نقصان کی مصیبت سے زیادہ متاثر کرتا ہے میں اسکو پہلے سے دریا کے تمام جزیروں میں تلاش
کر چکا ہوں لیکن دیوتاؤں کی ناخوشی ایسی ہے کہ نہ اسکو دیکھنے پاتا ہوں نہ اسکی کچھ خبر سننے نہیں معلوم
کہ دریا نے اسکو ہمیشہ کیواسطے اپنے اندر چھپا لیا ہے یا کیا اور نہ اچھٹا کہ کو دا پس جا سکتا ہوں جہاں پہلوپ
اپنے اسیدواروں سے آزادی پانے کے واسطے بیقرار و مضطرب ہو رہی ہے مجھکو تجھ سے کریش میں ملاقات
کی امید تھی سو وہاں میں نے صرف تیری مصیبت کی داستان سنی اور تب مجھکو بتیسرے کہ کنارسے پر پشنے
کا خیال تھا جہاں تو نے نئی بادشاہت کی بنا ڈالی ہے لیکن نصیب نے جو آدمی کے ساتھ بازی کرتا ہے اور

पूलीसोज

प्रदोषाका
पैनीलोप

कौर

हैस्पिया

جھکومیر کے ملک سے دور ملک میں آوارہ رکھتا ہی آخر کو تیرے اس کنارے پر لاؤ والا یہ ایک مصیبت ہی
جسکو میں دوسری مصیبتوں سے کم جانتا ہوں کیونکہ اگرچہ میں ایتھا کہ سے دور آیا ہوں لیکن اپنی زندگی
کے پاس پہنچا ہوں جو آدمیوں میں سب زیادہ فیاض ہے۔

آئینہ وینیس ٹیلمیکس کو گلے لگا کر بڑی محبت سے اپنے محل میں لگیا اور وہاں اُس سے بوجھنے لگا کہ
وہ واجب التعلیم پیر کوں ہے جو تیرے ساتھ آیا ہے میں سوچتا ہوں کہ میں نے اُسکو آگے کہیں دیکھا ہے
ٹیلمیکس نے کہا کہ وہ تیرے ہی تو لیبیز کا دوست جسکی حفاظت میں اُسے جھکو طفلی سے چھوڑا ہے اور میں جسکی
مہربانیوں کا ایسا ممنون ہوں کہ ظاہر نہیں کر سکتا۔

آئینہ وینیس نے فوراً تیر کی طرف بڑھ کر اُس سے ہاتھ ملایا اور کہا کہ میں اور تو کہیں آگے ملنے ہوئے
ہیں جھکویا دیو وہ سفر جو تونے کر لیا تھا اور وہ ایک صلح جو جھکو وہاں دی تھی تب مجھے جوش
جوانی اور شوق فزیز آئینہ شادمانی غالب تھا نہ ورتھا کہ جو میں نے عقل سے نہیں سیکھا سو مصیبت سے کیوں
اچھا ہوتا کہ میں تیری صلح جو چل کر ایک جھکو تعجب ہو کہ اتنے برسوں نے تیری صورت پر اتنا تھوڑا فرق پیدا
کیا ہے کہ تیرے چہرے پر ویسی ہی نازکی پائی جاتی ہے اور تیرا قامت ویسا ہی درست ہے اور تیری
طاقت ویسی ہی بے کم و کاست سوا اسکے میں کچھ فرق نہیں پاتا کہ تیرے سر کے بالوں میں کسی قدر سفیدی
آگئی ہے۔

آئینہ نے جواب دیا کہ اگر خوشامد کیا جا ہوں تو میں بھی ایسا ہی کہہ سکتا ہوں کہ تو بھی جوانی کی لمبی
ہی شگفتگی رکھتا ہے جو تیرے کے محاصرے سے پہلے تیری صورت پر عیان تھی لیکن تجھے خوش کریں گی ایسی
خوشی سے خود کو مانع ہوتا ہوں اور راستی کو ناخوش کرنا نہیں چاہتا فی الحقیقت تیری عاقلانہ گفتگو سے
دریافت ہوتا ہے کہ تو خوشامد سے خوش نہیں ہوگا اور جانتا ہوں کہ جو صاف کہتا ہے اُسکو آئینہ وینیس سے
کچھ زبیران نہیں ہے اسلئے کہنا ہوں کہ فی الواقع تیری صورت میں اتنا تبدل آگیا ہے کہ میں جھکو نہیں پہچان
سکتا لیکن میں ناواقف نہیں ہوں کہ تو مصیبت کے ہاتھ میں مبتلا رہا ہے مگر اتنی نگلیفوں سے تو فائدہ
یاب ہوا ہے کیونکہ تونے اُسے عقل سیکھی ہے اور جو جھکویاں وقت سے تیرے چہرے پر پڑ رہی ہیں انہر اگر
تو اس عرصے میں زمین سینہ میں درخت نیکی لگا تا رہا ہے تو ذرا فوس نہیں چاہئے سو اُسکے پیچھے مٹا
کر ناچاہئے کہ دوسرے آدمیوں کی نسبت بادشاہ جلد ٹھک جاتے ہیں کیونکہ مصیبت میں مزد و دل اور

بدرشاہی
بدرشاہی

بدرشاہی
بدرشاہی

بدرشاہی
بدرشاہی

بدرشاہی
بدرشاہی

بدرشاہی

بدرشاہی

بدرشاہی

بدرشاہی

حالات جسم پیری سے پہلے ضعف پیری لاتے ہیں اور عافیت میں عیاشانہ زندگی کی زیادتیان بدنی منت اور ذہنی فکرت سے زیادہ ترسقاتی ہیں کوئی چیز تندرستی کے واسطے نامعتدل فرحت سے زیادہ مضر نہیں ہے اور اسلئے بادشاہ کیا وقت صلح اور کیا وقت جنگ ایسی فرحت اور تکلیف ہاتے ہیں کہ پیری اپنے وقت سے پہلے آجاتی ہے شقیانہ اور معتدلہ اور سادگانہ زندگی زیادہ رہتی ہے جو اتفاقی و اشتیاقی بیقراریوں سے آزاد ہوتی ہے اور رحمت اور راحت میں برابر انقسام پاتی ہے مائلوں کو اگر یہ احتیاط محافظ نہیں ہوتا تو برکات جوئی بوجہ نرمانی اسکے پاس سے اڑ جانے کو تیار رہتی ہیں۔

نہرومیکس
میندر
نہرومیکس
میندر

آئیڈوینیس جو نیٹری کی اُس نصبت کو خوشی کے ساتھ سناتا تھا اگر اس کو اس قربانی کی یاد نہیں ہوتا جو وہ جو پیر کے واسطے کیا جاتا تھا تو اس عمدہ خوشی کی تحصیل میں زیادہ تر شوق رہتا ٹیلیکس اور نیٹری کے ساتھ مندر میں گئے بہت سے آدمی ہزارہ تھے جو ان دو آئینوں کو بڑے شوق اور محبت سے دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ آدمی ایک دوسرے سے نہایت مختلف ہیں جھوٹا کچھ ایسی بات چست و دلہند رکھتا ہے جس کا اظہار مشکل ہے بلکہ غویان جوانی اور حسن کی اسکے تمام بدن پر آشکار ہیں تاہم وہ کس طرح کی ملائمت زمانہ نہیں رکھتا اگرچہ شکستگی و جوانی پر تنگی جوانی پر نہیں آتی تاہم تو انا و نانا اور رحمت کا عادی معلوم ہوتا ہے اور دوسرے نے اگرچہ عمر میں بہت زیادہ ہوتا ہے وقت سے کچھ نقصان نہیں پایا ہے بادی النظر میں اسکی علم صورت کم از کم ہوتا ہے لیکن غور سے دیکھنے پر ہم اسکی ناساختہ سادگی میں عقل و نیکی کے استوار آثار دیکھتے ہیں ایسی ناموس و نرک کے ساتھ کہ دفعۃً تعظیم و تعجب پیدا کرتی ہے جب دیوتا زمین پر آئے ہیں تب انھوں نے بیشک ایسے ہی آئینوں اور سافروں کی سی صورتیں اختیار کی ہیں۔

نہرومیکس
میندر

اس اثنا میں ہم جو پیر کے مندر میں داخل ہوئے جسکو آئیڈوینیس نے جو اس دیوتا کی نسل میں تھا بڑی شان و شوکت سے سجایا تھا اسکی چاروں طرف مختلف قسم کے سنگ مرمر کے ستونوں کی دھری قطار تھی اسکے اوپر کے حصے چاندی کے تھے تمام عمارت سنگ مرمر سے منڈھی تھی اور چاروں طرف تصویریں بنی تھیں کھادوں میں جو پیر کا بل کی صورت ہوتا اور اسکا پورہ کو بھگانا جسکو وہ صورت عاریتی میں چھاپا ہوا لہروں میں ہو کر جو اسکے مطیع تھیں کرکٹ کو لگیا تھا اور نیناس کا پیدا ہونا اور اسکی جوانی کا حال اور اپنی کبر سنی میں ان قوانین کا جاری کرنا جو اسکے ملک کی بہتری کی پاداشی کے باعث تصور میں دکھایا تھا ٹیلیکس نے حراسے کے محاصرے کی خاص تصویرات واقعات و ہان کندہ و کھینچیں جن میں آئیڈوینیس نے بڑی مہارت

نہرومیکس
میندر
نہرومیکس
میندر

نہرومیکس
میندر
نہرومیکس
میندر

شہر تھل کی تھی ان واقعات میں ٹیلیکس نے اپنے باپ کو تلاش کیا اور ریس کے گھوڑے پکڑتے ہوئے جھکو
 ڈیو سیدز نے مسیوقہ مقتول کیا تھا اور ایکلیز کی زرہ کے واسطے آجاکس کے ساتھ یونانی بادشاہوں کے
 آگے لڑتے ہوئے اور تراس کو مکے باشندوں کے خون میں ڈوبنے کے لئے اس مہلک گھوڑے پر سے اتارنے
 ہوئے دیکھا ان حالتوں سے ٹیلیکس نے اپنے باپ کو ہچانکاً کیونکہ اس نے اکثر مکے کے حالات سے تھے اس سے
 بیزار تھے کہ تھے جب انکو سوچا تو اس کے دل میں ایک جوش پیدا ہوا آنکھوں میں اشک بھر آئے رنگ بدلا چہرہ
 تلکین ہوا اس نے اپنی پریشانی چھپانے کو منہ پھیر لیا مگر بادشاہ نے دیکھ لیا آئیڈ وینیس نے کہا اس بات سے
 مست شرمناکہ ہم سبھی تیرے باپ کی بزرگی اور نصیبت سے متاثر دیکھیں۔

لوگ اب جوق جوق اس کے وسیع صحن میں جمع ہوئے جو ان ستونوں کی ڈوہری قطار سے بنا تھا جو
 اس عمارت کے گرد تھے انہیں دو جاعین لڑکوں اور لڑکیوں کی تھیں جو اس دیوتا کے صحن گاتے تھے جس کے
 اختیار میں رعد ہائے آسمانی رہتے ہیں وہ اپنی خوبصورتی کے واسطے متعجب تھے اور لمبے لمبے بال رکھتے تھے
 جو زلفوں کی طرح شانوں پر لٹکتے تھے بدن پر سفید پوشاک سر پر گلاب کے تلج پتے تھے خوشبوؤں میں ڈوبے ہوئے
 تھے آئیڈ وینیس نے تلج پتے اور پتوں کو اس لڑائی میں فحش پانے کے لئے قربانی چڑھائے جو وہ گرد و نواح کے
 رکیوں کے ساتھ کیا جاتا تھا اور مقتولوں کا خون ہر طرف سے دھواں نکلا اڑنے لگا اور اسکو سونے اور
 چاندی کے بڑے بڑے برتنوں میں لیتے تھے۔

تھیوفینیز جو اس مندر کا پوجاری اور عمر میں واجب العظیم اور اس دیوتا کا پیارا تھا اس کا مہین
 اپنا سر سرخ جامہ کے واس سے ڈھانپ کر مقتولوں کی ٹرپٹی ہوئی انترویان دیکھنے کو گیا اور ایک تپائی
 پر چڑھا اور پکارا لا دیوتا دیوے اجنبی کون ہیں جھکومت ہمارے بیان لائے ہو انکے بغیر یہ لڑائی جو ہم کیا جاتا
 ہیں ملک ہوتی اور سیلینم اپنی بنیاد سے اٹھتے اٹھتے تباہ ہوتا ہیں دیکھتا ہوں کہ یہ جوان بہادر ہی اور
 عقل اسکی پہنچا آدمزاد کو اس مقدس زبان کی اجازت ہی۔

جب وہ بولتا تھا اسکی ٹنگا بین و شبانہ اور آنکھیں آئین ہو جاتی تھیں اور جو چیزیں اس کے روبرو
 تھیں انکو چھوڑ کے دوسری چیزوں کو دیکھتا تھا اسکا چہرہ لال اور بال کھرمے ہو جاتے تھے منہ سے
 جھاک نکلتے تھے اور بازو وہ اوپر کو اٹھاتا تھا ہجرت رہ جاتے تھے اور اسکی تمام قومی قدرتی تاثیر سے
 متاثر معلوم ہوتی تھیں اسکی آواز آدمی کی آواز سے زیادہ تھی وہ دم لینے کو منہ کھولتا تھا اور رروح

ہیلیمیکس
ریکس

ہیلیمیکس
ریکس
ہیلیمیکس
ریکس

ہیلیمیکس

ہیلیمیکس

ہیلیمیکس

ہیلیمیکس
ریکس

ہیلیمیکس

ہیلیمیکس

بہارِ دہلی

قادر ہو اسکے اندر شکر تھی کچھ کتنی تھی جلد ہی اُسے نیا امام دیا کہ اسی خوش نصیب ائیڈوینیس میں کیا دیکھتا ہوں عجیب سیب آفات دیکھتا ہوں لیکن دے روگردان ہیں اندر امن ہی اور باہر جنگ لیکن فتح ہی ائیڈوینیس تیری تعلیمات تیرے باپ کی تعلیمات سے بڑھ کر ہیں تیرے نیزے کے لئے نجات اور فیض خاک میں ایک ساتھ لوٹتے ہیں اور برہنہ کوڑا اور دشوار گزار سرج تیرے پانوں سے پامال ہوتے ہیں اسی توانا وہی اسکے باپ کو۔ اسی نوجوان نامی تو۔ پھر دیکھ گایان اسکے الفاظ اُسکی زبان پر تمام ہوئے اور اسکے توی پے اختیار خاموشی اور تعجب میں معلق رہے

بہارِ دہلی

پو پو کے نو

تے لہو کے

میں

بہارِ دہلی

لوگ دہشت سے سر دہوئے ائیڈوینیس کا پ اٹھا اور تھیں وینیز سے زیادہ دریافت کی جرات کر سکا ٹیلیفونس جو کچھ سنا تھا اچھی طرح سمجھ نہ سکا بلکہ شک کرنے لگا کہ ایسے بڑے اور ضروری امام فی حقیقت دیوتاؤں کی طرف سے دئے گئے ہیں کیا اس بڑے مجمع میں صرف ایک تیرہ تھا نوجوان غیب کی باتوں سے متعجب نہیں ہوا تھا اُسے ائیڈوینیس سے کہا کہ دیوتاؤں کا مطلب یہ ہے کہ جس قوم پر تیار اٹھا کر تیری فتح ہوگی لیکن اس نوجوان کے ہاتھ سے جو تیرے دوست کا بیٹا ہی تو اپنی فتالی کے واسطے اسکا ممنون رہیگا اس عزت پر حاسد نہ ہو بلکہ جو کچھ دیوتاؤں کے ہاتھ سے تجھے دین اُسکو شکر گزاری کے ساتھ لے۔

بہارِ دہلی

تے لہو کے

میں

تے لہو کے

میں

ائیڈوینیس نے جواب دینا چاہا مگر اب تک اپنی حیرانی سے ہوش میں نہ آیا تھا کچھ جواب نہیں سوچا اور اسلئے خاموش رہا ٹیلیفونس اس قدر متحیر ہوا تھا کہ نہ بولا کہ اتنی بڑی بزرگی کا اقرار کچھ میرے دل پر اثر نہیں کرتا اور میں صرف ان اچھے لفظوں کا یعنی تو کچھ دیکھ گیا کا مطلب جانا چاہتا ہوں جسکو میں پھر دیکھوں گا سو میرا باپ ہی یا فقط میرا ملک ہی افسوس ہے کہ کلام ناتمام کیوں رہا اور یہ رنگ کٹانے کے عوض بڑھانے کو ایسا کیوں کہا اسی یوٹیسز ای میرے باپ کیا وہ قوی ہے جسکو میں دیکھوں گا کیا یہ بات ممکن ہے جیٹ ہی کہ میری آرزو مجھے اسد کا دھوکہ دیتی ہے یہ ظالم امام صرف میری مصیبتوں سے کھیلتا ہے اس میں ایک لفظ اور ہوتا تو مجھکو بالکل خوش کر دیتا مگر نے کہا جو کچھ دیوتاؤں نے ظاہر کیا ہے اُسکی تعظیم کر اور جو کچھ انھوں نے چھپایا ہے اُسکی محبت و جو کرنا سب ہے کہ سبکدوش شوق حیرانی سے پوشیدہ رہے دیوتاؤں نے اپنی حکمت و رحمت کی زیادتی سے مستقبل کو آدمی کی نظر سے دشوار گزار تاریکی میں چھپایا ہے اپنی حقیقت واجب ہے کہ ہم صرف اس بات سے واقف ہوں جو مطلقاً ہم سے متعلق ہے اور ہماری چال کی درستی کا باعث بنو

اسقدر مناسب ہو کہ ہم ان باتوں سے ناواقف رہیں جن پر ہم اختیار نہیں رکھتے اور جنکو دیوتاؤں نے ہمارا نصب تجویز کیا ہے۔

ٹیلیکس اس جواب سے متاثر ہوا تاہم بلاشبہ کی خود کو روک نہ سکا اس عرصے میں آئیڈیوٹس اچھی طرح اپنے آپے میں آئے ٹیلیکس اور نین کو دشمنوں پر اپنی فوج کے واسطے بھیجنے کے لئے جو پیر کو اپنا شکریہ ادا کر کے لگا اس قربانی کے بعد آئے ایک بڑی ضیافت دی اور بہران انہیوں سے مخاطب ہو کر اس طرح کہا میں اقبال کرتا ہوں کہ جب میں قرآن کے محاصرے سے کرنا کو لو نائب علم حکومت سے اچھی طرح آگاہ تھا اسی پر عہدہ دوستو تم میری آن صبیحتوں سے جنہوں نے مجھ کو اس میرے وسیع جزیرے سے محروم کیا جو ناواقف نہیں ہو کہ ہم تیرے آسکھوڑ سیکے بعد وہاں گئے تھے یہ صبیحتیں ایسی ہیں کہ اگر مجھ کو فاعلی اور غضب پر غالبی سکھائیں تو بھی انکو میں بے تکلیف سمجھوں میں آسانیوں اور نینوں کے انتقام سے ستاق ہو کے شل سفر و دریا پر آوارہ ہوا میری پہلی حالت کی ترقی صرف میرے تنزل کی زیادتی کا باعث ہوئی اور اپنے خانگی دیوتاؤں کے لئے اس ویران ساحل پر پناہ پذیر ہوا جو جہاز کی اور کانٹوں سے اور ایسے دشوار گزار جنگل سے ڈھکا ہوا تھا کہ ابتدائے زمین سے آئے اور آگاہ ہوا تھا اور ایسے دشوار گزار پہاڑوں سے بھرا ہوا تھا جنہیں وضع جانور رات کو شکار کے لئے پھرتے تھے اور دن میں چھپے رہتے تھے میری ضرورت ایسی تھی کہ تھوڑے سے سپاہیوں اور دوستوں سے جو مہربانی سے میری صبیحتوں میں میرے ساتھ ہوئے تھے میں نے خوشی سے اس ویران صحرا پر اپنا قبضہ کیا اور اس ویرانے کو اپنا ملک سمجھا اس دلکش ملک میں پھر جانے کی امید نہ رہی تھی جہاں دیوتاؤں کی مرضی سے میں حکمرانی کے واسطے پیدا ہوا تھا مجھ کو اس تبدیل سے نہایت رنج ہوا میں نے کہا کہ آئیڈیوٹس دوسرے بادشاہوں کے لئے کیا عبرت انگیز نظیر ہو اور کیا نصیحت ہو جو تیری تکلیفات سے دے حاصل کرینگے دے سوچتے ہیں کہ دوسرے آدمیوں پر ہمارا ترقی پانا تکلیف سے محفوظ رہنا ہو لیکن افسوس ہے کہ انکی ترقی ہی انکے خطے کا باعث ہوتی جو محمد سے میرے دشمن ترسان اور میرے دوست فرمان تھے میں ایک طاقتور اور ایک جنگی قوم کا حاکم تھا دور دور کے بادشاہوں میں میرا بد بد بہ تھا میں ایک زرخیز اور خوشحال ملک کا مالک تھا سو شہروں کی دولت سے خراج پاتا تھا مجھ کو لوگ جو پیر کی نسل میں جا کر مائتے تھے جو اس ملک میں پیدا ہوا تھا میں میں حاکم تھا میں مثل نبیہ و تیناس کے قوانین نے دفعہ سبکو طاقتور اور خوش کروا

دینی مکس
میشیونری
دینی مکس
میشیونری

ہاؤس

میشیونری

میشیونری

میشیونری

تھاسب کا عزیز تھا میری راحت میں صرت یہ کہ تھی کہ میں اعتدال کے ساتھ اسکا حاصل کرنا نہ چاہتا تھا میرے غور نے اور اسکو خوش لگنے والی خوش آمد نے میرا سخت چھین لیا اور میں اس سے دور ہوا جیسے سب دوسرے بادشاہ دور ہو گئے جو اپنی عقل کے تابع رہتے ہیں اور خوشامدیوں کی صلاح مانتے ہیں جب میں بیان آیا تو میں نے خوشی اور امید کی نظر سے اپنا رخ چھپانے میں کوشش کی تاکہ میرے ہمراہیوں کی ہمت قائم رہے میں نے اسے کہا کہ وہ بیان جو شہر کھو یا ہو اس کے عوض میں دوسرا بیان بیان جو ہمارے اس پاس کے لوگوں نے ہمارے کام کی ایک اچھی نظیر اختیار کی ہو تم دیکھتے ہیں کہ تمیر شہر بڑھتا جاتا ہو فلاسٹین اور اس کے ماتحت ایسیڈین والوں نے آباد کیا تھا اور فلاکیٹینر اسی کنارے پر پٹیلیا کو بسا تا ہوا اور فلپا پر اسی طرح کی ایک اور نئی آبادی جو پس کیا ہم یہی آبادی ان اجنبیوں نے بسائی جو اس سے بھی کم بسائیں یہ بھی ہماری طرح آوارہ رہے ہیں اور ان کے ساتھ بھی صیدتوں نے کم مقابلہ نہیں کیا ہو لیکن میں اس تسلی کا محتاج تھا جو دیا جاتا تھا اور اس سچ کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھتا تھا جسکو دوسروں میں بڑا سمجھتا تھا اسکا مجھ کو سوا اس کے اور علاج نہ سوچا کہ اپنے سچ کو چھپانے کے زور سے بچنا چاہا اور تسلی کے ساتھ دن کے اختتام کا انتظار کیا تاکہ رات کے اندھیرے میں بے گواہ اپنے سچ کا متعلق ہوں تب میری آنکھیں اشکوں میں ڈوبتی تھیں اور خواب میری نظر کے پاس نہیں آتا تھا لیکن پھر صبح کو اسی شوق اور کوشش سے محنت کرتا تھا اور یہی سبب یہ کہ اپنے وقت سے پہلے یہ ہوا ہوں۔

ایڈوینیس نے تبلیمیکس اور رینیر سے جو لڑائی اختیار کی تھی اس میں مدد کی درخواست کی اور تبلیمیکس سے کہا کہ اس لڑائی کے آخر ہوتے ہی میں تجھے ایتھا کہ کو بیج دوں گا اور اس درمیان میں کو بیج کی تلاش کے لئے ہر ایک ملک کو جہاز بھیجوں گا اور دنیا کے جس جاتے ہوئے حصہ میں وہ طوفان سے بالکل محفوظ دیوتا کی عداوت سے پہنچا ہو گا وہاں سے صحیح و سالم لایا جائیگا دیوتا اسکو زندہ رکھیں اور تجھ کو عمدہ جہازوں پر جو کریٹ میں آج تک بنے ہیں جڑھاؤں لگایے جہاز ان درختوں سے بنائے گئے ہیں جو ایڈا کے پہاڑ پر جو جڑوں کی زاد ہوم ہی پیدا ہوتے ہیں انکی لکڑی دریا میں کبھی نہیں گرتی اور پہاڑ اور ہوا بھی اسکو مانتے ہیں اور غروبھیوں اپنے غضب کی نہایت تیزی میں اس کے مقابلہ کو بھلانے کی جرات نہیں کرنا ہوا اسلئے یقین کر کہ تو سلامت سے ایتھا کہ کو پہنچا اور پھر کوئی ناموافق دیوتا تجھ کو دوسرے ساحل پر نہ لایا جائیگا یہ سفر عجیب اور آسان ہی اس واسطے اس فیٹیلیا جہاز کو جو تجھے بیان لایا ہے رخصت دے اور صرت اس بزرگی کا خیال رکھ

ہیریئم
کیتارم
نہسی ڈیون
فیناکیٹور
چیتالیہ
میتھانئم

ہرڈوہینن
ڈیوہکس مین

ہیلمکام
ہڈا کا
یولیسیئ

کیڈا
ہڈا

ہیلم

ہڈا کا

فیناکیٹور

جو تو ایڈمینیسٹریس کی نئی بادشاہت کو قائم کرنے سے اور اسکے مصائب سابقہ کی تلافی کرنے سے بائیکاٹ کر لیا تو ایڈمینیسٹریس نے اس سے ثابت ہو گا کہ تو اپنے باپ کے لایق جزا اور اگر ناموافق نصیبے اسکو پہنچو تو کی تارکب حد و دین آتا رہو یا جزا تو اہل یونان خوشی کے ساتھ یو لیبیس کو سمجھ میں دیکھیں گے۔

ہیان انیڈمینیسٹریس کو یو لیبیس نے روکا اور کہا کہ ہم نیشیائی جہاز کو نصبت کرتے ہیں پھر تیرے دشمنوں پر ہتھیار اٹھانے میں کیوں توقف کریں کیونکہ جو تیرے دشمن ہیں سو ہمارے دشمن ہیں جب ہم نے ایڈمینیسٹریس کے لئے جو قزاس کا تمہارا راستہ یونانیوں کا دشمن تھا لڑ کر فتح پائی ہے تب کیا یونانی بادشاہ کے لئے جو آن بہادر و ناکشربک رہا ہے جنھوں نے دغا باز پر ایمین کے شہر کو تہ بالا کیا ہے ہم زیادہ شوق سے لڑنے کی کوشش نہ کریں گے اور کیا دیوتا ہماری مدد فرمائیں گے فی الحقیقت جو الامام ہم نے ابھی سنا ہے جو ایمین کعبہ شکستیں جزا

باب نمبر ۱۳۴

انیڈمینیسٹریس کا یونان کو اطالی کا سبب بنانا اور مینڈیوریہ والو کا ساحل پیسپیر اپنے سپرد کرنا اور وہاں پہنچنے پر اپنا نیا شہر بسانا اور انکا قرب و جوار کے پہاڑوں میں چلا جانا اور وہاں اپنے آدیوں کا آنگواں یا پہنچانا اور اپنے گاشتوں کو سمجھنا اور انکی معرفت شرائط صلح ٹھہرانا اور اپنے آدیوں کا جو شکار کو گئے تھے اور ان شرطوں سے ناواقف تھے ان شرطوں کو توڑنا اور مینڈیوریہ والو کا اسپر حملہ آور ہونا اور اسی اثنا میں مینڈیوریہ والو کا صلح ہو کر سیلینٹم کے دروازوں پر داخل ہونا نیسٹر اور فاکیٹیز اور فیلینتس کا جنکو وہ طرفین سے بے علاقہ سمجھتا تھا ان کے لشکر کے ساتھ آنا پھر نیسٹر کا سیلینٹم کے باہر تنہا جانا اور صلح کے شرائط جلد ٹھہرانا جب یو لیبیس بولتے ہوئے اپنے سینے میں بہادرانہ شوق مشتعل ہونے سے متاثر ہوا تب نیسٹر نے کہا کہ ملائت سے اسکی طرف متوجہ ہو کر کہا ایڈمینیسٹریس کے بیٹے میں تیری آنکھوں میں نور خواہش غفلت تاباں کیلک

अद्वैतविनिमय
युतीमित्र

युती

युतीमित्र

अद्वैतविनिमय
देवोमेकल
वि. नो. शिपाई
रसिमित्र

द्राप

यारप

अद्वैतविनिमय
मन्त्र, मन्त्रिया
हेमिपरी

मन्त्रिया

मन्त्रिया

मन्त्र, फिनाई केंद्र
केने न्यस

मन्त्र
मन्त्र

देवोमेकल

मन्त्र

युतीमित्र

بہت خوش ہوں لیکن مجھے یاد رکھنا چاہئے کہ تیرے باپ نے میرے کے محاصرے پر مددگار بادشاہوں میں
 اپنی بزرگانہ دانش اور بیخوشانہ صلاح سے شہرت حاصل کی تھی اور اکیلیگز اگرچہ غلوبی و مجروحی کے قابل
 نہ تھا اور بالیقین جہان کسین ادا تھا و شہت و ہلاکت پھیلا تا تھا تو بھی شہر تیرے کی دیوار کے تلے مارا گیا
 اور تیرے بے بنیاد قایم رہا اور اس پیکٹر کو فتح کر نیا لے سے فتح ہو سکا لیکن نوکیسہ نے جکی شجاعت و شجاعت کا
 کی ہدایت کے تابع تھی اس کے بیچ میں جا کر تلوار چلائی اور آگ لگائی اور ہم ان اونچے برجوں کی افتادگی
 کے واسطے صحن نوکیسہ کے ممنون ہیں جنہوں نے یونان کے مددگار بادشاہوں کو دوس برس تک تباہی
 سے دمکا یا تھا ہوشیارانہ اور زور و فہما و شجاعت پھیلا لانا اور سخت کوشاں بہت سے اتنی بڑھکر چوتھی
 تہذیب و تہذیب یعنی مرین سے اسلئے ہلکو مناسب ہو کر اس لڑائی میں مصروف ہونے سے پہلے دریافت کریں
 کہ اسکی بنیاد کیسی ہے زمین ہر ایک نظر سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوں لیکن مصلحت ہو کہ یہ بھی آئینہ نویس
 سے دریافت کر لیں کہ کب تک ساتھ وہ لڑائی چاہتا ہو انکے ساتھ اسکی لڑائی مصفاۃ ہی یا نہیں اور انکے
 پاس کتنی فوج ہے جسکی مدد سے وہ اسید کا مابلی رکھتا ہے۔

انجیو وینیس نے کہا کہ جب ہم اس سائل پر پہنچے تھے تب بیان ایک قسم کے جنگی لوگ آ رہے تھے جو
 ویشیانہ جنگوں میں رہتے تھے اور ایسے جانوروں پر جنگو شکار کرتے تھے اور ایسے بیوانات اور نباتات
 پر جو بلا زراعت ہر فصل میں پیدا ہوتے ہیں اپنی گزر کرتے تھے یہ لوگ جواہل بینڈیوریہ کے نام سے
 مشہور ہیں ہمارے جہازوں اور ہتھیاروں کو دیکھ کر ڈر گئے اور پہاڑوں کو بھاگ گئے مگر ہمارے سپاہی
 اس ملک کے دیکھنے کا اشتیاق رکھتے تھے اور شکار کے پیچھے دور تک چلے جاتے تھے سو بعض مفردوں
 سے دوچار ہوئے انکے افسروں نے ان سے یہ کہا کہ ہم نے دریا کا وہ خوشنما سائل تمہارے واسطے چھوڑ دیا
 ہے اور اب ہمارے پاس سواران پہاڑوں کے جو دشوار گزار ہیں کچھ نہیں رہا اسلئے مقتضائے انصاف
 یہ ہے کہ ہم کو ان پہاڑوں پر بلا رحمت قابض رہنے دو تم جو ایک آوارہ و پریشان اور بے پناہ جماعت
 ہو ہمارے ہاتھوں میں آجیسے ہو ہم تم کو ابھی ایسا تباہ کر سکتے ہیں کہ تمہارے رفیقو کو نہ تک نہ کہ تمہارا کیا
 حال ہو لیکن ہم انکے خون سے اپنا کاسٹھ آلودہ نہیں کرنا چاہتے جو اگرچہ انہیں بین مگر عموماً ہماری غصے
 ہیں اسلئے صلح سے رہو اور یاد رکھو کہ تم اپنی زندگی کے واسطے ہماری انسانیت کے مہیوں ہو اور یہ
 کہ جن لوگو کو کوٹنے و شمشیر اور جنگی کے نام سے بدنام کیا ہے انہوں نے تم کو اپنی چال سے یہ عندلی اور

روکھنوی

دراپ

دراپ
ہیکٹر
پولیٹیکس

پولیٹیکس

مینو، مارٹ

انڈوینیکس

انڈوینیکس

مینو، مارٹ

فیاضی کا سبق دیا ہی۔

جسکا آدمی اُن جنگلیوں سے نصرت ہو کر اپنی لشکر گاہ میں واپس آئے اور جو سال گذرا تھا اُسکے منظر پر
سپاہی ہیٹ مکر بھرنے کے اور منفرد ہونے کے اہل کرپٹ اپنی زندگی کے واسطے اُن آوارہ جنگلیوں کے مہل
رہیں ہمارے نزدیک آدمی کیا سمجھ سے بھی کمتر ہیں اسلئے وہ زیادہ تر جمیع اور مسلح ہو کر شکار کر گئے اور
جلد اُنکی ایک جماعت کے ساتھ دو چار ہو کے آئیر حملہ آور ہوئے یہ مفالہ غوریز ہوا دونوں طرف سے
تیر چلے جیسے آندھی میں اولے اور آخر کو دے جنگلی بار کے اپنے پہاڑوں کو گئے جہاں ہمارے آدمی اُن کے
تعاقب کی ہمت نہ کر سکے۔

تھوڑے عرصے کے بعد اُنھوں نے دوپہر میں دنیایت عقلمند صلح کے واسطے میرے پاس بھیجے اُنھوں نے
جانور دن کے چمڑے اور سیو جات جو وہاں ہوتے تھے اور اُنکو میسر تھے میری نذر گزارنے اور بے
کلام کے کہ اس بادشاہ تو دیکھتا ہی کہ ہم ایک ہاتھ میں تلوار رکھتے ہیں اور ایک ہاتھ میں شلخ زیتون جو دونوں علامتیں ہیں
صلح و جنگ کی جو بجا بے سوچنا کر ہمارے نزدیک صلح پسندیدہ ہی صرف صلح کے واسطے ہنسنے یہ خوشنما ساحل تیرے
آدمیوں کے لئے چھوڑ دیا ہی جہاں آفتاب زمین میں رضاءت لانا ہی اور مزہ دار سیوے پکاتا ہو کر صلح
اُن سیووں سے بھی شیریں ہو اور صلح ہی کے واسطے ہم اُن پہاڑوں میں رہتے ہیں جہاں ہمیشہ
برف پڑتی ہو اور چشموں پر گھاس نہیں جمتی اور فصل خریف سیوے نہیں دیتی ہم جنگ سے نفرت کرتے
ہیں جو بلند جو صلگی اور بزرگی کے عالمی لقبوں کے واسطے زمین کو آجڑتی ہو اور آدمزاد کو بگاڑتی
ہی اگر تو غوریزی اور تباہی میں بزرگی سمجھتا ہو تو ہم حسد نہیں کھاتے مگر تیرے فریب کھانے پر افسوس
کرتے ہیں اور دیوتاؤں سے مانگتے ہیں کہ کبھی ہمارے دل کو ایسے خوفناک جنوں سے خراب نہ کریں اگر
یہ لیاقت جسکو اہل یونان اتنی محنت سے حاصل کرتے ہیں اور یہ مدت جسکے لئے دے ایسی واقفانہ بزرگی
کے ساتھ شیفت رکھتے ہیں اُنکو ایسی خوشخوار اور حضرت آرخا ہشون کی ترغیب دیتی ہیں تو ہم خود کو بغیر
ان فوائد کے خوش سمجھتے ہیں ہم بزرگی اُسکو جانتے ہیں اگرچہ جاہل و نالایق رہیں مگر مصطفیٰ اور لائسٹ
پسند اور ایماندار اور بیخضر اور تھوڑے پر قانع اور بے اصل لذت سے نافرہم ہیں جو تحصیل زیادہ
کی محتاج کرتی ہیں ہم تند رستی اور کفایت شعاری اور آزادی اور بدنی اور ذہنی طاقت کی جیسی
قد کر کرتے ہیں ویسی کسی دوسری شے کی نہیں کرتے ہم صرف نیکی سے محبت اور دیوتاؤں سے دہشت اور

ہسایون کے ساتھ سلوک اور دوستوں کے ساتھ وفا اور اہل دنیا کے ساتھ صفا عافیت میں اعتدال اور مصیبت میں استقلال ہر حالت میں راست گولی کی ہمت اور خوشامد سے مصفا نہ نفرت و حقارت و حجب سمجھتے ہیں اگر دیوتا جھکواپنی ناخوشی سے ایسا اندھا کرینگے کہ تو ان کو پسند نہ کرے گا تو تجربہ جھکوں پسند کرے گا مگر بیوقوف کہ جنگو اعتدال صلح پر اہل رکھنا ہی جب جنگ سے مجبور ہوتے ہیں تب نہایت مہیب ہوتے ہیں میں نے ان اطفال قدرت کی یہ بے تعلیمی نصیحت سنی اور غور کا دل سے اٹکو دیکھا لیکن میری آنکھیں سیر نہ توین انکی دائر حیان و پسی ہی لمبی تھیں جیسی نکلی تھیں انکے بال جھوٹے تھے مگر برن سے سفید انکی جھون گئی تھیں اور آنکھیں تیز اور نظر مستقل تھی تقریر انکی سنجیدہ اور زبردست تھی انکا طریقہ سادہ اور صاف تھا دوسے ایک قسم کی مکلیان اوڑھے ہوئے تھے سواٹ پرے احتیاطی سے پڑھی لی اور کاندھوں پر گہرے لگی ہوئی تھیں انکے پٹھے زور دار اور بھاری تھے اور انکے ہتھیار گشتی بازوں کے ہتھیاروں سے زیادہ مضبوط اور زور دار تھے۔

میں نے ان عجیب اہلیوں سے کہا کہ میں صلح چاہتا ہوں اور انکے درمیان کئی شرطوں کا صلحنامہ لکھا کے تعمیل کے زمانہ سازا دوسے سے آپس مہر کی اور دیوتاؤں کی گواہی اور اپنی طرف سے اٹکو تحائف و دیگر رخصت دی مگر دیوتاؤں نے جنھوں نے جھکوں اس سلطنت سے نکالا تھا جسکا میں وراثت پیدا ہوا تھا میرا بچھا پنچھوڑا ہمارے شکاری جو باہر گئے تھے اور اس صلحنامہ سے ناواقف تھے ان غریب جنگلیوں کی ایک بڑی جماعت سے جو ان اہلیوں کے ساتھ آئی تھی اور جس روز یہ صلحنامہ ہوا تھا اسی روز اپنے گھر کو واپس جاتی تھی اے اور سخت غصے سے اپنے ٹوٹے ہتھوں کو مارا اور باقیوں کا ٹٹا کیا اس طرح یہ لڑائی کا باعث ہوا اور ان جنگلیوں کو یقین ہوا کہ یہ لوگ قول و قسم پر قائم اور قابل اعتبار نہیں ہیں۔

لوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

ہیوکیا

وے عادی ہوتے ہیں ان سے بدن کے کمرے اور ہٹے گئے بنے رہتے ہیں ایسے کہ انہی صورت سے
 دہشت معلوم ہوتی ہو کر یا والے جوہل میں یونان سے آئے ہیں اب تک اپنی اصل کی سب علامتوں سے
 خارج نہیں ہوئے وے پر نسبت دوسرے کے کہ وحشی ہیں لیکن انھوں نے اپنی یونانی فوج کی معمولی تعلیم
 میں ان جنگلیوں کی وطنی طاقت شامل اور کبیشہ محنت اور شقت اٹھانے سے سختی عادی حاصل کر لی
 ہر اسے ناقابل مفتوحی ہو گئے ہیں سلاخا ایک لمبی تلوار اور حفاظت ایک ہلکی ڈھال بناوٹ کی اور پیر
 سے منڈھی ہوئی رکھتے ہیں اور بریوٹید والے ہرن سے تیز پائیں ایسے کہ گھاس بھی اُنکے پانوں کے
 تلے کم دیتی ہو رگستان میں بھی اُنکے نقش پائیں دیکھ سکتے وے اپنے دشمنوں پر نظر آنے سے پہلے پہنچ
 جاتے ہیں اور ویسی ہی سرعت سے واپس آتے ہیں اور کروٹوں والے اپنی تیر اندازی سے باعث خون
 ہیں وے ایسی کمان رکھتے ہیں کہ اکثر یونانی آسکونین جھکا سکتے اور اگر وے کبھی یونانی بازوں
 میں شامل ہوں تو یقین ہو کہ بازی لیجائیں اُنکے تیر ایک قسم کی زہری گھاس کے عرق میں پیچھے
 رہتے ہیں جو کہتے ہیں کہ دریائے تیورس کے کناروں پر اگتی ہو اور ان سے جو زہر ہوتا ہو سو ملک
 ہوتا ہو اور تیرم اور برنڈ یوزیم والے بدنی طاقت اور دلی محبت کے سوا کوئی بات شیخت کی نہیں کہتے
 لیکن جب حملہ کرتے ہیں تب ایسی پیچھناتے ہیں کہ سب آوازوں سے زیادہ تر میب ہوتی ہو کہ فلاخن
 کا استعمال اچھا کرتے ہیں اُنسے پھرون کی جھڑی ایسی برساتے ہیں کہ ہوا کو تار یک کر دیتے ہیں لیکن
 بے ترتیبانہ لڑتے ہیں یہ لڑائی کی بنا ہو اور ایسی دشمنوں کی طبیعت ہو۔

یہ بیان سننے کے بعد ٹیلیکس نے جو جنگ کے واسطے بے صبر تھا صرف اُنکے ساتھ معرکہ کا ارادہ کیا
 پھر تیرنے دیکھا کہ اسکے شوق کو روکا اور آئیڈونیسس سے کہا کہ کیا سبب ہو کہ لوگ یا والے جو یونانی
 نسل سے ہیں جنگلیوں کے واسطے مسلح ہو کر یونانیوں پر آیا جاتے ہیں اور کیا سبب ہو کہ اتنی آبادیاں
 ایک ہی ساحل پر آباد ہیں اور باہم ایسی صداوت نہیں رکھتی ہیں ای آئیڈونیسس تو کہتا ہو کہ دیوتا
 اب تک تیرے تقاب سے باز نہیں آئے اور میں کہتا ہوں کہ اب تک انھوں نے تمھکو نصیحت کامل نہیں
 دی ان سب مصیبتوں نے جو تو نے اب تک سہی ہیں تمھکو وہ بات اب تک نہیں سکھائی جس سے اداوی بند
 ہوتی ہو تو نے جو ان وحشیوں کی راستبازانہ صفائی کا بیان کیا ہی سو یہ جاننے کے واسطے کافی
 ہو کہ تمھکو اُنکے ساتھ برکات صلح میں شریک ہونا چاہئے تھا لیکن تیری نخوت اور رعوت نے بالضرورت

لویکیا

بھریا

کوریو

ریورنم

نیریم
برنڈلیپم

تیلیکس

مندر
آرڈو مینیس

آرڈو مینیس

یہ جنگ کی آفتین تجھ پڑ والی ہیں مجھ کو باہم ضامن دینے لینے مناسب تھے اور آسان تھا کہ کچھ آدمی مکتا اختیار کر کے انکے سلامت سے واپس آئیگا بندہ دست کر کے ایلچیوں کے ساتھ مجھ بتایا یہ جنگ شروع ہوئی تھی تھیں ان غلو کو نے یہ عذر ظاہر کر کے اس جنگ کو روکنا کہ تمہارا مقابلہ میرے ان لوگوں نے کیا ہے جو اس صلح نامہ سے واقف نہ ہوئے تھے جو ابھی اپنے بیچ میں ہوا ہے اور ایسے ضامن دیتا جیسے دے چاہتے اور اپنی رعایا کو تاکہ کرنا کہ جو اس صلح نامہ کی شرطوں کو توڑیگا سو سخت سزا پائیگا لیکن جب سے یہ اڑائی شروع ہوئی تھی تب سے اور کیا طور میں آیا ہے۔

آئیڈومینیس نے کہا کہ میں نے ان جنگیوں کے ساتھ کسی طرح کی درخواست کرنی اپنے درجہ سے کم جانی خصوص جب انہوں نے جلد ہی کر کے اپنے جنگی آدمی جمع کئے اور تمام آس پاس کے لوگوں سے پڑ چاہی اور ہماری طرف سے انکو نافزا اور بدگمان کر دیا میں نے سوچا کہ سب سے بہتر یہ بات ہی کہ ان پہاڑوں کے جو گھاٹے اچھی طرح محفوظ نہیں ہیں کیا کیا ان پر اپنا قبضہ کر لوں سو میں نے کر لیا ہے اس سب سے دس جنگی بہت سے ہمارے اختیار میں آگئے ہیں میں نے ان گھاٹوں میں بیج بنائے ہیں جن سے ہمارے آدمی انکو ایسا تنگ کر سکتے ہیں کہ وہ پہاڑوں سے ہمارے ملک پر حملہ آور نہیں ہو سکتے بلکہ ہم ان کے بیان جاسکتے ہیں اور جب چاہیں تب انکے خاص مقامات کو لوٹ سکتے ہیں اس طرح ہر ہماری حالت میں ہیں کہ خود کو انکی بڑی فوج سے بچا سکتے ہیں اور جو بیشمار دشمن ہمارے گرد فراہم ہوئے ہیں انکو اگرچہ ہماری فوج انکے برابر نہیں ہے جو جگہ سکتی ہے لیکن صلح کرنا اس وقت میں ناممکن ہے جو ہم آج جو نیکو بے مقابلہ ہوئے چھوڑ نہیں سکتے اور جب تک آہر قابض ہیں وہ ایک طرح کی گدھیان سمجھی جاتی ہیں گویا میان کے باشندہوں کو غلامانہ مطیع کرنے کے واسطے بنائی ہیں۔

یہ سب نے جواب دیا کہ ایڈومینیس میں جانتا ہوں کہ تیری عقل کو راستی ہے زریا میں نے اگر لاش سب سے زیادہ پسند ہوگی تو ان سب سے بڑگتر ہی جو برابر کر داری اور دہشت سے اپنی آنکھیں انکی قربت سے پھرنے ہیں اور اپنی غلطیوں کو درست کرنے کی طاقت رکھنے سے اپنے اختیار کو انکی مدد پر لاتے ہیں سر میں آزادانہ غمہ سے کتا ہوں کہ ان جنگیوں نے تیرے واسطے ایک عمدہ نظیر پیدا کی ہے جو جب دس ہزارے پاس صلح کی درخواست سے آئے تھے کیا دس صلح واسطے چاہتے تھے کہ دس تجربے اڑائی کر کے قابل نہ کیے کیا دس تیرے ساتھ ہم معرکہ ہونے میں بہت باطاعت کے محتاج تھے فی الحقیقت ایسا نہیں تھا کیونکہ

انکی جنگجو یا بہت اب انکے مددگاروں کی تعداد اور فوج سے برابر ظاہر ہو پس تو نے انکی نظیر قابل ہوتی
 کیوں نہیں سمجھی تو عورت و شہرت کے خیالات باطل سے دھوکہ پا کر بلا میں پھنسا ہی تو اپنے دشمنوں کو غور
 کرنے سے ڈرا ہی لیکن بیشک تو نے اپنی مغرورانہ اور موزیادہ عادت سے جسے بہت سی اقوام تیرے برفلان متفق
 ہو گئی ہیں انکو طاقمور کر دیا ہی یہ بچ کس کام کے ہیں جتنکے فوائد تو نے اس نسلی کے ساتھ ظاہر کئے ہیں
 سو اسکے کہ تیرے گرد و نواح کی اقوام کو اپنی آزادی کے واسطے اپنے مرنے یا تیرے مارنے پر مجبور کر دیں تو
 یہ بچ اپنے بچاؤ کے لئے بنائے ہیں لیکن درحقیقت تیرے واسطے محل خطر ہیں بادشاہت انصاف اور
 اعتدال اور ایمان سے خوب شکم ہوتی ہی جیسے اس پاس کے رئیسوں کو یقین ہو تا ہی کہ ہماری صدق
 ہمارے قبضے سے باہر بن جائیگی سب سے زیادہ شکم دیوارین ایسے مختلف اتفاقات سے گر جاتی ہیں جنکو کوئی
 دور بین پہلے سے نہیں دیکھ سکتا اور سب سے بہتر کہیں اسہام والی جنگ قسمت کے ذرا سے تغیر و تبدل سے
 ناکا سبب ہو جاتی ہی لیکن اس پاس کے رئیس جنکو تیرے اعتدال کا امتحان ہو چکا ہے اپنے اتحاد و
 اعتماد سے تیرے گرد و نواح ہونگے ایسی دشوار گزار طاقت اور وسائل حفاظت کے ساتھ جنکو کوئی فوج
 غالب نہیں آسکتی اور کوئی شجاع حملہ نہیں لاسکتا اگر تو کسی گرد و نواح کے بادشاہ کی بیوقوفی یا غفلت
 سے متعل حملہ ہوگا تو سب دوسرے بادشاہ تیری حفاظت میں اپنا فائدہ سمجھ کے تیری صفات پر آئینگے
 ان متفق اقوام کی اعانت جو تیرے فائدے کی مدد میں اپنا فائدہ تصور کریں گے تبھکو ایسے فوائد دیں جو
 ان فوائد سے کمین زیادہ ہونگے جنکی تو ان برجون سے امید رکھتا ہی جنہر تو مغرور ہی اور جو صرت ان
 خرابیوں کو لا علاج کرتی ہیں جتنکے رننے کے واسطے بنائی گئی ہیں اگر تو پہلے اعتقاد کرنا اور اس پاس
 کے رئیسوں میں حسد روکنا تو تیرا یہ تو تیرے شہر امن و امان سے جلد آباد ہونا اور تو تیرے ہی میں سب
 اقوام کا نصف ہنا اگر بالفعل فقط ہکو وہ تدبیر سوچنی چاہئے جو مستقبل سے ماضی کی تلافی کر سکے تو کتنا
 کہ بہت سی یونان کی نئی آبادیاں اس کنارے پر آباد ہوئی ہیں یقین ہو کہ انکے باشندے تبھکو مدد
 دینا چاہیں گے وے جو پیر کے بیٹے سیناس کا نام نہ بھولے ہونگے اور نہ تیری ان تھیلاٹ کو جو تو نے
 تیرے کے محاصرے میں حاصل کی ہیں جہاں تو نے یونان کے واسطے یونانی بادشاہوں میں اکثر
 نام پیدا کیا ہی پھر ان نو آبادی والوں کو اپنے فائدے میں کیوں نہیں شامل کرتا۔

ہیسٹری

جیوگر
میراث

درای

جیوگرافی

کیا ہی فی حقیقت و سچ کچھ میل سیری مدد پر رکھتے ہیں الا مقتضایہ صورت نے ہمارے شہر کی جو ابھی اپنی بنیاد سے آٹھ سو بارہویں آنکھوں دار رکھا ہی ہمارے سب یونانی اور دوسرے سب ہمایہ ڈرتے ہیں کہ ہمارا ارادہ ان کی آزاد ہی چھینے کا ہی دے خیال کرتے ہیں کہ ان بھاری جنگلیوں کے مجبور کرنے کے بعد ہم اپنا حوصلہ آگے بڑھا بیٹھنے کی بجائے سب ہمارے غلام ہیں جو ظاہر ہر ہم پر حملہ آور نہیں ہوئے سو باطناً ہنگو عاجز دیکھنا چاہتے ہیں ان کے حملہ نہ ہو کہ بے یقین کر رکھا ہی۔

میں نے کہا حقیقت میں یہ عجیب بات ہی کہ تو نے زور آور معلوم ہوئیے واسطے کوشش کر کے خود کو کڑو کر دیا ہی اور تو باہر اپنے ہمسایوں کو باعث دشمنی و دہشت ہوا ہی لیکن اندر اتنی طاقت بھی نہیں رکھتا کہ لڑائی لڑ کے جو ضرورۃ تیری دشمنی اور دہشت نے پیدا کی ہی حقیقت میں تو بڑا بد نصیب ہی کہ اپنے اوپر یہ آفت آپ لایا ہی بلکہ زیادہ تر بد نصیب ہی کہ اس آفت سے جتنی عقل سیکھنی چاہئے تھی تو نے اس سے کچھ بھی نہیں سیکھی ضرور ہی کہ ان خرابیکو دیکھنے سے پہلے جنھوں نے تجھے اس نقصان میں ڈالا ہی تو یہ دوسری بادشاہت بھی اپنے ہاتھ سے کھو دے مگر اب اپنی یہ مشکلات حال مجھ پر چھوڑ مرن اتنا بتا کہ اس کنارے پر کون کون سے یونانی شہر واقع ہیں۔

اٹلیڈ و ٹیسس نے کہا کہ ایک خاص یونانی شہر تیرے منہم ہی جسکو تین برس ہوئے فلینتھس نے آباد کیا تھا بہت سے لڑکے لیکونیائی میں آن عورتوں سے پیدا ہوئے تھے جو اپنے خاوندوں کو قراسے کی لڑائی پر جانے سے بھول گئی تھیں اور جب وے واپس آئے تب ان عورتوں نے اپنے گناہ کی تکفیر کے لئے ان لڑکوں کو چھوڑ دیا اور اس طرح وے لڑکے اپنے بابا سے متردک ہو جانے پر خود مختار رہے اور جیسے بڑے ہوتے گئے ویسے اترتے ہوئے گئے قانوناً آپر سختی واجب ہوئی تب وے فلینتھس کے زیر حکم ایک جماعت بٹگے جو ایک بہادر اور دلاور اور حوصلہ دہر دار ہی اور جو بہت سے مکر و فریب سے آن جو قانون کا

دل اپنے ہاتھ میں کر کے آنکھوں اس ساحل پر لایا جان انھوں نے ٹیرینٹم کو دوسرا تیسیدین بنالیا ہی دوسری طرف پر فلا تیسیدین نے جسے قراسے کے محاصرے میں ہر کوئی لڑکے تیر لاکے ایسی شہرت پائی تھی پٹیلیا کا کوٹ قائم کیا ہی یہ حقیقت میں تیرینٹم سے طاقت میں کم ہی لیکن عافلاً نہ کمزوری سے زیادہ تر حکم ہی اور تھوڑے فاصلے پر پٹیلیا منہم ہی اس شہر کو تیسر کی ہدایت سے پٹیلیا والوں نے آباد کیا ہی۔

تیسرے نے پوچھا کہ تیسر تیسیر میں کیسے آیا اور کیا تو اسکو اپنے فائدے میں شامل نہیں کر سکا۔

میں نے

अष्टोभिर्भ्रम
वेरेन्म
कैलेयस

लेकोनिषा
हाय

कैलेयस

वेरेन्म
लेकोनिषा
मिताकिरोन
दाय, हबु, मीय

पुनः विद्या
वेरेन्म

मिदेनान्द
वेरेन्म, पीलिषा

वेरेन्म, वेरेन्म
हैरेन्म

انکھوں کے تلے تو قرآسے کی دیوار و گئے نیچے بار بار لڑائی اور جو تیرا دوست تھا جو عام معاملہ میں سبکا کر گیا اور رت نہاڑ سبکا ریٹن عزیز تھا آئینہ وینس نے جواب دیا کہ وہ ان لوگوں کے قریب سے جو نام کے جنگلی ہیں میرے ہاتھوں سے ٹھکرا کیونکہ انھوں نے اسکو اس حیل سے سبکا یا کہ آئینہ وینس تمام تہذیب پر کو دیا یا پتا بتا ہی تو میرے کہا کہ ہم اسکو اس قریب سے نکالیں گے پیشتر اس سے کہ اسنے اس نئی آبادی کی بنا ڈالی اور ہم نے دنیا میں یولیسز کی تلاش شروع کی ٹیلیکس نے اسکو چلاس میں دیکھا ہی تو پیشتر یولیسز کو بھول نہیں سکتا اٹلی ٹیلیکس کو موت سے یاد کرنا ہو گا جسکو اسنے اپنا بیٹا سمند سے کما تھا ہمارا خاص کام یہ ہے کہ بدگمانی کو رفع کر دیں اس لڑائی کو اس حد سے اشتعالک دی جو جو تونے اپنے ہمسایوں میں پیدا کیا ہے اور حد دفع ہونے سے یہ منع ہو سکتی ہے میں ایک دفعہ پھر تجھ سے کہتا ہوں کہ اس کام کا انصرام مجھے چھوڑ۔

پیشتر کے اس خطاب سے آئینہ وینس ایسا متاثر ہوا کہ جواب نہ دے سکا اور خاموشانہ محبت کے جوش میں آکر اس سے ہٹ کر ہوا اگرچہ آخر کو بڑی شکل سے یہ لفظ بولا کہ ای جی تو تو بغیر غیبی جیون تیری عقل دیکھتا ہوں اور اپنی غلطیاں قبول کرتا ہوں تاہم اقرار کرتا ہوں کہ یہی عقل اگر دوسرے میں ہوتی تو بیک پر غصہ پیدا کرتی تو ہی مجھ کو صلح کی ترغیب دیکر بلا در نہ میں مرنے یا مارنے پر آمادہ تھا لیکن تیرے کہ تیری صلح پر چلوں نہ اپنے جوش طبیعت پر ٹیلیکس کیسا خوش نصیب ہو کہ تجھ سارہ نہنا ساتھ رکھنے سے کبھی ایسا آوارہ نہیں ہو سکتا جیسا میں ہوا ہوں میں یقینی اعتقاد سے تیرا اعتبار رکھتا ہوں مجھ کو دنیاؤ نے مثل آسمانی نشی جو ترند کی صلح بھی تیری صلح سے زیادہ مفید نہیں ہو سکتی پس جا اور جو کچھ میرے اختیار سے ہو سکتا ہے اقرار کر اور انصرام دے اور جا بزرگھ قبول کر یا رد جو کچھ تو کر گیا میں نظر کر رہا ہوں اب تک آئینہ وینس یہ کلام کہہ رہا تھا کہ انھوں نے یکایک پریشانی کی آواز سنی یعنی انھوں کی گھر گھر اہٹ اور گھوڑ و مکی ہیننا ہٹ اور آدمیوں کی کلکلاہٹ اور تیری کی ٹر ٹر اہٹ لوگ کھلے کر دشمن فراہم ہو کے نیچے اتر آئے اور ان گھاٹوں کو نہیں گئے جو آئینہ وینس نے تسلیم نہ کر کے محاصرے کے واسطے روکے تھے وہاں کے پیر مرد اور پیر زن دہشت سے گھبرائے اور پکارے افسوس کہ ہم اپنا وطن یعنی عزیز ویراب ملک کرین کو چھوڑ کے ایک بد نصیب بادشاہ کے ساتھ دریاؤں کے خطرات اٹھائے ہیں یہ نیا شہر بسانے کو آئے جو ترند اسے کی مانند ابھی خاک میں ملیگا شہر بناد کی دیواروں سے جو اب تک پوری

ہراپ

शद्वोपिनिषस

शद्वोपिनिषस
हेरिष्यो,

मेन्टर

पुनीसीन हेनोमेकस
चिलास मेन्टर पुनीसीन

हेनोमेकस

मेन्टर

शद्वोपिनिषस

मेन्टर

हेनोमेकस

शद्वोपिनिषस

शद्वोपिनिषस
सेनेन्डम

कीट

ہراپ

نہیں اٹھی تھیں نیچے وسیع میدان میں دشمنوں کے مغرور سپہ سالار نظر آتے تھے جو آفتاب میں چمکتے تھے اور
نظر کو جھپکاتے تھے انکی جھبھوں سے زمین آفتاب کی جھلکی جھلکی جھلکی جھلکی جھلکی جھلکی جھلکی جھلکی
سبز موسم گرما کے آفتاب کی گرمی سے آہنہ کے کھیتوں میں کاشتکار بدھ کی محنت کا انعام دینے کو بھاتی ہو
آہنہ دے رہے نظر آئے زمین واس یعنی ہوسے لگے تھے اور سب مختلف قوم کے آدمی جو انکی مدد پر لگے
تھے اپنے ہتھیاروں اور سپاہیوں سے بے آسانی پہچانے جاتے تھے۔

विरोध
रत्ना

मेन्टर
भारतीय विद्यार्थी
दिल्ली

दिल्ली
मेन्टर

विनिर्देश
मेन्टर

मेन्टर

कैलेश्वर
मेन्टर

मेन्टर

میٹر آنکھوں اچھی طرح دیکھنے کے واسطے ایک اور نیچے بیچ پر چڑھا اور آئیڈوینس اور ٹیلیفون اسکے
بمراہ لگے آنکھوں نے فوراً دیکھا کہ فلائیٹ میٹر ایک جانب ہو اور میٹر جو اپنی تعظیم قابلِ عزت بآسانی پہچانا
جاتا تھا اپنے ارد کے پڑسٹریش کے ساتھ دوسری جانب پر میٹر نے کہا یہ کیا ہو تو سمجھتا تھا کہ فلائیٹ میٹر اور
میٹر صحت پر معاون ہونے پر قناعت کرینگے تو دیکھتا ہی کہ دے تیرے مقابل ہتھیار باندھ کے آئے ہیں
اور اگر میری نظر غلطی نہیں کرتی ہو تو دوسے دوسے گردہ جو ایسی سنجیدہ گامی اور ایسی درست ترتیب
سے آتے ہیں فلیٹفیس کے زیرِ حکم لیسٹریٹین والے ہیں یہ سب تیرے خلاف ہیں اس کنارے ہر کوئی
قوم ایسی نہیں ہو جسکو تو نے خواہ مخواہ اپنا دشمن نہ بنایا ہو۔

میٹر یہ حال دریافت کرتے ہی اُس بیچ سے نیچے اُترا اور شہر کے اُس دروازے کی طرف چلا جا کر
سے دشمن بڑھ آئے تھے اُسے فوراً دربان کو دروازہ کھولنے کا حکم دیا آئیڈوینس اُسکی وضع کے جانکا
رے بیچے متحیر ہو کر نہیں پوچھ سکا کہ تو کمان جاتا ہو وہ دروازے کے باہر نکلا اور ہاتھ کے اشارے سے دونوں
ساتھ آنکے واسطے مانع ہو کر آپ سیدھا دشمن کے سامنے بڑھا جو ایک تنہا آدمی کو بے حفاظت اپنے پاس
آئے دیکھ کر تعجب ہوئے ابھی وہ نزدیک پہنچا تھا کہ اُسے شلخ زیتون بطور علامت صلح اُنکے سامنے بلند
کی جب اتنا نزدیک پہنچا کہ دے اُسکی بات سن سکیں تو کہا کہ اپنے سرداروں کو جمع کرو اور جب دے جمع
ہو گئے تب اُنے یہ کلام کہ۔

میں ہر ایک قوم کے انسر کو جو اس خوشنما ملک میں آباد ہیں اپنے آگے دیکھتا ہوں اور جانتا ہوں کہ
فیاضاً نہ مطلب اس مجمع کا ایک فائدہ عام کی حفاظت ہو یعنی آزادی کی جو آدمی کا حق پہلا پیش اور
زمت اور غریب میں تمہارے شوق کو آفرین کرتا ہوں لیکن تمکو ایک آسان طریق بتانے کی اجازت چاہتا
ہوں جس سے بلا غور و زری تم اپنی آزادی اور عزت بچا سکتے ہو اس مجمع میں دوسرے بادشاہوں کے

دوریاں مین دیکھتا ہوں کہ نیتسٹر بھی ہر اسی نیتسٹر جھکو تیر ہی عمر اور عقل نے لڑائی کی آفتوں سے واقعہ کیا
 ہی خواہ لڑائی انصاف کے مطابق اور دیوتاؤں کی مرضی کے موافق ہو تو بھی سب بلاؤں سے جو آسمان کے
 آدمی پر نازل ہوتی ہیں زیادہ خوفناک ہی تو کبھی نہیں سمجھ سکتا ہی تو کلیفین یونانیوں نے دس برس
 تک ٹراس کی دیواروں کے آگے اٹھائیں اور جو اخلاص ان کے سرداروں مین ہوئے اور جو وابہ نہیں
 پیدا کئے اور جو خیریزی ہمکٹرنے کی اور جو آفات دور دور کے شہروں مین ان کے بادشاہوں کے مدت تک
 غیر حاضر رہنے کے باعث نازل ہوئیں اور جو کلیفات انھوں نے اپنی واپسی کے وقت جمیلین اور جیسے
 بعضوں کے جہاں نیفیرس کی بلندی پر تباہ ہوئے اور جیسے بعضوں نے میب خرابیوں سے اپنی جان
 لہروں مین گنوالی بیشک جیسے دیوتاؤں نے اپنی ناخوشی مین انکو اس مہم کی رونق باطلہ سے بکنے
 دیا ویسے ہی جیسپیریہ والووسے ٹکوا اس مہم کی امید سے بکنے مین فی اکیفٹ ٹراسے خاک مین گلیا
 لیکن اگر وہ اپنی تمام بزرگی کے ساتھ آبا درہتا اور چہرس ان خوشیوں کے ساتھ نیلین کو رکھتا جو بلای
 اور گنگا رسی کے لایق ہیں تو یونان کے واسطے بہت بہتر ہوتا کیا فلک ٹیسرہ جو مدت تک لیٹاس کے جزیرے
 مین مصیبت زدہ اور رتھوک عالم رہا ہی لڑائی کی ویسی آفتوں سے نہیں ڈرتا ہی لیکوٹا والوں نے
 اپنے سرداروں اور حاکموں اور سپاہیوں کی غیر حاضری سے جو ٹراسے کے محاصرے پر گئے تھے تکلیف نہیں
 اٹھائی ہی اور کوئی نمانی اسوقت جیسپیریہ کے کنارے پر ایسا ہی جو اپنے ملک سے اس ملک مہم کا مارا بھاگ
 نہیں آیا۔

نیتسٹر یہ خطاب کرتا ہوا نیلیا والوں کی طرف بڑھا اور نیتسٹر اسکی وضع سے اسکو بھانپ کر اس کے سلام
 کو آگے آیا اور بولا یہ بڑی خوشی ہے کہ مین ایک دفعہ پھر نیتسٹر سے ہاتھ ملاتا ہوں بہت برس ہوئے جب
 میں پہلے جھکو تو سس مین دیکھا تھا تب تو صرف پندرہ برس کا تھا مگر تجھ مین عقل کا آغاز معلوم ہوتا تھا
 جواب ایک جہان پر آشکارا ہی مگر جھکو جتا کہ تو یہاں کیسے آیا ہی اور یہ لڑائی روکنے کی تو نے کیا تدبیر سوچی
 ہی انیڈ وینیس نے بھوکو آدوسی پر مجبور کیا ہی ہم صرف صلح چاہتے ہیں یہی ہمارا فائدہ ہی اور یہی ہماری
 خواہش مگر ممکن نہیں ہے کہ جب تک وہ مارا نہ جائے تب تک صلح ہو سکے اسے اس پاس کے لوگوں سے سب
 قول و قرار توڑ دئے ہیں اور اب اگر ہم اس کے ساتھ عہد نامہ کرینگے تو سوا اس کے اور کچھ نتیجہ ندیکھا کہ ہمارا اتفاق
 چہر ہماری سلامت موقوف ہی ٹوٹ جائیگا اسے اچھی طرح سب دوسرے لوگوں کو اپنی غلامی مین لانے کا

نیتسٹر، نیتسٹر

ڈاٹ

ہیکر

کے کیریوم

ہیسپیریہ، ڈاٹ

پیریٹس، ہیلن

فیلٹا کیروٹ

لیٹام

لینکینیا

ڈاٹ

ہیسپیریہ

نیتسٹر، نیلیا

نیتسٹر

نیتسٹر

کریٹس

آرخو مینیس

امدادہ ظاہر کیا جو اور کھولائی آنادی کا بجز اسکے اور کچھ وسیلہ نہیں رہا جو کہ اسکی نئی بادشاہت کو تباہ کرین
اسکی بے ایمانی بھوکو اس انتہا پر لائی جو کہ اسکی طاقت کو آخر کرین یا اسکی اطاعت کا بڑا اپنے کا منہ پر
رکھیں اگر تو ثابت کرے کہ اسکا اعتبار کرنے میں کچھ نقصان نہوگا اور یقین کر لے کہ اسکے ساتھ عدد نامہ کرنے
سے صلح قائم ہوگی تو یہ سب لوگ جو اسکے برفلان متفق ہو کر آئے ہیں خوشی سے اپنے ہتھیار رکھ دیں گے اور
تیری عقل کو اپنی عقل سے زیادہ سمجھیں گے۔

میتھر نے جواب دیا کہ تو جانتا ہی کہ یوکیس نے اپنا بیٹا یلیکس میری حفاظت میں رکھا ہے یہ نہو جان
اپنے باپ کا حال دریافت کرنے کو پہلے پیلاس میں گیا جہاں تو نے اسپر ایسی مرہانی کی جیسی مرہانی کی تھی
اپنے باپ کے دوست سے ایتھنی اور جب وہ تجھ سے رخصت ہوا تو تو نے اپنا لڑکا اسکے ہمراہ کیا پھر آئے
دریا پر بہت دور دور کے سفر کے تسلی اور تھرا اور سپر اس اور کریت کے جزیرے دیکھے آخر ہواؤں
نے بلکہ دیوتاؤں نے اسکو ایتھا کہ کو جاتے جاتے اس کنا سے پر لاؤ الا بیان ہم وقت پر اپنے جہن کہ
تجھ کو دوسری اڑائی کی نفرت آمیز عداوتوں سے بچائیں کیونکہ تو اب صلح نامہ کی شرائط کے ایفا کے لئے
آئیڈیوینس کا اعتبار نہ کرے گا لیکن یوکیس کے بیٹے کا اور میرا تو کرے گا۔

جب میتھر اور نیسٹرین مدوگاریوں کی فوج کے درمیان یہ گفتگو ہوئی تھی تب آئیڈیوینس اور
یلیکس سب صلح کریت والوں کے ساتھ سبلیئم کی دیواروں سے اس حال کے ناظر تھے جانا چاہتے
تھے کہ وہ میتھر کے کلام کو سطح پر سننے ہیں اور ایسے دھمیل اور واجب العظیم آدھونکی گفت و شنود میں
حاضر ہوا چاہتے تھے میتھر ہمیشہ سے یونان کے دوسرے بادشاہوں سے علم تجربت اور خوبی نصاحت میں
افضل سمجھا جاتا تھا جیسی تھا بسنے ایلیکس کے غصہ کو ایلیئمین کے غرور کو اور ایسا کس کی سختی کو اور دیوتاؤں
کی جلد بازانہ جرات کو روکا تھا شہد سے شیریں تر تقریر تزیین جو اسکے لبوں سے نکلتی تھی اور صرف
اسکے بولنے کی آواز لوگوں کو اسکی طرف متوجہ کرنے کو کافی تھی جب میتھر بولتا تھا سب ہمارا دران حاضر
خاموش رہتے تھے اور اسی کو طاقت تھی کہ نفاق کو وفاق سے بدلنا تھا اب وہ عمر کی کڑو رہا تھا یہ سے
متاخر تھا لیکن اسکے الفاظ ویسے ہی زور دار اور ویسے ہی شیریں تھے وہ اکثر مسامحات ماضیہ کا بیان
کرتا تھا تا کہ نوجوان اسکے تجربے سے نصیب یابین اگرچہ اسکی تقریر آہستہ تھی لیکن اسکا مضمون
دھپ پتا تھا۔

میتھر
یوکیس
ایلیکس

پیتھ

تھیسٹیو، پیتھ
سپرین، کور

پارٹاکا

پارٹاکا
یوکیس

میتھر، نیسٹر
ایلیکس، پیتھ
سپرین، کور

میتھر

نیسٹر

ایلیکس
پیتھ، پیتھ، پیتھ
سپرین، کور

نیسٹر

الائیم پیر واجب التعلیم جو تمام یونان کا مدوح تھا جب سے میٹر کے مقابل ہوا تب سے اپنی نشا
اور فصاحت اور بلاغت بھول گیا اسکے مقابل میں وہ عمر سے بڑھ رہا اور افسردہ معلوم ہونے لگا کیونکہ میٹر
کی درستی اور پستی میں پیری سے کچھ نقصان عاید نہیں ہوا تھا میٹر کی فصاحت میں اگرچہ پریسکین اور
سادہ تھی لیکن ایک طرح کا اقتدار اور اختیار پایا جاتا تھا جو میٹر کی فصاحت میں نہ تھا وہ جو کتنا تھا سو
منقصر اور متعجب اور مضبوط ہوتا تھا کبھی لفظ کو دہراتا تھا اور صرن مطلب کی بات کتا تھا اگر کوئی بات
تعلیم یا ترغیب کے واسطے دوبارہ کہنی پڑتی تھی تو ہمیشہ ایک خوش مزاجانہ بسم یا اشارے سے ادا کرتا تھا
اسکو راستی سمجھانے کا ایسا علم تھا کہ جب خاص طبیعتوں اور سیرتوں کے ساتھ مولفین جو ناپڑتا تھا ایک
طرح کی خوش خلقی اور خوش مزاجی سے سمجھاتا تھا لاشخصوں کی صورت میں کچھ ایسی بات تھی کہ جو لوگ
انک گردنھے انکے دلون میں زبردستی تعلیم پیدا کرتی تھی اور جو مددگاروں کے انکڑ سیلینٹم برائے تھے
سو شاید انکے ایک دوسرے پر گرتے تھے تاکہ انکو اچھی طرح دکھیں اور انکی کوئی بات سنیں اور زیادہ میٹر
اور لوگ جو اسکے ساتھ تھے بڑے شوق و ذوق سے اپنی انکھیں ان پر لگا رہے تھے تاکہ انکی صورت
اور اداسے ظاہر ہو کہ انکی گفتگو کا کیا مطلب ہے۔

نہنر

نہنر

نہنر

نہنر

نہنر

نہنر

باب یازدہم

ٹیلیکس کا میٹر کو مددگاروں کے درمیان دیکھنا اور انکی گفتگو سننے کے
واسطے بیکر ہونا سیلینٹم کے دروازے کھلوانا اور اپنے دوست کے پاس جانا
اور انکی موجودگی سے مددگاروں کا ان شرطوں کو منظور کرنا جو ایڈوینیس
کیطرن سے میٹر نے کی تھیں اور سیلینٹم میں دوستانہ داخل ہونا ایڈوینیس کا
میٹر کی تجویزوں کا تصدیق کرنا اور باہم ضامن دینا اور سب فریقوں کا ایک قربانی
میں شہر اور لشکر گاہ کے درمیان اس عمدہ نامہ کے ثبوت میں مدد کرنا۔

نہنر

نہنر

نہنر

نہنر

نہنر

نہنر

نہنر

اس اثنائیں ٹیلیکس جو اپنی بے صبری کو زیادہ نہ روک سکا اس مجمع سے علیحدہ ہوا اور دوڑتا ہوا

نہتر

نہتر وینیس

نہتر، نہتر

نہتر وینیس

نہتر وینیس

نہتر

نہتر

نہتر، نہتر

نہتر وینیس

نہتر وینیس

نہتر وینیس

نہتر وینیس

نہتر وینیس

نہتر وینیس

اُس دروازے پر گیا جس سے نیٹر باہر گیا تھا اور ذی اختیارانہ آواز سے حکم دیا تو دروازہ فوراً کھول دیا
 اترید وینیس جس کو یقین تھا کہ وہ میرے پاس کھڑا ہی تھوڑے لمحوں میں آئے اسے اُس میدان پر دوڑتا ہوا
 دیکھ کر جو اُس مقام سے دور تھا جہاں نیٹر کھڑا تھا تعجب ہوا نیٹر نے فوراً اس کو پہچانا اور طرعی مد نظر
 رکھ کر لیکن آہستہ آہستہ ساری قدیم سے اس کی پیشوائی کے لئے بڑھا ٹیلیکس اس کے گے سے لپٹ گیا اور اپنے
 دونوں ہاتھ اس کی گردن کے حایل کئے بولنے کی طاقت نہ تھی مگر آخر کو کچلا لایا میرے باپ میں جھکوا لیں
 عزیز خطاب سے پکارنے کے دعویٰ سے خون نہیں کھانا اس کا نقصان جس سے میں پیدا ہوا ہوں اور وہ
 پورا نہ محبت جو میں نے تجھ میں دیکھی ہے مجھے جھکوا لیں لب سے لب کرنے میں تھی کرتے ہیں تو وہ باپ جو
 جس سے میں پھر ملنے پایا ہوں کیا میں اس طرح ایک دفعہ یو کیس سے ملنے پاؤں گا اگر کوئی شے اس کے نقصان
 کی تلا فی کر سکتی ہے تو وہ یہ کہ تجھ میں اس کی عقل اور نیکی اور شفقت دکھتا ہوں۔

اس گفت نامشوق کے خطاب سے نیٹر آنکھوں میں آنسو بھر لایا اور اپنے اس نوجوان عزیز میں
 ایسا اظہار الفت دلی دیکھ کر اس نے اس کے چہرے کو زیادہ رونق بخشی تھی اندرونی خوشی سے متاثر ہوا اور
 اُس نوجوان اجنبی کی خوب صورتی اور شیرین زبانی اور خوش اعتقادگی سے کہ بلا استیاضا تھے دشمنوں
 میں آنے کی ہمت کی سب مددگار ان دشمن تھے ہوئے اور کہنے لگے کیا یہ اس پیر مرد کا بیٹا تو نہیں ہے جو نیٹر
 سے باتیں کرنے آیا ہے بیشک ہم ایک سی عقل ان دونوں مختلف العمرین دیکھتے ہیں سو اس میں بہت صورت
 شکوہ ہے اور اُس دو صورتیں بصورت بارہنہ۔

نیٹر اُس شفقت کو دیکھ کر بہت خوش ہوا جس کے ساتھ نیٹر نے ٹیلیکس کا استقبال کیا تھا اور اس کی اس
 موافق مطلب طبیعت سے استفادہ کر کے بولا یہ یو کیس کا بیٹا ہے جو سب یونان کا پار لایا اور جس کو تو اس
 شفقت سے پار کرنا ہی میں اس کو ضامن دیتا ہوں جو کچھ اترید وینیس کی طرف سے ازار ہو گا اُس کے
 اہلکے واسطے یہ ضامن گران بہا ہے تو جانتا ہے کہ میں اس لڑکے کے نقصان سے اس کے باپ کا نقصان
 ہو گا گو ارا نہیں کر سکتا اور یہ تیلو پ کے بچے کو سب نیٹر کے نئے بادشاہ کی طبع پر نثار کر کے اس کی ملامت نہیں
 اٹھا سکتا اس ضمانت سے اس کی پیسہ و مال جو میں خوشی سے دیتا ہوں اور جس کو دیتا ہوں نے مجھ پر
 جو صلہ چاہتے ہیں میں با مدد صلہ قائم کرنے کی جو بزرگوار ہوں۔

صلح کے نام سے لوگ صاف بھلائے گئے اور نا صاف خفگی دکھانے لگے جس کو بے شکل روکنے

تھے کیونکہ سب حاضرین ہر ایک کھلے کھلی مخالفت کرتے تھے حسین لڑائی ملوثی رہتی تھی اور سوچتے تھے کہ تیسرا کھلا مطلب صرف یہ ہے کہ ہماری عداوت کم کرے اور ہمارا شکار ہم سے چھین لے خصوصاً مینڈیوریہ والے پھر فریبین آنا نہیں چاہتے تھے اور دڑتے تھے کہ بیشتر کی فضاہت ہمارے مددگاروں پر غالب آگئی اسلئے ہمارا اسکو روکا جائے تھے بلکہ وہ سب یونانیوں پر جو وہاں حاضر تھے شک کرنے لگے اور بیشتر نے جو اسکا یہ شک دیکھا تو فوراً اسکو بوجھانا چاہا تاکہ انہیں سنگ تھرد ڈال کر انکے اتفاق کو توڑے۔

مینڈیوریہ

میندر

میندر

اسنے کہا میں مانتا ہوں کہ اگر مینڈیوریہ والے جو تکلیف انھوں نے اٹھائی ہے اسکے واسطے شکایت کریں اور اطمینان چاہیں تو زربا ہی نہیں بلکہ ایسے ہی اس ملک کے پرانے باشندے تمام یونانیوں کے ساتھ جو اگر انکے کنارے پر آباد ہو گئے ہیں اشتباہ اور عداوت رکھیں تو کیا بیجا ہے اسلئے سب یونانیوں کو اتفاق سے باہر سٹکر رہنا چاہئے تاکہ اس پاس کی اقوام سے اپنے ساتھ سلوک واجب کر سکیں اور خود بھی انکی حدود پر کسی بھانڈے دست درازی نہ کریں میں جانتا ہوں کہ اسٹڈیوینس اپنی بدبختی سے حسد کا سبب کافی ہوا ہے لیکن یہ حسد بے آسانی رفع ہو سکتا ہے ٹیلیفون اور مین دونوں اسکی آئندہ کی وفاداری کے واسطے ضامن ہوتے ہیں اور جب تک اسکی شرطیں پوری نہ ہوں تب تک تمھارے اختیار میں رہتے ہو کہ حاضرین پھر اسنے مینڈیوریہ والوں سے مخاطب ہو کر کہا میں جانتا ہوں کہ تمھیں جو کارے کا میدان کرپٹ والوں کو غالی کرو یا جو سو تم واپس نہیں چاہتے لیکن صرف اس سبب ناراض ہو کر انھوں نے بیکار کیا ہے ہاؤزوں کے گھائے روک کر اپنے قبضے میں کر لے ہیں تاکہ جب چاہیں اس ملک میں چلے آئیں جہن تم جارہے ہو یہ گھائے کرپٹ والوں نے بلند برجوں سے اور توانافوج سے سٹھم کر لے ہیں یہی اس لڑائی کا اصل باعث ہے اور اگر کوئی دوسرا باعث ہو تو ظاہر کرو۔

مینڈیوریہ

نارہوہینیش

ٹیلیفون

مینڈیوریہ

کرپٹ

کرپٹ

مینڈیوریہ

کرپٹ

تب مینڈیوریہ والوں کے سردار نے آگے بڑھ کے یہ کلام کہ اس لڑائی کا جو کچھ سبب ہے اسکے روکنے کے واسطے جو تدبیر ممکن تھی ہننے کوئی باقی نہ رہی دیونا ہمارے گواہ ہیں کہ ہننے صلح قائم کھنے میں کس طرح کمی نہیں کی لیکن کرپٹ والوں کی بغیر اراہ طبع نے اسکو قائم رہنے نہیں دیا اور انکی بے ایمانی سے قسم پر بھی انکا اعتبار ناممکن ہے ان بیوقوفوں نے ہکو اس مہلک ضرورت میں لاڈالا ہے کہ خود مومن یا انکو ماریں جب تک وہ ان گھائوں پر مضبوط کر لے ہیں قابض ہیں تب تک ہکو ہمیشہ ان سے اپنی مدد و پر حملہ آدری اور اپنی مغلوبی کا اندیشہ ہے اگر وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ صلح سے رہنے کا صاف ارادہ

رکتے ہیں تو جو ملک خوشی سے ہمنے اُنکے حوالے کر دیا ہی آپس قناعت کریں اُنکو حریصانہ دوسروں کی آڑاؤ کی
کا ارادہ نہیں کرنا چاہئے تھا اور اسلئے جن راستوں سے دوسرے کے ملک میں جا سکتے ہیں اُنکو اپنے
قبضے میں لانا نہیں چاہئے تھا لیکن ای پر زبان دیدہ اگرچہ تو عقل مند ہیں لیکن تو اُنکو نہیں جانتا ہی اور
ہم صرف اپنی تکلیفوں سے اُنکو جانتے ہیں اسلئے اسی آسمانیوں کے ہمارے ایسی نصیحتانہ اور محبوبانہ جنگ
کو ملت روک جسکے بغیر ہمیں یہ ہمیشہ صلح سے محروم رہیگا وے ناشکرے اور بے ایمان اور بیروت آدمی ہیں
جنکو دیوتاؤں نے اپنے غصے میں ہمارے درمیان ہمارے آرام میں خلل ڈالنے کو اور ہمارے تھوڑے
کی سزا دینے کو بھیجا ہی لیکن دیوتا جب ہمارے سزا دے چکے ہیں گے تب ضرور ہمارا بدلہ لینگے اور ہمارے دشمن بھی
جانیں گے کہ ہم حق پر تھے۔

ان کلاموں پر اس مجمع کے سب لوگ متاثر ہوئے اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا مائرس اور جیانا ایک
صف سے دوسری صف میں جاتے ہیں اور ہر ایک کے سینے میں آتش جنگ بھڑکتے ہیں جسکو تیرہ بھیجنا
چاہتا تھا لیکن اُس نے پھر اس مجمع سے مخاطب ہو کے یہ کلام کہے کہ اگر میں خالی اقرار کرنا تو تمھارا نہ ماننا
بجائے تھا لیکن میں جو اقرار کرتا ہوں اس میں فائدہ یقینی اور حالی ہو اگر تم مجھکو اور ٹیلیکس کو ضامن لینے
پر راضی نہیں ہو تو نوکرت والوں کے سببے عمدہ اور بہادر بارہ سردار بطور ضامن تمھارے سپرد کئے جائینگے
مگر انصافاً تمکو بھی اس طرح ضامن دینے پڑینگے کیونکہ آئینہ وینیس صلح چاہتا ہی لیکن بے دشت اور بے
عاجزی چاہتا ہی وہ انہی شرطوں پر صلح چاہتا ہی جنہ پر تم چاہتے ہو یعنی عقل و اعتدال پر اسلئے نہیں کہ وہ
عیاشانہ آرام سے رہا چاہتا ہی یا لڑائی کے خطر سے ڈرتا ہی وہ بھی تمھاری طرح مرنے یا مارنے پر مستعد ہی
لیکن وہ صلح کو فتح کا جلد پر مقدم سمجھتا ہی وہ شرم مغلوبی سے نافذ ہر آلا ناصغفی سے ڈرتا ہی اور اپنے تھوڑے
کی تلافی کرنے میں شرم نہیں کرتا وہ اپنی تلوار یا تھہ میں لیکے سے صلح چاہتا ہی لیکن مغرورانہ اپنی شرطوں
پر صلح نہیں چاہتا اور محبوبانہ عمدہ ناس کی قدر نہیں کرتا وہ ایسی صلح چاہتا ہی کہ سب فریق فائدہ ہوں اور
سب طرح کے حد آخر اور سب طرح کی عداوت دور ہو اور سب طرح کی بے اعتباری جاتی رہے اسکا
کنا نصفا ہی جیسا تم چاہتے ہو سو اسے ثبوت صداقت اور کوئی بات ضرور نہیں ہو سو اگر تم میرا کہنا بے وقوف
اور بے غصے سونگے تو مجھ شکل نہیں ہو اس تم اسی شجاعت میں نامی قومو اور امی عقل مند گرامی سردار و جویں
آئینہ وینیس کی طرف سے اب کہتا ہوں سونو سید بات نصفا نہ نہیں ہو کہ وہ اپنے ہمسایوں کے علاقہ

ہمیشہ

ہمیشہ

میں

ہمیشہ

کو

ہمیشہ

ہمیشہ

پر حملہ آور ہوا اور یہ بات بھی منصفانہ نہیں ہے کہ وہ اس کے علاوہ پر حملہ آور ہوں وہ اقرار کرتا ہے کہ جن پر
 سے اس نے گھائے سکھ کر لئے ہیں ان میں طرفین کے سپاہی رہا کوئی اور غیر اسی فکلائیشیر خرم دونوں
 یونانی نسل سے ہو تو بھی اس جھگڑے میں تم آئید وینیس کے خلاف ہو اسلئے چہرہ کسی جانب داری کا نتیجہ
 نہیں آسکتا تم صرف اس عام کام کے لئے ہتیسپہرہ کی صلح اور آزادی کے جانب دار ہو پس یہ گھائے
 جو اس جنگ کے باعث ہوئے ہیں تمہارے سپرد رہیں محکوم جیسا فائدہ ہتیسپہرہ کے اصلی باشندوں کو
 سیلینڈر جو تمہاری جیسی نئی آبادی ہو تباہ کرنے سے باز رکھنے میں ہو ویسا ہی آئید وینیس کو اپنے
 ہمسایوں کے حقوق جیسے سے باز رکھنے میں ہو اسلئے تم ان دونوں کے بیچ میں میزان عدل بنو اور
 جبکہ ساتھ تمہیں محبت اور الفت سے پیش آنا چاہئے انکو آگ اور تلوار سے تباہ کرنے کے عوض اپنے واسطے
 ثالثانہ اور منصفانہ بزرگی حاصل کرو شاید تم ایسا کمو کہ یہ شرط بطوری نہیں ہو لگی تو میں اچھی طرح
 سے تمہارا اطمینان کر سکتا ہوں کہ آئید وینیس صاف دل ہو جن ضامنوں کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے
 سو جب تک یہ بچ تمہارے حوالے نہ کئے جائیں تب تک طرفین سے طرفین کے پاس رہیں جب حفاظت
 نہ فقط سیلینڈر کی بلکہ تمام ہتیسپہرہ کی تمہارے اختیار میں رہے گی تو کیا پھر بھی تم راضی نہو گے اور سوا اپنے
 کس دوسرے کی بے اعتباری کر دو گے تم آئید وینیس پر اعتبار نہیں کر سکتے لیکن وہ اپنے ارادے کی
 صفائی کے ثبوت کے واسطے تم پر اعتبار کرنے کو تیار ہو اور اپنی اور اپنی رعایا کی سلامت اور زندگی
 اور آزادی تمہارے حوالہ کرنے کو آمادہ ہو اگر یہ بات سچ ہو کہ تم صرف منصفانہ اور بابر صلح چاہتے ہو
 تو یہ صلح تم سے ایسی شرطوں کے ساتھ کی جاتی ہو کہ تم انکی نامنظوری کے لئے کوئی حیاہ نہیں کر سکتے مگر
 ایک دفعہ پھر کو مطلع کرتا ہوں کہ ایسا نہ سمجھو کہ آئید وینیس نے یہ تجویز ڈر کے کی ہو اسکا مقصد صرف وہی
 اور انصاف پر مبنی ہو اور اپنے ارادہ کی درستی سے واقف ہو اس سے تمہاری رائے کا محتاج نہیں ہو
 اگرچہ تم اسکو کوری سے ستم کرو لیکن وہ جانتا ہو کہ اسکی کوری بنی پر مبنی ہو ابتدا میں وہ بعض
 غلطیوں کا قصور وار تھا اسلئے انکے اقبال کو ایک طرح کی عزت سمجھ کے ایسی شرطیں کرتا ہے جیسی تمہاری
 خواہشوں کے موافق ہیں جو شخص اپنی غلطیوں کو نغوت اور عروت سے چھپا یا چاہتا ہو سوا اپنی پرانوس
 کوری اور نالایقی اور اپنے فائدہ سے سخت نادانی ظاہر کرتا ہو لیکن جو شخص اپنے دشمن سے اپنی غلطی
 قبول کرتا ہو اور اسکی تلافی کیا جاتا ہو سو اس بات کی مضبوط دلیل دیتا ہو کہ پھر وہ ایسی غلطی نہ کرے گا

नैस्वर
फि लाकिरोन

अरडोमिनिस

हेसिया

हेसिया

सेलेन्य
अरडोमिनिस

अरडोमिनिस

सेलेन्य
हेसिया

अरडोमिनिस

अरडोमिनिस

ایسی عقلندی اور عقلی ظاہر کرتا ہے جو صلح نامہ منظور ہونے پر بھی اسکی دشمنی کو مہیب کرتی ہیں اسلئے احتیاط رکھو کہ اس معاملہ میں تمہاری غلطی نہ ہونے پائے اگر تم انصاف اور صلح کو جسکے لئے درخواست ہو منظور کرتے ہو تو یقین رکھو کہ صلح اور انصاف کے کام کا انتقام لیا جائیگا اور انجیل و مینیس جو دیوتاؤں کی خاموشی سے وابہ اور یہاں بھی پھر انکو اپنے ساتھ موافق اور تمہارے ساتھ منافق پارٹیکلپلیکس اور میں خود اسکی حفاظت کیواسطے ہتھیار اٹھائیں گے اور میں آسمان اور زمین کے دیوتاؤں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جلد شر اٹھا جو میں تم سے ظاہر کی ہیں سو محض مصفاہ ہیں۔

مہندر

کچھ مہندر نے شاخ زیتون جو اسکے ہاتھ میں تھی بلند کی تاکہ دور والے علامت صلح دیکھ سکین سر دار جو اسکو اپنے پاس دیکھتے تھے تعجب ہوئے اور اس آسمانی نور سے جو اسکی آنکھوں سے چمکا پھندہا گئے اور آنکھوں نے اس میں کوئی چیز ایسی بزرگانہ اور مالکانہ دیکھی جو آدمی کے قیاس سے باہر تھی اور اسکی ہرزور اور شیرین فصاحت کے جاوے گویا آنکھوں پر پڑا یا اسکی طاقات پوشیدہ اور ایسی نامنتع تھی جیسی سحر ساحر کی جو رات کی خاموشی مرگنا میں آسمان کے چاند اور ستاروں کو سحر کرتی جو اور دریا کا جوش خروش مٹاتی جو اور ہواؤں اور لہروں کو دبا تی جو اور بڑے زور و دیریاؤں کی روانی روکھتی ہو۔

بیکس

وہ ان غصہ و رادیموں کے درمیان ایسا سلیم ہوتا تھا جیسے بیکس گجروں کے درمیان جنگی سنجی اسکی شیرین کلامی سے ملائم ہوتی جو حتی کہ سب ارادہ اسکے گلے سے لپٹنے اور اطاعت اسکے بانوں چاٹنے لگتے ہیں آخر سب لوگ خاموش رہے سر دار ایک دوسرا کا منہ ٹکے لگے مہندر کی فصاحت پر متعزض ہونے کے متعجب تھے کہ یہ کون ہے جو لوگ اسکے گرد حاضر تھے ان میں سے ہر ایک کی نظر اسپر تھی اور زبان خاموش اس اندیشہ سے کہ وہ کچھ اور کہے اور ہمارے لفظ اسکو سننے نہ دیں اگرچہ وہ سمجھتے تھے کہ جو یہ کہہ چکا ہو اس میں کچھ زیادہ نہیں کر سکتا تاہم چاہتے تھے کہ جلد خاموش بنو اور اسکے لفظ ہمارے دلوں پر نقوش ہوں اسکی خوش بیانی نے اسکو بکا مرجع ہتیار ہی نہیں بلکہ مرجع محبت بھی کیا اور سننے والوں کی قوی کو بیکا رکھا اسے دم نہ لے سکے کشادگی کوئی لفظ انکے ذہن سے نکلے اور سننے میں نہ آئے۔

مہندر

اس خاموشی کے بعد ایک طرح کی آہستہ مکالمات ہوئی سو رفتہ رفتہ سب میں پھیل گئی وہ غصہ کی سی ناساز اور خطا و از تھی بلکہ ملائمت اور آدمیت کی سی سرگوشی تھی جو پہلے غصہ پر ایک کی صورت میں

ظاہر ہو چکی تھیں نیز یوریہ والون نے جو اپنے غضب سے متاثر ہو چکے تھے اب اپنے ہتھیار ہاتھ سے رکھ لئے اور
تندرناج فیلیپس سے لیتھین والون کے خود کو نہ بانی سے ملازم دیکھ کر تعجب ہوا اور دوسرے ہر ایک قوم
والے اس صلح کے لئے مرنے لگے جسکی درخواست کی گئی تھی اور فلا کیٹیئر جسکی واقفیت مصیبت سے
زیادہ ہو گئی تھی اپنے اشکوں کو روک نہ سکا اور نیز نیز کے کلام سے ایسا مسرور اور متغیر ہوا کہ
بول نہ سکا اور دلی شفقت سے اس کے ساتھ ہم آغوش ہوا اور سب لوگ ایک ساتھ گویا اشارۃً بیکار اٹھے کچری
عقل نے جاریہ ہتھیار گراؤ کے صلح بہتر ہی پہلی خاموشی پر نیز نے بولنا چاہا لیکن فوج والون کو اندیشہ ہوا کہ یہ
کچھ دشواری پیدا کرے اسلئے پھر نہایت بیقراری سے بیکارے کو صلح بہتر ہی صلح بہتر ہو اور ان کے سردار
انکو خاموش کر کے بلکہ خود انکی آواز کے شامل ہو گئے۔

نیز نے یہ دیکھ کر کلام برابر شننا نہ جائیگا صر یہ کہنے پر قناعت کی کہ اسی دفتر تو دیکھتا ہی کہ اچھے
آدمی کے کلام کیسا اعجاز رکھتے ہیں جب عقل اور نیکی اپنا زور دکھاتی ہیں تب ہر ایک جوش سرد ہو جاتا ہے
ہماری عداوت کیسی ہی نصفانہ تھی مگر اب دوستی سے بدل گئی اور ہمارا راوہ جنگ خواہش صلح پائدا
سے مبدل ہوا جس صلح کو تو کہتا ہی ہم منظور کرتے ہیں اسوقت سردار ون نے اپنے ہاتھ بطور علامت ارجا
پھیلائے۔

نیز اب سلیٹیم کے دروازے کی طرف دوڑا تاکہ اسکو گھلوائے اور انیڈوینس کو اطلاع کرے کہ
شہر کو بچوں چھوڑے اس عرصہ میں نیز سلیٹیکس کے پاس گیا اور اسکو گنگا کر بولا اسی میرے ہر بدل عزیز
نوجوان تیرا باب یونان کے سب بادشاہوں سے عقلند تھا تو یہی ویسا ہی ہوا اور اس سے زیادہ تر نصیحت
تم دونوں کے بدن بہت شاہد ہیں اور یہ صر یو لیسین کی شاہت ہو جسے ہماری عداوت کو ملائت سے بدلا
ہو لیتھینس اگر چہ طبیعت سخت اور نامتناظر تھا اور کبھی اسنے یو لیسین کو نہیں دیکھا تھا تاہم اسکی اور اس کے
لوہ کے کی مصیبتوں سے متاثر ہوا اور دوسرے سردار سلیٹیکس کے پاس فراہم ہوئے اس کے سوانح پوچھنے لگے
اس عرصہ میں نیز انیڈوینس کے ساتھ واپس آیا اور وہ کرپٹ والا نوجوان بھی آیا جو سوار سی کے
ساتھ تھا۔

انیڈوینس کو دیکھ کر مددگار لوگوں کی عداوت پھر تازہ ہونے لگی لیکن نیز نے اس آتش کو پہلے
اس سے کشتن ہو بچھا دیا اس نے کہا اب اس پاکیزہ دوستی کے انصرام میں کیا تو تھیں جس کے آسمانی

مینڈریا

کریستین

فیلانکریٹ

نیز

نیز

نیز

مینڈریا

اگرچہ وہ نہیں

مینڈریا

سلیٹیکس

کریستین

سلیٹیکس

سلیٹیکس

مینڈریا

اگرچہ وہ نہیں

مینڈریا

اگرچہ وہ نہیں

مینڈریا

دیوتا ناظر اور محافظین جو کوئی اُسکو توڑے اُس سے دیوتا اسکے توڑنے کا انتقام لین اور لڑائی کی تمام ملاحین
ایماندار اور بے گناہ سے دور ہو کے اُس جھوٹے اور ملعون کے سر پر پڑیں جو اس پاک دوستی کے حقوق
کی پامالی کی ہوس کرے وہ آسمان اور زمین پر مکروہ ہو اور اپنی بے لگامی سے فائدہ نہ اٹھائے اور دوزخ
دیوتا نمایاں اپنی نہایت مصیب صورتوں سے اُسکے سینے میں دائمی رنج اور ناسیدی پیدا کریں وہ بلا امید
تدین وفات پائے اُسکے اعضا کو گتہ اور کٹے چبا کیں جب وہ دوزخ کی سر زمین میں جائے تب تار میں
کی خلیج میں پڑے اور وہاں اُس سے بھی سخت تر عذاب پیش آٹھا تا رہے جو مینٹیکس اور اکرزن اور
کونیا یڈیز اٹھاتے ہیں لیکن یہ صلح صلح کوہ ایگلاس چہرہ فلک فایم بن فایم رہے اور زمین پر ہر ایک قوم
میں قابلِ تعظیم ہو اور اُسکی برکات نسل و نسل عاید ہوں اور جنھوں نے یہ صلح کی ہڑانے نام ہماری اخیر
اولاد تک عورت اور محبت کے ساتھ یا درہن یہ صلح ہر ایک صلح کے واسطے نظیر دی جو آئندہ انسان شکاری
اور ایماندار سی پر پنی ہو اور سب اقوام جو خوشی اور اتفاق رکھا جائیں سوا ان تیسہ پیر کی پیروی کریں۔
پھر ائیڈوینس نے اور دوسرے بادشاہوں نے اُن شرطوں پر صلح فایم کی جو قسم پر تجویز ہوئی تھی
بارہ بارہ خاصا طرفین سے طرفین کو دئے گئے ٹیلیکٹس اپنی خوشی سے اُن جناموں میں سے ایک بنا جو
ائیڈوینس نے دیئے تھے لیکن مددگار بادشاہوں نے تیسرے کا اُسکے ساتھ دوسرا خاصا ہونا منظور نہ کیا
اِس غرض سے کہ وہ ائیڈوینس کے پاس اور اُسکے چال چلن کا ذمہ دار رہے اور جب تک اُسکے اقرار
تمام و کمال پورے نمون اُسکی مشورت کی محافظت کرے بعد ازاں ایک سو پچھترے برس سے سفید اور ایک سو
اُسی رنگ کے بیل جیسے سیگ سونے سے منڈے اور آپر بھولوں کے ہار پڑے تھے لشکر گاہ اور شہر میں قربان
کئے گئے اور پاک بھری کے بچے آنے پر انکی پکارت سے اُس کے ہمار گوج اٹھے اور انکا فون ہر طرف
دغائی دھارین بنکر بہا اور نہایت تیز شراب کثرت سے دیوتاؤں کے آگے بڑھائی مقتولوں کی اُن انہوں
سے برکتیں ہزارین جب تک وہ روح باقی رہنے سے تڑپتی تھیں اور پوجاریوں نے محرابوں پر خوشبوئیں
جلائیں جیسا دھواں خوشبودار بادل بنکر اُڑا اور سب میدان پر چھایا۔

اِس درسیان میں دونوں طرف کے سپاہی دشمنی کو بھول گئے اور ایک دوسرے کو اپنے اپنے سوانح
سنانے لگے اور بعد محنت فرح بخش سستی پر اہل ہونے اور دوزخی سے صلح کا مزہ چکھنے لگے بہتوں نے جو
ائیڈوینس کے ساتھ تھے اُس کے محاصرے پر گئے تھے تیسرے کے سپاہیوں سے آسوت کی پہچان نکالی جو بقت

ہندو

ہندو
ہندو
ہندو
ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

ہندو

انکے ساتھ ہو کر وہ اُس لڑائی میں لڑے جسے اُنھوں نے ایک دوسرے کو نہایت محبت سے بھلیکے کیا اور اُس بزرگ شہر کو جو فخر ایشیا تھا تباہ کر کے بعد جو کچھ ان پر گذرنا تھا سوسنے باہر بیان کیا اور فرشتہ کا ہر پتھر پھولوں کے تاج پہنے اور اُس شراب سے جو اُن دن کی سبار کی کے اظہار کے واسطے برتنوں میں بھر کر شہر سے لائے جسے حفظ اُٹھایا۔

رشیما

بہتر

اِس فرمت و محبت میں بیڑہ یکایک جوش طبعیت سے بکار کر کے لگا دی بادشاہ اور اسی سردار و اب سے آئندہ لوگ جو بیان جمع ہیں اگرچہ مختلف قوموں کے ناموں سے موسوم اور مختلف افسروں سے محکوم ہیں ایک قوم سمجھے جائینگے اس واسطے دینا جو اپنی مخلوقات سے محبت رکھتے ہیں انکے بیچ میں دشمنی اتفاق بنا جاتے ہیں نسل آدمی کیا ہی صرف ایک خاندان ہی جو وسعت کے ساتھ زمین پر پھیلا ہوا ہی بالطبیعت سب آدمی آپس میں برادر ہیں اور اسلئے اُنکو بائیکدیکر برادرانہ محبت رکھنی چاہئے اُن ناپاک وحشی مردان جو برہنیت ہو چاہتے تھے داروں کے خون میں جو انکے خون سے صرف برائے نام مختلف ہی عظمت چاہتے ہیں جنگ فی الحقیقت کبھی کبھی ضرور ہو لیکن ضرورت جنگ آدمی کے واسطے ہشمر نامی ہو چاہئے کہ اب جو صلہ و برادرانہ جنگ کو وسیلہ بزرگی و تعمیر کیونکہ جو چیز نظر رکھتی ہو سو عظمت نہیں رکھ سکتی جو شخص ظلم کر کے عظمت پیدا کرتا ہو سو ایک شیطان ہی آدمی نہیں ہو سکتی حقیقی المصلح اصل نہیں ہو سکتی عظمت کچھ نہیں مگر صرف ایک نورینکی جو اورینکی بادشاہ میانہ روی اور مہربانی جو خوش ہوئے خوشامد ظالم کی ہو تو فنی اور بے شعور ہی برچڑھاتے ہیں لیکن چڑھانوالے خود اپنے دل کی زبان سے پوشیدہ اقرار کرتے ہیں کہ عظمت اُنکو بقدر بے ایمانی سے تلاش کرتے ہیں اسی قدر ناز و نیاز ہی واجب ہو کہ جو آدمی کو ایسا حقیر جانتا ہو کہ اپنی وحشیانہ بے شعوری کی تسلی کے واسطے انکے خون سے زمین کو آلودہ کرنا جو اسکو آدمی بھی حقیر سمجھیں وہ بادشاہ خوش ہو جائی جو اپنی رعیت سے محبت رکھتا ہو اور رعیت اُس سے محبت رکھتی ہو اور جو اپنے مہایوں پر اعتبار رکھتا ہو اور مہائے اُس پر اعتبار رکھتے ہیں اور جو انکے ساتھ جنگ سے ایسا نافرہتا ہو کہ اُنکو بائیکدیکر جنگ کرنے سے روکنا ہی اور جو دوسرے بادشاہوں کو اپنے ملک میں وہ خوشی پھیلانے کے واسطے حاسد کرتا ہو جو وہ اپنے ملک میں پھیلا نا ہو پس ایسی ہیسیپیہ کے بادشاہ جو تم اکثر جمع ہوا کرو اگر کم سے کم ہو تو بھی تین سال میں ایک دفعہ سجدہ اقرار سے اُس صلح کو مضبوط کرنے اور اپنے باہمی اقرار کو دہرانے اور عام نواید پر غور فرمانے کے لئے ضرور بائیکدیکر ملاقات کر دو جب اِس پُر فرمت ملک میں تم روابط صلح سے مربوط ہو کے اِس پُر فرمت ملک کی کثرت پیدایش پر قابض

رشیما

اس ظالم کا مقابلہ کرنے میں جو کسی کو اپنی اطاعت سے آزاد نہیں رکھا چاہتا آئیڈیوٹنسیس کو بھی دوسرے بادشاہوں سے کٹنا نہ نہیں ہی اگر ہم مغلوب ہونگے تو سبیلینڈم بھی ہمارے ساتھ مغلوب ہوگا اسلئے مناسب ہے کہ ہم سب عام حفاظت کے لئے بلاوقت اتفاق کریں جب میٹر پبلکلام کرنا انتخاب دے شہر کی طرف سے کیونکہ آئیڈیوٹنسیس نے سب بادشاہوں کی اور خاص ہمداروں کی شہر کے اندر دعوت کی تھی۔

वर्द्धोपनिषत्

वेदोपनिषत्

वेद

वर्द्धोपनिषत्

باب دوازدهم

میٹر کا مدگاروں کی طرف سے آئیڈیوٹنسیس سے ڈانیا والے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد چاہنا اور میٹر کا سبیلینڈم کی اندرونی حکومت کے واسطے درست قوانین کا مقرر کرنا اور لوگوں کا کاشتکاری میں لگانا چاہ کے انکو کریٹ کے سوا اور انکمیکٹر کے زیر حکم دیکے راضی کرنا اور انکی روانگی کے بعد اسکا شہر اور بندر کی تحقیق نہ تحقیق میں مشغول ہونا اور ہر ایک امر سے واقف ہو کر آئیڈیوٹنسیس سے حکومت اور تجارت کے لئے قوانین جاری اور رعایا کے شات درجے مقرر کر کے مختلف لباس سے انکے درجہ اور عزت کی شناخت اور فیض و رسی ہنر اور عیاشی گھٹانے کو لوگوں کو کاشتکاری میں جو مضفانہ شہرت کا باعث ہی مصروف کرنا۔

वेद
वर्द्धोपनिषत्
वर्द्ध

वेद
वेद

वेद
वेद

वर्द्धोपनिषत्

वेद

वर्द्धोपनिषत्

वेद

اب مدگاروں نے اپنے خیمے نصب کئے اور میدان ہر رنگ کے گنبد دار خیموں سے جھاگیا ان میں ہمارے ماندے پیسپرہ والے سوئے اس عرصہ میں بادشاہ اور انکے ہمراہی شہر میں داخل ہوئے اور دیکھ کر متعجب ہوئے کہ اتنی عالیشان عمارتیں اتنے سموڑے عرصے میں تعمیر ہو گئیں اور ایسی میب لڑائی اُسکی انزائش اور تلاش میں نفل ہوئی۔

انہوں نے آئیڈیوٹنسیس کی عقلندی اور ہوشیاری کو سراہا جسے ایسی لاین بادشاہت قائم کی تھی اور سوچا کہ ڈانیا والوں کے مقابلہ میں ایسے مدگار کا شامل ہونا بہت طاقت بخشہ گا اسلئے اُس سے انہوں نے

परदोमिनिषस
मैन्टर

परदोमिनिषस

شامل ہوئی در خواست کی آئیڈ ویٹس نے اسکا منظور کرنا مناسب سمجھا اور اسکو فوج دینے کا اقرار کیا لیکن میئر
اُن سب باتوں سے واقف تھا جو بادشاہت کی بہتری کیلئے ضرور ہیں اور بالیقین جانتا تھا کہ آئیڈ ویٹس
کی طاقت فی الحقیقت اتنی بڑی نہیں ہے جتنی ظاہر معلوم ہوتی ہے اسلئے وہ اسکو ایک طرف لیگیا اور اسکے
اس طرح مخاطب ہوا۔

مैन्टर

परदोमिनिषस

परदोमिनिषस

मैन्टर
मैन्टर

تو دیکھتا ہے کہ اپنی محنت رایگان نہیں گئی سبیل تباہی سے بچ گیا لیکن صرف تو اسکی بزرگی کو ترنی
دے سکتا ہے رعایا کی محکومی جمعہ پر منحصر ہے اور تیرا کام ہے کہ سیکلاس کی عقل کا رواج دے اور ظاہر کرے کہ تو
اسکی نسل کے لایق ہیں مگر یہ سمجھ کے آزادو گناہنا ہوں کہ تو راستی کو پسند کرنا ہے اور خوشامد سے
نفرت رکھتا ہے جب یہ بادشاہ تیری بزرگی کی تعریف کرتے تھے میں تیری بے تدبیری پر اندیشہ کرتا تھا
اس بے تدبیری کے لفظ پر آئیڈ ویٹس کا چہرہ بدلا آنکھیں تیزی پر آئین رخسارے دمک اٹھے اور
اظہارِ ناخوشی سے میئر کو روکا چاہتا تھا کہ میئر نے شرم لگین اور تعظیم نما آواز سے بے لگنت اور بے لغزش
کہا کہ لفظ بے تدبیری تجھ کو برا معلوم ہوا ہے اور میں قبول کرنا ہوں کہ اگر یہ لفظ میرے سوا کوئی دوسرا
آدمی کہتا تو تیری ناخوشی واجب تھی کیونکہ بادشاہوں کی تعظیم فرض ہے اور دوسرے ایک طرح کی مہاراجہ
سمجھ رکھتے ہیں اسلئے انکے ناصحوں کو بھی احتیاط چاہئے کہ اسکو کس طرح مجروح نہ کریں کیونکہ انکو بیان سستی
کیسا ہی ملایم ہونا گوارا گذرنا ہے اور مجھے امید تھی کہ تو مجھے اجازت دے کہ بلا اظہارِ ملائمت تعلیمی تیرے
عیب تجھے بتاؤں اور تو اس بات میں میری خاطر کریگا کہ تجھے اپنے عیب نام بنام سننے کا عادی کر دوں
اور تجھے اُس خیال کا دریافت کرنا سمجھاؤں جو دوسروں کو تعظیم کے مانع اظہار ہونے سے ہوتا ہے اگر
تو خود کو عیاشانہ فریب کے حوالے نہ کریگا تو تو اپنے نقصان کے معنوں کو متناہتا یا چاہتا ہے اس سے زیادہ
سمجھ سکیگا میں تو اپنے اظہار کو متناہت ملایم ہو سکتا ہے ملایم کرنے کو تیار ہوں لیکن تیرے لئے یقیناً اس بات میں
زیادہ فائدہ ہے کہ جو شخص تیرے کاموں میں بالطبع بے طلب اور بے غرض اور بے تعلق ہو موجب تمنا
میں کوئی بات کہے تو صاف صاف کہے کوئی دوسرا ایسا ہرگز نہیں کریگا تو راستی کو بالتمام نہ دیکھ سکیگا
اسکی صورت سے نا آشنا رہیگا کیونکہ وہ تیرے روبرو دشنام بٹکے کبھی نہیں آئیگی۔

परदोमिनिषस
मैन्टर

آئیڈ ویٹس جس کی پہلی جھڑپ پہلے سے دور ہو گئی تھی اب اپنی کمزوری سے شرانے لگا اور میئر
سے بولا کہ تو جانتا ہے کہ ہمیشہ کی خوشامد کیا کرتی ہے میں اپنی نئی بادشاہت کی حفاظت کے واسطے تیرا ہونا

ہوں اور کوئی ایسی راستی نہیں جو تیرے لبوں سے سنکر میں خود کو خوش نصیب نہیں سمجھوں گا۔
یاد کر کہ میں مدت سے زہر خوشامد سے متاثر ہوا ہوں اور اپنی تکلیفوں میں بھی استی سے نا آشنا ہوں
افسوس ہے کہ کسی شخص نے مجھ کو اتنا نہیں چاہا کہ جس بات کے کہنے میں میری ناخوشی سمجھتا ہو مجھے کہتا۔

یہ بات کہتے ہوئے اشد وینس کا دل گھلا آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور بڑی محبت کے ساتھ فطرت
سے بغلیں ہوا میرے کما مجھے نہایت افسوس آتا ہے کہ مجھے رنج پہنچا ہوں لیکن مجبور ہوں کہ میں تبھ کو
راست بات کے چھپانے سے دھوکہ نہیں دیکھتا کیا تو میرا قائم مقام ہو کر ایسا کر گیا اگر اب تک تو ہمیشہ دھوکہ
کھا تا رہا ہو تو اسکا باعث یہ ہے کہ تو دھوکہ کھا لے سنا کرنا تھا کیونکہ جو تھکاوٹ صلیح دیتے تھے تو انہیں صفائی
دیکھنے سے ڈرتا تھا کیا تو نے ایسے آدمی تلاش کئے تھے جو نہایت بیغرض تھے اور ایسے جو غالباً تیری مرضی
کے خلاف کہتے کیا تو نے ایسے آدمی پسند کئے ہیں جو تیری خوشی کی اور اپنے مطلب کی اعانت نہ کرتے

ہوں بلکہ جب تیری خواہشات نادرست ہوں اور تیری تدبیرات نامصفا نہ تب اسکا مقابلہ کرتے ہوئے
تو نے دیکھے ہوں جب تو نے کسیکو خوشامدی معلوم کیا ہو تو کیا اپنے حضور سے اسے خارج کیا ہو اور جب تو نے
شک کیا ہو کیا پھر اپنے اہنا اعتبار اٹھالیا ہو کیا تو نے اسے کام کئے ہیں جو راستی کے چاہنے والے اور اس کے
سخن کرنے میں جن راستیوں سے تو بدنام ہو گیا تو انکی سماعت کے عمل کی طاقت رکھتا ہو ان باتوں کا
میں امتحان کرتا ہوں اور تجھ سے پھر کہتا ہوں کہ جس بات سے تو نے تعریف پائی ہو سو قابل ملامت ہے جب
تو دشمنوں سے محصور اور اس ملک میں امنی ہو تب تو اس نئے شہر کو عمارات عالیشان سے آراستہ کرنے
کا خیال رکھتا ہو جس کے واسطے تو نے ابھی مجھ سے کہا ہے کہ تو نے اس کے واسطے اہنا آرام چھوڑا ہوا دریا پار
خارج کیا ہو تو نے اپنے ملک میں رعایا بڑھانے کی نہ اپنے ملک میں زراعت کو اپنی تہذیب سوچی ہو کیا تیری
طاقت آبادی رعایا پر اور انکی ضروریات کی کفایت پیداوار پر منحصر نہیں ہو اول ریاست قائم کرنے
پر ترقی رعایا کے لئے بڑا امن درکار ہو اسلئے بالفعل مجھ کو سوا زراعت کرنے اور قوانین بنانے کے اور
کوئی بات نہیں کرنی چاہئے تو مغرورانہ حوصلہ سے سیکھ پہاڑ کے کنارے پر چڑھا ہو تاکہ صورت بزرگی
نظر آئے اور اپنی اصلی بزرگی کی بنیاد کو جوڑ سے کھودنا ہو ان غلطیوں کو بلا توقف درست کر اس سستی افزا
بزرگی کے کام چھوڑ اس اشتہار سے جو تیرے نئے شہر کو تباہ کرے گا متنبہ ہو راپنی رعایا کو محنت سے آسودہ
کر اور انہیں کثرت معیشت سے طاقت نہایت پیدا کر یا درکھ کہ تو بادشاہ ہو مگر علی قدر رعایا جنہر تو کو مانج

اور تیرے اختیار کی مقدار تیری رعایا کی تعداد ہی نہ تیرے ملک کی وسعت اپنے علاقہ کو کیسا ہی چھوٹا ہو سہتر
 رکھ اور اسکو ایسے آدمیوں سے آباد کر جو تعلیم یافتہ اور منتهی ہوں اگر تو ان لوگوں کا عزیز بزرگ تو ان
 سہنچ کر بنوالوں سے جنھوں نے زمین کو ویران کیا ہے تو زیادہ تر علاقہ زراعت پر خوش اور بزرگ ہوگا۔
 اچھا وینیس نے کہا تو پھر میں ان بادشاہوں کو جنھوں نے مجھ سے اس معاملہ جنگ میں مدد چاہی ہے
 کیا جواب دوں کیا اپنی ریاست کی کمزوری ظاہر کروں درحقیقت یہ بات درست ہے کہ باوجود خاص
 فوائد کے جو اپنے موقع حاصل ہو چکے ہیں غافل رہا ہوں بیٹے زراعت و تجارت کے کام میں غفلت
 کی جو اور صرف شہر کو عايشان کرنے کا خیال رکھا ہے لیکن اس عزیز مینٹر کیا میں اتنے بادشاہوں کے سامنے
 اپنی بے تیزی قبول کر کے خود کو بیعت کروں اگر مجھ پر سی کرنی پڑے گی تو کرونگا اور کیسی ہی تکلیف ہو
 فوراً جھیلو لگا کیونکہ تو نے مجھ کو سمجھا یا ہے کہ بادشاہ صرف رعایا کے واسطے ہی اور بالکل حکام ہوں جو اور
 اسکو ہوش چاہئے کہ انکی عافیت اپنی شہرت پر مقدم جانے۔

مینٹر

مینٹر

بلیوین

پینیسیا
نرپاکا
بانی

مینٹر نے کہا کہ یہ تقریر بزرگی رعایا کے لائق ہے اور میں اسی کے واسطے تجھ کو تیرے نام کے لائق بادشاہ
 سمجھتا ہوں نہ تیرے شہر کی بے پرواہی بزرگی کے واسطے لیکن تیری عزت کی حفاظت تیرے ملک کی منفعت
 پر بھی مقدم ہے اس کام کو مجھ پر چھوڑ میں ان بادشاہوں کو سمجھاؤں گا کہ تو یونیسز کو اگر جیتا ہے اور اگر
 مر گیا ہے تو اس کے بیٹے کو جبراً اسکی بادشاہت کی حکومت پر قائم اور پتلیو پ کے اسید واروں کو ملکاً تھما
 سے خارج کیا چاہتا ہے وہ فوراً سمجھ جائیگے کہ یہ بات بلا افواج بیٹار نامکن ہے اسلئے ڈانیا والوں کے
 مقابلہ میں تجھ سے سختوڑی فوج ملنے پر بھی راضی ہو جائیگے۔

مینٹر

پینیسیا
نرپاکا
بانیپینیسیا
نرپاکا
بانی

مینٹر

نرپاکا

وہ یہ بات سنکر اس شخص سا خوش ہوا جو اپنے سر سے اس بوجھ کے آتر جانے سے خوش ہوتا ہے
 جسکے تلے وہ دب رہا ہے اور بولا کہ اسی میرے عزیز مینٹر بیشک اس بات سے تیری شہرت اور میرے
 نوا بادشاہ کی عزت دونوں محفوظ رہیں گی اور میرے ہمسایہ کے بادشاہوں پر میری کمزوری ظاہر ہوگی
 لیکن جب ٹیلیکس خود میری طرف سے ڈانیا والوں کے مقابلہ میں مصروف رہے گا تب میں کس صداقت
 کے اظہار پر یہ مقرر کر سکتا ہوں کہ میں یونیسز کو یا ٹیلیکس کو اسکی بادشاہت پر قائم کرنے کے واسطے
 فوج بھیجا جاتا ہوں مینٹر نے کہا کہ اس بات سے کچھ تکلیف نہ پائیں مجھ کو کبھی نہیں بولو لگا یے جہاز جو
 تو اپنی تجارت کے واسطے درست کر رہا ہے اپنیس کے ساحل کو جائیں گے اور دو فائدہ سے ایک ساتھ

حاصل کرینگے ایک سید کہ جو تجارت ازرونی محصول کے سبب سے تیلینٹم سے چلے گئے ہیں انکو واپس لائین گے اور دوسرا سید کہ یولینینز اگر زندہ ہو تو اسکی کچھ خبر پائین گے وہ کہیں ان دریاؤں کے قریب ہی ہوگا جو یونان کو اٹلی سے علیحدہ کرتے ہیں اور یہ خبر پائی کہ لوگوں نے اسکو فینیشیہ والوں کے درمیان دیکھا ہی لیکن اگر یولینینز لیگا تو بھی اسکے بیٹے کو تیرے جہازوں سے بہت فائدہ لیگا کہ وہ اسکے نام سے تمام ایتھاکہ مین اور اس پاس کے ملکوں میں جہاں یقین کرتے ہیں کہ جیسے اسکا باپ مر گیا ہو ویسے وہ بھی مر گیا ہو اسکا رعب پیدا کرینگے پینیلوپ کے امیدوار ہیڈنکر جہاں ہو گئے کہ وہ ایک توانا بادشاہ کی فوج کے ساتھ واپس آتا ہی اہل ایتھاکہ خون سے مطیع رہیں گے اور پینیلوپ کو دوسرے خاندان کے اقبال کے انکار میں تقویت ہوگی اس طرح جب پینیلیکس ورنیا والوں کے مقابلہ میں تیری خدمت کر گیا تو اسکی خدمت کر گیا آئیڈوینیس نے کہا وہ بادشاہ خوش نصیب ہی جسکو ایسی صلح ملنی لیکن وہ اس سے دو چند خوش نصیب ہی جو اہل صلح کی قدر جانتا ہی اور اس سے فائدہ اٹھاتا ہی ایک خردمند اور وفادار دوست ایک لشکر فروزی اثر سے بہتر ہی تاہم بادشاہ خردمند اور وفادار پرچکی نیکی سے ڈرتے ہیں اعتبار کہ لاتے ہیں خود کو خوشامدیوں کے حوالہ کرتے ہیں اور انکی بے ایمانی سے نہیں ڈرتے ہیں میں خود ایسی مملکت غلطی میں پڑ چکا ہوں اور تجربہ سے وہ مصائب بیان کروں گا جو میں ایک جھوٹے دوست سے سے ہیں وہ میری خواہشوں کو خوشامدیانہ سراہتا تھا اس امید سے کہ میں اسکی خواہشوں کو پورا کروں۔

میتھرنے باسانی مددگاروں کو یقین کرایا کہ مناسب ہی کہ آئیڈوینیس پینیلیکس کے کام اپنے ذمہ لے اور پینیلیکس اسکی طرف سے ہمارے ساتھ اس معاملے میں شریک رہے بلکہ اس بات سے بہت راضی ہوئے کہ جسے یولینینز کا بیٹا کریتھ کے سوجوانوں کے ساتھ ہمارے ہمراہ رہیگا جنکو آئیڈوینیس نے اسکے زیرِ حکم کر رکھا ہے نو جوان اسکے باغ مصابحت کے گل تھے جنکو وہ اپنے وطن سے اپنے ساتھ لایا تھا اور تنگے واسطے میتھرنے اسکو اس رعیت پر بھیجنے کی صلاح دی تھی یعنی اسے کہا تھا کہ آیام امان میں رعایا کی تعداد کا بڑھانا ضرور ہی لیکن جنگی نام اور کام کی قومی ناواقفی ثنائے کے لئے ان نو جوان امیروں کو جنگ پر بھیجنا بھی واجب ہوتا کہ سپاہیہ غول کا خیال امیراء نسل اور بلندی درجہ کے خیال سے ملے قومی خواہش جرسگی اور شوق صلاح اور عمل تکلیف اور تحقیر مرگ اور علم جنگ سے آرمودہ کارانہ واقفی کے پیدا کرنے اور

سیئرنم

پولیسیون

دیتلی
کینیپیوا

پولیسیون

پرشاکا

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

دیتلی

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

پرشاکا

پینیلوپ

رکھنے کو کافی ہو۔

مدوگار بادشاہوں نے انیڈونینس سے رضا منداورینٹر کی عقل سے خورسند ہونے کی تہنیت سے کوچ کیا وہ ٹیلیکیس کے ہمراہ ہونے سے بہت خوش تھے لیکن ٹیلیکیس کو اپنے دوست سے جدا ہونے پر بہت افسوس ہوا جو وقت دے بادشاہ انیڈونینس سے رخصت ہوتے تھے اور اس کے ساتھ ہمیشہ کے لئے اپنی دوستی قائم رکھنے کے عہد کرتے تھے اس وقت یونینٹر نے ٹیلیکیس کو ایک خاموشانہ جوش محبت میں آکے اپنے سینہ سے لگایا اور خود کو اس کے اشکوں سے ترپا یا ٹیلیکیس نے کہا کہ مجھ کو بزرگی کی تلاش میں خوشی نہیں ہو اور تیری جدائی سے سوا افسوس کے اور کچھ نظر نہیں آتا اور میں سوچتا ہوں کہ وہی ملک وقت پھر آجا جب مصر یونینٹر نے مجھ کو تیرے آغوش سے دور کر کے تجھ سے پھر ملنے کی امید بغیر دور کے ملک میں ڈالا تھا میں نے اس کو بلائی اور تسلی کے الفاظ کہنے کی کوشش کی اور کہا کہ یہ جدائی اس جدائی سے بہت مختلف ہے جو مصر میں ہوئی تھی یہ جدائی خوشی کی ہے اور تیرے دن کی اور مجھ کو بزرگی کی خوشحالی ایسی ہے تو مجھ سے کہ ملائی اور زیادہ خوشی کے ساتھ محبت رکھو اور میری جدائی کی حادثہ سیکھو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ میں اور تو ہمیشہ کے واسطے جدا ہونگے اور کیا درست ہے اور کیا نادرست ہے سو مجھ کو اپنی عقل اور نیکی کے امام سے زیادہ تر سیکھنا چاہئے اس سے کہ میری فکر کی موجودگی سے سیکھنا ہے۔

اُس دیہی نے جو یونینٹر کی صورت میں مخفی تھی تب ٹیلیکیس کو اپنی ہر سے محفوظ کیا اور اس کو قلعہ میں لے آ کر دور بینی اور بے باکا ذہمت اور شرافت کا نور مع آن نیکیوں کے جو کہ نصیب ہوتی ہیں بخشا اور کہا کہ جہاں تیرا کام ہو وہاں جا اور مت سوچ کہ وہ پر خط ہو یا پر سلامت بادشاہ کو خطرے سے بچنے کے واسطے لڑائی سے انکار کرنا اتنا باعث بے عزتی نہیں ہے جتنا لڑائی کے وقت الگ ہونا باعث بیعتی ہے جو وہ دونوں پر حکم کرنا ہی چاہئے کہ کسی بہت کبھی شہنشاہ نہوا کر یہ مناسب ہے کہ رحمت اپنے بادشاہ کو بھروسے تو یہ زیادہ تر حساب ہے کہ بادشاہ اپنی عزت کو بچائے یا در کھ کہ جو دوسرے دن بر جا کہ ہونا ہی اس کو اس کے واسطے نظیر بننا چاہیے اور اپنی بہت دکھائے ان کی بہت کو تقویت دینی پڑتی ہے واسطے ای ٹیلیکیس خطرے سے مت ڈر لڑائی میں مرگلائی ہے نہایت پر حزن نہ آنے دے جو خوشامد ہی تجھ سے کہتے ہیں کہ تجھے خود کو خطرے میں نہ ڈالا چاہئے سو ہی جب خطرہ آئے گا اور اُسے صلاح لیجا نیکی تو تیری کہ بہت ظاہر کیے لیکن بے ضرورت خود کو خطرے میں نہ ڈال بہت جہاں تک عقل کے ساتھ ہر ایک طرح کی غیبی ہے اور اگر عقل کے ساتھ نہیں ہو تو وہ زیست کی ایک بیوقوفانہ غارت

بھارتیہ مینٹر
بھارتیہ مینٹر

بھارتیہ مینٹر
بھارتیہ مینٹر

بھارتیہ مینٹر
بھارتیہ مینٹر

بھارتیہ مینٹر
بھارتیہ مینٹر

بھارتیہ مینٹر
بھارتیہ مینٹر

بھارتیہ مینٹر
بھارتیہ مینٹر

بھارتیہ مینٹر
بھارتیہ مینٹر

بھارتیہ مینٹر
بھارتیہ مینٹر

یعنی صرف ایک وحشیانہ خوشی ہی جو بلا نہ ہمت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا جو کوئی خطرے میں اپنے ہوش بھانہیں رکھتا ہی سو بہادر نہیں دیوانہ ہوا اور صرف اپنی بے امتیازی سے دہشت پر غالب آتا ہی ورنہ سجدہ راضی طلب سے آزاد ہوا سجدہ رنزد ہوا اور اگر نہیں بھاگتا ہی تو مضطرب ہو دل اختیار میں نہیں رکھتا کہ انتظام درست رکھے اور اتفاقی اور ضروری موقع پائے یا اُس سے فائدہ اٹھائے جیسا اڑائیوں میں پائے ہیں اور اُس سے فائدہ اٹھائے ہیں کہ دشمن کو گھبرا دیتے ہیں اور اپنے ملک کو بچالیتے ہیں اور اگر وہ سب بے ایمانہ شوق رکھتا ہی تو حاکمانہ تمیز نہیں رکھتا اور نہ وہ ہمت رکھتا ہی جو عام آدمی کے واسطے بھی ضرور ہوتی ہی کیونکہ عام آدمی بھی کام کے ہوش میں اتنی تمیز رکھتا ہی جتنی اپنے افسر کے احکام سننے اور سمجھنے کو ضروری ہی جو شخص جلد بازی کرتا ہی سو فوج کی درستی اور ترتیب کو بگاڑتا ہی اور پھر ضرر بے تدبیری کی تطہیر بنتا ہی اور اکثر تمام فوج کو لا علاج نقصان میں ڈالتا ہی جو لوگ عام کام پر صرف اپنی ہوس برآری مقدم جانتے ہیں سو انعام کے نہیں سزا کے مستحق ہوتے ہیں۔

پس ای میرے بیٹے بزرگی کے تعاقب میں بھی تعجب سے استہزا کر کیونکہ بزرگی صرف موقع منفعت کا صابرا نہ تسلی کے ساتھ انتظار رکھنے سے حاصل ہوتی ہی وہ نیکی زیادہ تر واجب التغییر ہی جو بے شر اور بے ضرر اور بے نخوت ہوتی ہی جیسے جنگجو خطرے میں بڑے کی ضرورت زیادہ ہو ویسے چاہئے کہ تیری تدبیر اور دور بینی اور ہمت بھی زیادہ ہو یہ بھی یاد رکھ کہ جس بات سے تیرے رفیقو کو حسد پیدا ہوا اُس پر ہیز کر اور خود میں دوسرے کی کامیابی کو حسد پیدا نہ کرنے دے جس کام کے واسطے آفرین چاہئے فیاضانہ آفرین دے مگر نیکی اور بدی سے شتمل کام کے واسطے کسی کو تسلی نہ دے کہ اس کی نیکی کو خوشی سے ظاہر کر اور بدی کو چھپا اور اس کو کسی یاد نہ کر مگر جیادہ پرانے حاکموں کے سامنے جنگجو سب طرح کے تجربے حاصل ہیں جو جنگجو نہیں ہیں اپنی رائے نہ دے ان کی رائے ادب سن اور اُن سے صلاح لے اور جو زیادہ ہوشیاریوں اُن سے مدد چاہ اور جو اچھے کام ان کی صلاح سے تجھ سے ظہور میں آئیں تو اُن کے واسطے اپنی ممنونی ظاہر کرنے میں ہمت نہ کرنا۔

کوئی ایسی بات مت سن جو جنگجو دوسرے کا حسد اور نا اعتماد کرے اُن سے اپنا حال دل اعتبار اور احتیاط کے ساتھ ظاہر کر اگر تو جانتا ہی کہ اُن کا طریقہ تیرے ساتھ مخصوص ہی تو فوراً اپنا ضمیر نکلو ظاہر کر اور اس کا جو سبب ہو اُن کو جتنا اگر دے اس طریقے کی فیاضانہ عمدگی سے واقفیت کی قابلیت رکھتے ہو گئے

توضرو خوش ہو گئے اور تو اُن سے جو رعایت و عنایت چاہ سکتا ہو اُن کے ہاتھ میں کچھ مشکل نہیں دیکھے گا اگر اُن کی نادانیت ایسی سخت ہو کہ اس طریقے کی درستی اُن سے پوشیدہ رہے تاہم تجھ کو اُن سے جس بات کی امید ہو سکتی ہو اس کا کس قدر استعانی عمل حاصل ہو جائیگا اور تو اُن کے ساتھ ایسے معاملات پیش کرے گا کہ لڑائی کے درمیان تجھے اُن سے زیادہ بحث کرنیکی ضرورت نہ رہے گی اور اُن کے واسطے تجھ کو ملاست دہسنی پڑے گی لیکن سب سے زیادہ اس بات کا خیال رکھ کہ تیری ناخوشی اُن خوشامدیوں کے رد و رد و ذرا سی بھی ظاہر نہ ہونے پائے جو ہر وقت حسد اور نفاق پیدا کرنے کو مستعد رہتے ہیں میں بیان ہونے لگا اور اُن کے دینیس کو اُن تدبیروں کے کرنے میں مدد دینگا جو واجباً اُسکی رعایا کے فائدے کے واسطے اور اُن غلطیوں کی درستی کے واسطے ضرور ہیں جو بد صلاحوں اور خوشامدیوں کے بہکانے سے اپنی نئی بادشاہت جمانے میں اُس سے سرزد ہوئی ہیں۔

اگر ڈو مینیس

تیلی میکس

اگر ڈو مینیس

مینر

اگر ڈو مینیس

تیلی میکس آئیڈ مینیس کی اس تھوڑی سی ملاست پر اُسکے طریقے کی نسبت حقارت آمیز متعجباً ظاہر کئے بغیر مردہ سکائیٹر نے سنت آواز سے اسکو روکا اور کہا کیا تو جعوت کرتا ہو کہ سب سے زیادہ عاقل قدر آدمی آدمی ہی ہوتے ہیں اور وہ بے شمار مکروں اور فریبوں میں جو بادشاہت کے ساتھ شامل ہوتے ہیں اُنار ضعف انسانی ظاہر کرتے ہیں آئیڈ مینیس میں خیالات عظمت و حشمت آیام طفولیت سے جاگزن ہیں اور ترقی پاتے رہے ہیں اور ایسا فیلسوف کون ہو جو اُسکی جگہ پر آئے خوشامد پر غالب ہے حقیقت میں اسے اُن سے بہت دھوکہ کھایا ہو چہر اعتبار کیا ہو لیکن سب سے عاقل بادشاہ بھی کتنا ہی احتیاط و حیرن اکثر دھوکہ کھا جاتے ہیں کوئی بادشاہ ہر ایک کام آپ نہیں کر سکتا اسلئے اسکو وزیر رکھنے پڑتے ہیں اور انہیں اعتبار کرنا پڑتا ہو علاوہ اسلئے کوئی بادشاہ انکو جو اس پاس رہتے ہیں اس قدر نہیں پہچان سکتا جس قدر انکو دوسرے پہچانتے ہیں کیونکہ اُسکے روبرو کبھی بے پردہ نہیں آتے اور اسکو دھوکہ دینے کے

تیلی میکس

لئے جو کم و بیش ممکن ہو سکتے ہیں ان میں سے تیرا خاص تجربہ اس صداقت کا ثبوت اچھی طرح نہیں کر سکتا ہم جو خوبان اور لایق بنان تلاش کرتے ہیں سو آدمیوں میں کبھی نہیں پاتے اور کبھی ہی محنت اور فراست سے اُنکے طریقوں کو سیکھتے ہیں تو کبھی ہر روز نتیجہ نکالنے میں غلطی ہی کرتے ہیں جو بنیاد اور لایق بنان ہم تلاش کرتے ہیں سو عوام میں کبھی نہیں پاسکتے کیونکہ اچھے اچھے آدمی تو ہم اور تنفر اور حسد رکھتے ہیں اور اپنی رائے کبھی ہی عجیب ہو کم دیتے ہیں اور اپنا عجیب کیا ہی مضر ہو کم قبول کرتے

ہین ملک جتنا زیادہ ہوتا ہی تنہا ہی علم زیادہ ہوتا ہی کیونکہ بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں کہ بادشاہ خود نہیں کر سکتا اور اسلئے دے کام اور دن سے لینا ہی اور دے جنگو وہ اپنا اختیار سونپتا ہی جس قدر زیادہ ہوتے ہیں اس قدر وہ اپنے انتخاب میں غلطی دیکھتا ہی جو شخص آج بادشاہوں کو برا کہتا ہی سوکل جنگو برا کہتا ہی اُنسے بھی خراب حکمرانی کرتا ہی اور اگر اسکو دیا ہی اختیار دیا جاتا ہی تو ویسی ہی بلکہ اُنسے بھی سخت تر غلطیاں کرتا ہی اگر کوئی شخص طبعی فصاحت رکھتا ہی تو حالت بیکاری میں اُسکے عیب پوشیدہ رہتے ہیں اور اُسکی عقل روشن فائدے پر متوجہ ہوتی ہی اور وہ جن کاموں پر نہیں ہی اُن سب کاموں کے لایق معلوم ہوتا ہی لیکن اختیار آدمی کی لیا تو کمک سخت استحسان پر لاتا ہی اور بڑے بڑے عیب جو بیکاری کی تاریخ کی کے سایہ میں پوشیدہ رہتے ہیں ظاہر کرتا ہی بزرگی اُن اُمیوں کی مانند ہی جو ہر ایک شے کو اُسکی مقدار سے زیادہ تر دکھاتے ہیں بڑے درجہ پر ہر ایک عیب بڑا معلوم ہوتا ہی جہاں چھوٹی چیزیں اپنے نتیجوں میں بڑی ہوتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے قصور سخت مقابلہ پیدا کرتے ہیں بادشاہ ایک شخص ہو سکے طریق پر تمام دنیا برابر ناظر اور عیب جوئی پر حاضر ہو اُسکا دے لوگ درست خیال نہیں کر سکتے جو صرف اُسکے عدسے پر قیاس کرتے ہیں اور اُن مشکلات سے مطلق واقفیت نہیں رکھتے جو اُسکو گمبے رہتی ہیں اور جیسا کامل جانتے ہیں دیا نہونے سے اُسکو آدمی نہیں سمجھتے مگر بادشاہ آدمی سے کچھ زیادہ نہیں ہی اُسکی نکوئی اور عقلندی اُسکی طبیعت پر منحصر ہی وہ بھی ہوا اور ہوس اور عادت رکھتا ہی جہاں ہمیشہ غالب آنا ناممکن ہی اُسکو غوغوغرض اور نگار برابر گھیرے رہتے ہیں جو مدد چاہتا ہی سو کسی سے نہیں پاتا اور کبھی اپنے جوش طبیعت سے اور کبھی اپنے وزیروں کی نصیحت سے پیشہ دھوکہ کھاتا ہی اور ایک غلطی کی درستی نہیں کرنے پاتا کہ دوسری غلطی میں پڑتا ہی اُن بادشاہوں کا بھی یہی حال ہی جو سب سے زیادہ عقل اور سب سے زیادہ نیکی رکھتے ہیں اور جو غلطی ابتدا میں ہوتی ہی انتہا میں اُسکی کوتاہی کرنے کے لئے دراز ترین اور بہترین بادشاہت کوتاہ اور بنایت قاصر ہوتی ہی ایسی خرابیاں بادشاہت سے جدا نہیں ہو سکتیں اور آدمی کمزوری سے ایسے جو مجھ کے تلے دب جاتا ہی بادشاہ لایق حرا و قابل معافی ہیں کیا انہر رحم واجب نہیں ہی جو بیٹھا مخلوقات کی حکمرانی پر مقرر رکھے جاتے ہیں جنگی خواہشیں اُبلتی ہیں اور جو اپنے اوپر اچھی طرح حکم کر نہوالوں کی ہر ایک قوت کی مصروفیت چاہتے ہیں ورنہ صاف یہ بات ہی کیا دے آدمی قابل رحم نہیں ہیں جوش خود کی ضروری اطاعت کرتے ہیں بادشاہت کا کام

صرف کوئی دیوتا انجام دے سکتا ہو لیکن وہ بادشاہ رعایا کی نسبت کم قابل رحم نہیں جو حکم و راہ و راز قابل
ہی اور خراب اور کار و ن پر عامل -

ہندیہ مکمل
۱۶۵
میں سے

تیمیکس نے کچھ بے باکی سے کہا کہ آئیڈوینس پہلے ہی کریٹ جو اسکے بزرگوں کی بادشاہت میں ہی
سے کھو چکا تھا اگر تو اپنی عقل سے اسکی حفاظت نہ کرنا تو تے بلینڈ کو بھی جو اسکی عوض آباد کر رہا ہو اپنے ہاتھ
سے کھو دیتا -

میں
۱۶۵
میں سے

میں نے کہا میں قبول کرتا ہوں کہ آئیڈوینس بڑی غلطی کا خطا وار ہو لیکن یونان کو اور یونان
کے دوسرے ہر ایک ملک کو دیکھ اور دریافت کر کہ انہیں جنہوں نے بہت ترقی کی ہو کوئی ایسا بادشاہ ہو
جو بہت سی حالتوں میں ناقابل معافی ہو سب سے بڑے آدمی اپنی اصلی طبیعت اور ذہنی حالت میں ایسے
نقص رکھتے ہیں کہ کبھی انکو گمراہ کرتے ہیں اور سب سے اچھے آدمی سے ہیں جو ان نقصوں کے اقبال کی
طاقت اور جو خرابی ان نقصوں سے پیدا ہوتی ہو اسکو درست کرنے کی واقفیت رکھتے ہیں کیا تو چاہتا
ہو کہ بڑا یولیسیز جو تیرا باپ ہو جسکو یونان کے تمام بادشاہ نظیر گردانتے ہیں ایسی کمزوری اور ناکامی نہیں
رکھتا ہو اگر وہ مہر والی دایمی ہدایت و حفاظت سے متفق نہ ہوتا تو کتنی ہی بار ان خطرات اور مشکلات کے
تیلے جو نصیب کی نہایت ناموافق سے اسکو پیش آئے تھے دب جاتا اس دہی نے کتنی ہی بار اسکو روکا
سنبھالا ہو تب وہ نیکی کے راستے پر چلا ہو اور اس بزرگی کو پہنچا جو اور جب تو اسکو انتہا کمزور اسکی
نقصیت کی تمام رونق کے ساتھ حکمرانی کرنا دیکھے تو مت اسدیکھو کہ وہ بے نقص ہو یونان اور ایشیا
اور دریا کے سب جزیروں میں ان غلطیوں پر بھی باعث تعجب ہو جو اسکے طریقہ کے پر رونق تعجبات میں
فراموش ہو رہی ہیں اگر تو بھی اسکو ایسا رہتا ہو اور اسکی عقل اور نیکی کے لئے خوش نصیبانہ پیروی
کر کے انکو اپنے سینہ میں جگہ دیتا ہو تو تو دوسری فرحت اور عزت کا محتاج نہ رہیگا -

بڑے آدمیوں سے اس سے زیادہ تر توقع مت رکھ جو انسانی طبیعت سے ہو سکتا ہو جو ان آدمی
اپنی نا تجربہ کاری اور مغزوری سے ایسی سخت تجویز کرتے ہیں کہ اس سے جن طریقوں کی پیروی
کرنی چاہئے سو بڑے گتے ہیں اور نا امید و ارنہ سستی پیدا ہوتی ہو محکوم صرف ہی نہیں چاہئے کہ غفلت
سے محبت رکھے اور اپنے باپ کی ناکامی پر بھی اسکی پیروی کرے بلکہ آئیڈوینس کو بھی باوجود ان
باتوں کے جو اپنے اسکے طریقے اور تجارت میں قابل مذمت بتائی ہیں نہایت اچھا سمجھنا چاہئے وہ طبیعت

۱۶۵
میں سے

صاف اور راستہ باز اور مہربان اور فیاض ہر کسی بہت کامل ہوا اور وہ ارادۂ فریبہ جیانت
ہو تا ہی نفرت کرتا ہی کسی سب ظاہری لیاقتیں بزرگانہ اور اسکے درجہ کے لائق ہیں اور اسکی غلطیاں
قبول کرنے کے واسطے اسکی عافیت طبعیت اور ہر ایک سخت ملامت کے واسطے اسکی صابرانہ اور سامانہ
برداشت اور اپنے قصوروں کی عام دوستی کرنے کے واسطے اپنے برخلاف اسکی مضبوطی اور اسطرح
دوسروں کی ملامت سے اسکی بلند منزلگی بیکان اس بات کی گواہ ہیں کہ اسکا دل بزرگی حقیقی کھٹا
ہو بعض نقص ایسے ہیں جسے کہ لیاقت کا آدمی خوش نصیبی اور خوش صلاحی سے بچ سکتا ہی لیکن جو بادشاہ
مات سے خوشا مدیوں کے قریب میں مبتلا ہی سو اپنے نقصوں کو صرف نیکی اعلیٰ کی کوشش سے دریافت
کر سکتا ہی اسطرح کا چڑھنا کبھی نہ پڑنے سے اچھا ہی تھیلوینس کی غلطیاں ایسی ہیں کہ اکثر سب بادشاہ
سے ظہور میں آتی ہیں مگر اسنے شہرت ایسی پائی ہی کہ آج تک کسی نے نہیں پائی اور میں نے جو اسکو ملامت
کی ہو تو اسکو آفرین بھی دی ہو کیونکہ کچھ کچھ اسنے اپنی ملامت کرنے دی اور ایسی بڑی ٹیلیکس تو بھی اسکو
سراہ اسین اسکی شہرت کتر ہو اور تیری منفعت زیادہ تر اسنے میں نے تمکو بھی نصیحت دی ہو۔
اس کلام سے میں نے ٹیلیکس کو واقف کیا کہ جو دوسروں کی نسبت سختی سے تجو بڑھتے ہیں علیٰ انصاف
اگر وہ حکمرانی کی دشواریوں اور پیہاریوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو اپنی نیکی کو نقصان پہنچاتے ہیں
پھر کہ اگر اسٹیلیکس اب وقت جدا ہونے کا ہی خوش رہو میں یہاں تیری واپسی کا انتظار رہو مگنا یا در کھیو
جو دیوتاؤں سے ڈرتے ہیں سو آدمیوں کے سبط کافر نہیں رکھتے تو خطرے میں پڑیگا لیکن یاد رکھیو
کہ تیرا تیرا ساتھ کبھی نہیں چھوڑیگی۔

اردو ہینکس

ہندی ہینکس

ہندی ہینکس

ہندی ہینکس

ہندی ہینکس

ہندی ہینکس

ہندی ہینکس

ہندی ہینکس

اسوقت ٹیلیکس کو ایسا خیال ہوا کہ وہ وہی روبرو موجود ہی بلکہ یقین ہوا کہ اسی کی آواز ہی توفیق
دے رہی ہی لیکن تیرے پھر روبرو نظر آیا اور بولا کہ اے میرے بیٹے اس خبر داری کو یاد رکھ جو میں نے
تیری طفولیت کے وقت سے تجھے تیرے باپ کی مانند دانا اور دلیر کرنے میں کی جو اور کوئی کام ایسا نہ کر
جو اسکی نظیر سے ناموافق اور میری نصیحتوں سے منافق ہو۔

آفتاب نکل آیا تھا اور پہاڑوں کی چوٹیاں اس کے نور سے سنہری ہو رہی تھیں تب
مددگار بادشاہ سیلینڈم سے روانہ ہو کر اپنے لوگوں میں واپس آئے وہ فوج میں جو اس شہر کے باہر
خیمہ زن تھیں اب اپنے اپنے اسر دیکھے ساتھ روانہ ہونے لگیں انکے نیزے ہر طرف جنگل سے نمایان

کھڑو مینکھت

مہندر

کھڑو مینکھت

ہوئے اور انکی سپرین آفتاب میں تابان ہوئیں اور شمار کا ایک بادل آسمان کو چڑھا اٹھو مینکھت
اور مینکھت ان بادشاہوں کو شہر سے بہت دور میدان تک پہنچائے آئے آخر باہم صفا شعار نہ دوستی کا ثبوت
دیکھے اور دیکھے ایک دوسرے سے رخصت ہوئے ان مددگار بادشاہوں کو اب اٹھو مینکھت کے طریقے سے
جو لوگوں کے بہکانے سے بگڑ رہا تھا واقعہ ہونے پر کہ اس صلح کے قائم رہنے میں کچھ شبہ نہ واقعیت
میں انھوں نے اسکی نسبت جو جو نیکی تھی سو اس کے طبعی خیالوں سے نہیں بلکہ اس کے خوشامدیوں کی خیر
صلح سے کی تھی جسکو فوراً وہ مان لیتا تھا۔

کھڑو مینکھت

مہندر

جب یہ فوج چلی گئی اٹھو مینکھت نے اپنے شہر کے ہر ایک حصہ میں لیگیا پتھر لے کر کہا دیکھیں تو
کتنی رعایا کیا شہر میں اور کیا ملک میں رکھتا ہے کہ ان سب کو گنیں اور دریافت کریں کہ انہیں کتنے کا شمار
ہیں اور تحقیق کریں کہ کس قدر غلہ شراب وغیرہ روغن ضروریات تیری اراضی سال بسال پیدا کر سکتی
ہے تب معلوم ہوگا کہ تیرا ملک اپنے باشندوں کی پرورش کر سکتا ہے اور ہر دنی تجارت کی واسطے کچھ
بچا سکتا ہے یا نہیں اور یہ بھی معلوم کریں کہ تیرے بیان کتنے جہاز ہیں اور ان کے واسطے کتنے تاج ہیں تاکہ
تیری طاقت کا اندازہ ہو سکے پھر وہ اس کے ساتھ ہر ایک بندر دیکھنے گیا جہازوں پر چڑھا اور ان سب
بندروں سے مطلع ہوا جہاں جہاں وہ جہاز تجارت پر جاتے تھے اور کیا سامان تجارت لے جاتے تھے
اور وہاں سے کیا لاتے تھے اور اس سفر کا کیا خرچ بڑھتا تھا اور تاجر کو ایک دوسرے کا کیا دینا
تھا اور انہیں کتنی تاجر جماعتیں مقرر تھیں تاکہ معلوم ہو کہ انکی خرچین منصفانہ اور انکی رعایتیں
ایماندارانہ ہیں یا نہیں اسنے یہ بھی تحقیق کیا کہ ان دریائی سفروں میں کیا خطرہ ہے اور تجارت
میں کیا نقصان پہنچتا ہے تاکہ ایسے قاعدے مقرر کئے جائیں جو تاجروں کو تباہی سے بچائیں کیونکہ کبھی
وہ منفعت کی نہایت طمع میں آئے کام اختیار کرتے ہیں جبکی تکمیل کا اقتدار نہیں رکھتے۔

اسنے کہا کہ دیوالہ نکالنے کے واسطے سخت سزا دینی چاہئے کیونکہ دیوالہ اکثر دغا بازی کا نتیجہ نہیں
ہوتا تو جلد بازی اور بے امتیازی کا ضرور ہوتا ہے اور ایسے قوانین بنائے جسے دیوالہ نکالنا بالکل
بند ہو سکے سودا گروں کو ناکہ کی کہ اپنے اپنے مال اور آمد و خرچ کا حساب اور اپنی سودا گری کی
تفصیل میٹر یوں کے بیان جو اس کام کی واسطے مقرر ہوں کھاتے رہیں اور تنبیہ کی کہ دوسروں کا
مال اپنے آدھے مال سے زیادہ جو کوئی نہیں ڈھالنے یا لینے اور جو تجارت تمنا کر سکیں سو بفرات کرین

اور ایسے شریکوں میں جو شرائط مقرر ہوں انکی نگرانی سخت سزا کے ساتھ کی جائے یہ بھی ہدایت کی کہ تجارت بالکل کشادہ اور بے قید رہے آپس میں حاصل کا بوجھ ڈالنے کے بدلے ہر ایک سوداگر کو جوئے ملک کی تجارت کا مال سیلینڈم کے بندر پر لانے کچھ انعام دیا جائے۔

سینئر

ان قوانین سے ہر طرف کے لوگ بہت چلے آئے اور سیلینڈم کی تجارت گو بادریا کا چڑھاؤ و آنا ہنگامی دولت پر دولت اس کثرت سے آتی تھی جیسے لہر پر لہر آتی ہے ہر ایک شہر بندر پر یا بندر سے بے روک ٹوک آتی جاتی تھی اور ہر ایک چیز جو آتی تھی فائدہ مند تھی اور ہر ایک چیز جو جاتی تھی اپنے بدلے کوئی زیادہ تر فائدے کی چیز چھوڑ جاتی تھی اس بندر پر جو بیٹھار قوموں کا مرکز تھا ملائمانہ سفنی کے ساتھ انصاف غالب تھا اور اونچے اونچے بروجوں سے جو اسکی زرینت و حفاظت کے باعث تھے آزادی اور رستبازی اور عورت دنیا کی دور دور کی سر زمین سے سودا گروں کی طالب تھیں اور یہ سوداگر خواہ مشرق کے ساحلوں سے جہاں آفتاب دن نکالنے کے واسطے لہر کو چیرتا ہوا نکلتا ہے خواہ اُس نامحدود دریائے جہاں درازی راہ سے تھک کر اپنی آتش کو بجھاتا ہوا آتے تھے تب سیلینڈم میں ایسی سلامت و حفاظت سے رہتے تھے جیسے اپنے وطن میں رہتے تھے۔

سینئر

سینئر

میں تہہ شہر کے اندر کے سلاح خانجات و اسباب خانجات و کارخانجات میں گیا ان سب بیرونی اشیاء کا بکنا بند کیا جو عیاشی اور نامردانہ خوش باشی سکھاتی ہیں اور اسنے ہر ایک درجہ کے باشندوں کے لباس و طعام اور انکے گھر دیکھے اسباب اور انداز اور زیبا نش مقرر کئے اور سب فقرہ و طلائی زیورات کا پہننا ممنوع کیا اور انکے دینیس سے کہا کہ تیری رعایا کو انکے اخراجات میں تیری نظیر معتدل کریگی ضرور ہے کہ تیری وضع میں کچھ امتیاز و حجت پایا جائے مگر تیرا اختیار ہے پاسباؤں اور تیرے دربار کے بڑے اہلکاروں میں جو ہمیشہ تیرے گرد رہتے ہیں کبھی طرح بچانا جاسکتا ہو اسلئے اہل لباس بہت عمدہ کپڑے کا رکھ لیکن سرخ رنگ کا اور گردہ تھلا سا گولٹا لگا ہوا اور ویسے ہی عمدہ کپڑے کا تیرے خاں ملک کا ہر ایک رنگ دیکھو مختلف رنگوں مختلف درجہ کی بچان رہے مگر سوچا جاندی اور جو اہلرات کوئی نہ پہننے پائے اور یہ درجہ علی قدر ولدیت ترتیب دئے جائیں۔

میں

بھڑو امین

جو بہت قدیم اور نامی امرا ہیں انکو اول درجہ میں رکھ جولایت بدنی یا اختیار عمدہ سے ممتاز ہوں سو ان سے جو نیچے مدت سے موروثی عورت رکھتے رہے بین دوسرے درجہ میں رکھے جائیں اور

جو لوگ ایراد نسل سے نہیں ہیں سو ان سے فروتر رہنا خوشی سے قبول کرینگے جو ایراد نسل سے ہیں اگر لوگوں کو احتیاطاً اتنی تقویت نہ دی جائے کہ اپنے واسطے خیال باطل کریں اور انکو یکا یک درجہ اعلیٰ پر نہ بڑھائیے گا تو خوشی سے ان لوگوں سے فروتر رہنا قبول کرینگے جو ایراد نسل سے ہیں ان لوگوں کو سہراہنے میں کبھی کمی نہ کر جو منافیت میں معتدلانہ رہے ہیں کسی فرق سے اتنا حسد پیدا نہیں ہوتا جتنا خدا نالی نسل کے فرق سے پیدا ہوتا ہے۔

نکو کاری کی تحریص اور سرکاری خدمت میں پیش قدمی کی ترغیب دینے کے لئے اس قدر کا فی ہرگز نہ انکو لیاقت عامہ کے واسطے کچھ امتیاز بزرگانہ مثل ناج یا تصویر دیا جائے جو جنکو دیا جائے انکی اولاد کے واسطے نئی امیری کی بنیاد ہو۔

پہلے درجہ کے آدمیوں کا لباس سفید اور سنہری کنارہ دار ہوا اور امتیازاً ایک طلائی انگشتری انکی انگلی میں رہے اور ایک طلائی تنگہ چہتری تصویر نقش ہونے لگے مین حایل رہے دوسرے درجہ کے آدمیوں کا لباس نیلا نقرہ کنارہ دار ہوا اور امتیازاً انکے پاس ایک انگوٹھی ملا تنگہ رہے تیسرے درجہ کے آدمیوں کا لباس نیلا اور یکینارہ ہوا اور انکے پاس انگشتری زربے چوتھے درجہ کے آدمیوں کا لباس گہرا زرد ہو پانچویں درجہ کے آدمیوں کا زردی مایل سرخ چھٹے درجہ کے آدمیوں کا لے ہوئے سرخ اور سفید رنگ کا ساتویں درجہ کے آدمیوں کا لے ہوئے سفید اور زرد رنگ کا ہوا ان مختلف رنگوں کے لباس سے تیری ریاست کے آزاد آدمی سات درجوں میں اجمعی طرح شناخت ہو سکیں گے فلاںوں کا لباس سیاہی مایل سفید رنگ کا ہوا اور اس طرح ہر ایک شخص اپنی حالت کے موافق بلا انصران پہچانا جائیگا اور ہر ایک ہنر جو صن مکر کو ترقی دیتا ہے سلیمنٹم میں جاری نمونے پائے تمام ہنر والے آدمی جواب اپنے ملک کے بمفائدہ کاموں میں مصروف ہیں آئندہ ایسے ہنر جو فائدہ مند اور تھوڑے بین یا تجارت اور زراعت اختیار کریں کہ جسے کی قسم اور وضع میں کبھی فرق نمونے پائے آدمی بالطبع بھاری اور ضروری کاموں کے واسطے پیدا ہونے ہیں اور یہ بات انکے لایق نہیں ہے کہ جو کچھ سے پہنتے ہیں انہیں کچھ نئی بات ایجاد کریں یا اپنی عورتوں کو جنکو ایسے کام میں بھرتی کر ممتصور ہے ایسی مکر وہ اور خراب فضول خرچی میں پڑنے دیں۔

اس طرح سلیمنٹم نے مثل ایک ہنر مند باغبان کی جو اپنے میوے کے درختوں کی ٹمکی ڈالیاں چھانڈا ہے

نمائش کو جو طریقہ معلوم خراب کرتی جس کی پر لائیکی اور ہر ایک شو کو عمدہ اور کفایتی سادگی میں لائیکے واسطے گھٹانے کی کوشش کی اُسے خدا کا بھی انتظام کیا نہ صرف غلاموں کے واسطے بلکہ اعلیٰ درجہ کے آدمیوں کے واسطے بھی اُسے کہا کہ نہایت شرم کی بات ہو کہ اعلیٰ درجہ کے آدمی اپنی بزرگی خداؤں میں سمجھیں جو دلوں کو نام و کرتی ہوا اور بدن کو مغلوب آنکلو چاہئے کہ اپنی تقدیر اس بات میں سمجھیں کہ اپنی خواہش کو دوسرے رکھیں اور دوسرے کو فائدہ پہنچا سکیں اور وہ ٹیکنامی پاسکین جو خاص و عام میں نیکی بھیلانے سے پاتے ہیں جو شخص پر نیز گار اور اعتدال پسند ہو اسکو ہمیشہ سادگی غذا اچھی لگتی ہو اور صرف سادگی غذا نہایت توانا ندرستی پیدا کرتی ہو اور فرشتے عالیہ و پاکیزہ کے واسطے ایک ساتھ طاقت و طبیعت بخشی ہو تو بہت عمدہ غذا کھا لیکن وہ بے تکلف بنائی جائے علم باورچی گری لوگوں کو زہر دینے کا علم ہو کہ کونکہ طبعی خواہشات پوری ہونے پر اشتہا کو متقاضی کرتا ہے۔

آئیڈوٹینس کو باسانی معلوم ہوا کہ بیٹے غلطی کی تھی کہ اپنی رعایا کو میناس کے کفایت شعارانہ قوانین توڑنے اور اپنے طریقے خراب اور نامزدانہ کرنے دے بلکہ بیٹے نے اسکو یہ بھی ثابت کیا کہ جب تک بادشاہ اپنی نظر سے ناامید نہ کرے گا تب تک ان قوانین کی بحالی سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اسلئے اُس نے اول اپنے دست خوان کا انتظام کیا کہ اُس پر صرف ایسی سادہ غذا آنے دی جیسی وہ مڑا کے حمامے کے وقت دوسرے بادشاہوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا اور جو فیاضانہ اور لذیذ تھی جس قانون کا بادشاہ خود پابند ہوا اُسکے ابراہیم کوئی دم نہ مار سکا اور بلا غدر دست خوان کی کثرت زائدہ اور لذت باطلہ سے دست بردار ہوا۔

بیٹے نے دو قسم کے باجے بھی بند کئے ایک ملازم اور زنانہ آواز کا جو روح کو سستی اور شہوت پر مایل کرتا ہے اور دوسرا وہ بادشاہ انداز کا جو اسکو بے سبب اہترانہ اور فاشانہ فحش پر ترغیب دیتا ہے اُسے صرف وہ پاک اور مذہبی الحان جایز رکھا جو دیوتاؤں کے مندر میں خواہش عبادت کو زاید کرتا ہے اور بہادرانہ نیکی کو شہرت دیتا ہے اور عمدہ عمارتی آرایش مثل ستون اور تہ گونہ دیوار اور رواق وغیرہ بھی مندروں کے واسطے مناسب سمجھی اور سادہ اور عمدہ وضع کے نقوشات ایسے مکانات کے بنائے جنہیں مذہب زیادہ بہت کم زمین پر ایک قبیلہ کے بہت سے آدمی رہ سکیں اور ایک ساتھ راحت و فحش پاکیزہ تاکہ اپنی صورت مستور نہ اور کمزرات کافی جدا کا نہ رکھیں اور انتظام اور ادب قائم رہیں اور چرخ کر گئے اور ایسی ہدایت کی کہ اوسط درجہ والوں سے جو اوپر ہیں اُنکے ہر ایک مکان میں ایک والاں اور ایک

बद्धोभिनयस
मदनास

मेन्टर

द्राय

मेन्टर

چھوٹا ستوندار مدور مکان اور ہر ایک قبیلہ کے سب آئندہ آدمیوں کے واسطے چند تفریق کرے بنے رہیں
لیکن سخت سزا کے ساتھ ممانعت کی کہ کوئی برسے کرے ضرورت سے زیادہ وسعت اور عظمت کے بنائے
جیسے اپنا افتخار اور اقتدار دکھانے کو بناتے ہیں جو مکانات ان نقشوں کے مطابق ہر ایک قبیلہ کے انداز
کے موافق بنائے گئے اُن سے شہر کا ایک حصہ تھوڑے سے خارج ہیں اگر آستہ ہو گیا اور باقاعدہ نظر آنے
لگا اور دوسرا حصہ جو پہلے سے لوگوں کے مغرورانہ اور تکبرانہ شوق سے بن چکا تھا باوجود اتنی عظمت
کے کم خوش نما اور دلکش تھا یہ شہر بہت تھوڑے عرصہ میں تیار ہوا کیونکہ پاس کے یونانی ساحلوں سے
بیشمار سماریا اور اجیرس سے بہت سے کاریگر ہوشیار اس قرار پر روانہ آئے تھے کہ جب تم اپنا کام کر چکو
تب سیلینڈم کے قرب وجوار میں آباد کر دئے جاؤ گے جہاں تکو کھیتی کے واسطے زمین عطا ہوگی اور آریکی
کرنیکے واسطے مدد ملے گی۔

دھیرس
سیلینڈم

مینٹر

مینٹر نے علم نقاشی اور بت تراشی کا رواج نامناسب سمجھا مگر چند آدمیوں کے واسطے اسکا استعمال
جائز رکھا کئی مدرسہ بھی اچھے لائق استادوں کے زیر نظر مقرر کئے جو طلبا کی لایقی کا امتحان لیتے
تھے اُسے حکم دیا کہ جو علم زیت کے واسطے بعض دور میں اُٹھا سکے نا کچھ ضرورت نہیں جو اسلئے کوئی لوگ اُن کا
استعمال نہ کرے لیکن ایسے جو فضیلت حاصل کرنے کی عقل رکھتے ہیں اور جو طبیعت کٹر عمدہ کاموں کی واسطے
پیدا ہیں سو لوگوں کی معمولی ضرورت رفع کرنے میں فائدہ کے ساتھ مصروف ہو سکتے ہیں نقاش اور بت ترا
صن بڑے آدمیوں اور بڑے کاموں کے یادگار قائم رکھنے کے کاموں میں لگائے جائیں اور جو واقعات ہمارے
نیکی سے خدمت عام کے واسطے ظہور میں آئے ہوں انکی صورتیں عام مکانون اور مردوں کی یادگاروں
میں بنائی اور لگائی جائیں لیکن مینٹر کی کیسی ہی جزسی اور کم خرچ تھی تو بھی اُسے اپنا شوق عظمت
ایسے بڑے بڑے مکانون کے بنوانے میں ظاہر کیا جو مفید عام ہوتے ہیں مثلاً کھیل کھیلنے کے اور گھڑ دوڑ
کے اور رتھ دوڑ کے اور شست زنی اور کشتی گری وغیرہ ہر طرح کی بدن درست اور خست رکھنیوالی
ورزش کرنے کے۔

مینٹر

سیلینڈم

اُسے بہت سے تاجر و نکودہا باجوہ ورنی دست کاریوں کا بنا ہوا سامان یعنی ت زر و زرعی اور نقرہ
و طلائی ظروف مختلف تصویروں سے نقش اور کھنچے ہوئے عرف و علم پہنچے تھے اور یہ بھی حکم سنایا کہ ہر ایک
گھر کا اسباب سادہ اور بامدار ہو تاکہ جلد بزد کے اسلئے سیلینڈم والے جو آگے نادرسی سے لٹاکی تھے

اب دیکھنے لگے کہ ہمارے پاس دولت زائدہ کثرت سے ہے لیکن یہ زیادتی خیریت خالی تھی کیونکہ سقندر نے رکھتے تھے اس سقندر نا دار تھے اور سقندر نہیں رکھتے تھے اس سقندر بالدار تھے وہ کہتے تھے کہ اپنی ولایت وہ جو کہ ایسی دولت سے نفرت کریں جو حالت کو تباہ کرتی ہو اور اپنی خواہشوں کو اس قدر کم کریں کہ ضرورتاً نیکی کی برابر ہو جائیں۔

فیث نے اول موقع پانے پر جنگی اسباب خانے دیکھے اور یہ کہہ کر لڑائی کے واسطے ہمیشہ تیار رہنا لڑائی سے بچنے کا سیدھا طریقہ ہوا تھا اس سبب تھیار اور لڑائی کے دوسرے ضروری اسباب ملاحظہ کئے تو بہت سی چیزیں کم پائیں اور فوراً پیتل اور لوہے کے کاریگروں کو اس کی کوریج کرنے کی واسطے مامور کیا فی الفونڈختیان تیار کی گئیں اور آنگادھوان اور شعلہ باد لون ساتھ ساتھ اور پٹھا ایسے جیسے کوہ اٹھنے کی اندرونی آتش سے اٹھتے ہیں تھوڑا نہانی پر لگنا تھا جو اسکے صدر سے ایسی پھار تھی کہ اس پاس کے ساحل اور پہاڑ اس کی آواز سے گونجتے تھے اور دیکھنے والا اس جنگی سامان کی تیار ہو چکا جو نہایت اس کے وقت میں نظر دور اندیشی ہو رہی تھیں خود کو اس جزیرے میں بھجنا تھا جہاں ولکین و دیوتاؤں کے بزرگ کی واسطے آلات رعد بنانے میں سکلاپ کو اپنی نقطہ سے تقویت دیتا ہے۔

پھر فیث نے آئید و مینیس کے ساتھ شہر سے باہر جا کے دیکھا کہ اس زرخیز ملک کا ایک بہت وسیع خطہ بالکل نامزد روع ہوا ہے علاوہ اسکے بہت سے بڑے قطعہ زمین کے کہ سقندر روع تھے اور سقندر کا شہر کارون کی غفلت یا غفلت سے نامزد روع تھے اس نے بادشاہ سے کہا کہ یہ ملک اپنے باشندوں کو دولت مند کرنے کے واسطے تیار ہے لیکن باشندے اتنے نہیں ہیں کہ سب ملک کو کاشت کر سکیں اس لئے چاہئے کہ شہر سے فالتو کاریگروں کو جنکے پیشے صرٹ لوگوں کے طریقہ کو خراب کرتے ہیں یہاں لالین اور ان سیدانوں اور پہاڑوں کو سیراب کرنے کے کام پر لگائیں یہ کم نصیبی ہے کہ بے آدمی ایسے علموں میں جو ریت آسائش کے محتاج ہیں مشغول رہنے سے محنت سے عاری رہے ہیں لیکن چاہئے کہ ہم اس خرابی کے رفع کی تدبیر کو سوچیں یعنی اس نامزد روع اراضی کو قعر اندازی سے انہر تقسیم کریں اور قریب و جوار کے آدمیوں کو ان کی مدد کے واسطے بلا لیں جو سب زیادہ محنت کا کام اس شرط پر خوشی سے اختیار کریں کہ جبکہ زمین صاف کریں اس سقندر زمین کی پیداوار سے ایک حصہ انکو ملے اور پھر دسے اسکے ایک حصہ کے زمیندار مقرر کئے جائیں اور اس طرح دسے تیرے لوگوں کے ساتھ جو کہ طرح کافی زمین ہیں شامل

میتھر

ریتنا

بلکین
میتناپمیتھر
اندرومیتناپ

ہو جائیگے اگر وہ محنتی اور قواعد کے مطیع ہونگے تو وہ سچے معنی میں رعبیت بنیں گے اور تیری طاقت بڑھائیں گے اور جن کا ریگرو کو تو شہر سے کمیتوں میں لائیگا سو اپنے لوگوں کو دہقانہ زریست کی محنتوں میں لگائیں گے اور جن پر دیو کو تو نے شہر کی تعمیر پر انکی مدد کے واسطے مقرر کیا تھا انھوں نے تیری زمین کا ایک حصہ صاف کرنے کا اور کاشتکار ہونے کا اقرار کیا ہو انکو جب تعمیر کا کام پورا کر چکیں جب اپنی رعایا کے ساتھ شامل کیجیو وہ ایسی ملازم حکومت میں جیسی تو نے اب قائم کی ہے وہ کہ اپنی زندگی بسر کرنے کو بہت خوش ہونگے اور چونکہ وہ بدن کے پٹے کٹے اور محنتی ہیں انکی دیکھا دیکھی بیٹے بنائے ہوئے کسان کا ریگرو بھی تقویت پائیگے کہ انکے ساتھ شامل رہیں گے اور تھوڑے عرصہ میں تیرا ملک ایسی توانا نسل سے کہ جسکے سب کاشتکار ہونگے بھر جائیگا۔

ایسا ہو جانے پر اپنی رعیت کی زیادتی کے واسطے کچھ فکر نہ کر اگر تو ناکت آسان کریگا تو وہ تھوڑے عرصہ میں بیمار ہو جائیگے اور ناکت کی آسانی کا طریقہ کچھ شکل نہیں ہے تمام اشخاص بالطبیعت ناکت کی رغبت رکھتے ہیں اور دشواری اور زیر باری کے سوا کوئی انکو اس رغبت سے مانع نہیں ہو سکتا اگر تو آدمچا حاصل کا بارز بادہ نہ ڈالے گا تو انکو اپنا قبیلہ کہی گراں نہ معلوم دیگا زمین ناشکر گذار نہیں ہے بلکہ جو اسکو محنت سے کاشت کرتا ہے اسکو ہمیشہ روزی بخشی ہے وہ ان لوگوں کا وہی بخشش سے محروم رکھتی ہے جو محنت نہیں کرتے کاشتکار اگر بادشاہ انکو فلس نہیں کیا چاہتا تو جتنے اطفال رکھتے ہیں ہمیشہ اُنہی ہی مالدار ہوتے ہیں کیونکہ اُنکے اطفال وقت طفلی ہی سے انکو مدد دیتے ہیں سب سے چھوٹے لوگ اُنکے گلوں کو چراگا ہ میں لیجاتے ہیں اور جو اُن سے کچھ بڑے ہوتے ہیں سوائے انکی مویشیوں کی نگرانی رکھتے ہیں اور جو اُن سے کچھ بڑے ہیں یعنی تیسرے درجہ کے سوا اپنے باپ کے ساتھ ملکیت میں کام دیتے ہیں اس عرصہ میں لوکیان اپنی ماکو مدد دیتی ہیں جو باہر جانے والوں کے واسطے سادہ لیکن خفا بخش کھانا تیار کرتی ہیں اور جب وہ دن کی محنت سے تھکے ہوئے واپس آتے ہیں تب وہ اپنی گایوں اور بھیر بکروں کا دودھ نکالتی ہیں اور اپنے ظروف جو بی اس مایہ طول عمری و تندرستی سے لبا لب بھرتی ہیں اور اپنا وہ قلیل المقدار ذخیرہ بنیاد اور ایک قسم کے پھل اور دو سکیے میوے جو ہر چار رکتی ہیں اُنکے آگے لاتی ہیں آگ جلاتی ہیں اور قبیلہ کے سب آدمی اُنکے گرد بیٹھتے ہیں ہر ایک کا چہرہ عصمت اور راحت کے نور تبسم سے چمکتا ہے اور جب تک وقت آرام طالب نہیں ہوتا تک کوئی دہقانہ راگ اُنکے دل کو نہ بھلاتا ہے جو

گلاب کے ساتھ جانا ہی سوتھہ پٹا ہوا واپس آنا ہی اور سب سب فراہم ہوتے ہیں تب وہ کوئی نیا رنگ ہو کر
 کے کا لون و لون سے سبز آنا ہی انکو سنا تا ہی اور جبکہ تون میں کام کرتے ہیں اپنا بل اور اپنے ٹھکے
 ہوئے بل لیکے آتے ہیں جو اپنے سر بھگائے ہوئے سست اور سبھاری قدم اٹھاتے ہیں اگرچہ جلد جلد انکے
 واسطے آرگاتے ہیں مگر یہ فائدہ دن کی محنت کی تکلیفات دن کے ساتھ آخر ہوتی ہیں دیوتاؤں کے
 حکم سے دست خواستہ ایسی تاثیر زمین پر چھاتی ہے کہ تمام تشویش صاف ہو جاتی ہے اور راحت برسر تمام
 طبیعت میں سرایت کرتی ہے اور وسے ہارے ٹھکے ایسے آرام میں آ جاتے ہیں کہ دوسرے دن کی تکلیف
 سے کچھ دہشت نہیں کھاتے اگر انکو دیوتا ایسا بادشاہ بنیں جو انکی بے نقص راحت کو نہ بگاڑے توقعیت
 میں بے باشندے جو اعتبار سے نزدیک اور فریب سے دور ہیں بہت خوش نصیب ہیں اور وسے لوگ
 کیسے بہر حال میں جو اپنی نخوت و ہوس برلانے کے لئے اُسے وہ پیداوار شیریں چھینے میں جسکے واسطے
 وسے قدرت کی فیاضی کے اور اپنی پیشانی کے پسینہ کے مہون ہیں اس زمین کی طبیعت کے بارود
 آغوش میں اُنکے واسطے جو اعتدال رکھتے ہیں اور محنت کرتے ہیں ایسی زیادتی معیشت ہے کہ کبھی کم نہیں
 ہو سکتی اگر کوئی تن پرور اور کاہل نہو تو کوئی کمبخت اور مفلس نہو۔

آئیڈو مینیس نے کہا کہ اگر وسے لوگ جنگلوں میں رہیں یا زمین پر جہاں تھان آباد کروں اُسکو
 کاشت کرنے میں غفلت کریں تو کیا کروں مین نے کہا تب جنگلوں کے برخلات کرنا چاہئے جو عموماً کیا جاتا ہے
 بے پرواہ اور غارتگر بادشاہ صحت اُن لوگوں پر محصول لگانے کا خیال رکھتے ہیں جو نہایت محنت کرتے ہیں
 اور اپنی زمین کو ترقی دیتے ہیں کیونکہ وسے سوچتے ہیں کہ ان لوگوں سے محصول بہ آسانی وصول ہو سکیگا
 اور اُن لوگوں کو بچاتے ہیں جو اپنی سستی سے محتاج رہتے ہیں تو اس معکوس اور مضر عادت سے
 برخلات عمل کر جو نیکی کو گھٹاتی اور بدی کو بڑھاتی اور سستی کو پھیلاتی ہے اور بادشاہ اور بادشاہت
 دونوں کو ملک ہی اسلئے جو اپنی زمین کو کاشت کرنے میں غفلت کریں تو ان پر محصول بڑھا اور محصول
 کے اگر ضرور ہو تو جرمانہ اور صادرہ بھی زیادہ کرنا غفلوں اور کاہلوں کو ایسی سزا دے جس سے اُس سپاہی کو
 دیتا ہی جو اپنے پہرے سے بھاگتا ہے برخلات اُنکے انکو خاص حقوق اور فوائد سے مستانہ کر جو اپنے قبیلہ کی
 زیادتی کے موافق زیادہ محنت سے ترقی کاشت کرتے ہیں تب ہر ایک قبیلہ بڑھیکا اور ہر ایک شخص نہ صرف
 فائدے کی بلکہ عزت کی امید سے محنت کرنے پر تقویت پائیگا اور کاشتکاروں کی حالت بہتر خراب نہ ہوگی

अरुडोमिनिप्रस

मैत्र

سیریز
بکس

اور عقیدہ بھی جائیگی اور ہل کی جب ایک دفعہ قدر ہوگی تب وہی فتنہ آسکوا اپنے ہاتھوں سے جلا دیں گے جنھوں نے ملک بچایا ہو اور اس کے وقت میں اپنی ہور و فی زمین کو جوتے میں اس سے کمر اتھاڑ کر سمیٹیں گے کہ جنگ کے وقت میں اسکی حفاظت کے واسطے تلوار کھینچنے میں سمجھتے ہیں تمام ملک تیرہ گرد و سر ہڑ بھاگا اور بکے ہوئے غلوں کے سترے بچے اور بال تہہ زکے مندرون کے تاج بہن کے بکس اگور کے خوشنکلو اپنے پانو کے تلے چلیگا اور آب حیات سے لذت تر شراب پھاڑوں سے ندی کی طرح بیگی اور پھاڑوں کے درے گذر ہوئے راگ سے گو بہن گے جو چلتی ہوئی دھاروں کے کنارے پر متفرق ہو کر اپنی بانسیوں کی آواز سے اپنی آواز میں ملائیں گے اور انکے گلے انکے گرد کھیلین گے اور بلا دہشت گرگ اس سبز گلابار میں چریں گے۔

۵۔ ڈومینیکس

ای آئید وینیس کیساتھ بات سے نہایت خوش ہوگا کہ تو ایسی بہتری کا منج بنے اور اپنا سایہ حفاظت شل سایہ کہ ان لوگوں کے سر پر ڈالے جو اسکے تلے راحت و فراغت سے آرام کریں کیا تو اس نعمت پر ایسی دلی کامیابی کے امیرانہ پاس سے اور ایسی بزرگانہ بزرگی کے سلیمانہ احساس سے محفوظ نہ ہوگا جو اس نظام کے سینہ میں کہیں نہیں آسکتی جو فقط زمین کو ویران کرنے کے واسطے جیتا ہو اور جو اپنی حدود میں اس سے کمتر غریزی اور آشوب اور دہشت اور عذاب اور پریشانی اور خطا و ذرا سید نہیں پھیلاتا جو یعنی دوسرے کی حدود میں پھیلاتا ہو جنکو مفتوح کرنا جو فی حقیقت وہ بادشاہ خوش ہو جسکو اسکے دل کی مہربانی اور دیوتاؤں کی قدر دانی رعایا کے واسطے باعث خوشی اور آئندہ کیواسطے نظیر بناتی ہیں اہل دنیا اسکی طاقت کے مقابلہ کو ہتھیار اٹھانے کے بدلے اسکے قدموں پر ساجدانہ پڑتے ہیں اور اس سے اپنی اطاعت میں رکھنے کی درخواست کرتے ہیں۔

۶۔ ڈومینیکس

میر

آئید وینیس نے پوچھا کہ جب اس طرح لوگ کثرت معیشت اور راحت سے آسودہ ہو گئے تو کیا انکی اولی اسکی طریقے کو خراب نہ کریں گی اور وہ اس طاقت کو جو مجھ سے بائیکے میرے برخلاف نہ دکھائیں گے میں نے جواب دیا ایسا اندیشہ کرنا صحت نہیں کیونکہ فضول خرچ بادشاہوں کے خوشامدیوں نے ظلم کے واسطے یہ ایک بہانہ پیدا کیا ہے لیکن اسکی تدبیر بہت آسان ہے جو قوانین ہمیں زراعت کی نسبت مقرر کئے ہیں ان سے محنت کی عادت ہو جائیگی اور لوگ باوجود کثرت معیشت صرف وہی چیز زیادہ رکھیں گے جسکی ضرورت ہوگی کیونکہ ہمیں وہ علم و ہنر موقوف کر دئے ہیں جسے خیالات فضولی پیدا ہوتے ہیں اور کثرت ضرورت

بھی ناکست اور موالدت کا طریقہ آسان ہونے سے محدود ریگی کیونکہ قبائل کی زیادتی سے آبادی بڑھ گئی
 مگر زمین وسیع جھدر ہو اسقدر ریگی پس خواہ مخواہ مستی نہ کاشت کرنی پڑیگی اور وہ محنت متواترہ
 چاہیگی صرف کثرت معیشت اور سستی لوگوں کو کستخ اور باغی کرتی ہی بیشک دسے کھانے کو پائینگے اور کھانیکو
 پورا پائینگے لیکن سوال اس کے جو اپنے عرف پیشانی سے اور اپنی زمین سے پیدا کریگے اور کچھ پائیں گے۔
 لوگوں کو اعتدال کی حالت میں قائم رکھنے کے لئے ضرور ہو کہ توجہ قدر زمین ہر ایک قبیلہ کو دینی
 چاہئے اسقدر اب مقرر کر دے تو جاننا ہی کہ ہنسنے سب لوگوں کے انکی حالت کے موافق سات درجہ مقرر
 کئے ہیں اور ہر ایک درجہ کے ہر ایک قبیلہ کو صرف اسقدر زمین رکھنی چاہئے جقدر انکی گذران کیلئے
 ضرورۃً ضرور ہو اگر قانون مقرر نہ توڑا جائیگا اور اپنی خیال ریگا تو غریب کی زمین پر ادا کبھی قابض ہونے
 پائیں گے ہر ایک شخص زمین پائیگا لیکن صرف اسقدر پائیگا کہ اسکو مستی نہ کاشت کا محتاج رکھے اگر بہت
 مدت گزرنے سے آدمی اسقدر بڑھ جائیں کہ انکے واسطے زمین وطن میں نمل کے تو دسے نئی آبادیاں
 بسانے کو باہر بھیجے جائیں اس سے اصل ملک کو زیادہ تر فائدہ ہوگا۔

میر ہی راے یہ ہے کہ تو اپنے ملک میں شراب کو زیادہ رواج نہ پانے دے اگر تو دیکھے کہ انکو زیادہ
 لگائے ہیں تو اکھڑا دے سب سے زیادہ تر آفت جو آدمیوں پر آتی ہے سو شراب سے پیدا ہوتی ہے وہ بیماری
 اور تکرار اور نسا دوسری اور محنت سے نفرت اور ہر طرح کی جان کی خرابی کا باعث ہے پس شراب کو
 ایک قسم کی دوا سمجھنا چاہئے یا عرف نادورہ اور اسکا استعمال صرف بیماری کے یا دیوتاؤں کی قربانی کے
 یا عام مہمانی کے وقت جائز ہو مگر مست سمجھ کہ جب تک تو نظیر نہ بنے گا تب تک یہ قانون جاری ہو سکیگا۔
 انکو کی تعلیم کے واسطے میناس کے قوانین کو بھی بے تغیر قائم رکھنا چاہئے اور انکو دیوتاؤں
 کا خوف اور اپنے ملک کی محبت اور قوانین کی تعظیم اور نہ صرف خوشی پر بلکہ زندگی پر بھی عزت کی نایق کھا
 کے واسطے مدارس مقرر کئے جائیں اور نہ صرف ہر ایک قبیلہ کی بلکہ ہر ایک شخص کی عادت کی نگرانی کے واسطے
 جمہوریت متعین ہوں اور جمہور بھی انہیں نظر رکھنی چاہئے کیونکہ تو بادشاہ صرف اس واسطے ہو کہ لوگوں کی مثل گلہ باز
 پاسبانی رکھے اور گلے بیطرح رات دن انکی نگرانی کرے اس بلا ناخبرہ داری سے تو بہت سے فتور اور
 تصور بند کر سکے گا اور جنکو بند کر سکے انکے واسطے فوراً سخت سزا دے کیونکہ ایسی حالت میں ایک پختی
 کرنا عام پر رحم کھانا ہی سزا نہ درست ہو انکے مخرج پر بند کرتی ہو ورنہ دسے ملک کو غوری اور گنگاری

سے تباہ کرتی ہیں موقع مناسب ہر ایک جان لینا بہتوں کو جان دینا ہی اور یہ ہمیشہ یا اکثر بادشاہ کو تحقیق صاحب رعب رکھنا ہی یہ قول نادرت ہو کہ بادشاہ کی حفاظت رعایا کی سیاست ہر وقتوں ہی اگر ان کی ملقبی اور غوش اضلاقی کی ترقی کی خبر داری نہ کجائے تو وہ جو اطاعت کی واسطے پیدا ہوئے ہیں اس کی محبت حاصل کرنے کے بدلے دشت سے مایوس اور مریب ضرورت سے مجبور ہو کر خواہ اس کی اطاعت کا بوجھ اپنے کا ندھے سے نیچے رکھیں گے خواہ اس کے بوجھ کے تلے دب جائیں کیا یہ راست کے ساتھ حکمرانی کا طریقہ ہی اور عظمت کی طعن رہنا۔

یاد رکھ کہ جو بادشاہ بغایت خود سر ہوتا ہی ہمیشہ نہایت کمزور رہتا ہی وہ سب پر قابض ہی اور اس کا قبضہ موجب تباہی ہی فی الواقع جو کچھ اس کا ملک رکھتا ہی وہ اس سب کا مالک ہی لیکن اسی سب کا مالک کوئی غیر قیمتی نہیں رکھتا کھیت ناکاشتہ اور اکثر دیران رہتے ہیں اور قصبے اپنے تھوڑے سے باشندوں میں سے تھوڑے ہر روز کھوتے ہیں اور تجارت روز بروز گھٹتی جاتی ہی بادشاہ جو رعایا کی پرواہ نہیں رکھتا سو بالضرور بادشاہی کی پرواہ نہیں کرتا اور جو صر رعایا رکھنے سے بزرگ ہی خود ہی معلوم اپنی علامات اور طاقت ایسے کھوتا ہی جیسے تعداد دم جس سے بے دونوں بائین حاصل ہیں بے معلوم گھٹتی ہی اور اس کا ملک آخر کار دولت اور عیش سے خالی ہو جاتا ہی آدمی کا نقصان جو وہ سہا ہی بہت بڑا اور بے بدل ہی کی طاقت مطلق ہر ایک رعیت کو غلام کرتی ہی اس ظالم کی یہاں تک خوشامد کرتے ہیں کہ اس کی عبادت اختیار کرتے ہیں اور جہہ وہ نظر کرتا ہی سو تھر تھر اتا ہی لیکن تھوڑی سی بغاوت پر یہ بے انتہا طاقت اپنی ہی زیادتی سے آپہنست ہو جاتی ہی اس نے رعایا کی محنت سے کچھ مدد نہیں پائی اور جہاں تک اپنی جیب بکوتنگ اور ناغوش کیا ہی اور اس ملک کے ہر ایک شخص کو اپنی قافی سے بے صبر مقابلے کے پہلے ہی صدر پر یہ بہت سزگوں اور ٹوٹے بارہ پارہ اور سب کا پائمال ہونا ہی حقارت اور نفرت اور دشت اور عداوت اور بے اعتباری اور طبیعت کے دوسرے جوش ایسے مکر وہ طبیعت کے مقابلے کو شامل ہو جاتے ہیں جو بادشاہ غایت کے وقت میں کوئی ایسا ہمتور آدمی نہیں رکھتا جو اس کو راستی ظاہر کر کے سوسپیت کے وقت میں کوئی ایسا مہربان نہیں رکھتا کہ اس کے قصور کو معاف کرے اور اس کے دشمنوں سے اس کو بچائے۔

प्रदोमिनिष्ठ
मैत्र

بھرا نیڈ وینیس نے اپنی نامزد و عارضی کو تقسیم اور ان کو نئے کار گیروں سے آباد اور ترقی کی ایک صانع کی تعمیل کرنے میں جمیل کی صر ایسے حصے ارٹھی کے باقی رکھے جو معمار کو نکو دے تھے جن کو تاکید تھی کہ

جب تک شہر تعمیر نہ ہو سکے تب تک اُن کو کاشت نہ کریں *

باب سیزدہم

آئیڈوینس کا مینس سے ظاہر کرنا پڑوئسیلازمین اپنا اعتبار رکھنا اور
نیوکریٹیز سے ملے اسکا فریب کرنا اور دھوکہ دینا اور فلا کلیز کو تباہ کیا جا ہنا اور
اسکا اقرار کرنا ان متمدنوں کے دم میں اگر نیوکریٹیز کو اسکو مارنے کے واسطے سمجھنا اور
اسکا اسوقت میں ایک خطرناک محم پر حاکم ہونا نیوکریٹیز کا اسکو نہ مار سکا اور فلا کلیز
کا انتقام اُسکی جان نہ لینا اور معاف کرنا اور اپنی حاکمی پالیمنیز کا جو اس کے قتل کے
تحریری حکم میں اسکا جان نشین مقرر ہوا تھا سو پ کے جزیرہ سیماس کو چلا جانا
اور آئیڈوینس کا کہنا کہ مین نے پڑوئسیلاز کی بغاوت جان لی لیکن
تب بھی اُسکے اختیار ہی میں رہا *

آئیڈوینس کی ملام اور منفاد حکومت سے قرب و جوار کے ملکوں کے باشندے اُسکی رعایا کے ساتھ
شامل ہوئے کو اور اُسکی بادشاہت سے فزحت حاصل کرنے کو سیلینٹ مین جوت جوت فراہم آئے کھیت
بنین مدت سے کانٹے اور کٹیلے پیرا گے ہوئے تھے اب بیش بہا غلہ جات اور ایسے بیوجات جکا آگے واپس
نام تک نہ مانتے تھے پیدا کرنے کا اقرار کرنے لگے زمین ہل کی بچال سے اپنا سبب نہ کشادہ اور کاشتکاروں
کے انعام کے واسطے اپنا خوبیہ آمادہ کرنے لگی ہر ایک کی آنکھ نوراید سے روشن ہوئی بیشمار گلوٹ
بھاڑا و در سے سفید ہونے لگے اور پہاڑ مویشیوں کی آواز سے گونجنے جکے غول کے غول بھیڑیوں
اور بکریوں کے ساتھ اس وسیع چراگاہ میں چرتے تھے اور زمین چراگاہ کثرت مویشی سے جس قدر رکھات
زیادہ پائی تھی اس قدر زرخیز زیادہ ہوتی جاتی تھی بے گلد ہاے مویشی وغیرہ آئیڈوینس نے نیوکریٹیز کی
صلاح سے اپنے مہایے کی جو نیوکریٹیز نامی ایک قوم سے اُن اشیاء کے بدلے لئے تھے جنکا رواج
قانون جدید کی رو سے تسلیم نہیں ہو گیا تھا۔

अदोविनिषर

विदिमोलाय

विमोकेरीज
फिलास्त्रीज

विमोकेरीज

विमोकेरीज
फिलास्त्रीज

पानोमैमो

सैमास

अदोविनिषर
विदिमोलाय

अदोविनिषर

सैलैन्म

अदोविनिषर
विन्टर

पूसीरोज

सैलैन्म

اس اثنائ میں شہر اور گرد کے گانہ جو ان لڑکے اور لڑکیوں سے بھر گئے تھے جو مدت سے کلفت اور غفلت میں مبتلا تھے اور اپنی تکلیفات بڑھنے کے خوف سے ناکحت سے ڈرتے تھے جب انھوں نے دیکھا کہ اسیڈ ویٹنیس نے خیالات انسانیت اختیار کئے ہیں اور اپنی رعایا کو ایسا چاہتا ہے جیسا والدین چاہتے ہیں تو دوسرے معیشت کی تنگی سے یا دوسری تکلیفات سے جو آسمان سے زمین پر نازل ہوتی ہیں کٹاؤ ہو گئے ہر طرف شادیاں ہونے سے خوشی کی آوازوں کے اور گلہ بانوں اور کاشتکاروں کے گیتوں کے سوا اور کچھ سننے میں نہیں آتا تھا۔ بہن خود انکے درمیان حاضر تھا اور رفان اور سیڈ اپنی بیویوں کے ساتھ انکے بلیج میں شامل تھے جو انکی بدھانی بالسیوں سے کئی قسم کا ہور ہا تھا ہر طرف رات نیت پر آتی تھی مگر فرحت نادر نہ جانی تھی صرحت کی سستی مثالی تھی اور محنت اسکو ایک ساتھ زیادہ تیز اور زیادہ باگ کرتی تھی۔

یہ حال دیکھ کر پائے آدمی جنگلاتی بڑی عمر میں ایسی امید تھی بہت تعجب ہوئے اور نہایت ملالت اور سرت کے انکے بنانے لگے انکی خوشی انکو عبادت پر لائی تب اپنے تھر تھراتے ہوئے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کے پکارے اے تو نا جو بیڑا اس بادشاہ کو برکت دے جو تیری مانند ہے اور خود ہمارے واسطے سب سے زیادہ برکت ہو رہا ہے جو تو دوسرے کتا ہے یہ آدمی کی منفعت کے لئے پیدا ہوا ہے جو یہ فواید ہم اس سے پاتے ہیں ویسے فواید تو اسکو دے ان شادیوں سے جو اولاد ہوگی اور جو ان سے ہوگی سوا اپنی اخیر پخت تک اپنی زندگی کے واسطے اسکی ممنون رہیگی اور رفیقیت میں یہ اپنی رعایا کا باپ ہوگا جو نوجوان جوڑے ہاں شادی کرتے تھے سوا اپنی خوشی اسکی تعریف کے گیت گانے سے علاوہ کرتے تھے جس سے دوسرے خوشی پاتے تھے اسکا نام ہمیشہ انکی زبانوں پر رہتا تھا اور اسکی تصویر انکے دلوں میں رہتی تھی اگر وہ اسکو دیکھتے تھے تو خود کو خوش نصیب سمجھتے تھے اور اسکے مرگ سے ایسے ڈرتے تھے کہ گویا انکے سر پر بہت بھاری بلا آئیگی۔

اب اسیڈ ویٹنیس نے میٹر سے اقرار کیا کہ میں نے کبھی کوئی ایسی خوشی نہیں دیکھی جو اس خوشی کی برابر ہو کر سکے جو دوسروں کی فرحت اور محبت پیدا کرنے میں ہے یہ ایسی خوشی ہے جسکا جھلکا کبھی خیال بھی نہ تھا میں سوچتا تھا کہ بادشاہ کی بزرگی صرف صاحبِ عجب ہونے میں ہے اور دوسرے جیسے آدمی ہیں سو صرف اسی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں میں ان بادشاہوں کا حال استسا تھا جو اپنی رعایا کی محبت و فرحت کے

बहोविनिश्चय

पैन. ऊन
सेर

नृसीर

अहोविनिश्चय
सेर

باعث تھے تو میں اُسکو صرف ایک جھوٹی کہانی جانتا تھا لیکن اب اُسکو صحیح جانتا ہوں مگر اب مجھ سے
کتابوں جس سبب کے خیالات دہائی جو میرے مصائب کے باعث تھے ابتدا سے میرے دل میں جاگزیں
ہوئے تھے۔

اُن شخصوں میں جنکو میں اپنی جوانی میں چاہتا تھا دُشمن تھے ایک پڑوسیلاز دوسرا فلاکلینز
پڑوسیلاز مجھ سے کچھ بڑا تھا اور میرا خاص موردِ مہربانی تھا اُسکی اہلی طبیعت جو چالاک اور پتو تھی
سو اہینہ میری طبیعت کے موافق تھی اور میری سب خوشیوں میں شامل رہتا تھا اور میری سب خوشیوں
کو خوشامد یا نہ سراہتا تھا اور مجھ کو فلاکلینز کی طرف سے بدگمان کیا چاہتا تھا فلاکلینز دیوتاؤں کی نظم
عظیم رکھتا تھا اور اپنے خیالات رفیع اور خواہشات طبع وہ بزرگی طاعت پیدا کرنے میں نہیں بلکہ خود
پر غالب آنے اور برے کام کی طرف مایل ہونے میں سمجھتا تھا اکثر نہایت آزادگانہ مجھ کو میرے قصور و
سے واقف کرتا تھا اور جب بولنے کی بہت نہ پاتا تھا اب اُسکی خاموشی اور منہمکی سے جو اُسکی صورت سے
پائی جاتی تھی مجھ کو نہایت ہوتا تھا کہ میں نے کوئی کام قابلِ ملامت کیا ہو۔

پہلے میں اُسکی صفائی سے خوش ہوتا تھا اور اقرار کرتا تھا کہ میں تیری رستیوں کو خوشامدیوں
سے اپنا محاطِ نظر ہمیشہ سنو گا وہ مجھ کو میناس کی پیروی کرنے اور اپنی رعایا کو خوش رکھنے کی ہدایت
کرتا تھا اُسکی عقل فی الحقیقت تیری عقل کے برابر نہیں ہو لیکن اب میں جانتا ہوں کہ اُسکی صلاح اچھی تھی
مگر رفتہ رفتہ پڑوسیلاز جو ماسد اور طلبی تھا مکر اور فریب سے کامیاب ہوا فلاکلینز کی صفائی اور
راست گوئی نے مجھ کو ناخوش کر دیا وہ خود کو فلاکلینز کی بزرگی سے بلا مقابله مغلوب دیکھتا تھا تاہم
جب کہیں مجھ کو سننے پر مایل پاتا تھا تب بے سچ کے نہیں رہتا تھا کیونکہ اُسکو صرف میرے فائدے
کا خیال تھا نہ اپنے فائدے کا۔

پڑوسیلاز نے معلوم مجھ کو بیکار کیا کہ وہ مغرور اور تند خوئی اور ناخوشی طبیعت سے تیری عادت
کا عیب جو مجھ سے کوئی مہربانی نہیں چاہتا صرف اُسکے کہ تیرا ممنون ہونے سے نافر ہو اور خود ایسا بزرگ
بنا چاہتا ہو گیا وہ اُن عزتوں کی پرواہ نہیں رکھتا جو بادشاہ دیکھتا ہو اور یہ بھی کہ اُس کے اس جملے
مجھ سے جو تیرے عیب ایسے آزادانہ کے ہیں سود و سودوں سے بھی ایسی ہی آزادگی کے ساتھ ظاہر
کئے ہیں اور یہ بھی کہ شاید اُس کا یہ کہ تو قابلِ قدر نہیں ہو اور اس طرح مجھ کو لوگوں کی آنکھوں میں ہلکا بنانے

پروٹیسٹانٹ
فیلانڈین

پروٹیسٹانٹ

فیلانڈین
فیلانڈین

مڈناس

پروٹیسٹانٹ
فیلانڈین
فیلانڈین

پروٹیسٹانٹ

اور اپنی سخت پارسائی کا بڑے بجلوہ دکھا کے سخت پر اپنا راستہ کیا چاہتا ہوا دل میں نے یقین نہیں کیا کہ فلا کلید مجھ سے یہ تاج لیا چاہتا ہے کیونکہ پہلی جنگی بین کوئی چیز ایسی صاف اور سلیقہ ہوتی ہے جسکو برب سے نہیں چھپا سکتے اور اگر غور سے دیکھتے ہیں تو غلط نہیں سمجھ سکتے لیکن جس سعدی سے فلا کلید میری بیوقوفی کو روکتا تھا اس سے میں تنگ آ گیا اور چروسیلاز کی خوشامدیانہ فرمانبری نے اور میرے واسطے نئی خوشیاں حاصل کرنے میں اسکی مستلزام سخت کشتی نے مجھ کو اسکے ہسر کے اغیار کا زیادہ تر داخل کر دیا۔

اس عرصہ میں چروسیلاز نے دیکھا کہ اس نے جو کچھ مجھ سے فلا کلید کی نسبت کہا تھا اس پر میں بالکل یقین نہیں لایا تب مغرورانہ اشتباہ سے حقارت کر کے جو اسکی دروغ گوئی پر واجب تھا مجھ سے اسکا ذکر کرنا بالکل چھوڑ دیا لیکن قوی تر شہادت اور دلیل سے یہ اثر شکر رفع کرنے کی کوشش کی اور مجھے صلاح دی کہ جو تہاڑ کا راجستھا والوں کے مقابلہ کے واسطے تیار کئے گئے ہیں انکی حاکمی آسکو دے دو تاہنا ہی کہ میں اسکی تعین کرنے سے طرفداری کا الزام نہیں پاکستانی حقیقت وہ بہادر اور جنگ میں ہوشیار ہو اس خدمت کے واسطے اس سے بہتر ملنا بہت دشوار ہو اور میں اپنی عداوت پر تیری منفعت مقدم سمجھتا ہوں۔

میں اس فیاضانہ راستہ بازی سے ایسے شخص کی جسکو میں نے امور مزوری پر معتد کیا تھا بہت ٹوٹا ہوا بلکہ میں خوشی کے جوش میں آ کے اسکو اپنے گلے لگا یا اور خود کو نہایت خوش نصیب سمجھا کہ ایسے آدمی پر اعتبار رکھتا ہوں جو غضب اور غرض پر غالب معلوم ہوتا ہے لیکن افسوس ہے کہ بادشاہ کیسے لالین رحم میں یہ شخص مجھ کو مجھ سے زیادہ ترجہا تھا کہ بادشاہ اکثر بے اعتبار اور کامل ہوتے ہیں بے اعتبار اسلئے کہ ہمیشہ لالین اور خود طلبیوں سے دھوکے کھاتے رہتے ہیں اور کامل اسلئے کہ آرام طلب ہوتے ہیں اور اپنا کام دوسروں پر چھوڑتے ہیں اور اپنا کچھ خیال نہیں رکھتے اسلئے اس نے سوچا کہ ایسے آدمی کی نسبت میرے دل میں حسد پیدا کرنا کچھ مشکل ہو گا جو بڑے کاموں کی قیام میں قاصر نہیں ہو انخصوص جرحات میں وہ اسکی مخالفت دہی پر اصرار کرنے کو حاضر تھا۔

جو بات ظہور میں آنیوالی تھی فلا کلید نے پہلے سے دریافت کی اور وقت رو داگی مجھ سے کہا یاد رکھ کہ میں خود کو زیادہ تر نہیں بچا سکتا کیونکہ میرے پاس صرف میرے دشمن کو مدد ملے گی اور اگر دشمن اپنی جان خطرے میں ڈال کر تیری خدمت کر دے گا تاہم شاید تیری ناخوشی کے سبب اور کچھ نفع نہ پاؤں گا میں نے

فیضا کلید

فیضا کلید

میرے سہیلان

میرے سہیلان
فیضا کلید

کافیہا

فیضا کلید

کہا کہ تو نے غلط سمجھا ہے تو پڑھ سلازیر اور کیا نہیں کرتا ہی جیسا تو اسکا کرتا ہی وہ تیری تعریف اور فخر کرتا
ہی اور مجھکو تیرے اعتبار کے لائق سمجھتا ہی اور اگر وہ کچھ بھی تیرے خلاف کہتا تو وہ میرا جاسے اعتبار نہ ہو سکا
تو بلا غوث اپنے کام پر جا اور صرف اسکو فائدے کے ساتھ انعام دینے کا خیال رکھ اُسے کوچ کیا اور مجھکو
نامعمولی بیچ دیا بین چھوڑا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ مجھکو بہت سی مہمت میں شورت کی ضرورت صاف نظر آئی اور کوئی امیر ہی شہرت
اور شغف کو اسقدر رخصت تھا جسقدر خود کو بے سوچے ایک شخص ہی کی صلاح پر قائم رکھا اور سمجھا کہ فلا کلینز کی
دانا یا نہ صلاح مجھکو بہت سی پرخطر غلطیوں سے محفوظ رکھتی تھی جو میں پڑھ سلازیر کی مغروری سے کر بیٹھا
تھا اور واقف ہوا کہ فلا کلینز کے دل میں جو بضاعت راستی و دانائی تھی سو پڑھ سلازیر کے دل میں نہیں
لیکن میں نے پڑھ سلازیر کو طریقہ حاکمانہ اختیار کرنے دیا تھا اسکو میں نہیں روک سکتا تھا آخر میں
دو آدمیوں کی مشورت سے جو کبھی میرا سے نہیں ہوتے تھے تنگ آئے اپنے امورات کے انتظام میں کچھ نقصان
اٹھانا اس سے بہتر جانا کہ ہمیشہ دشمن کی اسے مختلف کو دیکھوں اور دریافت کروں کہ ان میں کونسی بہتر
ہو میں نے انکے اس مشہور انگیز اسرار کے اسباب پر کچھ لحاظ نہیں کیا اور وہ میرے دل پر اپنا نفعیہ اثر
اور سب کاموں میں مدد دیتے رہے۔

فلا کلینز دشمن کو گھبراہٹ اور اس پر فتنہ کامل ہا کے جن باتوں سے ڈرتا تھا انکے بند و بست کے واسطے دوسرے
آتا تھا لیکن پڑھ سلازیر نے جسکو اپنی مطلب برآری کا موقع ملا تھا اسکو میری طرف سے لکھا کہ میری مرضی
یہ ہے کہ تو اپنی فتنہ کو کاٹ بیٹھ کے جزیرے پر حملہ کرنے سے ترقی دے اُسے فی الحقیقت مجھکو بھی بہکا یا تھا کہ
وہ جزیرہ آبائی فتنہ ہو سکتا ہی لیکن جانتا تھا کہ اس ہم کے واسطے بہت باتوں کی ضرورت ہو گی اور
ایسے احکام بھی لکھ دیئے جو اسکو پس و پیش میں ڈالے بغیر نہ رہے اور اس اثنا میں اُسے ایک میرے خانگی
ملازم کو جسکے طریقے بہت خراب تھے اور جو ہمیشہ میرے پاس حاضر رہتا تھا مگر بہت دقیق باتوں کو کبھی نہ دیتا
کہ اُس سے ظاہر کرے اگر جو دے دونوں کبھی نہیں ملتے تھے اور باہم اتفاق بھی نہ کرتے تھے بکایا یہ
خانگی ملازم جسکا نام فوکو پڑھ سلازیر تھا ایک دن میرے پاس آیا اور بطور رائد کوئی کہنے لگا کہ میں نے ایک
بڑے خطرے کی بات سنی ہے وہ یہ ہے کہ فلا کلینز تیری فتنہ کی مدد سے آپکو کاٹ بیٹھس کا بادشاہ بنایا جاتا
ہے سب افسران فوج اسکا فائدہ چاہتے ہیں اور میرے خانگی آدمیوں کو بھی ملا لیا ہے بعض کو اپنی فیاضی سے

پروٹیسٹانٹ

فیلا کلینز

پروٹیسٹانٹ

فیلا کلینز

پروٹیسٹانٹ

پروٹیسٹانٹ

فیلا کلینز

پروٹیسٹانٹ

کارپینٹ

پروٹیسٹانٹ

فیلا کلینز

کارپینٹ

اور اگر کوئی دوا فرما دے تینوں سے جو انہیں پیدا کر رہا ہے اس کا دل اس نفع سے بہت بڑھ گیا ہے اور یہ اس کا ایک غلطی جو اسے اپنے دوستوں میں سے ایک کو اپنے ارادے کی نسبت لکھا ہے ایسے ثبوت پر شک ہونا ناممکن ہے۔

میں نے وہ خط پڑھا جو فلا کلیز کے ہاتھ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا لیکن جعل تھا پڑوسیلاز اور ٹیوکر بیٹز نے ملکر کیا تھا اس خط نے مجھ کو حیرانی میں ڈالا میں نے اس کو بار بار پڑھا اور جب میں فلا کلیز کی بغیر صاف و فاداری کے ثبوت یاد کرنا تھا جو اسے متواتر دے تھے تو دل کو یقین ہوتا تھا کہ اس خط کا لکھنے والا وہ ہی مگر حرن اس کے سے نظر آتے تھے کوئی بات تجویز نہ کر سکتا تھا۔

جب تجویز کر بیٹز نے دیکھا کہ اس کا غریب بیان شک چلا تو اسے اس کو آگے بڑھایا اور کہا کہ اس خط کی نسبت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس خط میں فلا کلیز اپنے دوست کو کہتا ہے کہ میں ایک بات خفیہ کہتا ہوں لیکن اسے اس بات کی جگہ خالی رکھی ہے جو پڑوسیلاز حقیقت اس معاملہ میں فلا کلیز کا شریک ہے اور ان دونوں نے میرے نقصان پر اتفاق کیا ہے تو جانتا ہے کہ یہ پڑوسیلاز وہ ہے جسے مجھے سے فلا کلیز کو اس ہم پر مجبور کیا تھا اور تمھوڑے عرصہ سے اس کی نسبت کوئی بات نہیں کہتا تھا جیسے آگے کہتا تھا اب وہ ہر ایک موقع پر اس کو سراہتا ہے اور پکارتا ہے اور انھوں نے بار بار اس میں مشورے کئے ہیں اس میں شک نہیں ہے کہ پڑوسیلاز نے فلا کلیز کے ساتھ اس نفع کو باہم تقسیم کرنے کی تدبیر سوچی ہے تو دیکھتا ہے کہ اس نے عقل و تدبیر کے قواعد کے خلاف سمجھ کو اس ہم پر آمادہ کیا ہے اور اپنا حوصلہ پورا کرنے کے واسطے میرے بھیر کو خط سے میں ڈالا ہے اگر ان دونوں میں دشمنی ہوتی تو کیا ممکن تھا کہ وہ فلا کلیز کے حوصلے کا اس قدر مطیع رہتا بلکہ ظاہر ہو کہ وہ دونوں اپنی بزرگی بڑھانے اور مجھے تخت سے اٹھانے کو اس کام میں متفق ہوئے ہیں میں جانتا ہوں کہ اگر تو پھر اپنا اختیار اس کے ہاتھوں میں رکھنا تو میں اس طرح پر اپنے شہنشاہی ظاہر کرنے سے انکار دشمن بنو گا مگر چونکہ میں نے اپنا حق نمک ادا کیا ہے اس واسطے اس بات کی پرواہ نہیں رکھتا۔

ٹیوکر بیٹز کے لیے پچھلے الفاظ میرے دل میں جاگزین ہوئے اور یقین ہوا کہ فلا کلیز دغا باز ہے اور پڑوسیلاز اس کا دوست ہے اس درمیان میں ٹیوکر بیٹز مجھ کو متواتر کہتا رہا کہ اگر فلا کلیز کے کاغذ پر نفع کرنے کا تو منظر ہیگا تو اس کو آگے ارادے سے محروم رکھے گا موقع ہاتھ میں نہ بیگا اسلئے چاہئے کہ

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

ہندوستانی

جب تک وہ تیرے اختیار میں ہے تب تک تو اسکو گرفتار کر کے گزمین اس درپے ایسا ہیچ اور تنگ نہ کرنا
 جانتا تھا کہ اسکا اعتبار کروں فلا کلین کے دغا باز ظاہر ہونے پر مجھے کوئی آدمی ایسا معلوم نہیں ہو سکی
 نیکی کی نسبت شک نہ ہو میں نے فلا کلین کو فوراً دفع کرنے کا ارادہ کیا لیکن پرنس سیلاز سے ڈرا اور اسکی
 نسبت شک کیا کہ اسکو کیا کروں نہ اسکو برابر گنہگار کہہ سکتا تھا اور نہ جیٹا ہجھکا اسکا اعتبار کر سکتا تھا
 میرے دل کی بے قراری ایسی تھی کہ میں اسکو بے گئے نہیں رہ سکا کہ مجھکو فلا کلین پر کچھ پڑتا ہے
 میرا یہ کلام شکر بہت تعین ظاہر کیا اور بہت سے معاملات میں مجھکو اسکی استعاضی اور سیلانہ روی یاد
 دلانی اور اسکی خدمت کو سیلانہ سے ظاہر کیا اور ہر ایک بات کہی جس سے میرا شک انکی نسبت سازش ہونے
 کا قوی ہو جو کمزور طیز اس وقت میں میرے خیال کو ہر ایک ایسی بات پر متوجہ کرنے میں برابر کوشش کرتا تھا
 جس سے گمان سازش قوی ہوا اور نتوا تر متقاضی تھا کہ جب تک تیرے اختیار میں ہے تب تک فلا کلین کو دفع
 کر اسی عزیز فیئر بادشاہت کیسی بے نصیبی کی حالت ہی اور بادشاہ کس قدر دوسرے کھیل بن رہے ہیں
 حالانکہ وہ لرزان انکے قدموں پر گرے ہوئے نظر آتے ہیں۔

میں نے سوچا کہ فلا کلین کے قتل کے واسطے ٹیموکریٹز کو اس سمیر میں غصہ بھیجا بہت صدمت ہوگا
 اور پرنس سیلاز کو اسرا سمیر پر گجا پرنس سیلاز اس نشان میں استقلال نہ دے گا اور نہایت غافلانہ حکمت سے اپنی
 ظاہر داری میں سرگرم نہ تھا میں نے جانا کہ اسنے دھوکا کھا یا لیکن اسنے مجھکو دھوکہ دیا میں نے ٹیموکریٹز کو بھیجا ہے
 فلا کلین کو بہت سراسیمہ دیکھا کہ جزیرہ کا پتھرس پر حملہ کے واسطے اسکے پاس کچھ تیاری تھی پرنس سیلاز
 نے یہ سمجھ لیا کہ وہ جلی خط شاید کچھ اثر کرے یہ ایک دوسری تدبیر سوچی تھی کہ جس مہم کو اسنے آسان ٹایا
 تھا اسکو دشوار کرے تاکہ ناکامیابی کے باعث فلا کلین جو اس مہم پر گیا تھا میرا مور و عتاب ہو کر فلا کلین نے
 اپنی بہت اور عقل اور شہرت سے جو فوج میں رکھنا تھا خود کو ان سب مشکلات میں مستقل رکھا اس فوج
 میں ایسا کوئی سپاہی تھا جو غائب ہو کہ اس جزیرے کا ارادہ جلد باز اور نامکن تھا تاہم ہر ایک
 ایسی ہستی اور سرگرمی سے اسکی تعمیل میں مصروف ہو گا یا اسکی نیت اور قسمت اسکی کامیابی پر غم تھی
 اور ہر ایک شخص اپنے حاکم کے حکم پر جلدی قتل کے واسطے عموماً ممتاز اور اپنی فیاضی کے واسطے ہر لحاظ
 تھا اپنی جان خطرے میں ڈالنے کو تیار تھا۔

ٹیموکریٹز ایسے حاکم کی جان کا قصد کرنے سے بہت ڈرتا تھا جو فوج کے اہل تھا اور جسکو سب چاہتے

فیلا کلین

فیلا کلین
میرے سیلانہ

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

فیلا کلین

پریستیسلا

فیلوکلین

پریستیسلا

تھے لیکن جوش ہوس ہمیشہ اندھا ہوتا جو وہ اس بات میں کچھ مشکل دیکھتا تھا وخطرہ جو پڑوسیلاز کو خوش کرینوالی تھی جسکے ساتھ فلاکلین کے مارے جانے پر بلاطاعت حکمرانی کی امید رکھتا تھا اور پڑوسیلاز اس آدمی کی موجودگی نہیں چاہتا تھا جسکی نظروں میں خاوشادہ ملاست پائی جاتی تھی اور جو اس کے ارادے مجھکھو ظاہر کرنے پر اسکو اس کے سب ارادوں سے محروم کر سکتا تھا۔

دیو کیو کیون

فیلوکلین

ٹیو کیو کیون نے دو عمدہ دارونکو جو ہمیشہ فلاکلین کے پاس رہتے تھے میری طرف سے انعام دینے کا اقرار کر کے بھاگیا اور انکی معرفت اسکو کملا یا کہ بادشاہ نے کچھ خفیہ ہدایات زمانی بین سوغات میں کسینی میں اور اسوقت اسے ہی دو عمدہ دار حاضر ہوں فلاکلین نے اسوقت انکو ایک پوشیدہ کمرے میں بلایا اور دروازہ

فیلوکلین

دیو کیو کیون

فیلوکلین

بند کیا بیوں ہی تنہا ہوئے ٹیو کیو کیون نے اس پر خیر چلا یا سو تر چھاپنے سے ایک خفین سازخ لگا فلاکلین نے مردو خطر آزمودہ کے سے پر قرار استقلال کے ساتھ وہ حربہ اس کے ہاتھ سے چھین لیا اور اس سے خود کو

ان قاتلون سے بچایا اور مدد کے واسطے آواز دی کچھ آدمی باہر حاضر تھے فوراً دروازہ کھول کر اندر گئے انھوں نے اسکو ان قاتلون سے الگ کیا جو بہت گھبراہٹ تھے اور کمزور اور نااستقلالہ مقابلہ کر رہے تھے فوراً انکو گرفتار کیا اور سپاہیوں کو ایسا جوش آگیا تھا کہ اگر فلاکلین انھوں کے درمیان نہ پڑتا تو بیوقوف

فیلوکلین

فیلوکلین

دیو کیو کیون

انکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ پہلا جنگلہ رفع ہوئیے بعد فلاکلین نے ٹیو کیو کیون کو ایک طرف بھاگے بلاخفا نار

عداوت پوچھا کہ کس سبب تو نے ایسا مسلک ارادہ کیا ٹیو کیون نے جسکو فوراً قتل کئے جانے کا خون تھا جلدی سے وہ لکھا ہوا حکم جو میں نے اسکو دیا تھا اور جس واسطے اسے ایسا کیا تھا پیش کر دیا اور جیسے ہر ایک نگھلام نامزد ہوتا ہے اسے طرف اپنی زندگی کا بچاؤ سوچا اور اسلئے کچھ باقی نہ رکھا پڑوسیلاز کے قریب کا سب حال ظاہر کر دیا۔

فیلوکلین

فلاکلین اگرچہ جوارادہ اس کے خلاف کیا تھا اس کے خطرے سے کچھ ہراسان نہیں ہوا تو بھی اس کے گناہ سے

دیو کیو کیون

کیو

ڈرا اسے خود کو کسی آدمی کی عداوت کے لائق نہ سمجھا اور اسلئے اس میں زیادہ بڑا نہیں چاہا اس نے فوج سے

پالی مینیون

ٹیو کیون کی بغضوری ظاہر کی اور اسکو انکی عداوت سے بچا کے بلاست کر ت کو بھجوا دیا پھر اس نے فوج کی حالی پالی مینیون کو سپرد کی جسکے یہ تحریری حکم سے اسکی جگہ پر مقرر کیا تھا اور فوج کو نصیحت کر کے کہ

سے ما

میرے ساتھ اپنی وفاداری میں قسائم رہیں خود ان کو ایک چھوٹے سے جہاز پر سوار ہو کر جزیرہ ہیکر

کو گیا وہاں ایک جڑے آرام کے ساتھ غریبی اور تنہائی میں رہتا ہے اور بت تراشی کا کام کر کے ٹھوکی

روز می پیدا کرنا ہی اور آدمی کو بھی بات نہیں سنا چاہتا جو بے ایمان اور بے افسانہ ہیں خصوصاً
بادشاہ کوئی زیادہ تر جھکو وہ یقین کرنا ہی کہ فریب میں آجاتے ہیں اور سب سے زیادہ ناخوش رہتے ہیں۔

یہاں میٹر نے آئیڈینٹیس کو پوچھا کہ کیا جھکو حقیقت حال دریافت ہونے میں عرصہ لگا تھا اس نے
جواب دیا نہیں مگر میں نے اس حال کو بتدیج دریافت کیا تھا بعد اسکے جلد ہی پرنٹسٹیلار اونٹیکو کرٹیز میں
نکار ہوئی کیونکہ بدعا شون میں اتفاق شکل سے رہ سکتا ہی اور انکے نفاق سے دفعہ آس بحر بلا کا عین

نظر آیا جس میں جھکو انھوں نے گرایا تھا میٹر نے کہا کیا تو نے انکو برطون نہیں کیا آئیڈینٹیس نے جواب دیا ہوسر
جو کہ تو میری کمزوری سے یا میری حالت کی شکل سے اس قدر ناواقف ہی جب کوئی بادشاہ جلد بازاء اعتبار

سے خود کو ایسے دلیر اور وصلہ و آدمی کے حوالے کر دیتا ہی جو اسکو اپنا محتاج کر لینے کا علم جانتے ہیں تب
پھر اسید آزادی نہیں رکھ سکتا جسے وہ نہایت نفرت رکھتا ہی آن ہی کو اپنی مہربانی سے نہایت ممتاز

اور ہر طرح کے فواید سے سرفراز کرنا ہی میں پرنٹسٹیلار سے نافرمان تھا تو بھی اپنے کل اختیار پر اسکو قاض
رکھتا تھا عجیب دیوانگی تھی کہ میں خیال کرنا تھا کہ میں اسکو جانتا ہوں تو بھی اس علم سے فائدہ حاصل کرنے

اور اس نالایق سے اختیار لینے کا ارادہ کافی نہیں رکھتا تھا میں دیکھتا تھا کہ حقیقت میں وہ بہت مطیع
اور ہوشیار اور میری خواہشات بر لانے کے واسطے محنت کش اور میرے فواید پر جانے کی واسطے سرگرم تھا

اسکے سوا کچھ سبب بھی تھا جس سے میں خود کو اپنی کمزوری کی واسطے معذرت سمجھتا تھا کہ نصیبی سے میں نے اپنے
امورات کے انتظام کے واسطے راست باز آدمی کبھی نہیں رکھے تھے اسلئے یقین نہیں تھا کہ دنیا میں کوئی راست باز

آدمی ہی میں جانتا تھا کہ نیکی ایک خیالی چیز ہے حقیقی نہیں ہوا دیکھتا تھا کہ بڑی محنت اور کوشش سے ایک
خواب آدمی کے ہاتھ سے بچنا اور دوسرے خواب آدمی کے ہاتھ میں پڑنا جو اس سے کمتر و غرض اور زیادہ

صاف نہ صرف اپنی ہنسی کرنا ہی اس عرصہ میں وہ بہر جو پالیسیز کے زیر حکم ہوا تھا کرٹیکو واپس آیا میں نے
پھر کاؤٹیس کی فتح کا خیال نہ کیا اور پرنٹسٹیلار کی ظاہر داری ایسی پوشیدہ تھی لیکن مجھکو معلوم ہو گیا

کہ وہ یہ بہر شکر بہت رشید ہ ہی کہ فلا کلیر خط سے بیکر جزیرہ سیاس کو چلا گیا ہی۔
میٹر نے کہا کہ اگرچہ تو نے پرنٹسٹیلار کو اسکے عہدے پر قائم رکھا تو کیا پھر بھی اسکا اتنا اعتبار کیا

کہ بے سوچے اپنے کام اسکے انتظام پر چھوڑے آئیڈینٹیس نے کہا کہ میں محنت اور تکلیف کا نہایت دشمن تھا
اسواسطے میں کام اسکے ہاتھوں سے نہیں لیا دوسرے کو سمجھانے کی تکلیف میری اس آسائش میں فرق لاتی

مینر
بھڑوہینیش

میرے سہارا
دیکھا کرنا

مینر
بھڑوہینیش

میرے سہارا

ہاں ہی سہارا
کیا

کارپیس
میرے سہارا

فیلانکرا
سہارا

مینر
میرے سہارا

بھڑوہینیش

جو میں نے سستی سے تجویز کی تھی اور جو کو میں چھوڑ نہیں سکتا تھا میں نے اپنی آنکھوں کو بند رکھنا بہتر سمجھا تھا اس سے کہ اُن فریبوں کو دیکھوں جو میرے ساتھ کئے جاتے تھے اور صرف اس بات پر قانع تھا کہ اپنے جہد ملازمان موردمرہ بانی کو جتنا اتھا کہ میں اسکی دغا بازی سے ناواقف نہیں ہوں اس طرح جانتے ہوئے کہ بیٹے دھوکہ کھایا سمجھتا تھا کہ تھوڑا دھوکہ کیا ہو میں کبھی پروٹیسٹلاز سے کہتا تھا کہ میں تیرے ظلم سے ناراض ہوں اور اکثر اُس سے برخلاف ہونے میں اور جو کام اُس نے کیا تھا اُسکے واسطے سیکرور بروہلاٹ کرنے میں اور اُسکی رائے سے اُلٹی رائے دینے میں خوش ہونا تھا لیکن وہ میری غافل اور کابلی سے خوب واقف تھا اس سبب کچھ خون نہ کھتا تھا وہ ہوشہ مستقلاً نہ کبھی دلیل اور حجت سے اور کبھی ملاطبت اور ملاطفت سے اُسی بات پر پھر اُتا تھا اور جب کبھی وہ دیکھتا تھا کہ میں اُس سے ناخوش ہو گیا ہوں تب مجھے ملایم اور نرم کرنے کے واسطے نئے وسائل تفریع بہم پہنچانے میں یا کسی ایسے کام پر لگانے میں اپنی سخت اور کوشش و دو چند کرتا تھا جن میں بانٹا تھا کہ مجھے اُس سے مدد لینا پڑے گی یا اُسکو میری نیکنامی کیواسطے اپنی سرگرمی دکھانے کا موقع ملے گا۔

اگرچہ میں اُس سے برخلاف رہنے میں احتیاط رکھتا تھا تو بھی وہ میری خواہشات بر لانے کے اس خوشامد یا نہ طریقے سے کامیاب رہتا تھا وہ میرے تمام اسرار جاننا تھا اور مجھکو تمام شکلات سے بچاتا تھا اور لوگوں کو میرے نام سے رزاق رکھتا تھا اُسے میں اُس سے علیحدگی کا ارادہ نہیں کر سکتا تھا اور اُسکو اُسکے مقام پر قائم رکھنے سے دوسرے معتد آدیو کو اس مقام سے دور رکھ کے اپنا اصلی فائدہ دکھاتا نہ دیتا تھا کوئی شخص میری مشورت میں آزادانہ نہیں بول سکتا تھا لاستبازی میرے حضور سے دور رہتی تھی اور غلطی جو بادشاہوں کے زوال کی پیشرو تھی مجھے سناتی تھی کیونکہ میں نے فلا کلیر کو پروٹیسٹلاز کا حوصلہ پورا کرنے کے واسطے قربان کر دیا تھا وہ بھی جنگو میرے بدن اور ملک کے ساتھ نہایت محبت تھی ایسی مملکت نظیر دیکھنے کے بعد مجھے فریب سے بچانا خود پر فرض نہ سمجھتے تھے اور اسی عزم و مقصد میں خود بھی ڈرتا تھا کہ خوشامد کے بادلوں میں جو میرے اُس پاس چھا رہے تھے کبھی راستی کی بجلی نہ پکے اور اُسکی بے روک پک جھمک نہ پہنچے کیونکہ میں ناصع رہنا کی حاضری سے ڈرتا تھا اُسکی رہنمائی کو پسند کرتا تھا مگر اُسکی تمیل کی طاقت نہیں رکھتا تھا میں اپنی نابعداری پر افسوس کھاتا تھا اور اُس سے آزادی کی کوشش نہ کرتا تھا کیونکہ میری کابلی اور پروٹیسٹلاز کی غالی جو اُس نے مجھ پر حاصل کر لی تھی مجھکو

میرے سوا

فیلانکلی
میرے سوا

میرے

میرے سوا

مایوسانہ پھر کرتی سے سرد کرتی تھی میں اپنی شرم آگین حالت سے آگاہ تھا جبکو میں خود سے اور دوسروں سے چھپایا چاہتا تھا تو جانتا ہی کہ سخت بیفایہ اور غلط باطلہ بادشاہوں میں موروثی جبر جلد ہی غلطی یا خطا کے اتہال کی طاقت نہیں رکھتے ایک چھپاتے ہیں سو کرتے ہیں اور ایک دفعہ دھوکہ کھانے کا اقرار نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ دھوکہ کھاتے ہیں نہ است اور کمزور بادشاہوں کا حال ایسا ہوتا ہی اور حراس کے حکم پر جانے سے پہلے ایسا ہی حال ہوا تھا۔

ہای

میں اپنی حکومت کا کل انتظام پروٹیسلاز پر چھوڑ گیا تھا وہ میری غیر حاضری میں سب کے ساتھ بڑی سخت اور نا اہلیت سے پیش آیا تمام بادشاہت اس کے ظلم سے نالانہ تھی لیکن کسیکو جمعہ تک اطلاع کرنے کی ہمت نہ تھی دے جانتے تھے کہ میں راستی کی صورت سے ڈرتا ہوں اور جو پروٹیسلاز کے برخلاف بولنے کی جرات کرتے ہیں انکو ہمیشہ اس کے ظلم کے حوالہ لکھوں لیکن جب قدر ظاہر کرنے میں ڈرتے تھے اسی قدر اس کا ظلم زیادہ ہوتا تھا آخر اس نے مجھے مجبور کر کے مجھ سے تیرہ ہین کو یو فون کرایا جو میرے ساتھ ٹراے کے محاصرے پر گیا تھا اور جسے اس مہم میں فخر جادوانی پایا تھا میرے واپس آنے پر وہ اسکا حامد ہو گیا تھا جیسے دوسرا دیون کا تھا جو میری مہم بانی سے یا اپنی نیکی سے معز تھے۔

پروٹیسلاز

پروٹیسلاز

میرین
ہای

ایرینیز پرنس پروٹیسلاز کی یہ غالبی میری مصیبتوں کا منبع ہو کر ٹیٹ والوں کی بغاوت اس قدر بے بیٹے کے ہلاک ہونے سے نہ ہوئی تھی جس قدر دیون ٹاؤن کی خشکی سے جنگو میری بیو تو فیون نے ناخوش کر دیا تھا اور لوگوں کی نفرت سے جو پروٹیسلاز نے میرے برخلاف پیدا کی تھی ہوئی تھی جاہلانہ اور ظالمانہ حکومت سے لوگ صبر کرتے کرتے بالکل تنگ آ گئے تھے اس وقت میں اپنے بیٹے کے خون سے اپنے ہاتھ نہ کر کے اس فعل کی دہشت نے وہ پردہ اٹھا دیا جو مدت سے انکے دلی کینہ پر پڑا تھا۔

میرین
پروٹیسلاز
کی

پروٹیسلاز

ٹیٹو کرٹیز بھی میرے ساتھ ٹراے کے محاصرے پر گیا تھا سو پروٹیسلاز کو ہر ایک بات کی جو پاکستان تھا لکھ کر خفیہ خبر دیتا تھا میں جانتا تھا کہ میں قیدی ہوں لیکن اس سے آزادی چاہنے کے بدلے میں مایوسی سے اپنی رعایا کو بھی اپنے خیال سے دور رکھا جب میری واپسی پر ٹیٹ والوں نے بغاوت اختیار کی تب پروٹیسلاز اور ٹیٹو کرٹیز پہلے بھاگے تھے اور اگر میں نہ بھاگتا تو بیشک اسی وقت دے مجھ کو چھوڑ جاتے ایسے میرے عزیز پرنس یقین کر کہ دے جو غایت میں دیباک ہوتے ہیں مصیبت میں غریب اور بزدل ہو جاتے ہیں جب دے اپنے اختیار سے بیفضل کئے جاتے ہیں تب انکو ہم دیاس کے سوا کچھ نہیں

دیسو کے
ہای
پروٹیسلاز

کی

پروٹیسلاز
دیسو کے

میرین

سو جتنا جقد رنخت کرتے ہیں اسقدر زلت دیکھتے ہیں اور ایک خطہ میں ایک انتہا سے دوسری انتہا پر جاتے ہیں۔

میں نے کہا یہ کیا سبب ہو کہ اگرچہ تو ان آدمیوں کی بد ذاتی سے اچھی طرح واقف ہی تو بھی میں انکو تیرے گرد دیکھتا ہوں میں سوچتا ہوں کہ انکا تیرے ساتھ آنیکا یہ سبب ہو کہ انکو وہاں زیادہ تر فائدہ کی امید تھی اور یہ بھی آبسانی خیال کر سکتا ہوں کہ تو اپنی فیاضی سے انکو اس نوآبادی میں پناہ دیا جاتا ہے لیکن انکی اتنی خوفناک شرارتیں دیکھنے پر بھی کیا مطلب ہو کہ تو نے اپنا انتظام انکے ہاتھ میں رکھا ہے۔

ایڈمنسٹریٹرس نے کہا تو واقف نہیں ہو کہ کابل آدمیوں کو جو کام و خیال سے یکساں نافرین تیرے کچھ فائدہ نہیں دیتا فی الحقیقت وہ ہر ایک چیز سے ناراض ہوتے ہیں لیکن کمی استقلال کے کسی کی دوستی نہیں کر سکتے ان آدمیوں کے ساتھ مجھکو بہت برسوں سے ربط عادت نے ایسی زیریں وں سے جکڑ رکھا ہے کہ جینکو توڑ نہیں سکتا یہاں آتے ہی مجھکو اس فضول خرچی میں ڈالاجسکا تو گواہ بننا انہوں نے اس نوآبادی کی طاقت گھٹائی اور مجھکو یہ لڑائی کی آفت دکھائی ہے جو تیری مدد بغیر مجھکو تباہ کرتی اور سبلیمنٹ میں بھی دے ہی مصائب دیکھنا جو کہ میں دیکھتے تھے لیکن تو نے دفعہ میری آنکھیں کھولیں اور میرے دل میں استقلال پیدا کیا تیری موجودی میں معلوم کیا سبب ہو کہ کچھ دل میں آیا زور پاتا ہوں کہ کہہ دوں مجھ سے ایسی بھاگنی جو جیسی روح سے آسمانوں پر جانے پر فنا بھاگتی ہو اور میں بہتر حالت میں اپنی نئی زندگی سمجھتا ہوں۔

تب نیز نے ایڈمنسٹریٹرس سے پوچھا کہ انتظام کی جو تبدیل حال میں کی ہو اس میں تیرے ویسٹلار کا چلن کیسا رہا ہے ایڈمنسٹریٹرس نے جواب دیا کہ اس میں اپنے چال بہت درست رکھی ہے جب تو یہاں آیا تھا تب اسنے بچہ ارشادوں سے میری بدگمانی پیدا کرنی چاہی تھی مگر اسنے منہ سے تیری شکایت نہیں کی لیکن اب کبھی ایک اور کبھی دوسرا ستواڑہ انکے مجھ سے کہتا ہے کہ ان دو سازوں سے بہت ڈرا جاتے ایک انہیں عیار اور کاربوکیسز کا بیٹا ہے اور دوسرا اپنے ارادے بہت عمیق رکھتا ہے اور سینہ کا سیاہ اور بوج در بوج ہی یہ ملک ملک پھرتے رہے ہیں اگر اس ملک کے لینے کا ارادہ رکھتے ہوں تو کسکو خبر دی انہیں کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جن ملکوں میں یہ گئے ہیں انہیں بڑی تکلیفوں کے باعث

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

ہوئے ہیں اور بکویا اور کھانا پینے کے کبھی یہ بادشاہت حالت ابتدائی میں ہر اچھی طرح قائم نہیں ہوئی ہے اور سمجھوڑی سی ابتری اسکو توبالا کر سکتی ہے۔

اس باب میں چروٹیلانز خاموش تھا لیکن وہ مجھ کو یہ بات سمجھانے میں بہت کوشش کرتا تھا کہ جو انتظام میں نے تیری صلاح سے شروع کیا تھا سو بہت خطرے اور بچ کا تھا اور مجھ کو میرے فائدے کے علاوہ لالچ کے جتنا تھا کہ اگر تو اپنے لوگوں کو ایسی راحت و زخمت میں رکھیں گا تو پھر دے محنت نہیں کریں گے بلکہ سست اور کسرت اور فساد ہو جائیگا صرف کمزوری اور تکلیف آنکو ملائے اور مطیع رکھتی ہے وہ اکثر اس باب میں اپنی پہلی سی غالبانہ عادت سے کوشش کرتا تھا لیکن اسکو میری خدمت کی واسطے سرگرمی کی صورت میں چھپاتا تھا اسی لئے تھا کہ اپنے لوگوں کو آرام دینے سے تو اپنے بادشاہی اختیار کو کم کر گیا اور رعایا کے واسطے بھی یہ نقصان لا علاج ہو گا آنکو جقد رکھیں گا ناطاعت نارضا مندی کے اضطراب اور فتنہ انگیزی کے اضطراب سے محفوظ رکھتی ہے آنقدر اور کوئی دوسری بات نہیں رکھ سکتی اس سب کا میں نے یہ جواب دیا کہ میں لوگوں کو اپنے ساتھ محبت رکھنے سے اور بلا تخریب اختیار اپنے اختیار سے اور بد معاشوں کو برابر سزا دینے سے اور لوگوں کو درستی کے ساتھ تعلیم دلانے سے اور لوگوں میں ایسا انتظام جس سے انکی طبیعت سادہ و سنداؤ پر بزرگوار اور محنتی ہو رکھنے سے انکا کام پرسنہ رکھ سکتا ہوں اور میں نے کہا کیا آدمی مطیع نہیں ہو سکتے صرف وہ ہی مطیع رہ سکتے ہیں جو بھوکے مرتے ہیں کیا علم حکومت میں مہربانی نا واجب ہے اور کیا حاکم کو ضرور ہے کہ انسانیت نہ کرے ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی اقوام ہیں کہ دست ملامت سے محکوم ہیں تاہم اپنے بادشاہ کے ساتھ برابر وفادار رہتی ہیں خدا اور خداوندیتے ہیں اول بڑے آدمیوں کی مضطرب اور جو صلہ وری کے جنکے خیالات زیادتی پر توجہ دیتے ہیں اور جو اپنی آزادی کو آوارگی سے بدلنے میں دوم غیاشی اور باغی اور سستی کے سوم سب درجن کی زیادتی تعداد کے چارم حد سے زیادہ جنگی کارخانے رکھنے کے جہین ایسے لوگ رہتے ہیں جو صلے کے وقت کے ہر ایک فائدہ بخش چیز سے ناواقف ہوتے ہیں نجم ان مظلوموں کی تکلیفوں کے جو ظلم سے ناسمحل ہو کے مایوس ہو جاتے ہیں بلوہ اور فساد کا اصل سبب بلوہ ہے انکی سختی اور سخت اور سستی جو انکو اس میزان ہوشیاری کے لاپتہ نہیں رکھتی ہیں کہ تمنا یہ است میں بے انتظامی کو دبا سکتی ہے نہ کہ کاشتکار کا اس روٹی کو سالانہ اور صالحانہ کھانا جو اسنے اپنے عرق پشانی سے پیدا کی ہے۔

اور اسی طرح

جب پڑوسیلاز نے دیکھا کہ میں ان اصول پر منتقل ہوں تب اس نے اپنا در احاطہ طریقہ بالکل چھوڑ دیا اور اپنی مقولوں پر عمل کیا جنکو بیفائدہ مشہد کر کیا چاہتا تھا بلکہ اپنی غلطی کا اقرار کر کے انکی تعمیل میں ایسا اشتیاق دکھایا کہ مجھ سے اپنی ممنونی ظاہر کی کہ تو نے میرا وہم دور کیا اور میرے دلکو تازہ نور دیا اب وہ پیش منی سے میری اصلی خواہش دکھاتا ہے اور غر باکو آسائش پہنچانیکے واسطے انکی ضروریات کو اڈل ظاہر کرتا ہے اور انکو بیچ بیچا سے باز رکھتا ہے اور اب مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے کہ تیری تعریف میں سائلہ کرتا ہے اور تیری عقل اور اصل پر بڑا اعتبار رکھتا ہے اور کوئی ایسی بات باقی نہیں چھوڑتا جو جانتا ہے کہ مجھے خوش کر دے گی اب انکی دوستی ٹیوکرینز کے ساتھ کی پر معلوم ہوتی ہے اور ٹیوکرینز انکی اطاعت سے بھلا چاہتا ہے پڑوسیلاز اس سے مدد کرتا ہے کچھ آپس کی نا انصافی سے اور کچھ اس واسطے کہ میں انکی مٹا بازی سے واقف ہو گیا ہوں۔

تیرے کہیں
میرے کہیں
اور تیری بات

بہتر

اور تیری بات

اور تیری بات

میرے مسرے کے کما کہ اس حالت میں توبہ تکلیف اپنی کمزوری سے سہتا ہے کہ ان بد ذاتوں کی بد ذاتی دیکھ چکا ہے اور دیکھتا ہے تو بھی انکا مطیع ہو رہا ہے اور تیرے دینے سے کما انوس ہے کہ تو نہیں جانتا ہے کہ فربہ آدمی کمزور اور کاہل بادشاہ پر کقدر اعتبار رکھتے ہیں جسے اپنے کل امور انکا انتظام کن کے ہاتھوں میں چھوڑ رکھا ہے علاوہ اسکے پڑوسیلاز جیسا ابھی میں نے ظاہر کیا ہے اب بڑی سرگرمی سے ریاست کے فوائد کے واسطے تیری تجویزوں کی تعمیل کر رہا ہے۔

بہتر

میرے کچھ سختی نظر سے کما کہ میں خوب جانتا ہوں کہ جو اشخاص بادشاہ کے گرد رہتے ہیں انہیں بہکار انکو کاروں پر غالب رہتے ہیں اس صداقت کی تصدیق کو تو آپ ایک مہیب نظیر ہے تو کہتا ہے کہ میں نے تیری آنکھیں تیرے فوائد پر کھولی ہیں لیکن کچھ بھی تو اس قدر سادہ جان رہا ہے کہ تو نے اپنی حکومت کا انتظام ایک ایسے بد ذات کو سونپ رکھا ہے جو زندہ رہنے کے قابل نہیں ہے یہ وقت ہے کہ مجھے جانا چاہئے کہ ایک آدمی اچھے کام کرتا ہے اور سمجھ بھی بد ہوتا ہے کیونکہ سب زیادہ خراب اصول اور خراب طبیعت کے آدمی جب انکا مطلب ہوتا ہے تب ویسے ہی کرتے ہیں ویسے ہی بنی کرتے ہیں یہ صبح ہو کہ دس بدی بلا استراہ کرتے ہیں کیونکہ دس عقل واصل سے کچھ بد دینیں پاتے مگر یہ بھی صبح ہو کہ دس بنی کرتے ہیں لیکن خود پر زبان نہیں لانے دیتے کیونکہ انکی بدیوں کی کاسالی بنی کی صورت پر موقوف ہے جو دس در حقیقت نہیں رکھتے اور جوت آدمی کو دھوکہ دیتے ہیں اپنی بدی سے خوش ہوتے ہیں اگرچہ دس نیک نظر آنے میں مگر بنی کے قابل

نہیں ہوتے دسے ہدی میں زیادہ تر بدی یعنی فریب شامل کرتے ہیں جب تک تو اس بات پر قائم اور مستقل رہیگا کہ نیکی کو بجائے تب تک ہر دوسیلہ زانا پنا اختیار نہ جانے کے واسطے نیکی کریگا لیکن جب تک جو ذرا بھی سستی پریاں ملے گی تب نیکی کرنا چھوڑ دیگا اور سختی المعذہ درموقع ہائے محکمہ پھر اسی وقت اور خدمت میں پھنسا بیگا اور اپنی اہلی ریا اور سختی پر آجائیگا کیا ممکن ہے کہ جب تک ہر دوسیلہ زنا سادہ ذات تیرے پاس ہی تو عورت اور راحت کے ساتھ رہ سکے اور باور رکھے کہ فلا کلین جو دانا اور امین ہے اب تک افلاس اور بے عزتی کے ساتھ سیاسی میں جیتا ہو۔

ایرانیدونینس یہ بات تو قبول کرنا ہو کہ بادشاہوں کو جو دلیر اور مطلبی آدمی انکے گرد رہتے ہیں دھوکہ دیتے ہیں اور گمراہ کرتے ہیں لیکن یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ بادشاہ ایک اور بھی زیادہ تر صیبت کے قابل ہوتے ہیں وہ یہ ہے کہ دسے جو آدمی حاضر نہیں ہوتے انکی نیکی اور خدمت کو سبھول جاتے ہیں کیونکہ انکے پاس ہمیشہ ایک جم غفیر رہتا ہے اس میں ایک کا خیال نہیں آسکتا جو پیش نظر ہو اور خوش لگتا ہے اسکو چاہتے ہیں دوسرے سب کی یاد دل سے دور ہو جاتی ہے نیکی اور چیزوں کی نسبت ان پر کم اثر کرتی ہے کیونکہ نیکی انکو خوش نہیں کر سکتی اسلئے کہ وہ انکی بیوقوفیوں کا مقابلہ اور انکو ملامت کرتی ہے بادشاہ محنت اور زحمت کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے اسلئے اگر انکو کوئی نہیں چاہے تو کیا تعجب ہے؟

باب چہارم

میشر کا انیدونینس کو ہر دوسیلہ زانا اور ٹیو کر ٹیو کو سیاسی کے جزیرے میں سمجھوانے اور فلا کلین کو اپنے اعتماد اور صلاح پر لانے کے واسطے دانا اور پیسپس کا اس کام پر مقرر ہونا اور خوشی سے تعمیل کرنا اسکا اپنے قیدیوں کے ساتھ سیاسی میں پہنچنا اور اپنے دوست فلا کلین کو نہایت مفلسی اور گوشہ تنہائی لیکن قناعت میں پانا اور اسکا اول واپس آنے سے انکار کرنا لیکن اس بات میں دو تباہوں کی خوشی سے پیسپس کے ساتھ اسکا سوار ہونا اور سیلینڈم کو پہنچنا اور وہاں

میری سولان

میری سولان

فیلا کلین

سیماس

میری سولان

میری سولان

میری سولان

میری سولان

سیماس

فیلا کلین

میری سولان

سیماس

فیلا کلین

میری سولان

میری سولان

वद्रोमिनिवस

मैत्र
श्री श्री श्री
श्री श्री श्री
श्री श्री श्री
श्री श्री श्री

फिलाको

मैत्र

फिलाको

फिलाको

ایڈمینسٹریس کا جسکی اب عادت بالکل بد گئی تھی اُس کے ساتھ نہایت دوستی سے پیش آنا پڑا۔ اس گفتگو کے بعد جیسے جیسے پریسٹس اور شیڈو کرٹیز کو فوراً موقوف کرنے اور فلا کلیز کو بلانے کے واسطے آئیڈمینسٹریس کو دبایا بادشاہ اگر فلا کلیز میں سختی نہ کی نہ تو قی کے نتائج سے وہ ڈرنا تھا تو فوراً اسی وقت نظر کرنا اُس نے کہا کہ میں قبول کرنا ہوں کہ اگرچہ اُسکو چاہتا ہوں اور اچھا سمجھتا ہوں تاہم اُسکو واپس بلانے پر بخوبی اتفاق نہیں کر سکتا میں لطفی ہے ایسے لوگوں کی صحبت کا عادی ہو رہا ہوں جو تعریف اور محبت اور اطاعت سے پیش آتے ہیں یہ باتیں فلا کلیز میں نہیں پاؤں گا جب کبھی میں کوئی تندرست ہو چکا تھا اور وہ اُسکو پسند کرنا تھا اب اُسکی رنجیدگی صورت بری ملاست کو کافی تھی اور جب تخلیہ میں ہوتا تھا تب حقیقت میں اُسکا طریقہ بہت شائستہ اور مؤدبانہ تھا مگر بد مزاج اور تند خو۔

جیسے کہ کہا گیا تو نہیں جانتا کہ یہ بادشاہ کو جو خوشامد سے خراب ہو رہے ہیں ہر ایک صفت کو اور مستند بن بد مزاج اور تند خو معلوم ہوتا ہے ایسے بادشاہ بھی نہایت کمزور ہیں جو اپنی خدمت کی واسطے سرگرمی کے اور اپنی حکومت کی واسطے تعظیم کے قدردان نہیں ہیں صرف فرمانبرداری چاہتے ہیں جو انکو اچھی لگتی ہے اور ان کے اختیار کو خراب کرتی ہے دوسرے آزادانہ مقال اور فیاضانہ خیال سے ایک طرح کی مغربی اور عیب جوئی اور مفیدی سمجھنا ناراض ہوتے ہیں اور جھوٹی نازک مزاجی اختیار کرتے ہیں جو کہ ایک بات بے خوشامد مایوس اور منفرد کرتی ہے لیکن فرض کرنا ہوں کہ فلا کلیز حقیقت میں بد مزاج اور تند خو ہے تو کیا اُسکی سختی اُن لوگوں کی خوشامد ناقص سے بہتر نہیں ہوگی جو اب تیرے پاس ہیں ایسا آدمی کمان ملا گیا جو بے عیب ہوا اور کیا اسنگولی زمین ایک طرح کی سختی اور آزادگی راستی ہے ایسا قصور نہیں ہے جس سے سمجھ کو بہ نسبت دوسرے قصور رونے کے اندیشہ ہے حقیقت میں وہ عیب نہیں ہے جو تیری بے تبری سے تیرے فائدے کے واسطے ضرور ہے کیونکہ وہی راستی کی اُس نفرت بر غالب آسکتا ہے جو خوشامد نے سمجھ میں پیدا کی ہے سمجھو ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو صرف راستی کو اور سمجھو جا بے اور سمجھو سمجھ سے زیادہ جا بے اور تیری مزاحمت پر کبھی سمجھو راستی بتائے اور زبردستی تیری مزاحمت کے مورچوں میں اُسکا راستہ بنائے ایسا اور ایسا ضروری آدمی فلا کلیز ہے یا دیکھ کہ سب سے زیادہ خوش نصیبی جسکی کوئی بادشاہ آئیڈ کر سکتا ہے یہ ہے کہ ایسی عمدہ لیاقت کا کوئی آدمی اُسکی بادشاہت میں پیدا ہوا ہے آدمی کے مقابلہ میں بادشاہت کے کل خزانے بے حقیقت ہیں اور کوئی بادشاہ ایسی عیب سزا نہیں پاسکتا جیسی سزا

ایسے آدمی کو اسکی نیکی کے لائق نہونے اور اسکی خدمت سے استفادہ نہجانے کا متحہ سے کھونے میں ہی بیشک محکوم
جانبے کے ایسے لائق آدمی بہرہ نہجائے اگرچہ ضرور نہیں ہو کہ تو انکے عیوبوں سے ناہیا رہے انکو محبت بٹ قبل
نکر لیکن انکی درستی میں کوشش کر اور لیاقت کا ہمیشہ قدر دان ہوا اور لوگوں کو مگواہر کر کہ تو اسکی ایسی تیز
رکھتا ہی اور قدر کرتا ہی لیکن سب سے زیادہ اس بات میں کوشش کر کہ جیسا تو اب تک رہا ہی رہا آئندہ نہ رہے
جن بادشاہوں کی نیکیوں نے تیری نیکیوں کی طرح دوسرے آدمیوں کی بدیوں سے نقصان اٹھایا ہی
سو خراب آدمیوں کو فکر مندانا پسند کرنے پر قانع ہوتے ہیں اور انکو نہایت اعتبار کے کام سے سزاوار
اور انعام اور اکرام سے ممتاز کرتے ہیں اور برخلاف اسکے نیک آدمیوں کو تلاش اور پسند کرنے میں اپنی
قدر سمجھتے ہیں لیکن انکو خالی تعریف کے انعام دیتے ہیں اور انکو کام دینے اور اپنی محبت میں داخل
اور اپنی مہربانی سے ممتاز کرنے میں محبت کے محتاج رہتے ہیں۔

پس انڈیوینیٹس نے اقرار کیا کہ میں بہت شرماتا ہوں کہ میں نے اب تک اس بیگناہ کو ظلم سے نہیں
بچایا اور انکو سزا نہیں دی جنہوں نے میرے اعتبار کو عیب لگا یا اور سارے اشتباہ جو انڈیوینیٹس
کو ظالم کا ذکر واپس بلانے میں تھے رفع ہو گئے تب میں کو بادشاہ سے اسے مورد مہربانی موقوف کرانے میں
کچھ مشکل نہی کیونکہ جب کسی مورد مہربانی کی نسبت مزاحمت یا اسدرا کا سیاب ہو جاتی ہو کہ وہ شہید اور
بعثت نکالیں ہو جاتا ہو تب بادشاہ جو خود کو حیران اور پریشان دیکھتا ہی صرف اُس سے علیحدگی کا خیال
کرنا ہی بہت دوستی فوت ہو جاتی ہو اور سب خدمتین فراموش بادشاہ کو مورد مہربانی کی بظرفی سے اگر
وہ برطون ہوتے ہی اسکی نظر سے دور کر دیا جاتا ہی تو کچھ بیخ نہین معلوم ہوتا۔

انڈیوینیٹس نے تجویس کو جو اسکے خانگی خاص عمدہ داروں میں سے ایک تھا خفیہ حکم دیا کہ
پروٹیسٹیلارز اور ٹیوکرٹیر کو گرفتار کر کے سلامت سے سیماں کو لیجا اور انکو دیان چھوڑ کے فلا کلیز کو لپس
لے آئے تجویس نے یہ حکم ہانے بہریت و فرحت سے اسکا برسی کی اور بادشاہ سے کہا کہ تو اب اپنی باؤشتا
میں ہر ایک کا دل خوش کر گیا کیونکہ یہی آدمی تمام سبببتوں کے باعث تھے جو تجھ پر اور تیری رعایا
پر پڑی ہیں اچھے آدمی ہیں بس تک انکے سخت ظلم کے تلے تغیر روئے ہیں کہ علانیہ نہین رو سکے تھے
اور فریاد کرنا تو کیا ممکن تھا جو ان موردان مہربانی کے بالا بالاترے پاس آیا جاتا ہے تھے سوائے بار
ات بار کے نیچے دب مر نیکا اندیشہ رکھتے تھے۔

انڈیوینیٹس

انڈیوینیٹس

انڈیوینیٹس
نمبر ۱

انڈیوینیٹس
نمبر ۱

انڈیوینیٹس
نمبر ۱
انڈیوینیٹس
نمبر ۱

हेतुसिपस
परमोमिनिष

मैन्तर

पھر تجسپس نے اٹیو وینیس کو انکی تقدی اور میر جمی کی بہت سی نظیرین دین جو اس نے کبھی نہیں
سنی تھیں کیونکہ کوئی شخص انکی شکایت نہیں کر سکتا تھا اور اسنے یہ بھی کہا کہ مجھکو متیقن ہوا ہی کہ انھوں نے نیز
کی جان لینے کے واسطے بھی سازش کی ہے اس بیان سے بادشاہ بہت متحیر ہوا۔

हेतुसिपस
परेसीली

تجسپس اسلے کہ پروڈیلاز کو فوراً گرفتار کرے اسکے مکان پر گیا وہ مکان اسقدر بڑا تھا جسقدر
محل ہوتا ہی لیکن راحت اور فرحت کے لالین اچھا بنا ہوا تھا اسکی عمارت بہت عمدہ تھی اور صحت کشیرے ایسی
سبھی ہوئی تھی جیسی نہایت ظالماد خیال تجویز کر سکتا ہی اسوقت وہ ایک سنگ مرمر کے ایوان میں تھا جسکا
دروازہ اسکے حمام کی طرف کا کھلا ہوا تھا وہ غافلانہ ایک پلنگ پر لیٹا ہوا تھا جسپر سرخ زردوزی کا پردہ
بڑا تھا وہ تھکا ہوا اور محنت سے ہار ہوا معلوم ہوتا تھا اسکی ابرو ورن پر ایک ناخوشی کا اندھیرا سا
چھا رہا تھا اور اسکی آنکھوں میں ایسی بے قراری اور سختی پائی جاتی تھی کہ بیان سے باہر تھی بادشاہ بہت
کے خاص امراض پر درور بیٹھے تھے اسکی نظر کے اشارے پر آنکھیں لگاوتے تھے اور اسکی توجہ کے منظر تھے
اگر نہ کھوٹا تھا تو بہر حال ناخوشی و شادمانی تھی اور منہ سے کلام نہ بولنے کا ہر ایک اسکی تعریف میں
سبقت جوئی پر آمادہ تھا ایک اسکی ناخوشی کے لئے ان خدمتوں کو بڑے مبالغے کے ساتھ سراہتا تھا جو
اس نے بادشاہت کے واسطے کی تھیں اور ایک کتا تھا کہ اسکی مان نے اسکو جو بڑے کھڑے سے جنا ہوا اسلے
مید و پوتاؤن کے بزرگ کا فرزند ہی ایک شاعر چند اشعار اس مضمون کے پڑھ رہا تھا کہ اسلے میوز پرست
عقل پائی ہے اور یہ تمام امور غور و خیال میں آیا لو کا ہمسر ہی اور ایک زیادہ تر خوشامدی اور دنیا
شاعر ایسے شعر پڑھتا تھا کہ یہ سب علم و ہنر کا موجد ہی اور عوام کا بزرگ ہی جنکو اسنے انجیل تھیک کے جام سے
کثرت فرحت و عشرت بخشی ہے۔

परेसीली

پروڈیلاز اس سب خوشامدی کو ایسے غافلانہ اور نازانہ انداز سے سنتا تھا کہ اسکی لیاقت جب
سنی اور جو تعریف کرتے تھے انکی بہت عزت کرتا تھا ان خوشامدیوں میں سے ایک نے ان نئے قانونوں
کی نسبت جو تیز کی ہدایت سے جاری ہوتے تھے کچھ مضحکہ اُسکے کان میں کہا ابہر پروڈیلاز ملازم ہو کے
کچھ سکرایا اور اس جماعت میں سب کے سب مقدمہ مار گئے اگرچہ بہتوں نے نہیں سمجھا تھا کہ اسنے کیا کیا تھا
پھر پروڈیلاز کے چہرے پر ویسی ہی تندہی اور مغروری آگئی تو ہر ایک نے دہشت سے خاموشی اختیار
کی سب اس فرحت انرا محظ کے منظر تھے کہ وہ اپنی نظر انکی طرف متوجہ کرے اور بولنے کی اجازت دے اور

मैन्तर
परेसीली

परेसीली

ہر ایک کچھ اسکی مہربانی چاہنے کے واسطے نہایت اضطراب اور بیچ و تاب کھار ہا تھا اُنکی عرضدار نے ہشت
اُنکے الفاظ کی کمی کا کام دیتی تھی اور وہ ایسے عجز و تعظیم سے شائستہ جیسے کوئی ما اپنے اکلوتے بیٹے کی
زندگی کی واسطے دیوتاؤں سے عرض کرتی ہو ہر ایک کے چہرے سے کچھ تسلی اور حیرت سی ظاہر تھی اور ہر ایک
کے دل میں دشمنانہ حسد اور سخت کینہ چھپا ہوا تھا۔

اس وقت میں بھیجی پس اُس ایوان میں داخل ہوا اور اسنے پڑوسیلاز کی تلوار حصین کے اسے دانف
کیا کہ بھگلو بادشاہ نے تجھے تھامس کو لپکانے کے واسطے حکم دیا جو ان خونناک لفظوں پر اُس مور دہربانی
کا تمام غرور ایک لمٹ میں اباد و در ہو جیسے کسی چٹان کا ٹکڑا اُسکے سر سے دور ہوتا ہو وہ بھیجی جس کے قدر پھر
گرا اور رویا اور مضطرب ہوا اور بکھلایا اور تھرایا اور ایسے شخص کے قدموں پر ایسا جھکوا کہ ایک خطہ بیشتر وہ اپنی
آنکھوں میں حقیر سمجھتا تھا اس عرصہ میں اُسکے خوشامد گونہوں نے دیکھا کہ اُسکی تابا ہی کامل اور لا علیج
ہی جقدر خوشامد کرتے تھے اسقدر اُسکو اُسکی کینگی اور نظر کے واسطے ملامت کرنے لگے۔

بھیجی پس نے اُسکو اپنے قبیلہ سے رخصت لینے یا اپنے خانگی کا خدات سنبھالنے کی فرصت نہ دی
اُسکے سب کا خدات بادشاہ کے حوالے کئے اور اُس وقت ٹیوکر میٹر کو بھی گرفتار کیا وہ نہایت حیران
ہوا کیونکہ پڑوسیلاز کے ساتھ اُسکا بگاڑ ہو جانے سے اُسکو اُسکی تابا ہی میں شامل ہو کر مطلق اندیشہ
نہا ان دونوں کو ایک جہاز پر جو انھیں کے واسطے تیار کر لیا تھا سوار کیا۔

وہ نہایت سے تھامس میں داخل ہوئے وہاں بھیجی پس نے اپنے قیدیوں کو جھوٹا اور اُنکی صحبت
کامل کرنے کے واسطے دونوں کو شامل رکھا یہاں پر وہ اپنے کینہ کے ساتھ جو ایسی حالت میں طبیعت کو
پوتا ہی ایک دوسرے کو ان تصور وں کے واسطے جو ان پر یہ بلا لائے تھے ملامت کرنے لگے یہاں ان کو
تسلیم نہ کر دیا پس جانے کی باس سے مجبور اور اپنے عیال اور اطفال سے دور رہنا پڑا دوستوں کا تو
کیا ذکر ہی کیونکہ وہ دست رکھتے ہی تھے اس ملک سے بالکل ناواقف تھے اور سوا اپنے ہاتھ کی محنت
کے کچھ وسیلہ گذر نہ رکھتے تھے اس حالت کی تکلیفات اُس راحت و فراغت کے نہوئے سے اور سبھی زیادہ
معلوم ہوتی تھیں جبکہ مدت سے عادی ہونے سے اسقدر محتاج تھے جقدر طعام اور آرام کے اس حالت
میں دو وحشی درند وں کی طرح وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے بھاڑ کھانے کو تیار تھے۔

اس اثنائیں بھیجی پس نے دریافت کیا کہ فلا کلیز اس جزیرے کے کس حصہ میں ملیگا تو سنا کہ وہ

ہیجی پس
تھامس
ہیجی پس

ہیجی پس
تھامس
ہیجی پس

تھامس
ہیجی پس

ہیجی پس

ہیجی پس
فلا کلیز

شہر سے بہت دور ایک پہاڑ پر رہتا ہی اس پہاڑ میں ایک غار ہو سوا اسکی جاے تو اس پر ایک شخص
 آسکو سراہتا تھا اور اچھا بتاتا تھا سب کچھ کہ جسے وہ اس جزیرے میں آیا ہو اسنے کسی کو بھی تکلیف
 نہیں دی ہو سکو اسکی برداشت محنت اور فرحت فلاح دیکھ کر رحم آتا ہو وہ کچھ نہیں کہتا ہو تاہم
 ہمیشہ قانع ہو اگرچہ وہ کام سے اور دنیا کی خوشیوں سے دور ہو نہ مالدار ہو نہ صاحب اختیار تاہم جہل
 کے وسایل لیاقت رکھتا ہو اور ہزار ہا تہیرون سے اپنے ہمسایوں کو خوش کرتا ہو۔

جیسے سپس فوراً اس غار کو گیا جو اسنے خالی اور کھلا پایا کیونکہ آسکو اپنی مغلسی اور اپنے طریقوں
 کی سادگی سے آسکو بندہ رکھنے کی کچھ ضرورت تھی۔ بسنے کے عوض ایک سو بیس گھاس کی چٹائی بڑی سی
 وہ آگ شاذ و نادر جلاتا تھا کیونکہ اسکی غذا اکثر ایسی تھی کہ پکائی نہ پڑتی تھی موسم گرما میں ایسے پھل کھاتا
 تھا جو تازہ توڑ کے لاتا تھا اور موسم سرما میں سوکے پھل کھاتا اور انجیر اور ایک صاف چشمہ سے اپنی پیاس
 بجھاتا تھا جو پہاڑ سے ایک آبشار میں گرتا تھا اس غار میں اسکے اوزار دن کے اور چند کتابوں کے
 سوا اور کچھ تھا ان کتابوں کو وہ ان خاص وقتوں میں پڑھتا تھا جو اسنے اس کام کے لئے مقرر کر رکھے
 تھے اسواسطے نہیں کہ اپنی عقل کو کامل یا اپنے شوق کو حاصل کرے بلکہ اسواسطے کہ جب محنت سے آرام
 پر مایل ہو کچھ نصیحت پائے اور نیکی سیکھنے سے خود کو مستی سے بچائے تہ تراسی میں مصروف رہتا تھا
 اسواسطے نہیں کہ کچھ شہرت یا دولت پیدا کرے بلکہ صرف اسواسطے کہ دوسرے کامنوں میں ہوا اور اپنی ضرورت
 رفع کرے۔

جب جیسے سپس اس غار میں آتا تب اسنے ان موروثوں کو دیکھ کر سراہا جو بنانی شروع کی تھیں
 جو پیٹر کی ایک مورت دیکھی جسکے چہرے سے ایک طرح کا حلیہ نہ جلا نظر آتا تھا جس سے وہ فوراً دیوتاؤں
 اور آدمیوں کا بزرگ معلوم ہوتا تھا اور اس کی ایک مورت دیکھی جو جعفر و راند اور مہربانہ سختی سے
 صاف پہچانا جاتا تھا لیکن اس مورت دیکھ کر بہت تعجب ہوا ایسی معلوم ہوئی تھی کہ علم و سنہر کی ترفیب
 کہ رہی ہو اسکے چہرے سے امارت اور سخاوت عیان تھی اسکا قامت بلند تھا اور اسکی صورت روان
 آسما اسکا انداز ایسا نادر تھا کہ دیکھنے والا جانتا تھا کہ ابھی چلے گی جیسے سپس ان تصویروں کو بڑی خوشی
 کے ساتھ دیکھنے لگتا اور غار سے نکلتا تھا کہ فلا کلین کچھ فاصلہ پر ایک بڑے درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوا
 ایک کتاب پڑھتا نظر آیا وہ فوراً اسکی طرف بڑھا اور فلا کلین نے دیکھا تو حیران ہو کے اپنے دل سے کہا

ہے جیسے سپس

آپیر

مارس

میں وہی

ہے جیسے سپس

فیرم کلین

فیرم کلین

کہ بیٹھیں پس تو نہیں ہی جھکوئے مدت تک کرٹ مین دیکھا تو لیکن وہ اتنی دور تھیں کہ جزیہ سے
کیون آیا ہو گا وہ تو نہیں گیا اور یہ اسکا سایہ تو نہیں ہی جو دریا کے تنگس کے کنارے سے زمین پر
پہنچا ہی۔

جب وہ اسے دیکھ کر اپنے دل میں ایسا لگا کر رہا تھا تب پس اتنا قریب آیا کہ اس کے سب لگان دور ہوئے
اس نے کہا کہ کیا یہ تو ہی امی میرے عزیز اور قدیم دوست اور اسکو گے سے لگایا اور پوچھا کہ کس اتفاق نے
اور کس نے تجھ کو اس ساحل پر لا ڈالا ہے کیا تو نے جزیہ کرٹ کو خوشی سے چھوڑا ہے یا تو میری سی صحبت میں
بتلا ہو کہ اپنے ملک سے یہاں آیا ہے۔

پس پس نے کہا کہ صحبت نہیں لائی دو تاؤن کی مہربانی مجھ کو بیان لائی ہے پھر اس نے اپنے دوست
سے پڑھ لیا کہ اتنی مدت تک کے ظلم کا اور غم کو بٹھنے کے ساتھ اسکی سازش کا اور ان مصیبتوں کا جو
وہ و وونون ایڈوینٹس پر لائے تھے اور اپنے سخت سے ایڈوینٹس کے نکال جانے اور پیسہ پر کو
آنے اور سیلیم کو نہانے کا اور وہاں قیصر اور ٹیلیکس کے وارد ہونے کا اور اس عقل کا جو قیصر نے
اس بادشاہ کے دل میں پیدا کی تھی اور ان سفیریوں کی بے عرفی کا جنہوں نے اسکو تکلیف دی تھی
ساحل ظاہر کیا اور کہا کہ میں انکو اس جزیہ سے پاس میں لے آیا ہوں جہاں انہوں نے تجھ کو چھوڑا
تھا اور کہا کہ مجھ کو کہو کہ تجھے سیلیم کو لچلون جہاں بادشاہ جسکو تیری راست بازی ثابت ہو گئی ہے
اپنی حکومت کا انتظام تیرے حوالے کیا جاتا ہے اور تجھے تیری لیاقت کے موافق انعام دیا جاتا ہے۔

فلا کلین نے کہا کہ تو یہ غار دیکھتا ہے جو زیادہ تر صحرائی درندوں کے رہنے کے قابل ہے نہ آدمیوں
کے لیکن میں نے اس غار میں ایسی راحت اور نعمت پائی ہے کہ کبھی کرٹ کے مالیشان مخلوق میں نہیں
پائی بیان کوئی آدمی مجھے دھوکہ نہیں دیتا کیونکہ اب میں کسی آدمی سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا میں اب
نہ کسی آدمی کو دیکھتا ہوں اور نہ سننا ہوں اور نہ چاہتا ہوں خود میرے ہاتھ اب محنت کے عادی ہو گئے
میں میرے واسطے ایسی سادہ غذا جو طبیعت ضروری چاہل کرتے ہیں اور یہ بے حقیقت کپڑا جو تو دیکھتا ہے
میرا بدن دھکنے کو کافی ہے میں بے خواہش رہتا ہوں اور بے نقص اور با آرام اور بے فرحت آزاد کی کہتا
ہوں جسکا استعمال واجب مجھ کو وہ عقل جو میری کتابوں میں لکھی ہوئی ہے سکھائی ہے پھر آدمیوں کیوں
ملوں اور پھر ان کے حسد اور فرب اور دہم کیوں دیکھوں اے عزیز پھر پس میری اس خوش نصیبی

हेनेसिपम
काउ. मेमास
सिक्क

हेनेसिपम

कोर

हेनेसिपम

शेदेसीपम
दिमा केरोन
अदोमिनिम
अदोमिनिम
हसिपम
सेलेन्म, येन
रेलीकस, येन

मेमास

सेलेन्म

फिलाक्की

कोर

हेनेसिपम

ہیرہ سولہ

پہر جو حاصل ہوا حاسد نو بہر وٹو سیلاز بادشاہ کو بکا کر مجھے مار ڈکا تھا سو اپنے حال میں آپ پھنسا ہی اُس نے
میرا کچھ نقصان نہیں کیا بلکہ آخر کو مجھے نہایت فائدہ بخشا ہی اُس نے مجھ کو عام کام کی محنت اور اضطرابی سے بچایا
ہی اور اس گوشہ فراغت اور توشہ رامت کی واسطے جو رکھتا ہوں میں اُسکا کمون ہوں پس ایسے
دوست اپنے بادشاہ کے پاس جا اور غفلت کی ضروری تکلیفات میں اُسکا معاون ہو اور جو خدمت مجھ سے
کرا یا جاتا ہی سو تو آپ کو اور چونکہ اُسکی آنکھوں کو جو اب تک راستی پر بند تھیں اُس شخص کی عقل نے کھول دیا
ہی جو کہ تو نے فرما کر دیا وہ بھی اُسکے پاس ہے اور میں تو ایک دفعہ جہاز کی تباہی آشیا جکا ہوں اب بے صلح
مناسب نہیں سمجھتا کہ اس بند کو چھڑوں جب طوفان نے خوش نصیبی سے مجھ کو ڈالا ہی اور پھر لہروں کے
تلاطم سہوں افسوس ہے کہ بادشاہ کیسے قابلِ رحم ہوتے ہیں اور وہ بھی قابلِ رحم ہوتے ہیں جو ان کی
خدمت کرتے ہیں اگر وہ بد ذات ہوتے ہیں تو کیسی خرابیاں دوسروں پر لاتے ہیں اور کیسی کمبختی سزا
کے خزانے اپنے واسطے فراہم کرتے ہیں اور اگر نیک ذات ہوتے ہیں تو کیا کیا مشکلات دیتے ہیں اور
کیا کیا جال بٹاتے ہیں اور کیا کیا آفتیں اُٹھاتے ہیں ایسے ہی جیسے جس ایک دفعہ پھر مجھے اس غلطی میں
رہنے اور خوش ہونے دے۔

ہیرہ سولہ

ہیرہ سولہ

فلا کلین نے بڑی تیزی سے یہ خیالات ظاہر کئے اور جیسے پس منظر استار ہائے اسکو کرٹ
میں تب دیکھا تھا جب وہ ریاست کا کام کرتا تھا اور اسوقت وہ زرد اور سفید اور لاغ تھا اُسکے لہ
کے اصلی شوق اور راست بازی کے وہم نے اُس عمدہ جلیلہ کو اُسکی تندرستی کی واسطے ہلک کر دیا
تھا وہ بدھی کے واسطے بے نفرت سزا دے بغیر نہیں رہتا تھا اور محبوبانِ غلطی کا بلا افسوس تحمل نہیں
ہوتا تھا اسلئے کرٹ میں اُسکی تندرستی ہمیشہ رو بہ زوال رہتی تھی لیکن جسے اس میں قوی اور تازہ
ہو گیا تھا اور برفلاتِ عمر کے ایک نئی جوانی اُسکی صورت سے عیان تھی اعتدال اور راحت اور محنت
کے ساتھ رہنے سے اُسکی اصل طبیعت بحالی پر آگئی تھی فلا کلین نے مسکرا کے کہا تو مجھے ایسا بدلا ہوا دیکھ کر تعجب
کرتا ہی لیکن میں اس تازگی اور تندرستی کی واسطے اپنی گوشہ گزینی کا کمون ہوں اسلئے مجھ کو میرے
دشمنوں نے اُس سے زیادہ تر دیا ہی جو میرا نصیب دے سکتا ہی کیا تو مجھ سے وہی بہتری کے واسطے اصلی
بہتری تجھ پر آیا جاتا ہی اور پھر مجھ پر ہی آفتیں ڈالا جاتا ہی جسے اب میں خوشی دہی چاہتا ہوں بلکہ
تو پر ڈیلاز کی نسبت کم ظالم نہیں ہے کہ جو خوش نصیبی مجھ کو اُس نے بخشی ہی تو آپر سہ کرتا ہی۔

ہیرہ سولہ

ہیرہ سولہ

ہیرہ سولہ

پھر تہیہ پس نے جس طرح باناکہ اسکے دل پر اثر کر گیا اسکو سمجھا یا اگر کچھ فائدہ نہ دیکھا تب کہا کہ کیا مجھ کو اپنے عیال اور اطفال کا دکھنا جہ تیری ولہی کے واسطے بقرائین اور صرف تمھو ایک فائدہ پہنچے سینہ سے لگانے کی امید میں جیتے ہیں نہ موت نہ بیکار اور کیا تیرے خیال میں کہ تو دیوتاؤں سے ڈرتا ہی اور اپنا کام ہمہ تن اپنے بادشاہ کی خدمت کرنی اور نیک کام میں اسکو اعانت دینی اور عوام کو خوشی بخشی کچھ قدر زمین مفتی کیا طریقہ عزت اختیار کرنا اور دوسروں کے فوائد پر اپنے فوائد کو مقدم رکھنا اور لوگوں کو آرام پہنچانے پر صرف اپنا آرام بہتر جانتا ہے عیب نہیں ہی علاوہ اسکے اگر تو اپنے واپس چلنے کے ارادے پر اصرار کر گیا تو باغیا کے ساتھ تیری عداوت پائی جاوے گی اور اگر اسنے تیرے ساتھ ہمدی کی تھی تو صرف اس واسطے کی تھی کہ وہ تیرے ہی لیاقت سے واقف نہ تھا اسوقت تو ایسا نہ ارادہ نہ کرنا اور نیک فلا کایہ تھا جس سے وہ اپنی محبت نہ توڑتا لیکن ایک ایسا آدمی تھا جسکا خیال اسکو برعکس معلوم ہوتا تھا اب وہ بھوکھا جانا ہی اور اب ناممکن ہو کہ بھوکے تمھو دوسرے خیال کر سکے اسکی محبت سابقہ قوت تازہ سے تازہ ہوگی وہ تیرے واسطے بقرائین منتظر ہی اور تیری ہم خوشی کو اپنے ساتھ داکئے ہوئے ہی تیری واپسی کا ہر روز اور ہر لمحہ گن رہا ہی کیا پھر تو اپنے بادشاہ کا عذر قبول نہیں کر سکتا اور کیا تیرا دل اسکی درستہ شفقت پر درخواست کو منظور کرنے میں اصرار کرتا ہو۔

ہینے سیپس

فیلاکلیون

فیلاکلیون
ہینے سیپس

فیلاکلیون

ہینے سیپس
ہینے سیپس

نیباد

فلاکلین جو تہیہ پس کی پہلی یاد سے پگھل کر ملائی پر آیا تھا اب پھر دوسری اور سختی پر آیا اس پہاڑا بہرکت قایم رہا جسکے برخلاف باد صحر بیفائدہ زور دکھاتی ہو اور ہر ایک صبح صحت اپنی شکست پر فکر دکھاتی ہو نہ موت نے نہ موت نے اسکے دل میں راہ پائی مگر فلاکلین کی صفائی نے اگرچہ وہ دیوتاؤں کی مرضی دریافت کئے بغیر کئی طرح کی محبت اپنی مدد پر لایا اسکو اپنی خواہش کی اطاعت نکرانے دی اور اسنے ہندوؤں کی پر واز سے اور قربانیوں کی اندوہوں سے اور دوسرے شگونوں سے دریافت کیا کہ مجھ کو تہیہ پس کے ساتھ جانا چاہئے اسنے زیادہ انکار نہ کیا اور تہیہ پس کی درخواست کو منظور کر کے روانگی کی تیاری کی مگر اسنے اس کو فتنہ نہائی کیوچھین اتنے برس تک رہا تھا بلا افسوس نہیں جھوٹا اسنے کہا کہ میں اس فرحت افزا غار سے جاتا ہوں جہیں پُر راحت اور پُر لطافت خواب ہر روز عنت کے بعد مجھ کو آرام نشنا تھا اور جہیں میری راحت زندگی کا ریشمی رشتہ باوجود وحالت نفسی تار پلا سے تو ہم پور ہا تھا پھر اسکی آنکھوں میں اشک بھر آئے اور اسنے زمین پر جھک کے تباؤ کے صاف اور شفاف

پشتم کو جس سے وہ اپنی شنگی نفع کرنا سمجھا اور پہاڑی دیہیوں کو جو اس عورت گاہ کے قرب وجوار میں
تھیں سجدہ کیا گونج نے اس کی رفت اور حسرت کی نر یا دہنی اور ملیم اور ملین آواز سے وہ ان کے منہ کی دیوتاؤں
کو شنائی۔

फिलाक्किय
देवेसिपस
प्रोदेसीलाज

پس فلا کلیر بھی پس کے ساتھ جہاز پر سوار ہو نیکے لئے شہر کو گیا اس نے سو جا کہ پڑوٹیلار پریشانی
سے گریبان اور آتش عداوت سے بریان مجھے نہ دیکھنے سے خوش ہو گا لیکن یہ اس کی غلطی تھی کیونکہ جادوی
بے شک ہوتے ہیں سو بچا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کینگی کے تابع رہتے ہیں فلا کلیر نے خود کو شرم سے چھپایا اس
خیال سے کہ وہ ناخوش بہ بہت نہ دیکھے کیونکہ اسے خیال کیا کہ دشمن کی بہتری جو اس کی تباہی پریشانی پر
صرف اس کے رنج کو بڑھا لگی لیکن پڑوٹیلار نے بڑی خواہش سے اس کو تلاش کیا اور اس سے اپنے حال
پر رحم لانے اور بادشاہ سے عرض کر کے سیلینٹ کو واپس آنی کی اجازت دلانے کی درخواست کی مگر
فلا کلیر نے جو اتنا صاف نتھاکہ اس کی درخواست منظور کرتا اور اس کی واپسی سے جو آفت عاید تھی اس سے
دوسروں کی نسبت زیادہ تر واقفیت رکھتا تھا اس کی تسلی کے واسطے اپنا رحم ظاہر کر کے صرف ایسی تشفی
دی جیسی اس کی حالت کو زیادہ تھی اور شہمت کی کہ اپنے طریقوں کی درستی اور اپنی تکلیفوں کی برداشت
سے دیوتاؤں کو خوش کرے اور چونکہ اسے شناستھا کہ بادشاہ نے اس کا سب مال و متاع جو اسے ناجائز طور
سے جمع کیا تھا چھین لیا جو صرف دیوتا کے واسطے زبان دی سو آخر یا نارا نہ پوری کی ایک بہرہ کین
تیرے عیال اور اطفال کو جو سیلینٹ میں فلا کلیر کی تکلیفات اور عام عداوت کی آفات میں گرفتار ہیں
اپنی حفاظت میں رکھو گا اور دوسری یہ کہ تمھارے اپنے ملک سے دو درجہ وطنی کی حالت میں تیری تکلیفات
کی تخفیف کے واسطے کچھ مدد خرچ بھی بھیجا رہو گا۔

देवेसिपस
प्रोदेसीलाज

بھی پس نے اچھی ہوا ہونے سے اپنے دوست کی واپسی کے واسطے جلدی کی پڑوٹیلار نے ان کو سوا
ہوتے ہوئے دکھا اس کی آنکھیں برابر دریا کی سطح پر تھیں جو تھیں جہاز دریا کی موج سے متغیر نہ ہو چکا ہوا
چلا تو اس کی نظر نے اس کا بچا لیا اور ہوانے و مبدہم اس کو دور کیا پھر اس کی آنکھیں اس کو زیادہ تر نہ دیکھ سکیں
صرف اس کی صورت اس کے خیال پر جمی رہی آخر نا امید سے دیوانہ ہو کے ریگ بین لوٹنے اور اپنے بال
نوجھنے اور دیوتاؤں کو سختی انصاف کی واسطے برا کہنے لگا بالآخر موت کو یاد کیا تو موت نے بھی اس کی نرا د
نہ سنی اور اس کو اس نرالی سے ربا لی وہی نہیں چاہی جس سے صرف وہ اپنی بہت سے ابی ربا لی کر سکتا

اور فراغت کا ضروری نتیجہ ہوا اور اس طرح ایک جنگی قوم کے واسطے جو آئے لوٹنے آئی ہر باسانی شکار بن جاتے ہیں اور جنگ کی تکلیف سے بچنے کے واسطے ذلت غلامی اٹھاتے ہیں۔

غیر ملکہ کا جنگ کی آفتوں سے جتنا تو سوچتا ہو اس سے زیادہ ڈرنا چاہئے جنگ کیسی ہی کلابائی کے ساتھ انجام دے جائے ملک کو بے خالی کئے اور اسپرے تباہی لائے نہیں رہتی اگرچہ وہ فائدے کے ساتھ شروع کیجائے تو بھی نصیب کے ملک انقلاب کا خطر اٹھائے بغیر نہیں ہوتی طاقت کی کیسی ہی زیادتی کے ساتھ اسکا آغاز کیا جائے تاہم تھوڑی سی غلطی اور ذرا سی ناگمانی اس کے پلے کو آٹ دیتی ہے اور فتح کو نصیب دشمن کر دیتی ہے جو قوم ہمیشہ انقباض رہتی ہے سو کبھی سہ سہ نہیں ہو سکتی وہ دوسروں کو تباہ کرنے سے اپنی تباہی کا باعث ہو جاتی ہے ملک ویران ہو جاتا ہے زمین ناکاشتہ رہتی ہے اور تجارت ترک جاتی ہے اور سب سے زیادہ خرابی یہ ہوتی ہے کہ اس کے علم پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں سب اہل اپنی ضرورت سمجھ کر بے سزا جلد ادبаш ہو جاتے ہیں اور حکومت کی ہر ایک شلخ میں ضرورہ بے انتظامی بھیل جاتی ہے جو بادشاہ اپنی بزرگی کی تحصیل کے واسطے اپنی آدمی رعایا کی جان قربان اور اپنے آرام کی حمت کا نقصان کرتا ہے جو بزرگی حاصل کرنا چاہے اس کے لالین نہیں ہے اور جو کچھ بالاستحقاق رکھتا ہے سو کبھی دوسروں کے استحقاق پر ناوا جانا قابض ہونے کی کوشش سے کھوٹے کا ستم ہوتا ہے۔

مگر وقت امان میں لوگوں سے بہت کی مشق کرانی آسان ہے کہ نہ کہ پہلے ہی پہنے درزش کے کام سکھانے کے لئے اکھاڑے مقرر کئے ہیں اور ان کاموں کے سیکھنے والوں کا حوصلہ بڑھانیکے لئے انعام تجویز کئے ہیں اور ہدایت کی ہے کہ بہادروں کی تعظیم کے اشعار سنائے جائیں جو لوگوں کے دلوں میں خواہش بزرگی پیدا کریں اور انکو بہادرانہ نیکی کی مشق کے واسطے تقویت بخشیں اور یہ بھی بتایا ہے کہ دے پرہیز گار اور محنت کے بھی عادی کیے جائیں لیکن اتنا ہی نہیں یہ بھی کہا ہے کہ جب تمہارے معاون رفیقوں میں سے کوئی جنگ پر مصروف ہو تب اپنے نوجوانوں کو خصوصاً انکو جو عقل رکھتے ہوں اور تجربے سے منتفع ہو سکتے ہوں اس میں مدد دے اور مدد کا وسیع بنا جائے اس طرح جن ریاستوں سے تم ملنا دیکھتے ہو انہیں بالآخر دے سکتے ہو سب تم سے دوستی چاہیں گے اور تمہاری ناخوشی سے ڈریں گے اور تم اپنے ملک میں مصروف جنگ نمونے اور اپنا بیچ کرنے پر بھی بہت سے ہمت آزمائے ہوئے اور تجربہ تعلیم پائے ہوئے جوان رکھو گے اگرچہ تم امان سے رہو گے تاہم انہیں عزت باؤ گے جو جنگی لیاقت میں ممتاز ہیں کیونکہ

ایک پُرانے نظیر مجھے اور جانے کہ مافلانہ حکومت سے رہایا کو کیا فحش اور بادشاہت کو کیا عرت حاصل نہیں ہو سکتی

باب پانزدہم

ٹیلی میکس کا مددگار بادشاہوں کے لشکر گاہ میں فلا کیٹینز کو اپنا دوست بنانا جو آگے اسکے باپ کے سبب اُس سے ناغوش تھا اور فلا کیٹینز کا اسکواپنے سوانح سنانا اور قنطورس (آدھا آدمی آدھا گھوڑا) نیس نے ڈیئے نیرہ کو زہر دار جامہ دیا تھا اُس سے تھر کیولینز کی وفات کا مذکور کرنا اور اُس بہادر سے اپنا زہری تیرون کا پانا جنکے بغیر اُسے کو فتح کرنا نامکن تھا اور اُسکی رازداری نکر نے سے جزیرہ لیمونار میں اپنا کئی طرح کی تکلیف اٹھانا اور یولینز کا نیا پٹولیمس سے اپنا ٹراے کے مقابلے میں مصروف کرنا اور وہاں اُن زخمیوں سے اپنا صحت پانا

اس اثنا میں ٹیلی میکس اپنی لڑائی کی آفتون میں اپنی بہت ظاہر کر رہا تھا جیون ہی اسے سیلینم کو جھوٹا خود کو ایسے پرانے حاکمون کی مہربانی حاصل کرنے میں مصروف کیا جنکی شہرت اور تجوہت کمال تھی مگر جسکو اسنے پہلے ہیلاس میں دیکھا تھا اور جو ہمیشہ یو کیسز کو چاہتا تھا اُسکو اپنے بیٹے کی طرح چاہنے لگا اسنے اُسکو بہت سے دانش کے سبق دئے اور اپنے پند و نصائح نظار سے واضح کئے اور اپنی جوانی کے سبب طبع بیان کئے اور اگلے وقت کے بہادر و نئے جو جو نہایت عجیب کام کئے تھے سو بھی میان کئے کیونکہ توہر کو جسے تین پشت دیکھی تھیں پُرانے وقت کی تواریخ ایسی یاد تھی جیسی سنگ مرمر یا پتیل پر کندہ ہو۔

فلا کیٹینز پہلے ٹیلی میکس کے ساتھ ایسی مہربانی سے پیش نہیں آتا وہ اُس دشمنی سے جو یو کیسز کے ساتھ مدت سے اُسکے سینے میں قائم تھی اُسکے بیٹے سے بھی بدگمان رہتا تھا اور بے رنج نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ اُسکو خوش نصیب کیا چاہتے ہیں اور ایسی بزرگی دیا جاتے ہیں جیسی اُن بہادر و نوکود تھی جنھوں نے ٹراے کو تہہ بالا کیا تھا لیکن ٹیلی میکس کی بے ساختہ شرم داری آخر اُسکی غمینی پر غالب آئی اور وہ اُس نیکی سے خوش ہوا جو ایسی خوش نما اور دلکش معلوم ہوئی تھی وہ اکثر اُسکو ایک طرف لہجھا تھا اور نہایت

ٹیلی میکس
فلا کیٹینز

فلا کیٹینز

ٹیلی میکس
ڈاکٹر نیس

ٹیلی میکس

ڈاکٹر

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس
ٹیلی میکس

ٹیلی میکس
ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس
ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

فلا کیٹینز
ٹیلی میکس
ٹیلی میکس

ڈاکٹر
ٹیلی میکس

اعتبار سے اُس سے باتیں کرتا تھا ایک دن اُس نے کہا اگر میرے بیٹے کیونکر جھکوا یا ایسا کہنے میں کچھ نہیں کرتا میں قبول کرتا ہوں کہ تیرا باپ اور میں دونوں باہر مدت سے دشمن رہے ہیں اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میری دشمنی باہمی خطر اور باہمی کامیابی پر بھی کم نہیں ہوئی کیونکہ وہ تیرے کو تباہ کرنے کے بعد بھی پس پستور بنی رہی اور جب میں نے جھکوا دیکھا تب سبکی جھکوا تو لیسیر کے بیٹے میں نیکی دیکھتی شکل معلوم ہوئی اس واسطے اس ناخوشی کے واسطے میں نے خود کو بار بار ملامت کی اور تب بھی ناخوش ہی رہا لیکن جو نیکی اشرافانہ اور علیانہ اور عاقلانہ اور بے بناوت ہوتی ہو سو آخر محبت اور عزت پیدا کرتی ہے اس لنگو کے درمیان فلکائیڈ نے نہ نادانستہ ٹیلیکس کو اُس حال سے واقف کیا جس سے اُسکے اور تو لیسیر کے درمیان دشمنی پیدا ہوئی تھی۔

اُس نے کہا ضرور یہ کہ میں جھکوا اپنی داستان شروع سے بیان کروں میں نہر کیولیز کا رفیق رفات طریق تھا وہ قدرتی نیکی کی نظیر اعلیٰ تھا اور دیوون کو تباہ کر نوالا اسکی طاعت زمین کو باعث برکت تھی اسکے آگے تمام بہادر ایسے تھے جیسے بلوط کے آگے کی یا عقاب کے آگے کونشک عشق جو ایک جوش ہی ہر ایک آنکھ کا پیدا کر نوالا اسکی مصیبتوں کا باعث تھا اور اسکی مصیبتیں میری مصیبتوں کا موجب تھیں نہر کیولیز کی نیکی کا مقابلہ اس میں عیا عشق کے ساتھ حبش تھا اپنی تمام فتوحات کے بعد وہ خود کو بدینی ملک العشق کا نشانہ بنا وہ اپنے درجے کو ایک طنز رکھ کے انقبلی کے حجرے میں نہایت ذلیل اور نام وادی کی طرح اپنا چرخ کا تاج بیا کر تا تھا تب ما فلانہ شرم سے بے فرمائے نہیں رہتا تھا اور اپنی زندگی کے اس وقت پر اکثر فکروں کا تاج تھا کہ اپنی نیکی کو دینے لگا یا تھا اور اپنی محنت سے حاصل کی ہوئی رونق کو تیرہ کیا تھا اور اپنے بھی آدمی کی کمزوری اور ناپائیداری ایسی ہی کہ خود کو ہر طرح توانا جانتا ہی تاہم بلہ مطیع ہوتا جاتا ہی پھر یہ بزرگ نہر کیولیز عشق کے دام میں پھنسا اور قید میں پڑا جھکوا اکثر معذرت اور نفرت سے یاد کرتا تھا وہ ڈیٹیکٹو نہر پر عاشق ہوا تھا اور اگر وہ اس عورت کے عشق میں جس سے اُس نے شادی کر لی تھی مستقل ہوتا تو خوش رہتا لیکن آئیہو کی کہ حسن و جمال نے ہر طرح جھکا ناز و انداز سے آراستہ تھی اُسکے دل میں نیا عشق پیدا کیا دیکھتے نہر نے جھکا یا اور اس ملک پہاڑ کو یاد کیا جو اسکو تیس سال قبل نظر نہ ہونے وقت میں لکھو یاد تھا کہ اگر نہر کیولیز بھی جھکوا دوسری عورت کے عشق میں بھول جا بیگا تو یہ جلد ضرور اسکے عشق کو پھر تازہ کرے گا اس جامہ میں منظور اس کا خون لگا ہوا تھا جو اُس تیر کے زہر سے متاثر

ہراس

پرتیسیون

فیلکائیڈ
ڈیٹیکٹو
پرتیسیون

ہراس

ہراس

کپیڈ

پامپولی

ہراس

ہراس

ہراس

ہراس

ہراس

ہراس

تھا جس سے وہ مارا گیا تھا کیونکہ ہر کیولین کے تیر زہر دار انھی کے زہر سے بچے ہوئے تھے اسکا اغرایا تو یہی تھا کہ آئے ذرہ سا بھی زخم ہوتا تھا سو ملک تھا۔

جیون ہی ہر کیولین نے اس جان کو پہنا تو اسنے اُس زہر کا اغرایا ہی بڑی کے گودے تک پہنچا ہوا معلوم کیا اور پکار پکار کے ایسا روایا کہ کوئی آدمی نہیں روکتا اسکی آواز سے کوہ آوڑ گونجتا تھا اور اس گونج سے دس گھرے ہوتے تھے اور دریا بہتا تھا غصہ در جیون کی آواز جب اڑتے ہیں ایسی خود تک نہیں ہوتی جیسی ہر کیولین کے رونے کی تھی لیکاس کو جو کبھی کا مارا ایسا جادوئیے نہرہ سے اسکے واسطے لایا تھا اسنے اس تکلیف کی ہیزاری میں پکڑا اور گھما کر جیسے پتھر پھینکنے والا پتھر کو زور سے گھماتا ہی ایک پٹا کے اوپر سے پھینکا سو دریا میں گرتے ہی ایک چٹان بگلیا جسکی صورت اب تک آدمی کی سی ہوا در جو لہر دلی تکر کھا کے جازران کو دوری سے اعلام کرتا ہی۔

لیکاس کی بد نصیبی دیکھ کر مینے سوچا کہ اب ہر کیولین کا اعتبار کرنا نہ چاہئے اور اس واسطے پہاڑ کی فاد میں جا چھاپا یہاں سے مینے اسکو دکھا کہ بڑے بڑے صنوبر جیسے سر آسمان سے ٹکراتے تھے اور بلوط جو تو پش توئی آندھیوں کو ہٹاتے تھے ایک ہاتھ سے اکھاڑتا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اُس جہاں کو جو دوسری جگہ کی طرح چکر رہا تھا اور بدن سے ملا ہوا معلوم ہوتا تھا پھارٹا تھا جھقدروہ اُس جہاں کو اسبقہ اسکے ساتھ اپنے گوشت کو پھاڑتا تھا اسکا خون دھار جگہ بہتا تھا اسکے اُس پاس کی زمین سرخ ہو گئی تھی لیکن اسکی نیکی اسکی تکلیف پر غالب آئی اور پکارا کہ اے فلا کیٹیز تو ان تکلیفوں کا گواہ ہو چوڑیا مجھ کو دس روپے بن اور دسے نصف بن بیشک مینے آنکو نا خوش کیا ہی کہ کٹر ہلٹ سناکت کو تو زور دیا تو اب مینے ان سب فتوحات کے بعد فخرس نا جا ز پر اپنا دل کھینکا نہ مایل کیا اب میں مہتابوں اور مرنے پر راضی ہوں تاکہ دیوتاؤں کی مرضی پوری ہو مگر افسوس اے میرے عزیز دوست تو کمان بھاگ گیا ہی بھگت کی زیادتی سے تنگ آکے حقیقت میں مینے لیکاس بد بخت کو ظلم سے تباہ کیا جسکے واسطے میں خود سے ناز ہوں وہ اُس زہر سے ناواقف تھا جو میرے لئے لایا تھا وہ بیوقوف رہا تھا اور سزا کا سزا سے حق نہیں تھا مگر کیا اپنی دوستی کے روبا بھلاک بھول جاتا تھا اور مین فلا کیٹیز کی جان کا قصد کر دینا میری محبت تجھ سے میری جان کے ساتھ آخر ہوگی میں اپنی روح روان کو تیرے سینے میں رکھوں گا اور اپنی خاک کو تیری معافیت میں چھوڑ دوں گا پس اے میرے عزیز فلا کیٹیز تو کمان بھلا کیٹیز تو کمان بھلا کیٹیز تو کمان بھلا کیٹیز

ہر کیولین

آوڑا

ہر کیولین

لڑکا

بڑا

لڑکا

ہر کیولین

فلٹا کیٹیز

لڑکا

فلٹا کیٹیز

فلٹا کیٹیز

اس محبت آمیز تقریر سے متاثر ہو کے میں اس کی طرف دوڑا اُسے مجھ سے بنگلہ بیوے کو ہاتھ پھیلائے مگر پہلے اس سے کہ میں اُس کے پاس پہنچا اُس نے اپنے ہاتھ پیچھے لئے اس اندیشہ سے کہ شاید میرے سینہ میں بھی وہی ملک آتش جلے جو اُس کے سینے میں جل ہی تھی اُس نے کہا افسوس جو کہ یہ تلی بھی میرے نصیب میں نہیں ہی پھر اُس نے میری طرف سے راجعت کی اور جو درشت اُس نے اُکھاڑے تھے اُن سے اُس ہاتھ پر ایک چٹا بنائی اور اس پر ایک خوفناک آرام سے چڑھا نتیجہ کے شیر کا چمڑا اپنے تلے پچھایا جس کو جب وہ زمین پر ایک انتہا سے دوسری انتہا تک دیوون کو مارنا ہوا اور دوسروں کی تکلیف رفع کرتا ہوا پھر تاسخا مثل زرہ پہنے ہوئے تھا اپنے سونے کا نگینہ بنا کے اسے مجھے دکھایا کہ چٹا میں آگ لگا دے اس سے اگرچہ میں درشت سے کا پٹا اٹھا کر مردوب نہ کر سکا کیونکہ اُس کی تکلیف ایسی بھاری تھی کہ اُس کو اپنی زندگی ناگوار تھی اور مجھ کو اندیشہ تھا کہ میں اپنی تکلیف کی زیادتی سے کوئی بات اُس نیکی کے برخلاف نہ کر بیٹھے جو تمام دنیا کو باعث حیرت تھی۔

میری

فیاضی

جب اُس نے اس چٹا میں آگ لگی دیکھی تب کہا اے عزیز فلا کیڈیز اب میں جانتا ہوں کہ تیری دوستی صفا ہو کر پتہ چھو میری زندگی سے میری عزت زیادہ عزیز ہو سکا انعام تو آسمان سے پائیگا میں جو کچھ تجھے پسند ہو اور دنیا ہوں سو یہ تیرے تیرے ہی انھی کے زہر میں مجھے ہو کے میں جو کچھ اسباب میرے پاس تھا اُس سب میں انکو زیادہ قیمتی سمجھتا تھا اب یہ تیرے ہیں تو جانتا ہوں کہ جو زخم ان سے ہوتا ہے سو ملک ہوتا ہے انہی کی مدد سے میں نامعلوم رہا ہوں اور یہ مجھ کو بھی نامعلوم کرینگے کوئی آدمی تیرے اوپر اپنا ہاتھ نہ اٹھا سکیگا یاد رکھ کہ میں اپنی دوستی میں صادق رہتا ہوں اور سب بھول جہدہ میں تجھ کو اپنے دل کے نزدیک رکھتا تھا اگرچہ فی الحقیقت میری مصیبت سے تو متاثر ہو تاہم ایک نفسی تیرے اختیار میں جو یعنی تجھ سے یہ اقرار جانتا ہوں کہ میری موت کی موت جتنا اور جہاں میری خاک کو چھپائے وہ جگہ کہ کی موت جتنا میں نے رقت اور حسرت کی تکلیف میں اُس سے اقرار کیا اور اپنے اقرار کو قسم سے استوار کیا اُس کی آنکھوں میں ایک شعاع خوشی کی چمکی لیکن فوراً چادر شعلہ نے اُس کو چاروں طرف سے ڈھک لیا اور اُس کی آواز کو روکا اور اُس کو میری نظر سے چھپا دیا اگرچہ اُس کو شعلہ میں کس قدر دکھانا تو ہر تکلیف معلوم ہوا گو کہ کسی دوست کے ایمان دعوت میں سرت اور فرحت سے محصور اور خوش ہونے سے معطر تھا اور گلوں کا

ساز

سے

شعلہ آتش نے اُس کا ارضی اور عقلی حصہ اُس صورت کا جھٹ پٹ ملامت دیا جو اُس نے اپنی مائیت میں سے پائی

تھی کچھ باقی بچھوڑا لیکن حکم جو تو سے صرف اُس شے کو بچا یا جو پاکیزہ اور لافانی ہو اور نور بخشی اور بیچ محل
زندگانی یعنی روح جو اُسے دیوتاؤں کے بزرگ سے پائی تھی اسلئے اُسے اولہس کی طلائی چھت کے تھے
دیوتاؤں کے ساتھ شہرت جاودانی پیا اور انھوں نے اُسکو بڑی بجائے زن سخی وہ دلربا ہو جاتی
کی دینی جو جو چہرے کے واسطے جام جاودانی بھرتی تھی جب تک یہ مدت گینے پڑی کو نہیں ملی تھی۔

اس عرصے میں دس تیر جو بطور عنایت بہترین طاقت و شہرت مجھے دئے تھے میرے واسطے نہایت نصبت
کے مخرج بن گئے جب یونان کے مددگار بادشاہوں نے اُس ظلم کے انتقام کی تیاری کی جو چہرے نے
سینیل اس پر کیا تھا کہ اُسکی بیگم ہیلن کو ہجرا لیکیا تھا اور پراہمیک کی بادشاہت کو تباہ کرنا چاہتا تھا اُنہوں نے
اُنکو المام دیا کہ اگر تم اپنے ساتھ ہر کیولینز کے تیر نہ لیجاؤ گے تو اس مہم میں کبھی فتیاب نہو گے۔

تیرے والد کیولینز نے جو اپنی دور بینی اور چالاکی سے ہر ایک صلاح میں بزرگی رکھتا تھا مجھے اس
مہم میں ساتھ چلنے کی اور ہر کیولینز کے تیر و نگو جو وہ جانتا تھا کہ میرے پاس ہیں ساتھ لیچنے کی ترغیب
دی اب ہر کیولینز کو دنیا سے لگے ہوئے ایک عرصہ ہوا تھا اور کوئی ایسا بہادر نہوا تھا اور دیوتاؤں اور فرشتوں
بے سزا بڑھنے کے تھے یونانی اُسکی نسبت کوئی بات جو یز نہیں کر سکتے تھے بعض کہتے تھے کہ وہ مر گیا ہو اور
بعض کہتے تھے کہ وہ اہل تصدیق کو جہان سردی زیادہ ہر فتح کرنے گیا ہو لیکن اُسے یقین کیا کہ وہ مر گیا
ہو اور مجھ سے اس بات کا اقرار کرنا چاہا اسلئے جب میں اس نامی دوست کے نقصان کے واسطے روانہ تھا
اور ریج سے کس طرح تسلی یاب نہیں ہوتا تھا وہ میرے پاس آیا اُسے مجھ سے ہم کلام ہونا نہایت مشکل جانا
کیونکہ میں آدمزاد کی دید سے احتراز رکھتا تھا اور کوہ آدی کے میدانوں کو چھوڑنا نہ چاہتا تھا جہاں
میں نے ایلینڈ یز کا مرنابہی اُنکھوں سے دیکھا تھا اُسکی صورت اپنے دل میں جہاں تھا اور اُسکی کھلیفہ کو
یاد کر کے روتا تھا جو ان اندوہ گین مقاموں کی دید سے ہر لحظہ تازہ ہوتی تھیں لیکن تیرے باپ کی فصاحت
نہایت شیریں اور بزم محبت تھی وہ اس ریج میں میرا شریک ہوا اور میرے ساتھ روتے لگے مجھے معلوم نہوا
اس طرح میرے دل پر تابض ہوا اور میں واقف نہوا اس طرح میرا جیسے اعتبار بنا اُسے یونانی بادشاہوں کے
واسطے مجھ سے مہربانی چاہی کہ اُنکی جنگ منصفانہ ہو اور پے تیرے فتیابی نامکن مجھ سے وہ زارذرا بابت
مکر کا جسکو چھپانے کی مینے قسم کھائی تھی لیکن اگر چہ مینے اقرار نہیں کیا تو بھی اُسے جان لیا کہ ہر کیولینز گیا
ہو اور تاکیدا پوچھا کہ اُسکی خاک تو نے کہاں چھپائی ہو۔

نوت

ہیوٹامس

ہیوی، ہیوی

جیو پیر
ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس، ہپاتو

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

ہیوٹامس

مین دروغ خلقی سے بہت ڈرتا تھا تو بھی افسوس ہو کہ مین نے اقرار تو کر دیا جو ہر کیوں کر سے اور دیوتاؤں سے کیا تھا مینے وہ جگہ جہاں ہر کیوں کر کی خاک چھپائی تھی ٹھوکر لگا کر تباہی اور دیوتاؤں نے مجھ کو اس پیمان شکنی کی سزا دی پس مین مدوگار بادشاہوں کے ساتھ شامل ہوا وہ میری شاملی سے اتنے خوش ہوئے کہ گویا خود ہر کیوں کر آگے شامل ہوا تھا جب ہم جزیرہ لیناس کے کنارے پہنچے مین نے اپنے زیر کی تاثیر یونانیوں کو بتائی اور قصدین کے لئے ایک لہرن پر جو جگل مین جاتا ہوا دیکھا تھا تیر چلانے لگا یکا یک وہ تیر میرے ہاتھ چومنے میرے پانو پر گرا اور ایک زخم کیا جس کا اثر اب تک مجھے ستانا ہی فوراً اسی تکلیف مین مبتلا ہوا جسے ہر کیوں کر کی جان لی تھی اور میرے آہ و نالہ سے وہ جزیرہ رات دن گونجنے لگا میرے زخم سے سیاہ اور خراب خون بہنے لگا اسنے ہوا میں اڑ کر کیا اور بدبو سے تمام لشکر کو بھر دیا میرا حال دیکھ کر تمام فوج گھبرا گئی اور سب مجھ کا یہ سزا مجھ کو دیوتاؤں نے دی ہے۔

اس حالت مین یونانیوں نے جو مجھ کو اس ہم پر لگایا تھا مجھے لول چھوڑا تھا جیسا مینے پیچھے سنا ہی کہ یونانہ وہ نفع اور یونان کے عام فائدے کو دوستی اور شائستگی کی غولی پر مقدم جانتا تھا میرے زخم کی نفرت اور عفونت سے اور میری خونناک آہ و زاری سے اس لشکر کے آدمی ہا سقد رنگ آئے کہ پھر یونان ٹھہرنے کے لیکن جب یونانیوں نے یونانیوں کی صلاح سے مجھ کو چھوڑا تب مین نے سمجھا کہ اس کی حکمت عملی نہایت ستم گار اند اور بے ایمانانہ ہی مین خام خیالی اور خود پسندی سے اندھا ہوا اور نین دیکھ کر کا کہ جو سب زیادہ عقل مند ہی سو سب زیادہ میرے بڑھلاں ہی اور خود دیوتا میرے دشمن ہو گئے جن۔

جب تک تڑے پر محاصرہ رہا تب تک مین تنہا اور بے مدد اور بے تسلی اور بے امید اپنے ہاتھ غصے کی قربانی بن گئے اس دوران جزیرے مین پڑا رہا جہاں سوائے نامزد رومع پیدائش کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور صحن اور لہروں کی آواز سنائی دیتی تھی جو چٹانوں سے ٹکراتی تھیں اس صحرائے ایک پہاڑ مین مین نے ایک غار دیکھی جس کے اوپر کا حصہ آسمان سے لگا تھا اور شاخدار کانٹے سا پھٹ رہا تھا اور نیچے صاف پانی کا ایک چشمہ بہ رہا تھا صحن بہ غار میری جا سے قرار تھی جہاں ہر قسم کے جنگلی درندے آتے تھے اور سبھی رات دن ڈراتے تھے مین اپنے بستر کے واسطے تھوڑے سے پتے اکٹھے کر کے ایک چبوترہ سا بنایا اور جو سامان میرے پاس تھا سو یہ تھا ایک کٹھونا بھدی بناوٹ کا اور کچھ چھڑے جو خون روکنے کے لئے زخم پر لپیٹتا تھا اور جن سے اس کو صاف کرتا تھا اس جگہ مین سب آدمیوں سے دور اور دیوتاؤں

ہر کیوں کر

ہر کیوں کر
نیماس

ہر کیوں کر

یونانی

یونانی

ہوا

سے منور رہتا تھا کبھی اس تکلیف میں جی بہلانے کے لئے میں کبوتروں پر اور دوسرے پرندوں پر جو آس چٹان کے آس پاس اڑتے تھے بدوق چلاتا تھا اور انہیں سے جب کوئی زمین پر گرنا تھا تو بڑی محنت اور دشواری سے ریگلتا ہوا اُسے اُٹھانے کو جاتا تھا تاکہ وہ کھانے کے کام آئے اور اس طرح اپنے ہاتھ سے اپنی غذا ہم پہنچاتا تھا۔

فی الحقیقت رے یونانی جاتے ہوئے کچھ اشیاء خوردنی میرے واسطے چھوڑ گئے تھے مگر وہ جلد ہی تمام ہو گئی تھیں اسلئے جو اس طرح ہم پہنچاتا تھا جگہ سے آگ جلا کر اُس پر کھانا تھا ایسی یکسی اور بے بسی کی زیت اگر اُس زخم کی تکلیف سننے اور کتوا تر مصیبت دیکھنے سے منوئی تو جھکونا خوش نہ لگتی کیونکہ آدمی ادا کی نامنونی اور بے ایمانی نے جھکوتنا می کا عادی کر دیا تھا میں نے اپنے دل سے کہا کہ کیا سبب تھا کہ جھکوتنا میرے ملک سے اس بہانے سے کہ تو ہی یونان کا انتقام لے سکتا ہی ساتھ لیا اور پھر ایسے نا ابا جزیرے میں اکیلا سوتا چھوڑ دیا کیونکہ جب یونانی چلے گئے تھے تب میں سوتا تھا اور تو خیال کر سکتا ہی کہ جب میں جاگا تھا تب میں کس انوس اور خوف کی تکلیف میں تھا میں نے چاروں طرف نظر کی کہ کچھ تسلی کی صورت نظر آئے لیکن ویرانی اور حیرانی ہی نظر آئی۔

یہ جزیرہ نہ بندر تھا نہ تجارت گاہ تھا اور بیان صرف باشندے ہی تھے بلکہ ساؤ بھی نہیں آتے تھے صرف ایسے لوگ آتے تھے جو زبردستی بھیجے جاتے تھے چونکہ اُسکے ساحل پر کوئی نہیں آتا تھا سو اُسکے بندو طوفان لاتا تھا جھکوتا میرے صحبت صرف تباہی جہاز سے تھی اور میں جانتا تھا کہ اگر مصیبت بد نصیبی کو کو اس جزیرے پر لائیگی تو وہ واپس جاتے وقت جھکوتا یونانیوں کے بلکہ دیوتاؤں کے ڈر سے سستہ نہ لینگے بیان میں نے دس برس کی ندامت اور تکلیف اور گرسنگی کی برداشت کی اُس زخم نے جھکوتا ضعیف کر دیا جسکو میں اچھا نہیں کر سکتا تھا اور دل میں محض مایوس تھا۔

ایک روز اپنے زخم کے واسطے کسی ہڑی کی تلاش کو گیا تھا جب واپس آیا تب اپنی غار کے دروازے پر ایک خوبصورت جوان آدمی بلند اور بہادرانہ قامت کا دیکھ کر تعجب ہوا پہلی نظر میں میں نے اُسکا یکلیئر سمجھا جس سے وہ اپنی صورت اور شبابت اور قامت میں بہت مشابہ تھا اور میں نے صرف اُسکی عمر سے اپنی نطی قبول کی میں نے دیکھا کہ کچھ اُسکے چہرے سے وقت اور رقت ظاہر ہو جس تکلیف اور دشواری سے میں ریگلتا ہوا اُٹھاتا تھا اُسکو دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوا اور میری گریہ و زاری سے ملایم ہوا جسکی

صدا دریا کے کنارے سے واپس آتی تھی۔

مین وورہی سے پکارا کہ اوجھنی کو نسی مصیبت تمھکو اس جزیرہ مترکہ آدمی مین لائی ہر مینجھو تیری وضع سے یونانی جانتا ہوں یہ وہ وضع ہر جسکو اپنی مظلومی پہنچی پسند کرتا ہوں اپنی آواز سناؤ ایک دفعہ پھر اپنے لبوں سے وہ بولی بول جو بیٹے بچپن مین سیکھی ہر اور جو تمھکو اس خوفناک تنہائی نے ایک مدت سے بولنے نہیں دی ہر اور میری اس عیبت سے مت ڈر کیونکہ یہ مینجھو تو دیکھتا ہر باٹ دشت نہیں ہر بلکہ لایق رحمت ہر وہ اجنبی اتنا ہی بولا تھا کہ مین یونانی ہوں کہ مین پکارا تھا کہ بے ہم صحبت اس قدر خاموشی پر اویسے قتل وہ اس قدر تکلیف پر یہ آواز کیسی شیریں معلوم ہوتی ہر اویسے لڑکے کو نسی مصیبت اور کو نسی آدھی بلکہ ہواسے موافق تمھکو میری تکلیف دور کرنے کے لئے بیان لائی ہر اسنے جواب دیا کہ مین جزیرہ تھیراں کاربٹے والا ہوں وہاں پھر جایا چاہتا ہوں اور کہتے ہن کہ مین ایکلیئر کا بیٹا ہوں یہ تیرے سوال کا جواب ہر ایسے متھم جواب سے میرا شوق پورا نہوایئے کما اویسے میرے دلی دوست ایکلیئر کے بیٹے جسکو لیکو مینڈرنے محبت مادی سے پرورش کیا ہر تو کمان سے آیا ہر اور تمھکو اس جزیرے پر کون لایا ہر اسنے کما مین تراسے کے محاصرے سے آنا ہوں بیٹے کما تو پہلے طے مین نہیں تھا اسنے کما کہ کیا تو آسین تھا بیٹے کما کہ مین دیکھتا ہوں کہ نہ تو فلا کیٹیئر کے نام سے ڈاسکی تکلیفوں سے آگاہو مین کیا کہم نصیب ہوں میرے موزی میری آفت مین تمھکو بے عزت کرتے ہن یونان میری تکلیفوں سے جو ہر لحظہ زیادتی پر مین ناواقف ہر ایئر ایئر نے تمھکو اس آفت مین لاڈلا ہر دیوتا اسکو ایسی جزا دین جیسی جزا کے سختی ہن۔

پھر بیٹے بطرح مجھے یونانی وہاں چھوڑ گئے تھے اسے بیان کیا جب نیا پٹولیس میری شکایت سن چکا تب وہ اپنی شکایت مجھ سے کہنے لگا کہ ایکلیئر کی وفات کے بعد بیٹے پوچھا کہ کیا ایکلیئر مر گیا مجھے ان اسٹون کے واسطے معاف کر جو تیری تقریر کو روکتے ہن کیونکہ مین انکے واسطے تیرے باپ کی یاد کا خضر ہوں نیا پٹولیس نے کما کہ یہ روکنا میرے غم کو کم کرنا ہر فلا کیٹیئر کے اسٹون کے سوا کون اس غم کو کم کر سکتا ہر۔

نیا پٹولیس نے پھر اپنی داستان شروع کی اور کما کہ ایکلیئر کی وفات کے بعد یوکیئر نے فینیکس میرے پاس آئے اور مجھ سے بولے کہ جب تک تو نہ چلیگا تب تک تراسے فتح نہوکیگا انکے اسطرح ترغیب دینے سے مین جدت نیا ہر کیونکہ تمھکو ایکلیئر کے مرنے کا رنج اور ایسی لڑائی مین اسکی بزرگی کی وارثی کا شوق خود ایسی ترغیب کے باعث تھے کہ اس ترغیب کی کچھ ضرورت تھی جب مین جیم مین ہنچا تمام فوج میرے گرد جمع ہو گئی

सररास
रेकिलीज

रेकिलीज

लिफोपिडीज

हाथ

फिलाकिरीज

रेटार्डीज

मीषापोलीम

रेकिलीज

रेकिलीज

मीषापोलीम

फिलाकिरीज

मीषापोलीम

रेकिलीज

मीषاपोलीम

हाथ

रेकिलीज

फिलाकिरीज

ہر ایک قسم کھانے کو تیار ہوا کہ یہ ایکلیئر ہی لیکن افسوس ہو کہ ایکلیئر اب نہ تھاپنے جوانی اور ناشجبہ کاری کے زعم میں خیال کیا کہ جو میری اس قدر تعریف کرتے ہیں ان سے میں ہر ایک طرح کی اسبہ رکھ سکتا ہوں اس لئے میں آئیر ایڈیز سے اپنے باپ کے ہتھیار مانگے مگر انکا جواب برخلاف اور مضی نامیدی کا تھا افسوس ہو کہ اس کا تو اپنے باپ کی دوسری ہر ایک چیز جو کچھ چاہیگا لیکن اس کے ہتھیار یوکیئر کو ملیں گے۔

اس جواب سے میں متحیر اور اشکبار اور غصہ بنا کہ ہوا لیکن یوکیئر نے بلا جوش کہا کہ تو نے ہمارے ساتھ اس پر مکان محاصرے کے خطرات نہیں اٹھائے جن اس لئے تو ایسے ہتھیاروں کا مستحق نہیں ہو تو نے منشا غور سے انکا دعویٰ کیا ہے گویا مجھ کو نہیں ملنے کے اس طرح غلام معمول اپنے حق سے محروم ہو سکے جس پر اس سیر اس کو واپس جاتا ہوں تو بھی جلد راہ آئیر ایڈیز سے افسدہ یوکیئر سے ناراض نہیں ہوں ان سب پر جو ان کے دشمن ہیں دیوتا مہربان ہوں اور فلاڈیٹر اب میں نے سب ماجرا سمجھ سے ظاہر کر دیا۔

پھر بیٹے نیا پٹولیس سے بوجھا کہ کیا سب تھا کہ نہیں کہ بیٹے اچھا کہ نے ایسی خراب نامصافی روکنے میں مداخلت نہ کی اس لئے کہا کہ وہ مر گیا ہے کہا کہ کیا اچھا کہس مر گیا اور یوکیئر زندہ اور خوش ہو پھر بیٹے نے کہنے کے بیٹے ایشیوکس اور ایکلیئر کے دوست پیٹر وکس کا حال بوجھا اس لئے کہا کہ وہ بھی مر گئے ہیں اس لئے کہا کیا افسوس ہو کہ ایشیوکس اور پیٹر وکس مر گئے انوالی کیسی بیرحمانہ اور بیرحمناہ تباہی سے نیکون کو بھینا کرتی ہو اور بدو کو معاف رکھتی ہو یوکیئر جیتا ہو اور شک نہیں ہو کہ ایسے ہی تم سب بیٹے بھی جیتا ہو تو ناؤ کا ایسا حکم ہو اور پھر بھی تم انکی تعظیم اور تعریف کرتے ہیں۔

جب میں تیرے باپ پر آتش کدات سے اس قدر جل رہا تھا نیا پٹولیس مجھ کو بھکانا رہا اور اندوہناک آواز سے بولا کہ میں جزیرہ سیر اس میں قناعت کے ساتھ اپنی گذر کرنے کیو اسے جاتا ہوں اگرچہ وہ جزیرہ نامزد و اور دیو جو ہر لیکن یونانی فوج سے دور ہو جس میں بدی نیکی پر غالب ہو خوش و دیوتا جماعت بختیئر بیٹے کہا اسی بیٹے میں تجھ کو تیرے باپ کی خاک کی اور تیری مالکی اور جو کچھ اس میں پرکھے عزیز ہو اسکی قسم دینا ہوں کہ مجھ کو اس غایت ریخ و خرم میں مت چھوڑ میں جانتا ہوں کہ میں تجھ کو گرانبار لگوں گا لیکن مجھے بیان چھوڑ جانا تیری آدمیت میں فرق لائیگا مجھ کو اپنے جہاز کی اگاڑی یا پچھلاڑی پر یا قید خانے میں بٹھا دو مجھ کو جہان بٹھانے سے تجھے کلین ندون اچھے آدمی کسی کے ساتھ نیکی کرنے میں اپنی بزرگی سمجھتے ہیں اور مجھ کو اس صحرا میں مت چھوڑ جہان آدمی کا نشان نہیں ہو مجھ کو اپنے ساتھ سیر اس کیو پھل یا مجھ کو یوہ میں چھوڑ دو مجھ کو

ایکلیئر
ایکلیئر

ایڈیز

یوکیئر

یوکیئر

سدراس

ایڈیز

یوکیئر

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

ایڈیز

श्रीराष्ट्रिय
विश्वेन्द्रिय
स्वचिंतय

وہاں میں کوہ آؤٹ اور ٹیچن اور دریائے تھیلین سپر چیس کے خوشنکاروں کے نزدیک رہو گا یا جھک
سیرے باپ کے پاس واپس بھیجے بیچو افسوس مجھ کو اپنے انگلوں سے ثابت ہوتا ہے کہ میرا باپ مر گیا ہے میں نے
اُس سے ایک جہاز رنگا یا تھا سوا تک نہیں آیا اور اس سے یقین ہے کہ وہ مر گیا ہے یا اُن لوگوں نے
مجھ کو دھوکہ دیا ہے جنھوں نے اُس سے اطلاع کرنے کا مجھ سے اقرار کیا تھا اسی میرے بیٹے میری انخیرامید تھی
ہیوان دنیوی اشتیاقی ناپائیداری پر خیال کر خوشحالوں کو چاہئے کہ اپنی خوشحالی میں نقص نہ لائیں
اور تکلیف زدوں کی تکلیف جو محسوس ہو سکتی ہے رفع کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

नीषاष्टی ماس

نیषاष्टی ماس

میں نے اپنے دل کی نہایت بیکراری سے نیا پٹولیس کو ایسے خطاب کئے اور اس نے مجھ کو اپنے ساتھ
لیچنے کا اقرار کیا تو میرا دل خوشی سے بھولا بیٹھ گیا اسی ہر دل عزیز نیا پٹولیس بیرون بہت مبارک ہے تو
اپنے باپ کی بزرگی پانے کے لالچ میں اسی عزیز نیا پٹولیس کے ساتھ میں دنیائے ریت میں واپس جاؤں گا
اجازت دو کہ اس نگر سے رخصت ہوں دیکھو یہ جگہ جہاں میں رہا ہوں اور سوچو کہ میں نے کیا کیا
تکلیفیں بائی ہو گئی میری تکلیفات اُن سے زیادہ ہیں کہ کسی دوسرے نے اُٹھائی ہوئی لیکن ضرورت سے
میں نے تعلیم بائی تھی جو بات اور طرح نہیں جان سکتے ہو سو ضرورت سمجھاتی ہے جو بے تکلیف ہیں سو بھول ہیں کہ
دنیکہ مذہبی بچا ہے میں اور جیسے لوگوں سے ویسے خود سے نا آشنا ہیں اپنے دل کا جوش اسطرح ظاہر کر کے
بعد میں اپنے تیر و کمان اپنے ہاتھ میں لئے۔

نیषاष्टی ماس

رے لسی ڈی

نیषاष्टی ماس

تب نیا پٹولیس نے مجھ سے درخواست کی کہ مجھ کو اجازت دے تو میں ان نامی ہتھیاروں کا بوسہ لون
جو نامعلوم ایسی بڑے ہاتھ سے متبرک ہوئے ہیں میں نے کہا کہ مجھ کو سب باتوں کی اجازت ہے اسی میرے بیٹے
تو مجھ کو روشنی اور زندگی میں بھولا میرے ملک اور میرے باپ اور میرے دوستوں سے اور خود مجھ سے
مجھ کو پھر ملا تو ان ہتھیاروں کو چھو اور فرخ کر کہ تو ہی ایسا یونانی ہے جو انکو چھونے کا مستحق ہے نیا پٹولیس فوراً
میرے تیر دیکھنے کو میری غار کے اندر آیا اس وقت ایک نہایت ناگمانی درد نے میرے حواس کو بھرت کیا میں نے
نہیں جانا کہ میں نے کیا کیا ایک تلوار مانگی کہ اپنے پانوں کو کاٹوں میں موت کو بلایا اور اسکو توقف کیواسطے
ملاست کی میں نے کہا اسی نیا پٹولیس مجھ کو اسی وقت جلا دے جیسے میں نے کوہ آؤٹ پر جو دے بیٹے کو بلایا تھا کہ
زمین مجھ مرنے ہوئے کہنت کو قبول کریں تیرے سینے سے پھر کبھی نہیں اُٹھو گا میں فوراً یہ جان ساز میں پر گڑا
اور ایسا بیہوش ہوا جیسے اُس درد کی کثرت سے ہو جا یا کر نا تھا آخر مجھے بہت پسینہ آیا اور میرے زخم سے کچھ

نیषاष्टی ماس
-جور، جور

काला اور گزرا ہوا زہر اب سا برآمد ہوا جب میں بیہوش تھا تب نیا پٹولیس کو آسان تھا کہ میرے ہتھیار لیجا تا لیکر وہ ایک لکیر کا بیٹا تھا اور اس کی طبیعت فریب پر غالب تھی۔

جب میں بیہوش میں آیا تو مینے دیکھا کہ اس کا چہرہ بہت پریشان تھا اور اس شخص کی طرح سے جو فریب کا عادی نہیں ہو اور فریب کا پاجبتا ہو ڈرتا تھا اور اپنے ساتھ سختی سے کرنا تھا مینے کہا کیا تو میری کمزوری سے استفادے کا ارادہ رکھتا ہو اسنے کہا تم کو میرے ساتھ تم اس کے محاصرے پر چلنا ہو گا میں نے کہا یہ کیا سنتا ہوں شاید دھوکے میں آیا ہو میرے بیٹے میری کمان مجھ کو واپس دے اسکا دنیا میری جان لینا ہو افسوس وہ کچھ جواب نہیں دینا اور بلا اضطراب میری طرف متقلانہ دیکھتا ہو اسنے دل پر مجھے افسانہ نہیں ہوا ای ہچکچا رہا تھا اور اپنی زمین جو دریا پر جھک رہی ہو اس کی ٹوٹی ہوئی چٹانوں کی صفائی درندہ جرات کو اس ویرانے میں پکارتے ہو میں تم سے فریاد کرتا ہوں کیونکہ تم اسے سوا بیان کوئی نہیں ہو جس سے فریاد کر سکوں تم میرے نالے سے آشنا ہو کیا مجھے ایک لکیر کا بیٹا دھوکہ دینا ہو وہ میری کمان جھینٹا ہو جس کو کر لیں گے کے ہاتھ نے لپک کر کیا ہو وہ مجھ کو بھونائی لشکر میں شل یا دگا نفع لیجا پتا جتا نہیں دیکھتا ہو کہ اسکی یہ نفع زندہ پر نہیں ہو فرد سے ہر جو بھنی مرد سے کی روح یا خیالی صورت پر جو صرف خیال میں رہتی ہو آہ اسنے مجھے اپنے وقت میں حاکم کیا جب مجھ میں طاقت نہیں رہی لیکن اب بھی اسنے فریب سے غلبہ پایا ہو میں کیا تدبیر کروں اسی میرے بیٹے میرے ہتھیار جو تو نے لئے ہیں مجھے واپس دے اور اپنی چال اپنے باپ کی سی اور اپنی سی رکھ تو کیا جواب دیتا ہو تو بت سا خاموش ہو ای ننگے پہاڑ میں برہنہ اور سر اسیمہ اور کپس اور بے بس ایک بار مجھے پھر آتا ہوں اس غار میں مرد لگا کیونکہ ہتھیار پاس نہیں رکھتا جس سے درندہ و کھوار سکون درندے بالضرورت مجھے پھاڑینگے اور میں جینا کیوں چاہوں لیکن ای اسنے اس شرارت کی علامت تجھ میں نہیں ہوئی حقیقت تو دوسرے کے ہاتھ کا آلہ بنا ہو میرے ہتھیار مجھ کو واپس دے اور مجھ کو میری قسمت پر چھوڑ۔

نیا پٹولیس میری تکلیف سے متاثر ہوا اسکی آنکھوں میں آنسو پھرتے دل سے آہ کھینچ کے بولا اگر میں تیرا اس میں رہتا تو بہت اچھا تھا اس وقت میں پکارا میں کیا دیکھتا ہوں یقیناً یہ بولیسیر ہو فوراً بولیسیر کی بولی سے ثابت ہوا اور اسنے کہا کہ ہاں یہ میں ہوں اگر تپو ٹو کی تاریکی سلطنت میرے آگے کشادہ ہوئی اور میں تار تیرس کی روح کو دیکھتا ہوں گود و دیوتا ہے وشت نہیں دیکھ سکتے تو میں اتنا نہیں ڈرتا جتنا

لہنٹراس

یولیسیز
یولیسیز

جوہ

یولیسیز

فیلکلیڈی

یولیسیز

رہا رہا

یولیسیز

فیلکلیڈی

یولیسیز

ہای

لہنٹراس، یولیسیز

اسکو دیکھ کے ڈرتا ہوں اور زمین لہنٹاس اور اسی آفتاب میں جھگو گواہ کرتا ہوں کیا تم دیکھو گے اور ایسا ہونے
دو گے یولیسیز نے میری سب سے جواب دیا کہ یہ جو بیڑ کا حکم ہو اور میں صرٹ اسکے حکم کی تعمیل کرتا ہوں میں نے
کہا کیا تو اپنے ناپاک لبوں سے جو دے کے نام کو ناپاک کرتا ہو کیا تو دبا کے اس جوان سے قریب کرتا ہو جس سے
اسکی روح نافر ہو یولیسیز نے کہا کہ تم تجھے قریب دینے با ستانے کو نہیں آئے بلکہ تم جھگو تنہائی اور غواہی سے بچانے
کو اور تیرا غم اچھا کرنے کو اور تجھے لو ال کی فتح کی بزرگی دینے کو اور تجھے تیرے وطن میں واپس پہنچانے
کو آئے ہیں تو خود فلا کیٹھیز کا دشمن ہو یولیسیز نہیں جانتے۔

میں نے جواباً صرٹ لہنٹ اور ملاحت کی اور کہا کہ جب تو نے مجھے اس نامہ سفر پر درکنار سے پر ڈالا ہو
پھر ایسے آرام کو کیوں روکتا ہو جو یہ دیکھتا ہو جا جنگ کی بزرگی اور صلح کی خوشی اپنے واسطے حاصل کر
اور ایسا ٹیڈیز کے ساتھ کامیابی سے معظوظ ہوا اور مجھے اس لہجہ و نغمہ میں رہنے دے مجھے اپنے ساتھ چلنے کو
کیونکہ دہاتا ہو میں قیمتی میں پڑ رہا ہوں اور پہلے سے مر رہا ہوں ایک دفعہ تیری میرے لئے تھی کہ میں بیان
پڑا رہوں تاکہ دیوتاؤں کو ترانی پہنچانے میں کچھ مزاحمت ماید نہو اب تیری میرے لئے تھی کہ میں بیان
میری تمام مصیبتوں کے موجب دیوتا جھگو۔ لیکن دیوتا میری عرض سننے نہیں دے میرے دشمن کی
طرح داری کرتے ہیں اور میرے ملک میری آنکھیں پھر جھگو نہ دیکھیں گی ای دیوتاؤ اگر تم میں کوئی ایسا مصنف
ہو جو میری مظلومی پر رحم لائے تو اسکا انتقام لے یولیسیز کو سزا دے اور میں جھگو گواہ میں سلامت ہوں۔

جب میں ہیلاقت غصہ کر رہا تھا تیرا باب جھگو بردبارانہ رحم دیکھتا تھا اور مجھ سے بدبخت مصیبت زدہ
کے نامہ قتلانہ حملوں کا مقابلہ کر کے عرصہ اپنی عقل کے استقلال سے گویا آنکلی کو دوری چاہتا تھا اور
زیادتی کی برداشت کرتا تھا اسلئے کہ میرا غصہ ابھی سختی سے آپ کہ ہو جائے خاموش اور حرکت کھڑا رہا
قلہ کوہ بے جنبش قائم رہتا ہو جسکو ہوا سے تزلزل گئی ہو اور آخر اپنے غضب سے تھک کر آپ سے آپ دب جاتی ہو
وہ جانتا تھا کہ جب تک سختی و درنوبت تک جوش کو عقل پر لانے کے واسطے ہر ایک کوشش ہیفا نہ ہو اسلئے
جب میرا غصہ بشتاب آئے کہ اسی فلا کیٹھیز تیری عقل اور بہت کامان ہو یہ وقت ہو کہ اُسے جھگو استفادہ کرنا
چاہئے اگر تو ہمارے ساتھ چلنے اور اُن بڑے املا دون سے جو جو بیڑ کے تیرے واسطے تجوڑ کے ہیں اتفاق
کرنے سے انکار کرتا ہو تو غیر خوش رہ تو یونان کی رہائی اور تیرے کی تباہی حاصل کرنے کے لائق نہیں ہو
لہنٹاس میں جلا وطن پڑا رہے یہ بتیاری جو میں نے لے لئے ہیں جو بزرگی تیرے واسطے ہو جسکی یولیسیز کے

واسطے حاصل کر کے ایسا پتلا پٹلیس آملین اسکے ساتھ بٹ کرنا کچھ فائدہ نہ دیکھا ایسے شخص پر رحم کرنے سے ہم یونان کا فائدہ عام چھوڑ نہیں سکتے۔

یہ کہنے پر میرا غصہ تازہ ہوا اور میں اس شیرنی کی مانند ہو گیا جو اپنے بچے چرائی جانے پر ایسی جھلانی ہو کہ تمام صحرانگوں اٹھنا ہی بیٹے لکھا کہ اسی غار اب میں تجھے نہ چھوڑ دوں گا تجھ میں اس طرح رہو گا جس طرح اپنی قبر میں اسی مکان غم مجھے قبول کر اور مجھے قوط و یاس میں رکھ اسی تلوار کمان کی کہ دفعہ آخر ہوں مجھے پرندے کھا بیٹھے میرے تیر سچرا کلو نہ مار بیٹھے اسی جو دے کے بیٹے کے ہاتھ کی تبرک اور بے ہال کمان اسی تیر کیولیز اگر تو اب بھی جو کچھ زمین پر ہو رہا ہو دیکھنا ہی تو کیا تیرا سینہ آتش نفرت سے جلتا نہیں ہی یہ کمان اب تیرے دوست کے ہاتھ میں نہ رہی لیکن تو کیسی بڑے ایماندار اور ناپربہنگار نہ ہاتھ میں ہی اسی شکاری پرندہ و اور اسی صحرائی درندہ تو تم اپنے مکان میں بیٹھتے آؤ اب یہاں میرے ہاتھ میں دے مملکت تیر نہیں رہے ہیں میں بڑا بدبخت ہوں اب تم کو زخمی نہیں کر سکتا پس آؤ اور مجھے کھاؤ یا اسی پر رحم جو اپنے آکر رعد سے مجھے نیست کر۔

تیرے باپ نے مجھے ترغیب دینے کے واسطے ہر طرح کی کوشش یہ فائدہ کر کے میرے ہتھیار جھکوا واپس دینے چاہے اور اسلئے آئے نیا پٹلیس کو اشارہ کیا آسوت آسنے دے تیرا مکان میرے ہاتھ میں رکھ دے میں نے کہا تو حقیقت میں اکیلیہ کا بیٹا ہی اور اسکے خاندان کے لائق ہی لیکن دو رکھو دارہ تاکہ میں اپنے دشمن کے سینے میں تیر لگاؤں پھر میں نے ایک تیر میرے باپ پر چلانا چاہا لیکن نیا پٹلیس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تیرے غصے نے تجھ کو بیوقوف کر رکھا ہے تو اس غرابی سے واقف نہیں ہو گیا چاہتا ہے۔

لیکن پولکیز اس آفت اور ملامت پر بھی اس طرح بے جنبش کھڑا ہوا اور اسکی برداشت اور رحمت نے میرے دل میں تنظیم اور حیرت پیدا کی میں اپنی اس دیوانگی سے شرابا پسند جھکوا اسکی تباہی پہلوانا آمادہ کیا تھا مگر ان ہتھیاروں نے جو آسنے واپس کر دے تھے میرا غصہ ہنوز کم نہیں کیا تھا اور جھکوا متنازع تھا کہ اس طرح تسلی دیتی کہ میں نے اپنے ہتھیار اس شخص کے ہاتھ سے واپس پائے تھے جسکو میں نہیں چاہتا تھا لیکن اب میں نیا پٹلیس کی طرف متوجہ ہوا آئے کمال کہ براہیم کا بیٹا ہیلین صاحب اعجاز و قوتوان سے الہا ناکم ہا کے شہر سے ہمارے پاس آیا اور حال آئندہ کا اس طرح منظر ہوا کہ ہمہ ہر نصیب خواہ شخصیت ہائیکہ لیکن تب تک نہیں جب تک وہ شخص جو ہر کوئی کہنے کے تیر کھتا ہی اسکے مقابل نہ آئیگا وہ صرف قوس سے

نیپاٹوئیامس

جوت
ہکولیون

پولیسیون

جوت

نیپاٹوئیامس

ہکولیون

نیپاٹوئیامس

پولیسیون

نیپاٹوئیامس
مادریہ ہیلین

دراپ

ہکولیون
دراپ

ہسٹوریائی

نیپالہوئی

سولیسی

سولیسی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

ہسٹوریائی

کی دیواروں کے تہ صحت پائیگا اور ایسی کو بپس کے بیٹے اسکا علاج کریں گے۔

اس وقت یہ ادا دل دہہ حایین پڑا میں نیچ پٹولیس کی عاقلانہ سادگی سے اور اس ایمانداری سے کہ اس نے میرے تیر وکان مجھ کو واپس دے سنے متاثر ہو ایسک مجھ کو یو کیٹر کا سطح ہوئی کے خیال کی برداشت منتھی اور کچھ دیر تک جھوٹھی شرم نے مجھ کو اس پس و پیش میں رکھا مینے کہا کہ اگر میں یو کیٹر کا اور ایشیا کیٹیز کا رفیق ہوا تو کیا دنیا مجھ کو بغیر شرم سے بھیگی۔

جب میں اس پس و پیش میں مجبور تھا تب یکایک ایسی آواز سنیں جو آدمی کی آواز سے زیادہ تھی اور مینے اور پوکو نظر کی تو ہر کیٹیز نظر آیا وہ ایک پکنے ہوئے بادل میں اتر اور بزرگی کی شاعروں سے مصو تھا وہ اپنی توانا ترکیب اور بہت صورت اور اپنے انداز کی خوشنما سادگی سے باسانی پہنا جاتا تھا لیکن اس کے حال کی صورت میں کچھ شان و شوکت پانی جاتی تھی سو اس وقت نہیں معلوم ہوئی تھی جب وہ میرا پردہ برون کو تباہ کرتا تھا اس نے کہا تو ہر کیٹیز کو سننا ہی اور دیکھنا ہی میں اولپس سے نیچے جو کے احکام سننے کو اتر آہوں تو جانتا ہی کیسی محنتوں سے میں نے یہ عوجا ودانی حاصل کی ہے اور اگر تو بزرگی کے راستے میں میری پر دی کریگا تو ایک کیٹیز کا بیٹا تیرا رہنا ہوگا تیرا زخم صحت پائیگا اور پیرس بنے تمام دنیا کو آفت میں گرفتار کر رکھا ہے تیرے ہاتھ کے گردن سے مارا جا رہا ہے جب تیراے شکست ہو جا کر گت تو کوہ آوڈ پر اپنے باپ پیاس کو پیش نہایت غنا یہ بھیگی وہ آنکو بطور یادگار فتح جو میرے تیر وں سے حاصل ہوگی

میری فیر پر چڑھا پائیگا ای کیٹیز کے بیٹے تو فلا کیٹیز کے بغیر فتیاب نہیں ہو سکیگا اور فلا کیٹیز تیرے بغیر اسلے ورون دوشیر کی مانند جاؤ جو تک ایک شکار کو شکار کرنے میں ای فلا کیٹیز تو فراس کے پاس ایک یو کیٹیز کے ہاتھ سے شفا پائیگا لیکن ان سب باتوں پر اپنے دل میں دیوتاؤں کی عظمت اور محبت رکھو وے ہی جاودانی اور افانی رہیں گے اور سب طبیعت کے جوش و خروش مع مراجعت ہوں گے۔

یہ کلام سن کر میں خوشی میں آکے پکارا رات ہو چکی صبح نکلی ای فرح انزار دوشنی کیا تھے برسوں کی نارکی کے بعد پھر چلی میں تیرے اثر سے متاثر ہوں اور تیری شمع رہنما کی پیروی کرتا ہوں میں ان مقاموں کو چھوڑتا ہوں اور صرناں اٹھتا ہوں کہ اسے رخصت ہو لوں الوداع ای میرے مکان الوداع ای دیو جو ان شبہی کھیتوں میں رہتی ہو میں ان برہم لہروں کی سخت آواز پھر نہ سنو گا الوداع ای لہری پہاڑیو جہاں میں آندھی سے کانپا ہوں اور بارش میں بھیگا ہوں الوداع ای چٹانوں کو اکثر یہ

یہ کلام سن کر میں خوشی میں آکے پکارا رات ہو چکی صبح نکلی ای فرح انزار دوشنی کیا تھے برسوں کی نارکی کے بعد پھر چلی میں تیرے اثر سے متاثر ہوں اور تیری شمع رہنما کی پیروی کرتا ہوں میں ان مقاموں کو چھوڑتا ہوں اور صرناں اٹھتا ہوں کہ اسے رخصت ہو لوں الوداع ای میرے مکان الوداع ای دیو جو ان شبہی کھیتوں میں رہتی ہو میں ان برہم لہروں کی سخت آواز پھر نہ سنو گا الوداع ای لہری پہاڑیو جہاں میں آندھی سے کانپا ہوں اور بارش میں بھیگا ہوں الوداع ای چٹانوں کو اکثر یہ

یہ کلام سن کر میں خوشی میں آکے پکارا رات ہو چکی صبح نکلی ای فرح انزار دوشنی کیا تھے برسوں کی نارکی کے بعد پھر چلی میں تیرے اثر سے متاثر ہوں اور تیری شمع رہنما کی پیروی کرتا ہوں میں ان مقاموں کو چھوڑتا ہوں اور صرناں اٹھتا ہوں کہ اسے رخصت ہو لوں الوداع ای میرے مکان الوداع ای دیو جو ان شبہی کھیتوں میں رہتی ہو میں ان برہم لہروں کی سخت آواز پھر نہ سنو گا الوداع ای لہری پہاڑیو جہاں میں آندھی سے کانپا ہوں اور بارش میں بھیگا ہوں الوداع ای چٹانوں کو اکثر یہ

نالوں سے گونجی ہوا لوداع ایڈیٹر جن چٹو جو میری مکلفیوں سے تلخ ہو گئے تھے لوداع ایڈیٹر و مدبرین ہر
تکو چھوڑتا ہوں لیکن تم میری روانگی پر مہربان ہو کیونکہ میں دوستی کی اور دیوتاؤں کی آواز پر
جاتا ہوں۔

پس مجھ اُس کنارے سے روانہ ہوئے اور ٹراے کی شہر پارہ کے آگے یونانی فوج میں پہنچے میکین اور
پوڈیلیس نے اپنے باپ ایکسیوڈیس کے علم کی برکت سے پہرے زعم کو اچھا کیا کم سے کم اس حالت صحت میں
پہنچا یا کہ تو دیکھتا ہوا اب میں درد سے آزاد ہوں اور اپنی طاقت بحال پاتا ہوں لیکن اب تک کس قدر
لنگ کرتا ہوں میں جہز کو زمین پر سلا یا مثل اُس بے ہمت غزال کی جو شکاری کے تیروں سے عجوج
ہوتا ہے اور ایلیر کے برج جلد خاک میں نلکے بعد اُسکے جو کچھ طور میں آیا ہی سو تو جانتا ہی ہو لیکن میری مکلفیوں
کی یاد نے اُس کا لمبا بی اور بزرگی پر بھی جو پیچھے حاصل ہوئی ہر ایک یونانی کی نفرت میرے دل پر
قائم رکھی ہر اُس پر اُسکی سب نیکیاں بھی غالب نہیں آسکتیں لیکن اُسکے ہشباہت بیٹے کی نامنفع محبت سے
جو دشمنی اُسکے ساتھ تھی سو معلوم گنتی جاتی ہے۔

باب شانزدہم

ٹیلیکس کا فیلڈ تھس کے ساتھ بعض قیدیوں کی واسطے جنکا دونوں کو دعویٰ
تھا تکرار کرنا اور ہتھیاس کے ساتھ جسے اُسکو حقیر سمجھ کے قیدیان مذکورہ کو اپنے
بھائی کے واسطے چھین لیا تھا لڑنا اور فتحیاب ہونا لیکن پھر اپنی فتحیابی سے شرمانا
اور اپنی جلد بازی اور بے امتیازی پر تنہائی میں رونا اور توبہ کا خواہاں ہونا
اور اس عرصے میں ڈانیا والوں کے بادشاہ آئڈرسٹس کا خبر پانا کہ مددگار پوٹا
ٹیلیکس اور ہتھیاس کے درمیان صلح کرانے میں ہمتن مصروف ہیں اور اُن پر
چھاپہ مارنے کو روانہ ہونا اور اپنی فوج کو اُنکے لشکر میں پہنچانے کے واسطے اُنکے

دراپ، میکین
پوڈیلیس
ایکسیوڈیس

پیرس

ایلیس

یولیسیس

ٹیلیکس
ٹیلیس

ہیپیاٹس

ڈانیا
ایڈرسٹس

ٹیلیکس
ہیپیاٹس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

فیلینتھس

ایک سو جہاز گرفتار کرنا اور پہلے انکے بیہوشی میں آگ لگانا اور پھر فیلینتھس کے مقام پر
حماہ آوریوں اور فیلینتھس کا ملک نے خم کھانا اور اس کے بھائی ہینسیاس کا مارا جانا ہے

جب فلاکیٹیز اپنے حالات کہنا تھا ٹیمیکس نے تجویز اور حرکت ہو کر باہر اس کی نظر اس بہادر پر لگی ہوئی
تھی جو بولتا تھا تمام خیالات جنھوں نے ہر کیولینز اور فلاکیٹیز اور یولیمیز اور نیا پٹولیس کو مضطرب کیا تھا
جیسے متواتر سلسلہ بیان میں آئے تھے وہی متواتر اس کی صورت پر عیاں تھے کسی وہ فلاکیٹیز کو ناگمانی اور
اتفاقی سوال سے روکتا تھا اور کبھی اس شخص کی طرح خیال میں متفرق رہتا تھا جو اسباب سے نتائج نکالتا
ہو جب فلاکیٹیز نے نیا پٹولیس سے جو حیرانی فریب کر کے اول ارادے میں ظاہر ہوئی تھی بیان کی تو ویسی
ہی حیرانی ٹیمیکس سے ظاہر ہوئی تھی گویا آسوت وہ نیا پٹولیس بنگیا تھا۔

مددگار بادشاہوں کی فوج اچھی ترتیب کے ساتھ ایڈمرالسٹ کے مقابل روانہ ہوئی جو ڈوآنیا والو کو
ستانا تھا اور دیوتاؤں کو حقیر جانتا تھا اور آدمیوں کو فریب دیتا تھا ٹیمیکس کو اپنے بادشاہ ہونے کے ساتھ
جو ایک دوسرے سے صدر رکھتے تھے سلوک کرنا ہے اسکے کہ سیکو ناخوش کرے شکل معلوم ہوا ضرورتاً کہ کسی
کو باعث بدگمانی نہ ہوے اور اپنے واسطے سب کا خیال نیک حاصل کرے اس کی طبیعت میں بڑی نیکی اور
صفائی تھی لیکن طبیعت خلون تھا اور سیکو خوش کرنے کی تکلیف نہ اٹھاتا تھا وہ روہیہ کا طامع تھا مگر اس کا
دینا نہ جانتا تھا اور اس طرح دل کا عالی تھا اور طبیعت کا عموماً نابل نیکی تو بھی نہ مہربان معلوم ہوتا
تھا نہ فیاض نہ دوست کا قدردان نہ ممنون احسان اور نہ لیاقت کا قدر شناس اپنی طبیعت کا تاج
تھا دوسروں کی رائے کا کچھ خیال نہ رکھتا تھا اگرچہ وہ فیئر کی حفاظت میں تھا تو بھی ہینسیاس نے جو اس کی
مانھی اس کو سخت ولدیت اور رفت طریقت پر تقویت دی تھی جس سے اس کی ذاتی خوبیاں دب رہی
تھیں وہ سمجھتا تھا کہ میں دوسرے سب آدمیوں سے بہتر طبیعت رکھتا ہوں جن کو وہ سوچتا تھا کہ دیوتاؤں
نے میری راحت اور زنت کے واسطے زمین پر بھیجا ہے تاکہ میری حاجات رفع کریں اور مجھ کو اس طرح ناز
جیسے ظاہری دیوتاؤں کے نزدیک خدمت اس کی خوشی تھی اور وہی اس کی تلافی جو چیز چاہتا تھا جانتا تھا
کہ ناممکن نہیں ہے اور ذرا سے توقف پر اس کا مزاج آتش غضب سے بھر کر اٹھتا تھا جو لوگ اس کو بے نیاز
اور بے انضباط دیکھتے تو سمجھتے کہ وہ شخص اپنے سوا کسی کو چاہنے کے قابل نہیں ہے اور صرف اپنی رشت

اور سخت برلانا چاہتا ہی لیکن اسکی یہ دوسرے کھٹن غافل اور اپنی طرف مائلی اس دوامی ہتھیلی
کا نتیجہ تھیں جسکا وہ اپنے جوش طبیعت کی سختی سے تحمل تھا اسکی مانے جب وہ گوارے میں تھا تب ہی اسکو
مغز دور اور خوشامد پسند کر دیا تھا اور عالی خاندانی کے نقصانوں کی ایک عجیب نظیر بنادیا تھا مصیبت
نے اب تک اسکے غور یا غصے کو کم نہ کیا تھا اب تک تصدیق اور تکلیف کی ہر ایک حالت میں اپنے اس پاس
والوں کو نفرت سے دیکھتا تھا اور اسکا غور تاثر کی مانند ہر ایک دباؤ کے تلے بھی اٹھتا تھا۔

جب یٹزر کے پاس تھا تب اسکے عیب کم ظاہر ہوتے تھے بلکہ روز بروز گھٹتے جاتے تھے جیسے تندرست
گھوڑا اپنے راستے میں پہاڑوں اور ٹیلوں اور نالوں کو خاطر میں نہیں لاتا اور صرف ایک حاکمانہ آواز
کا اور ایک بادبانہ ہاتھ کا تابع رہتا ہی ویسے ٹیلیکس کو اسکے امیرانہ شوق میں صرف تیز ہی روک سکتا
تھا لیکن یٹزر اسکو اسکی جولانی میں صرف نظر سے باز رکھتا تھا جو ت اسکی نظر اُسپر جاتی تھی وہ فوراً
اسکا مطلب سمجھ جاتا تھا اور اسکا دل نیکی سے واقف اور اسکا چہرہ راحت اور فرحت سے ملایم ہوتا تھا
جیسے صرنا زمان جب بیٹھیوں اپنا زسول اٹھاتا ہی اور دریا کو اپنا غصہ دکھاتا ہی یکایک ملایم اور مسیح

موجا تا ہی
جب ٹیلیکس اکیلا رہا تب اسکے تمام جوش جو دریا کے راستے کی مانند پستے سے رُکے ہوئے تھے اب
زیادہ تر سختی سے زور لائے وہ لیسیڈیمین والوں کی اور انکے حاکم ٹیلیٹس کی مغزوری کا تحمل نہ ہوکا
بے لوگ جنھوں نے تیر تیرم آبا د کیا تھا سب نوجوان تھے اور تراسے کے محاصرے کے وقت پیدا ہونے سے
تعلیم نہ پائے تھے وہ اپنی بد اہلی اور اپنی ماؤں کی بد وضعی سے اور اپنی آوارگانہ پرورش
بابی سے وحشیانہ وحشت رکھتے تھے وہ یونانی نہ تھے قرآن سے معلوم ہوتے تھے۔

ٹیلیٹس اگر شوق باز ٹیلیکس کی ہتک کرتا تھا اور اسکو ہر ایک مام شورت میں روکتا تھا
اور اسکی صلاح کو نا آزمودہ کار طفلوں کی خام خیالی بتانا تھا اور اسکو کہہ دیا اور نامہ دوان کے
سے طے مارتا تھا اگر اس ذرا ہی بھی غافل ہوتی تھی تو دوسروں سے ظاہر کرتا تھا اور ہمیشہ مددگار
رفیقوں کے درمیان حسد پیدا کرنے اور اسکا مغرورانہ طریقہ جراتانے میں مصروف رہتا تھا۔

ایک دن ٹیلیکس نے انیا کے چند قیدی لایا ٹیلیٹس نے کہا کہ یہ قیدی میرے ہیں کیونکہ میں نے
لیسیڈیمین والوں کے ساتھ انے لڑکے کو شکست دی تھی اور چونکہ وہ پہلے سے مغلوب ہو کے

میں

تیلیکس

میں

میں

نہیں

تیلیکس

تیلیکس

تیلیکس

تیلیکس

تیلیکس

تیلیکس

تیلیکس

تیلیکس

تیلیکس

تیلیکس

تیلیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

بھاگ چکے تھے ٹیلیمیکس صرغ انکو لشکر میں کپڑا لایا ہی جنوں نے ہتھیار ڈال دئے تھے اور برغلان اُسکے
ٹیلیمیکس نے یہ کہا کہ میں نے فیلینٹس کو ان لوگوں کے ہاتھ سے مغلوبی سے بچا یا ہی اور لڑائی کا بارہ
اُسکی طرف بھگا یا ہی اس سلسلہ پر مددگار بادشاہوں کے جلسے میں بحث ہو رہی تھی اور ٹیلیمیکس
فیلینٹس پر اس قدر تیز ہوا تھا کہ اگر دوسرے اُنکے درمیان مداخلت نہ کرتے تو وہ دونوں
لڑ پڑتے۔

فیلینٹس کا ایک بھائی تھا جس کا نام ہتپاس تھا وہ اپنی بہت اور طاقت اور دلیری کی واسطے
مشہور تھا نیز بیٹم والے کہتے تھے کہ پالکس شہنشاہ زنی میں اُس سے بہتر تھا اور کاسٹر فرس دولانی میں
اُس پر فضیلت نہ رکھتا تھا وہ بہت سادقت اور قناعت میں ہر کچھ لین کا شہرت تھا اور تمام فوج کو باعث
خون تھا کیونکہ وہ جتنا ہتورا ورتوی تھا اُس سے زیادہ شہر پر اور ظالم تھا۔

ہتپاس نے جس غم کو ساتھ ٹیلیمیکس اُسکے بھائی کے ساتھ پیش آیا تھا دیکھا بلا انتظار فیصلہ
انہی جلسہ جلدی کر کے وہ قیدی جیڑیم کو لے جانے لگا اور ٹیلیمیکس جسے خفیہ خبر پائی تھی غصے سے جلنا
ہوا اُسکے پیچھے دوڑا وہ لشکر کی ایک انتہا سے دوسری انتہا تک مش اُس سُر کے دوڑتا تھا جو شکار
کے وقت جرج اور غضبناک ہو کے شکاری پر ٹوٹتا ہی اُسکی آنکھیں دشمن کو ہر طرف ڈھونڈتی تھیں
اور اُسکے ہاتھ میں برجھی ہلتی تھی جو وہ اُسکے سینے میں مارا چاہتا تھا آخر اُس کو دیکھ پایا اور
اُس کو دیکھتے ہی نیا غصہ آیا۔

اس وقت ٹیلیمیکس خوشنما جوان تھا جس کا دل نہروانے میٹر کی صورت میں اُسکے عقل سے بہرہ و
کیا تھا لیکن ایک غضبناک شیر یا ایک دیوانہ نما جوش دیوانگی سے مغلوب اسلئے ہتپاس سے کہا
کہ ہمارے اسی کمتر میں مردم کھڑا رہ دیکھو تو مجھ سے ان غنا بکو کو کہ دشمن کو مغلوب کر کے لایا ہوں
کیسے لیجا تا ہی تو انکو نیز بیٹم میں نہیں لیجا سکیگا تو ابھی در بایے مشکل کے کنارے پر جا لیگا اُسکی برجھی
فوراً اُسکے لفظوں کے ساتھ چلی لیکن اُسے اس قدر غصے سے چلائی کہ شہت دست نہ باندھ سکا اور وہ
ہتپاس سے بہت دور زمین پر پڑی پھر اسنے اپنی تلوار نکالی جس کا قبضہ سنہری تھا اور جو اسکو لیر ٹیر نے
ایٹھا کہ سے روانہ ہونے پر بطور یادگار محبت دی تھی جب لیر ٹیر جوان تھا تب اسنے اس تلوار سے بہت
بزرگی چل کی تھی اور یہ آپہرس کے بہت سے سرداروں کے خون سے ایک لڑائی میں جمین لیر ٹیر

نتیجہ ہوا تھا تر ہو چکی تھی۔

ٹیلیکس نے ملوار نکالی ہی تھی کہ تپسیا نے اپنی زیادہ تر قوت سے استفادہ کر کے ارادے سے اس پر حملہ کیا اور اسکو اس کے ہاتھ سے چھینا جا با اس کشش میں وہ ملوار ٹوٹ گئی تب ان دونوں نے ایک دوسرے کو پکڑا اور ایسا جکڑا کہ دفعۃً ایک ہوئے اور ایسے دو وحشی درندے سے نظر آنے لگے کہ ایک دوسرے کو پھاڑا جاتے ہیں انکی آنکھیں آتش غضب سے شعل تھیں اور انکے بدن کبھی سکڑتے تھے اور کبھی پھیلنے لگتے یہ کبھی جھلکے تھے اور کبھی سیٹھ ہوتے تھے فٹے سے ایک دوسرے پر چھٹتے تھے اور ایک دوسرے کا خون

ٹیلیکس
ہی پیاس

پیشہ کو ترپتے تھے اس طرح انکے پاؤں سے پاؤں ہاتھ سے ہاتھ اور ان کے عضو عضو باہر مل رہے تھے گویا دو قاب سے ایک قاب بن گئے تھے آخر غلبہ تپسیا کی طعن مایل ہوا جو کمر کی بجلی سے مضبوطی اور طاقت حاصل تھی ٹیلیکس کو نزاکت نا بالغی سے نصیب نہ تھی اسکا دم بھر گیا اور زانو کاٹنے کے تپسیا نے ٹیلیکس کی کمزوری معلوم کی اور اپنی کوشش و جہد اگر تیز و اجود سے اسکی نگران تھی اور جس نے صرف نصیحت کے واسطے اسکو اس نایت خطرے میں ڈالا تھا یہ فتح اسکو نہ دیا جاتی تو اب ٹیلیکس کا نصیب جواب دے چکا تھا اور یہ اپنے جوش اور جلد بازی کی سزا پا چکا تھا۔

ہی پیاس

ٹیلیکس
ہی پیاس
ٹیلیکس
مینا
ٹیلیکس

وہ خود سبیلنڈ کے محل سے نہیں نکلی لیکن اسنے آئیرس کو جو دیوتاؤں کی تیز رو پیغمبر ہو بھجا اسنے اپنے سبک پڑ ہوا پر پھیلانے اور اس بے انتہا اور پاک سطح کو تقسیم کیا اور اپنے پیچھے روشنی کی ایک لمبی صف چھوڑی جس سے نفقہ صحاب ہزار ہا رنگ سے رنگا رنگ ہو گئے وہ جب تک ساحل دریا پر جہان مددگار بادشاہوں کی فوج بڑی تھی نہیں پہنچی تب تک زمین پر نہیں اتری اسنے دوسرے اس لڑائی کو دیکھا اور لڑنے والوں کی غصہ وری اور سختی کو ملاحظہ کیا وہ ٹیلیکس کا خطرہ دیکھ کر خون سے کانپ اٹھی اور باریک بنار کی طرح آگے بڑھی وہ بنار دیز ہو کے بادل سا نکلیا اور جوت تپسیا نے اپنی طاقت غالب سے اپنی نتیجہ کی کا تین تھا اسنے تر والی اس نوجوان امانت کو اسکی دھال سے محفوظ کیا جو اسنے اسکو اس کام کے واسطے دی تھی ٹیلیکس نے جو تھک کر بیہوش ہو گیا تھا فوراً خود میں طاقت تازہ پائی اور جس قدر اسکی طاقت اور عزت بڑھی اسقدر تپسیا کی گتھی اُسے جانا کہ کوئی پرستیدہ اور قد بدنی شکر جھکھو جہان اور پریشان کرتی ہو ٹیلیکس نے اب اسکو زیادہ تر دیا با او کبھی ادھر اور کبھی ادھر بٹایا دیکھا کہ وہ لڑکر انا ہی لیکن ڈھیلانہ چھوڑا کہ دم لینے پائے آخر کار اسکو گرایا اور اسکے اوپر چڑھ بیٹھا کوہ

ٹیلیکس
بدریس

ٹیلیکس

ہی پیاس

مینا

ٹیلیکس

ہی پیاس

ٹیلیکس

ہندو

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

اسیلا کا کوئی بلوط بھی جو ہزار ہا جوت کا ناہ اور ان کی گونج سے تمام جنگل کو ترنا ہوا ہے بہت ناک شور سے
نہیں کرتا جیسے بہت ناک شور سے ہتیاں گرا تھار میں اُس کے تلے بکرا اٹھی اور تمام قرب و جوار والے
کانپ اٹھے۔

لیکن تیر والی دھال نے جیسے ٹیلیفون کو طاق بخشی ویسی عقل بھی بخشی اسلئے جیو ہتیاں گرا وہ
اپنی اس خطا سے واقف ہوا کہ جن مددگار بادشاہوں کی مدد کے واسطے میں مسلح ہو کے آیا تھا انہیں سے
ایک بادشاہ کے بھائی پریشہ حملہ کیا اور تیر کی نصیحتیں یاد کر کے چھٹا یا اور اپنی فتح سے شرمایا اور سمجھا کہ
مجھے مغلوب ہونا مناسب تھا اس اثنا میں ٹیلیفون نے غصے میں بھرا ہوا اپنے بھائی کی مدد کو دوڑا اور جو بھی
اُس کے ہاتھ میں تھی اُس سے ٹیلیفون کو مارنا چاہا مگر ڈر کر یہاں بھائی بھی جو اُس کے تلے بکرا اٹھا ہوا مارا جا رہا تھا
کا بیٹا اپنے دشمن کی جان بے آسانی لے سکتا تھا لیکن اب غصہ اُس کا فرو ہو گیا تھا اور یہی چاہتا تھا کہ اپنی
معتدل مزاجی دکھائے اپنی جلد بازی کی تلافی کرے اسلئے اپنے دشمن پر سے اٹھکے بولا کہ اچھے ہتیاں میں
اسی برصاقت کرتا ہوں کہ میں تم کو نصیحت کی کہ تو میری نا باغی کو حقارت سے نہ کیے اور تیری جان تم کو بھگتا
ہوں اور تیری طاقت اور شجاعت کو سہا رہتا ہوں دیوتاؤں نے تم کو بھگتا ہوا ہے اسلئے دیوتاؤں کی طاقت
کا مطیع ہو آئندہ تم کو بھگتا اور تم کو بھگتا جائے کہ اپنا زور اپنے دشمن عام کو دکھائیں۔

جب ٹیلیفون نے اس طرح کہہ رہا تھا ہتیاں خاک اور خون سے بھرا ہوا اور آتش شرم اور غم سے جلتا
ہوا زمین سے اٹھا ٹیلیفون کو اُس شخص کی جان لینے کی جرات نہ لی جس نے اس طرح فیاضانہ اُس کے بھائی
کی جان بچائی تھی تاہم وہ میراں تھا اور نہیں جانتا تھا کہ کیا کروں سب مددگار بادشاہ دوڑے اور
ٹیلیفون کو ایک طرف لگئے اور ٹیلیفون اور ہتیاں کو دوسری طرف لگئے اُس کا غور بہت ہو جانے سے
اُسکی آنکھیں زمین پر پائل تعین تمام فوج یہ دیکھ کر حیرت سے متاثر ہوئی کہ ٹیلیفون ایسی نازک عمر کا جس نے
اب تک طاقت مردانہ نہیں پائی ہتیاں پر غالب آسکا جو طاقت اور قناعت میں دیوتاؤں کی مانند ہو جنھوں
نے ایک دفعہ دیوتاؤں کو اولمپس سے نکالنے کی کوشش کی تھی۔

مگر ٹیلیفون اس فتح سے خوش نہ ہوا جب تمام لشکر میں اُسکی تعریف ہو رہی تھی وہ اپنے قصور سے
بچھٹتا ہوا اور خود سے شرماتا ہوا اپنے خیمے میں گیا اپنے مزاج کی تندہی سے نادم تھا اور خود کو اُس
زیادتی ناقصہ کے واسطے لاجم جو شہر غصب میں اُس سے سرزد ہوئی تھی اُسے اجانا کہ نہایت مغروری

میں کچھ بیہودگی اور کینگی ہو اور مانا کہ بزرگی صرف اعتدال اور انصاف اور حیا اور آدمیت میں ہو
اپنے عیبوں سے واقف ہوا لیکن اس نتیجہ کی جو عیب اتنی بار دھوکہ دیکھنے میں آچکے ہیں انکی دوسری
ہوسکے اپنے ساتھ جنگ پر تھا اور سخت سے تنگ تر ایسا پکارتا تھا جیسا کوئی شیر دلاڑناہی۔

دو دن تک اپنے غصے میں اکیلا رہا آپ کو ملاست کرنا تھا اور شرم سے صحت میں آتے ہوئے ڈرتا
تھا اپنے دل سے کہتا تھا کہ میں نیشہ کو سہ کیسے دکھلا سکوں گا کیا میں اس کو لیسز کا بیٹا ہوں جو آدمیوں
میں سب سے زیادہ عاقل اور بُر دہارتوں اور کیا میں مددگاروں کے لشکر میں عناد اور فساد کا باعث
ہوا ہوں کیا جھکڑا کھانوں پہلانا تھا یا آنکے دشمنوں دنیا والوں کا جھکڑا جلد بازی نے ایسا دیوانہ کیا
کہ میں نے برجھی جلا نا بھی نہیں بلانا میں تھا میں کہتا تو بھی میں نے پیٹیا س کا مقابلہ کر کے خود کو ایسی آفت اور
ذلت میں ڈالا تھا کہ علاوہ ہنگام غلوئی موت کے سو کچھ توقع تھی اگر میں اس طرح مارا جاتا تو بہتر تھا
کہ میرے عیب میرے ساتھ جاتے اور میرے بغیر ارا نہ در اور میرے خیال نہ نگہ نو لیسز کے نام کو اور نیشہ کی
نصبت جو تن کو زیادہ عیب نہ لگاتے اب بھی اگر ایسی اسید ہو کہ عیب کر کے اس قدر مددگاروں کا
غصے سے پھٹتا ہوں ویسا کچھ کچی نکر دنگا تو فی الحقیقت میں خوش رہوں گا لیکن افسوس ہے کہ جب تک
یہ آفتاب نہ جھکے ہی پھر نہ چھپے گا تب تک ایسے ہی دوسرے قصور مجھ سے خاطر خواہ ظہور پائیں گے جسکے واسطے
اس وقت اس قدر بغیر اور نفرت سے پریشان ہوں امی پر فنا نصرت اور امی پر عناد دست تم میری بیوقوفی
کے لئے یادگار اور مذمت پائدار ہو۔

جب وہ اس طرح تنہا اور بے تسلی تھا نیشہ اور فلا کیٹیز اس کے پاس آئے نیشہ چاہتا تھا کہ اس کو
اسکی خطا سے آگاہ کرے لیکن اس کے دل کا اضطراب اور بے خوابی دیکھ کر اس نے ملاست کر دیکھنے بدلے اس کو
تسلی دی اور اسکی بد عادت کی مذمت کر دیکھنے عوض اس کو تسلی بخشی۔

اس جھگڑے نے مددگاروں کو انکی مہم میں متوقف کیا کیونکہ وہ جب تک ٹیلی میکس کو ٹیلیفون نہ کرے
اور اس کے بھائی کے ساتھ نہیں ملا سکتے تھے تب تک دشمنوں کے مقابلے کو نہیں جاسکتے تھے ان کو یہ
اندیشہ برابر تھا کہ شاید نیشہ ہنرمند والے کرت والے نوجوانوں پر جو لڑائی ٹیلی میکس کے ساتھ آئے تھے حکم کرینگے
صرف ٹیلی میکس کی بیوقوفی سے ہر ایک کام کی تیزی تھی اور ٹیلی میکس جس نے دیکھا کہ اپنی بے تیزی سے کس قدر
خرابی کر چکا ہوں اور کس قدر اور نکر دنگا سبب و غم میں مبتلا تھا مددگار بادشاہ نہایت پریشان تھے

نیشہ
ٹیلی میکس

ڈانیا

ہیٹیا

ٹیلی میکس
نیشہ

نیشہ
ٹیلی میکس
نیشہ

ٹیلی میکس
ٹیلی میکس

ٹیلی میکس
ٹیلی میکس

ٹیلی میکس
ٹیلی میکس

हेरै नम
कीट
नेस्टर
फिलोसوف
हेनो मेक्स
फेलो-युस
हिपथياس
नेस्टर
फिलोसوف
हेली मेक्स

اس اندیشہ سے اپنی فوج کو نہیں بڑھا سکتے تھے کہ باواؤ پرینڈم والے اور کیتھ والے چلتے ہوئے آپس میں
لوہڑیں کیونکہ لشکر میں بھی جہاں بڑی فکرائی رہتی تھی انکو بڑی مشکل سے باز رکھتے تھے نیز اور فکرائی
ٹیلیفیکس اور فلیٹنر کے غیور میں بار بار آتے جاتے تھے فلیٹنر خندی تھا اسکی طبیعت میں نہایت
سختی تھی اور پتیاں جسکی گفتگو غضب اور عداوت سے خالی تھی اسکو برابر انتقام کی ترغیب دیتا تھا
اسپرینڈر کی فصاحت نہ فلک کی عین کی وباغت کار گر تھی ٹیلیفیکس زیادہ تر ملازم تھا لیکن انوس سے مجبور
اور ہر طرح تسلی سے دور تھا۔

جب مدوگار بادشاہ اس بیچ و تاب میں تھے فوج ڈر سے گھبراتی تھی اور وہ لشکر گاہ ایک ایسا
مکان بن گئی تھی جہاں صاحب قبیلہ جو اپنے رشتے داروں کا پالنے والا اور اپنے بچوں کا سنبھالنے والا
ہو جاتا ہے۔

اس تکلیف اور بے انتظامی میں تمام فوج ایک مخلوط اور میب شور سے گھبرائی گاڑیاں گھوڑوں کی
تھیں ہتھیار کھڑکھڑاتے تھے گھوڑے ہناتے تھے اور آدمی پکارتے تھے بعضے فیر ورتے اور قتل کا نفاذ
کرتے تھے اور بعضے بھگتے اور ڈرتے تھے اور بعضے جھجھکتے اور مرنے سے گردا ایسا اٹھا جیسا بگولے میں
اٹھتا ہے اور بدل سا بکے آسمان پر چھایا اور لشکر محیط ہوا چند ساعت میں بیہ گردا گھرے دھوئیں
سے ملا جس سے ہوا بگڑی اور دم رکھا پھر جلد ہی ایک خالی آواز سننے میں آئی جیسی کوہ اٹلین پر سنی
جاتی ہے جب وکٹین اور سکلپ دیوتاؤں کے بزرگ کی غلط آواز عد بنانے کے واسطے آگ تیز کرتے ہیں
ہر ایک کا پاؤں لرزنا تھا اور ہر ایک کا چہرہ زرد ہوتا تھا۔

ناگاہ ائیرکس نے جو ہوشیار اور محنت کشی میں استوار تھا لشکر گاہ میں مدوگار بادشاہوں
پر چھاپا مارا اسنے اپنی روانگی چھپائی تھی اور انکی سے اچھی آگاہی پائی تھی وہ بے اعتبار عرت
اور محنت سے ایک نہایت دشوار گزار پہاڑ کا چکر دیکے آیا تھا جسکے گھاٹے مدوگار بادشاہوں نے اپنے
قبضے میں کر لئے تھے انکو خواب میں بھی یہ خیال تھا کہ وہ اس پہاڑ کا چکر دیکے آگیا اور جانتے تھے کہ
انہی گھاٹوں سے آگیا جو ہمارے قبضے میں ہیں اسلئے خود کو بھی طرح محفوظ ہی نہیں سمجھتے تھے بلکہ لادہ
رکھتے تھے کہ جب کچھ ملک جسکا انتظار تھا آجائے گی تب ان گھاٹوں سے اس پہاڑ کی اسطرن جاکے
اپنے دشمن پر گرے۔

ہیرنا
بککین
فیکوپ

ہیڈاسس

ایڈراسٹس نے جو دشمن کے حالات دریافت کرنے کے واسطے روپیہ خرچے میں کمی کرتا تھا اس ارادے کی خبر پالی تھی کیونکہ نیشنل اور فلاکیٹیز اپنی پوشیاری اور تجربہ کاری پر بھی اپنی مہمات کے اخفا میں احتیاط کافی نہ کرتے تھے نیز جو عزمین آرتا ہوا تھا جس بات میں اپنی تعریف سمجھتا تھا اسکے اظہار میں بہت خوش ہوتا تھا اور فلاکیٹیز بالطبیعت کم گو تھا لیکن جلد باز اور ذہنی اشتغال سے جس بات کو وہ چھپا یا جانتا تھا اسکو ظاہر کر دیتا تھا اسلئے اسیار آدمی جلد اسکا سینہ واکرنے کا راستہ پا جاتے تھے اور جو کچھ اُسمین ہوتا تھا سولیماتے تھے صرن اسکو بھرکانے کی ضرورت تھی کہ پھر وہ اپنے اختیار میں نہ رہتا تھا بطور چشم نمائی اپنے خیالات ظاہر کر دیتا تھا اور شیخی مارتا تھا کہ میں اپنی مطلب برآری کی تدبیر جانتا ہوں اگر آپ ذرا سادھی اشتباہ کیا جاتا تھا تو وہ فوراً اپنی تدبیر آشکار کرتا تھا اور اپنے دل کا راز مرغوب فاش کر دیتا تھا اس طرح پر پیہ بڑا حاکم ایک نظن شکستہ کی مانند تھا جو کیسی ہی قیمتی شے سے بنا ہوتا ہی تو بھی جو عزم اُسمین بھرتے ہیں سو بہ نکلتا ہی۔

جن لوگوں کو ایڈراسٹس نے روپیہ دیکر ملایا تھا انھوں نے دونوں نیشنل اور فلاکیٹیز کی کمزوری سے استفادہ کرنے میں کوتاہی نہ کی اور نہ نیشنل کی توازن اور توازن اور تعریف سے خوشامد کرتے تھے جو فتوحات اُننے حاصل کی تھیں بیان کرتے تھے اور نہ نیت حیرت سے اسکی پیش بینی عیان کرتے تھے اور ادھر فلاکیٹیز کو بھرکانے کے واسطے برابر جان بچھاتے تھے اُسکے آگے مشکلات اور تکلیفات اور خطرات اور تصدیقات اور علاج غلطیات کے سوا کسی دوسری بات کا ذکر نہ کرتے تھے اور جب اسکی طبعی تیزی زور پر آتی تھی تب اسکی عقل دور ہو جاتی تھی اور وہ جیسا تھا ویسا نہیں رہتا تھا۔

تئلیمیکس اپنے عیبوں پر بھی اپنی رازداری کے زیادہ تر لایق تھا اُسے رازداری کی عادت اپنے مصائب سے سیکھی تھی اسکو طفل ہی میں پینیلوپ کے اسید واروں سے اپنا راز چھپانے کی ضرورت پڑی تھی وہ اپنا راز بے دروغی چھپا سکتا تھا بلکہ محتاط آدمیوں کے سے استقلال اور احتیاط سے اپنی رازداری بھی کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا اسکو راز چھپانے میں کچھ مشکل اور دقت نہیں معلوم ہوتی تھی ہمیشہ دل کا ایسا کشادہ اور صفا اور آزادہ نظر آتا تھا گویا اسکا دل اسکی زبان پر تھا جو کچھ سلامت اور حفاظت کہہ سکتا تھا سو سب نہایت آزادانہ اور بے تعلقات کہتا تھا وہ نہایت تیز سے جانتا تھا کہ میان پر رزنا چاہئے اور کیسی ہی موقع کی اور بچھ کی تقریر ہوتی تھی بلا اظہار ارادت اشتغال بہت

ہیڈراسٹس

نیشنل

فلاکیٹیز

نیشنل

فلاکیٹیز

ہیڈراسٹس

نیشنل

فلاکیٹیز

نیشنل

فلاکیٹیز

تئلیمیکس

سینیلوپ

ترک جانا تھا اسے کوئی اسکے دل میں دخل نہ پانا تھا اور اسکے دوست بھی صرف اس قدر جان سکتے تھے جتنا
چھٹانا اسکے نزدیک صلہ و فہم و رخصتا مگر جتنا تھا کہ اس سے وہ کوئی بات نہیں چھپانا تھا دوسرے دوستوں پر
اس کا اعتبار اس قدر مختلف تھا کہ قدر انکی صفات اور ذکاوت مختلف تھی۔

میترا

دینی مہکس

میترا
فیلمی مہکس

ٹیلیویژن نے کہہ دیا تھا کہ ابالی شہزاد کی تجویزین عموماً تمام مفکر کو معلوم ہو جاتی ہیں بلکہ اس بات
کی فہم اور فلاکیٹیز سے بھی شکایت کی تھی مگر انھوں نے اس پر جیسا خیال واجب تھا نہیں کیا بلکہ ادنیٰ
اکثر خدہ ہی ہوتے ہیں کیونکہ مدت کی عادت سے ان کو اختیار پسند حاصل نہیں رہتا تفصیلات عمر ایسی لا علاج ہوتی
ہیں جیسی گرہ دار درخت کی موٹی شاخیں کہ اگر ٹیڑھی ہوتی ہیں تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہتی ہیں ایسے
ہی بعد مدت مقررہ آدمی سے طاقت ملائیت جاتی رہتی ہے اپنی عادتوں پر قائم ہو جاتا ہے جو عملی قدر عمر
بڑھتی جاتی ہیں اور شل بازے بدن ہو جاتی ہیں دسے کبھی اپنی تفصیلات سے واقف ہوتے ہیں لیکن
یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کو رفع نہیں کر سکتے اور ناصحت اپنی کمزوری پر روتے ہیں صرف نوجوانی ایسا وقت
ہو جہاں طبیعت آدمی درست پر آسکتی ہے اور نوجوانی میں طاقت درست پر بے انتہا ہوتی ہو۔

دینی مہکس
پوری مہکس

مددگار بادشاہوں کے مفکر میں ایک ڈیو پیہ کار رہنے والا تھا جاکام نام پوریکس تھا اور سکا نیولا
خوشامدی تھا اور جو سب بادشاہوں کی دربار داری کرتا تھا اور خود کو ہر ایک شوق اور ذوق کے
موافق بنا سکتا تھا خدمت اور محنت سے سب کا عہدہ بڑھاتا تھا اگر اس کا اعتبار کیا جاتا تو کوئی کام مشکل معلوم
ہوتا اور اگر اس سے صلاح لی جاتی تو فوراً ایسا جواب سوچتا اور دیتا کہ اچھا لگتا اسکے مزاج میں تسخر بھی تھا اس
آگے ساتھ پیش آتا تھا جن سے نہیں ڈرتا تھا لیکن دوسرے کے ساتھ مودب اور خلیق رہتا تھا اور خوش
ایسے خوشنما طور سے کرتا تھا کہ نہایت حیا دار بھی اس کو بلا نفرت سنتا تھا یہ ہر بزرگاردوں میں پارسا تھا اور
خوش طبیعتوں میں مسخر اس کے طریقے کیسے ہی مختلف تھے برابر آسانی سے حاصل کر سکتا تھا اور باب صفا ہمیشہ
کیا نہ معلوم ہوتے ہیں اور انکی عادت جو نکدہ نیکی کے قواعد نامتبدل سے درست رہتی ہے اسے مستقل اور
نامتبدل ہوتی ہے اور ایسا طے دے بادشاہوں کو ان سے کہہ پسند ہوتے ہیں جو خود کو انکی خواہشات
غالبہ کے مطابق بنالیتے ہیں پوریکس ملکہ جنگ بھی جانتا تھا اور کام میں بہت لائق تھا وہ ایک نصیبور
سپاہی تھا جسے فہم کے ساتھ دیکھ کر اس کا پورا اعتبار حاصل کیا تھا اور چونکہ وہ اپنی ستایش پر اہل
اور مغرور تھا جس سے اسکی نیکنامی کی رونق میں سیکر تیز لگی اگر کسی بھی یہ اسکی خوشامد کے جوابات

پوری مہکس

میترا

اُس سے دریافت کیا جاتا تھا سو کر سکتا تھا۔

فلاکٹینیر اگرچہ کبھی اسکا اعتبار نہ کرتا تھا تو بھی اُسکے اختیار میں کم نہ تھا کیونکہ اُس میں آتش مزاحمی اور مصبری ایسا اثر کرتی تھی جیسا فیئرڈین جو بیوقوف اعتبار داری اسلئے یوریکس کو سوال اسکے کہ کچھ اسکے حلقہ کے اور کچھ ضرورت تھی کیونکہ جب وہ ایک بار سچو کتا تھا تب اپنا گل مافی الضمیر ظاہر کر دیتا تھا اس شخص کو ائیر اسٹس نے مددگار بادشاہوں کی مصلحت سے آگاہ کر کے واسطے بہت سارے پیر رشوت و باخا ائیر اسٹس کے لشکر میں چند آدمی ایسے منتخب تھے کہ مفورون کی طرح مددگار بادشاہوں کے لشکر میں آتے تھے اور جب کبھی یوریکس کو کچھ ضروری خبر اُسکے پاس پہنچانے کی ضرورت ہوتی تھی تب وہ خبر لیکے فرداً فرداً اُسکے پاس واپس چلے جاتے تھے اس فریب کی تعمیل میں گرفتاری کا کچھ زیادہ خطر تھا کیونکہ یہ فائدہ خط و نمیز لیجاتے تھے اور اسلئے اگر کامپس جاتے تھے تو اُنکے پاس کوئی ایسی شے برآمد نہیں ہوتی تھی جس سے یوریکس پر اشتباہ عاید ہو اس طرح ائیر اسٹس ان مددگار بادشاہوں کی ہر ایک تجویز کو بیکار کر دیتا تھا کیونکہ جب میان یہ لوگ کسی ارادے کی صلاح کرتے تھے تب دُنا والے پہلے سے ایسی تدبیر سوچتے تھے کہ وہ اُس سے کامیاب نہیں ہو سکتے تھے یوریکس اُسکا سبب دریافت کرنے میں بہت کوشش رکھتا تھا اور نیز پلاؤ فلاکٹینیر کو اُنکی بدگمانی پیدا کر کے خبردار کرنا تھا لیکن اُسکی یہ کوشش بے فائدہ تھی اور اُنکی بے بینائی حد سے زائدہ۔

مددگار بادشاہوں نے یہ صلاح کی تھی کہ جب تک نئی فوج جو آئیوا لی تھی اُنجاے تب تک انتظار کرنا چاہئے اور اس واسطے ایک تلو جہاز اُس فوج کے لانے کے لئے رات کو اُس کنارے پہنچے تھے میان سے وہ زیادہ تر جلدی اور آسانی سے لشکر میں آسکتے تھے کیونکہ اور طرح آنے سے اُنکو چلنا پڑتا اور سہارے بہت سی جا پر چلنے کے قابل نہ تھا اور اس اثنا میں یہ خود کو اُس پہاڑ کے گھاٹوں پر قابض ہو جانے سے اچھی طرح محفوظ سمجھتے تھے جو قریب تھا اور کوہ انپینین کا ایک حصہ نہایت دشوار گزار تھا اٹکا لشکر دریائے گیلیس کے کناروں پر پڑا تھا جو سمندر سے دور تھے یہ ملک بہت خوشنما تھا اور چارہ وغیرہ سے جو فوج کے واسطے ضروری ہر اچھی طرح معمور تھا ائیر اسٹس اُس پہاڑ کی دوسری طرف تھا جہاں سے اُسکا آنا نامکن سمجھتے تھے لیکن اُسکو معلوم ہو گیا تھا کہ اس وقت میں مددگار بادشاہ کمزور ہیں اور بہت سی نئی فوج کے آنے کی نظر میں جنگو لانی کے واسطے ساحل پر جہاز بھیجے ہیں اور یوریکس اور فلیٹنفس کے دیوان

فیلما کی ریون

نہسٹر
پری میکس

رے ڈاسٹس
رے ڈاسٹس

پری میکس

پری میکس

رے ڈاسٹس

ڈانیا

رے لی میکس
نہسٹر

فیلما کی ریون

رے پی نڈن

رے لی سس

رے ڈاسٹس

رے لی میکس
فیلما کی ریون

تکرار ہو جانے سے انکی نا اتفاقی اور برہمی برپا ہو اسلئے اُس نے بلا توقف چکر کھا کے کوچ کیا وہ نہایت سرعت سے رات اور دن اُس دریا کے کناروں پر ایسے راستے میں ہو کر چلا جو ہمیشہ سے دشوار گزار سمجھے جاتے تھے اسطرح بہت اور محنت تمام مشکلات پر غالب آتی جو اور جو لوگ جرات کرتے ہیں اور تکلیف اٹھاتے ہیں انکو کچھ مشکل نہیں جو اور جو لوگ کستی اور بزدلی میں پڑے رہتے ہیں سو ہر ایک شکل کو محال سمجھتے ہیں اور میرانی اور غلوہلی کے سختی ہوتے ہیں۔

ایڈراسس دن نکلتے ہی یکایک اُن سو جازوں پر گرا جو مدو گار بادشاہوں نے بھیجے تھے وے اپنی حفاظت کے واسطے تیار نہ تھے اور جو انہر سوار تھے سو انکی حملہ آوری سے مطلق خبردار تھے بلکہ راحت گرفتار ہو گئے اور اسکی فوج کو نہایت سرعت کے ساتھ گلیکس کے ٹھکانے پر لانے میں کام آئے وہ بلا توقف دریا پر چلا اسطرح مدو گار بادشاہوں کی فوج کے پیش رو محافظوں نے یہ سمجھ کے کہ یہ جہاز اُس نئی فوج کو لاتے ہیں جسکا انتظام تھا انکو آواز دہ خوشی کے ساتھ آنے دیا اور ایڈراسس اور اس کے سپاہی پہلے اس سے کہ وے اپنی غلطی سے واقف ہوئے کنارے پر اترے اور جب وے خطرے سے بچون تھے انہر گرے تمام لشکر بے پناہ بے ترتیب بے سردار اور بے ہتھیار پڑا تھا۔

لشکر کے جس حصے پر وہ پہلے حملہ آور ہوا تھا سو وہ حصہ تھا جہاں میں میڈیٹر والے فلیبیتس کے زیرِ مکر تھے ڈانیا والے ایسے اچانک اور ایسی طاقت سے آئے کہ ایسے یڈمین والے گہرا گئے اسکا مقابلہ نہ کر سکے اور ایسی گہرا ہٹا اس اپنے ہتھیاروں کے تلاشی ہوئے کہ آپس میں باعث تکلیف و مزاحمت ہوئے ایڈراسس نے اُنکے لشکر میں آگ لگا دی فوراً خونوں سے ایسے شعلے اُٹھے کہ آسان تک پہنچے اور اُس آگ کا شور ایسا ہوا تھا جیسا اُس دھار کا ہوتا جو تمام لگ بر پڑ و نکو جڑے اکھاڑتی ہوئی اور کھیتوں کو انبار ہائے جمعے سے جھاڑتی ہوئی اور بھیڑیوں اور کبریوں اور مویشیوں کو بھاتی ہوئی اور اُنکے رہنے کے باڑوں کو رکانون کو اکھاڑتی ہوئی پھیلتی جاتی ہوئی شعلے ہوا سے خمیدہ خمیدہ لگتے جاتے تھے اور تمام لشکر گاہ ایک بڑانا جنگل سا بن گئی تھی جہاں اتفاق سے آگ لگ جاتی جو۔

فلیبیتس اگرچہ سب زیادہ خطرے کے نزدیک تھا مگر کچھ علاج نہ کر سکتا تھا اُس نے دیکھا کہ میری تمام فوج اگر جلد لشکر گاہ کو نہ چھوڑے گی تو ابھی جل مرگی لیکن یہ بھی سوچا کہ فرزند دشمن کے آگے بھاگنے سے ایک قطعی اور ملک بے انتظامی پیدا ہوگی مگر اپنے یڈمین والے جو انون کو مسلح ہونے سے پہلے

ہیڈراسس

میتلیس

ہیڈراسس

ہیڈراسس

ڈانیا

ہیڈراسس

فلیبیتس

ہیڈراسس

فرام کرنے لگا لیکن آئیڈراسٹس نے اسکو دم لینے کی نصیحت نہ دی ایک طعن چالاک تیر اندازوں کی جماعت نے بہت سے مارے گرائے اور دوسری طرف سنگ اندازوں کی ایک جماعت نے اوّل سے پتھر برسائے آئیڈراسٹس نے خود تلوار ہاتھ میں لے ہوئے قوانیا والوں کی ایک منتخب جماعت کے ساتھ شلوکی روشنی سے مفرورون کا تعاقب کیا سبکو جو آگ سے بچے بھاگے تھے ترغیغ رکھا اُنکے گرد خون کا سیلاب بہتا تھا تاہم وہ خون کا بیاسا تھا اُسکا خصلہ اس غصے سے زیادہ تر تھا جو شیرون اور بگھیرون کو گلہ اور گلہ بان کو پکھاڑنے وقت ہونا ہو فلیٹنٹس کی سپاہ آتش باس سے جل رہی تھی موت اُنکے آگے دوزخی غضب کی بھیجے ہوئے بھوت سی معلوم ہوتی تھی اور اُلکا خون اُنکی رگوں میں افسردہ ہو گیا تھا اُنکے اعضا اُنکی خوشی کے طبع نہ تھے اُنکے زانوا ایسے کانپتے تھے کہ وہ بھاگنے کی آس نہ رکھتے تھے۔

فلیٹنٹس نے جسکی قوی شرم دیاس سے کہ یہ قدر زور پر آئی تحمین اُنکو نکوا اور اپنے ہاتھوں کو آملان کی طرف رجوع کیا تو اُسے اپنے بھائی ہنپیا س کو اپنے پانوں کے تلے آئیڈراسٹس کے ہاتھ سے گرتا دیکھا وہ زمین پر پڑا اور خاک میں لوٹنے لگا اُنکے پہلو میں ایک زخم عمیق لگا تھا اُس سے خون ندی سا ہسا اُسکی آنکھیں روشنی سے چند میا لگیں اور اُسکی روح طیش و غضب سے بھری ہوئی اُنکے خون کی مہار کے ساتھ نکلنے لگی فلیٹنٹس خود اپنے بھائی کے زخم کے خون زندگانی سے تراور اُسکو کچھ مدد دے سکنے سے مضطرب و شمنون سے محصور ہوا انھوں نے اُسکو معذور سمجھ دیا اُسکی زوال میں ہزار باتیں لگے اور وہ خود اپنے بدن میں کمی جگہ زخمی ہوا اُسکی فوج ایسی بھالی کہ پھر اُسکا مقابلے پر آنا ناممکن تھا اور دیوتا اوپر سے بلا رحم اُسکی کلیفون کے ناظر تھے۔

باب ہفتم

فلیٹنٹس کا اپنی قدرتی زور بہن فلیٹنٹس کی مدد کو جانا اور آئیڈراسٹس کے بیٹے ایفیکلین کو قتل کرنا اور اُس فتح مند دشمن کو ہٹانا اور ایک طوفان آجانے سے اُس جنگ کو آخر نہ کرنا حجر و حو کو اُسٹھوا کے لے آنا اور اُنکی اور خصوصاً فلیٹنٹس کی بیٹی خبر داری کرنا اور اُسکا ہنپیا س کے لئے رسم تجیز و کفین کا خود ادا کرنا اور اُسکی رگم

ریڈاسٹس

ریڈاسٹس

ڈانیا

فلیٹنٹس

فلیٹنٹس

دھپیا س

ریڈاسٹس

فلیٹنٹس

ریڈاسٹس

فلیٹنٹس

ریڈاسٹس

دھپیا س

فلیٹنٹس

دھپیا س

کو ایک ملانی گوزے میں بھر کے اُسکے بھائی کے پاس لیجانا۔

جیپیٹر
جولیمپس

جیپیٹر

ہیڈاسس

ہیڈاسس

مینار
ہیڈاسس
جیپیٹر

ہیڈاسس

ہیڈاسس
ہیڈاسس
ہیڈاسس

ہیڈاسس

مینار

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

ہیڈاسس

جیپیٹر نے جسے گرد آسانی دیو تاجتھے آپس کی بلندی سے مددگار بادشاہوں کے قتل کا ملاحظہ کیا اور زمان استقبال پر نظر کر کے اُن سرداروں کو دیکھا جنکا رشتہ زندگی اُس روز قریب ٹوٹنے پر تھا اس جلسہ اعلیٰ سے ہر ایک کی آنکھ جو جیپیٹر کے چہرے پر اسکی مرضی دریافت کرنے کے لئے متوجہ تھی لیکن اس دیوتاؤں اور آدمیوں کے بزرگ نے ایسی آواز سے جبین عظمت کے ساتھ مدد و بت آمینہ تھی اُن سے مخاطب ہو کے کہا کہ تم مددگار بادشاہوں کی ملکین اور ایڈراسس کی فتح دیکھتے ہو لیکن یہ ایک مخالف دیوی جو بدون کی عزت اور عزت تھوڑی ہوتی جو ایڈراسس ناپاک اور گراہ جو اسکی فتح کامل ہونگی مددگار بادشاہوں کو یہ سزا کے ملکین من اسواسطے دی جو کہ دے اپنی نادرستیوں کو درست کریں اور اپنی صلاح کو پوشیدہ رکھیں من و ایلیمیکس کے لئے جسکو وہ عزت دیا جاتا ہے جو نیا تاج فر تیار کر دی جو جو پیر اشنا لکھا خاموش ہوا اور دیو تاجب چاہ اس راوی کو دیکھتے رہے۔

اس اثنائین نیسٹ اور فلکلیٹین نے سنا کہ لکڑا کا ایک صہیل چکا جو اور ہواشلون کو اُسکے باقی حصوں پر پھیلا رہی جو اور فوج حالت اتری میں جو اور فلکلیٹین اور اُسکے محکم تسلیم میں والے عاجز ہو رہے ہیں اس وحشت اثر نبر کو سنکر انھوں نے اپنے ہتھیار اٹھائے اور حکام فوج بلائے اور حکم دیا کہ فوراً لکڑا گاہ کو ترک کریں تاکہ اس آتش میں جگہ نہ رہے۔

ٹیلیپکس نے جو اتالی باب ملکین سے مضطرب تھا ایک لحظے میں اپنی ملکین فراموش کی اور اپنے ہتھیار سنبھالے اُسکے ہتھیار تر داک کی غایت تھے جسے بینظر کی صورت میں اُسکے ظاہر کیا تھا کہ بیٹے یہ ہتھیار تسلیم کے ایک بہت اچھے کاریگر سے لئے ہیں لیکن حقیقت میں وہ وکٹین کے ہاتھ کے بنے ہوئے تھے اُسے اُنکو اُسکی درخواست سے کوہ آئینہ کی دخانی غاروں میں بنایا تھا۔

یہ ہتھیار آئینہ کی مانند چلا رکتے تھے اور آفتاب کی شعاع کی طرح چمکتے تھے جو شبن کے ایک حصے پر بیٹھتے اور پیلایس کی تصویریں تھیں سو ایک نے شہ کو نام دینے کے واسطے باہر نکلا کر رہے تھے بیٹھتے نہ پانا ترسول زمین پر مارا تھا جسکے صدمے سے ایک گھوڑا برآمد ہوا تھا اسکی نگہیں جلتی ہوئی آگ سی تھیں اور منہ کے جھاگ روشنی سے چمکتے تھے ایال ہوا میں اڑتی تھی اور ٹانگیں ایک ساتھ مضبوط اور ملائم تھیں وہ اُسکے تلے چستی اور چالاک سے برابر شوق بازی تھا اُسکے خرام کو کس طرح کا کام نہیں کہتے

لیکن اس تڑپ اور لپک سے اُچھلتا ہوا چلتا تھا کہ اپنا نقش پا زمین پر نہیں چھوڑتا تھا اور دیکھنے والے کو نظر نہ آتا تھا صرف اس کا ہنسا نہا تھا اس کے دوسرے حصے پر تھروا کی صورت تھی سوشاخ زیتون کہ یہ درخت اُسکی ایجاد سے تھا اپنے نئے شہر کے باشندوں کو دے رہی تھی وہ شاخ بردار تھی سوزنفت اور راحت کی مظہر تھی جنکو عقل خراہیا سے جنگ پر پسند کرتی ہر جنگی ملامت وہ گھوڑا تھا اس بے تکلف اور پُر افادت عنایت سے تعصیف اس تکرار کا اس نے ہی کے حق میں تھا یعنی شہر آئینیس جو فخر یونان ہوا کے نام سے نامی ہوا صورت نمر داسے یہ بھی ظاہر تھا کہ وہ اپنے گرد چھوٹے چھوٹے بردار کو کئی صورت میں علوم فیاضی کی جانب تھی دے لڑکے ماس کے دشمنانہ غضب سے جو باعث دیرانی ہڈیوں کے اس طرح اسکے پاس پناہ لینے کو آئے معلوم ہوتے تھے جس طرح چھوٹے بڑے اُس سب کے سب بھریے کے ڈیسے جو منہ بجا لڑا لڑا کھانے کے لئے آتا ہی تھا لڑائی لڑنے کے گرد آنے میں اس دیہی نے نفرت اور غضب کی نظر سے اپنے کامن کی فضیلت کے باعث آریہ یعنی کو اُسکی مغرورانہ بیوقوفی کے واسطے نامد کیا تھا جسے کپڑا بننے کے کام میں اُس سے ہمری چاہی تھی خود آریہ یعنی بھی اُس میں موجود تھی اسکے اعضا لاغر اور بدنما ہو رہے تھے اور اُسکی تمام صورت کڑی سی ہو رہی تھی تھوڑے فاصلے پر پھر نمر واک کی صورت تھی سو جو بیڑ کو جب دیوون نے آسمان پر حملہ کیا تھا اصلاح دے رہی تھی اور چھوٹے دیوتاؤں کو اُنکی خون دہشت کی حالت میں تقویت کر رہی تھی اُسکی ایک اور صورت بنی ہوئی تھی برہمی اور ڈھال لئے ہوئے جو سیاس اور سکیمینڈر کی حد و پر یو لیکسیر کو ماتحت رہنمائی کرتی ہوئی بھاگتے ہوئے یونانیوں کو بہت تازہ سے زندہ اور انکو تراس کے بہادر وں کے بلکہ خود دیکٹر کے مقابلے میں قابو کر رہی تھی اور ایک مقام پر وہ یو لیکسیر کو اُس گل سے واقف کر رہی تھی جس سے ایک رات میں پر اُنکیم کی تمام بادشاہت مغلوب ہوئی تھی۔

ڈھال کے ایک حصے پر تسلی کے وسط میں این کے سرباب میدانوں میں ستریز کی تصویر تھی یہ دیہی آن منشہ لوگو کو نمر واک کی ہوئی معلوم ہوئی تھی جو اپنی معاش شکار کرنے سے یا درختوں سے گرتے ہوئے ميو جات چھنے سے تلاش کرتے ہیں وہ ان جنگلی نادانوں کو زمین کا درست کرنا اور اُس سے اپنی روزی بہم پہنچانا سکھا رہی تھی انکو بل دیتی تھی اور دکھاتی تھی کہ اسمین ہیل یون جوتے جاتے ہیں ہل کی سجال کے نلے زمین پستی ہوئی اور طلالی ملکیتی میدانوں پر لہرائی ہوئی نظر آتی تھی اور

مین کی

ریٹھنس

مین کی

ماس

ریٹھنی

ریٹھنی

مین کی
پاپار

میسار

سکیمینڈر
یو لیکسیرایس
دیکٹریو لیکسیر
پراڈیسسیتیلی، رینا
سیرین

کٹنے والے اپنی درختی چلاتے ہوئے اور اپنی محنت کا انعام پاتے ہوئے معلوم ہوتے تھے نواد جو دوسرے مقامات پر بہت
 وغیرہ کے کاموں میں کام آتا ہوا یہاں سایل است اور فرخت پیدا کر کے کاموں میں کام آتا تھا مرغزار کی پر بان بھونکے
 تاج پہنے ہوئے دریا کے کنارے پر ایک پاک شہرستان میں ناجی تھیں جہن اپنی بانسلی کی آواز سنانا تھا اور غزل ادا
 غول اُس کے کھٹا ہرستے پر اچھلتے اور کودتے تھے بکس گھماے عشق پیچہ کا تاج پہنے ہوئے ایک ہاتھ اپنے جاگ
 پر رکھے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں انگور کی ایک انگور دار شاخ لئے ہوئے تھا اس دیونا کی خوبصورتی
 زنا نہ تھی مگر اس میں کوئی شرابیسی عمدہ اور ستانہ اور ناز کا نہ پائی جاتی تھی جبکا اظہار ناممکن ہوا اسکی
 صورت اس اوصاف پر اس طرح کی تھی جطرح وہ امیر پینڈنی سے پیش آیا تھا جب وہ اسکو تنہا اور رستہ پر
 اور افسوس سے مجبور اور ایک اچھنی کنارے پر بیگانہ ملی تھی۔

بہت سے لوگ سب طرح سے فراہم آتے ہوئے نظر آتے تھے بڑے اپنی محنت کے اول سیوجات دیوتاؤں
 کو جڑھا نیلے لئے لاتے تھے جو ان دن کی محنت سے مارے شکے اپنی عورتوں کے پاس آتے تھے جو اپنے
 بچوں کو ہاتھ سے پکڑے ہوئے انکے استقبال کو آتی تھیں اور اپنی ملاقات سے انکو چلنے میں مزاحم ہوتی تھیں
 انہیں گڈریے بھی تھے بعض گاتے ہوئے اور بعض کی بجائے اور ناچتے ہوئے نظر آتے تھے وہ کل اوصاف
 راحت اور فرخت اور فرخت کی ایک نظر تھی اس میں ہر ایک تنفس خوش فرخت نظر آتا تھا چراگاہ میں بھی
 بھیڑوں کے ساتھ کھیلنے تھے اور شیرادر گھیرے اپنی درندگی چھوڑ کے برے کے ساتھ آرام سے جرتے تھے
 گڈریوں کے بچے اپنی خمدار کلوہی سے اپنے گلے میں انکو طبع رکھتے تھے دیکھ کرست جگامینی زماں لبنتاز
 کی خوبیاں یاد آتی تھیں۔

ٹیلیکس نے اپنے سلاخ چاہکے اپنی سپر کے بدلے نر واکا وہ میب ڈھال لی جو آئیس دیوتاؤں
 کی تیز رو پیغامبر اس کے پاس لائی تھی آئیس پوشیدہ اسکی ڈھال لگی تھی اور اس کے عوض یہ
 ڈھال رکھ گئی تھی یہ وہ ڈھال تھی جس سے خود دیوتاؤں نے تھے۔

جب وہ اس طرح مسلح ہوا تب وہ لشکار گاہ سے شعلوں سے بچے کے لئے دوڑا اور اس نے فوج کے سب
 سردار بلائے ایسی آواز سے کہ جو بہت ان سے جانی رہی تھی پھر بحالی پائی اور اسکی آنکھ میں ایسی روشنی
 جگمگی جو انسان کی آنکھوں میں نہیں جگمگی اسکی صورت علیانہ اور اسکی وضع پرشکین اور آسودگانہ تھی
 اس نے ایسی مطمئنانہ وجہ سے حکم دے جیسے گھر میں کوئی بڑھا حکم دیتا ہو جو اپنے قبیلے کو درست رکھتا ہو اور

پہن

پہن

پہن

پہن
 پینا
 پینا

بچو کو نصیحت کرتا ہی لیکن وقت جنگ ایسا سخت اور تند تھا جیسا سیلاب ہوتا ہی جو اپنی لہر و زمین بے مزاحمت
سرعت سے ہی نہیں اڑھٹا ہی بلکہ اُس بھاری جہاز کو جو اُس کے اوپر ہوتا ہی بہا لے جاتا ہی۔

فلائیڈ شیئر اور نیوٹر جو مینڈیوریہ والوں کے سردار تھے اور دوسری قوم کے سردار اُس کے نام زامت
قابل اختیار سے متاثر ہوئے عمرے پھر تجربہ کاری کا دعویٰ نہ کیا ہر ایک حاکم نے بچوں و چار اطفال و اسے کا
سب دعویٰ چھوڑ دیا جس دہی جو آدمی میں جوش طبعی جو مصل ہو ہر ایک کی زبان خاموش تھی اور
ہر ایک کی آنکھیں تجر از نیلیکس پر ہنوجو تبین سب بے پس و پیش اُس کے حکم کے ایسے مطیع تھے گویا ہمیشہ سے
اُس کا حکم اُنھانے تھے وہ ایک بلند ہی پر چڑھا جہان سے دشمن کا حال دریافت ہوتا تھا اربابان
سے اول نظم دین اُسے دیکھا کہ دیر کرنے کا موقع نہیں ہے لڑکر گاہ کے جلنے نے توانیا والوں کو تیرے
کر رکھا ہوا و اس حالت میں اُن کو گھبراہٹ میں جیسا اُنھوں نے گھبراہٹا تھا اس واسطے وہ نہایت سرعت سے
چکر دیکے اور نہایت آزمودہ کار حکام فوج کے آگے ہو کے چلا اور پیچھے سے اُن دشمنوں پر گر جاوے پھر گھبراہٹ
ہو رہے تھے کہ مددگار بادشاہوں کی سب فوج آتش سے گھر رہی ہے۔

اس ناگمانی حملے سے وے درہم بہرہ ہوئے اور نیلیکس کے ہاتھ کے تلے ایسے گرے جیسے تجربہ کے وقت
میں درختوں سے پتے گرتے ہیں جب شمالی ہوا جو سردی پوٹش روئی چلتی ہے اور بھگلوں کے بعد درون کوٹنی
درختوں کو زلزلاتی ہے اور شاخوں کو تھکے کیڑن جھوٹا کی نیلیکس نے اپنے زور کی ترابانیوں سے زمین کو ڈھکا
اور انڈرا سٹس کے چھوٹے بیٹے ایفیکلر کو ایسی برچی ماری کہ اُس کے دل پر لگی وہ اپنے باپ کی جان بچا
کے واسطے جبر نیلیکس یا ایک حملہ کیا جاتا تھا متورانہ اُس کے آگے آیا تھا نیلیکس اور ایفیکلر خوبصورتی
اور طاقت اور چستی اور بہت میں برابر تھے وے دونوں قاست اور طبیعت کی ایک ہی مذہب رکھتے تھے
اور دونوں اپنے والدین کے نہایت عزیز تھے لیکن ایفیکلر اُس صحرائی پھول کی طرح گرا جاپتی خوبی کی
بہار کامل میں کھیت کاٹنے والوں کی درانتی سے کنار گرتا ہی پھر نیلیکس نے تو فور میں کو جو ایڑ وریہ سے
آئے ہوئے سب لائیڈہ والوں میں ناجی تھا گرایا اور آخر اس کی تلوار گلیو مینز کی جھاتی پر لگی تھنے اُسی عمر
میں شادی کی تھی اور اپنی بی بی کو قیمتی خنایم دینے کا اقرار کر کے آیا تھا بسکا پھر دیکھا اُس کے مقسوم
میں نہ تھا۔

انڈرا سٹس اپنے لڑکے اور اپنے کہتا نون کا گرنا اور اپنی فوج کا جسکو محفوظ سمجھتا تھا چھینا جانا دیکھ کر

فینا کی ریز
نیوٹر
مہندھریا

تیلی مہکس

ڈانیا

تیلی مہکس

تیلی مہکس

ایڈا سٹس
ایفیکلر
تیلی مہکس ۲
ایفیکلر

ایفیکلر

تیلی مہکس
یوگیا
ایڈا سٹس
تیلی مہکس
ایفیکلر

ایڈا سٹس

ہیلینتھس

ہیڈاسٹس
ہیلینتھسڈانیا
ہیلینتھس

ہیڈاسٹس

ہیلینتھس

ڈیپٹر
مینوہیڈاسٹس
ہیلینتھس

ڈانیا

ہیڈاسٹس

ہیڈاسٹس

ہیلینتھس

جوش غضب کا نپ اٹھا جیسا موت کے ہاتھ سے کاٹتے ہیں فلینتھس اسکے پانوکے تلے ایسا تھا جیسا قربانی کا
براجو پاک پٹھری سے مجروح ہو کے نہ مقتول ہو کے چونکا ہوا اور ڈرنا ہوا محراب سے بھاگتا ہی ایک خط اور
رہتا تو اسکی جان اٹھرا سٹس کی نذر ہو جاتی لیکن اپنی تباہی کے اس عین وقت میں اسنے ٹیلیکس
کی آواز سنی جو اسکی مدد پر آتا تھا اور اوپر کو دیکھا تو اسکو اپنی زندگی بھر نظر آئی اور جو ابرگرگاسکی
آنکھوں کے آگے بایل تھا ہٹ گیا ڈانیا والے اس حملہ نامہ قہ سے ڈرے اور فلینتھس کو چوڑکے اس
زیادہ ترمیم دشمن کو دہلنے پر متوجہ ہوئے اور اٹھرا سٹس نے نل اس گہرے کی نیا نیش غضب کھا یا
جس سے گلہ بان شفق زور سے اس شکار کو چھین لیتے ہیں جسکو وہ کھایا چاہتا ہی ٹیلیکس نے اسکو اس
مجمع میں تلاش کیا اور ایک ضرب میں اسکا کام تمام کرنا اور مددگار بادشاہوں کو اس بی رحم دشمن سے
بچانا لیکن جو پھر نے نہیں چاہا کہ وہ ایسی ناگمانی اور آسان فتح پائے اور تنہا بھی چاہتی تھی کہ وہ
کچھ زیادہ تکلیف اٹھائے تاکہ آئندہ ابھی حکمرانی سیکھ سکے اسلئے دیوتاؤں کے بزرگ نے اس ناپاک
اٹھرا سٹس کو بچا کہ ٹیلیکس کی تازہ حاصل کرے اور زیادہ تر بزرگی سے ممتاز ہو ایک گہرا بادل
ڈانیا والوں کے اور اس کے دشمنوں کے درمیان پیدا ہوا اور دیوتاؤں کی مرضی اور اسے رعد
سے ظاہر ہوئی جسے میدان تھم اٹھا اور مشرقات الارض اولپس کے تلے دب رہے خون میں برس برق
نے آسمان میں دونوں قطب کا فرق دکھایا اور جس نور نے دفعہ آنکھ کو روشن کیا تھا دوسری دفعہ
اسکو تاریک کر دیا فوراً ایسی سخت بارش شروع ہوئی کہ اسنے دونوں فوج کو جدا کر دیا۔

اٹھرا سٹس دیوتاؤں کی مہربانی سے ستفید ہوا لیکن دل میں انکی طاقت کا شاکر نہ ہوا ایک
نا شکری کی نظیر تھی جسے اسکو انکے زیادہ تر انتقام کا ستوجب کیا اسنے اس لشکر گاہ کی ویرانی کے
اور اس دلدل کے درمیان جو دریا تک پھیلی ہوئی تھی ایک موقع چل کیا جس سے اسکی ہزیمت
میب ہوئی اور دفعہ اسکی عاملانہ تدبیر اندیشی اور کاملانہ ذی ہوشی ظاہر ہوئی مددگار بادشاہ
ٹیلیکس کی مدد سے توان پائے اسکا پچھا کرتے لیکن وہ اس طوفان کی مہربانی سے بچ گیا جیسے
کے دام سے مرغ بچ جاتا ہی۔

اب مددگار بادشاہ کو سوا اسکے اور کچھ نکرنا تھا کہ اپنی لشکر گاہ کو واپس آئیں اور جو نقصان
اٹھا تھا اسکو رفع کریں لیکن جب دے وہاں آئے تب انھوں نے لڑائی کی دے خرابیاں دیکھیں

جو انکی نایت حیرانی میں واقع ہوئی تھیں بہار اور زخمی اپنے نیموں سے نکلنے کی طاقت نہ کھتے تھے سو شعلوں کے شکار ہو گئے تھے اور بہت سے جو نیم سوختے تھے سو اپنی تکلیف دردناک اور پرہلاک آواز سے ظاہر کرتے تھے دیوتاؤں سے بکارتے تھے اور اوپر کو کھتے تھے ان صورتوں سے اور ان آوازوں سے ٹیلیکس کا دل متاثر ہوا اور آنکھوں میں اشک بہنے لگے دفعۃً اس پرقت اور رحمت غالب ہوئی اور آئے ناخو استہ ابنی آنکھیں ان سے پھر ان میں جنگو دیکھا کہ اپنا سٹھا اور جو ایسے بدبخت تھے جنگی موت جانیں تھی مگر دردناک اور جلدی سے قاصر اور جنگے کچھ آگ کے کھائے ہوئے بدن ان زبانوں کے جانوروں کے سے ہو رہے تھے جو محراب پر جلائے جاتے ہیں اور جلنے کی تاثیر ہوا پر دکھاتے ہیں۔

ہے لیمیکس

ٹیلیکس نے کہا آہ لڑائی کی خرابیاں کیسی مختلف اور کیسی مہیب ہیں کیسی ہولناک دیوانگی آدمی کو مجبور کرتی جو زمین پر انکی زندگی کے دن نحوڑے ہیں سو بھی آفت سے بھرے ہوئے پھر کھائے وے مرگ کو جلد بھلاتے ہیں جو پہلے سے قرب ہوا اور کھائے اپنی زندگی کو تلخ کرتے ہیں جو پہلے سے تلخ ہو سب آدمی آپس میں برادر ہیں اور تب بھی ایک دوسرے کو شکار کرتے ہیں صحرا کے وحشی درندے ان سے ظلم میں کمتر ہیں شیر خیزے سین اور تیز ہیں اور گھیرے گھیرے سے صلہ رکھتے ہیں وے صرف جانداران غیر جنس پر ظلم کرتے ہیں برضات انکے آدمی باوجود عقل وہ ظلم کرنا ہی جو جانوروں سے کہ بعض ہیں نہیں ہو سکتا اور کسو اسطے یے ادا کیا ان اختیار کرتے ہیں کیا دنیا میں زمین کافی نہیں ہو رہا ایک آدمی کے واسطے جتنی کاشت کر سکتا ہی اس سے زیادہ ہو کیا ایسے میدان نہیں ہیں جنکو سب آدمی آباد نہیں کر سکتے پھر لڑائی سے کیا مطلب ہی بعض ظالم بنا لقب جا ہٹا ہی یعنی فتح کرنا والا اور اس واسطے وہ ایسا شعلہ جلاتا ہی جو زمین کو تباہ کرنا ہی اس طرح وہ بے لبت صرف دیوتاؤں کی شکل سے پیدا ہوا ہی ظالما نہ اپنے ہم جنسوں کو اپنی نخوت پر قصدق کرنا ہی تباہی بھیلیتی ہی غوغا بناتا ہی آگ ملتی ہی اور وہ جو آگ سے یا تلوار سے بچتا ہی سو خطہ کے زیادہ تر غضب اور غصے سے مرنا ہی تاکہ ایک آدمی جو دنیا کی تکلیف کو کھیل سکتا ہی ہلاک عام سے وہ بات حاصل کرے جسکو وہ بزرگی جا ہٹا ہی ایسے پاک نام کے کیسے مختلف اور خراب معنی لیتا ہی اور سب سے زیادہ وے کیسی نفرت اور حقارت کے قابل ہیں جو اس قدر آدمیت کو بھول گئے ہیں جو خود کو آدمے دیوتا سمجھتے ہیں انکو یاد رکھنا چاہیے کہ وے آدمیوں سے کمتر ہیں اور ایک زمانہ آئندہ میں وے بدبخت کے منظر رہتے ہیں لیکن لعنت کے مستحق ہوتے ہیں کس احتیاط سے بادشاہ کو جنگ اختیار کرنی چاہیے؟

ہے لیمیکس

جنگ ہمیشہ منعقد ہونی چاہئے لیکن صرت اسقدر رکائی نہیں ہو اس میں فوائد عام کا بھی لحاظ ضروری ہو
 آرمیوں کا خون کبھی نہیں پھیلا نا چاہئے مگر نہایت مجبوری کی حالت میں صرت اپنے بچاؤ کے واسطے لیکن
 خوشامد کے خراب شورش اور بزرگی کے خیالات باطل اور بے بنیاد حسد اور عدم الامتام حوصلہ جو وسیع
 صورتوں اور نامعلوم موضوعہ تعلقوں میں چھپے ہوئے بادشاہوں کو جنگ کے ساتھ بے شغول کئے
 نہیں دیتے جس سے دے ناخوش ہوتے ہیں اور ہر ایک شی بلا ضرورت نقصان باقی ہوا و حبیہ ر تکلیف
 دشمن کے واسطے اسقدر تکلیف اپنی رعایا کے واسطے پیدا کرنے ہیں ٹیلیفیکس کے ایسے خیالات تھے۔
 لیکن اسے لڑائی کی آفتوں کے واسطے افسوس کرنے سے ہی قناعت نکی بلکہ آنکھوں کو کم کرنے کی
 کوشش کی وہ غیر مجتہد بیمار کو نکوا اور مرتے ہو دن کو ایسی مدد اور تسلی دیتا ہوا پھر ایسی آنکھوں کا
 تسلی اور آنکھوں صرت دوا ہی نہیں بلکہ کچھ روپیہ بھی دیا اور اظہار شفقت اور محبت سے آنکھوں تسلیں اور
 دلا سادی اور جنگے پاس خود دجا سکا اُنکے پاس دوسرے آدمی اسی کام کے واسطے بھیجے۔
 کریٹ والون میں جو اسکے ساتھ سیلینٹس آئے تھے دو پرانے آدمی تھے جنکے نام ٹراڈیوٹیلنس
 اور ناسوفیوگس تھے ٹراڈیوٹیلنس ایڈوٹیلنس کے ساتھ ٹراڈے کے محاصرے پر گیا تھا اور اس نے
 ولان ایکویلیس کے بیٹوں سے زخم اچھا کرنے کا علم سیکھا تھا بہت گھرے اور بگڑے ہوئے زخموں
 میں ایک خوشبودار عرق ڈالتا تھا جو مرنے اور مرنے ہوئے گوشت کو بلا امدا د چا تو دور کرتا تھا
 اور نیا مادہ پٹے سے بہتر اور صاف تر رنگ کا پیدا کرتا تھا ناسوفیوگس نے ایکویلیس کے بیٹوں کو
 کبھی ندیکھا تھا لیکن خرمین کی مدد سے ایک پاک اور پر اسرار کتاب چل کی تھی جسکو ایکویلیس نے
 انکی تعلیم کے واسطے لکھا تھا اور ناسوفیوگس دیوتاؤں کا عزیز بھی تھا اُسے لیڈونا کی اولاد کی تعظیم
 میں کچھ اشعار کے تھے اور وہ ہر روز ایک برہ سفید اور بیدار آہیا کو کو چڑھاتا تھا جس سے وہ
 اکثر اہام پاتا تھا۔

جب وہ بیماروں کو دیکھتا تھا تب انکی آنکھوں کی صورت اور چہرے کی رنگت اور بدن
 کی حالت اور دم کی کیفیت سے باعث بیماری دریافت کر لیتا تھا کبھی کبھی وہ ایسی دوا دیتا تھا
 جس سے پسینہ آتا تھا اور اس کا سالی سے جان جاتا تھا کہ کقدر رطوبت کی کمی یا بیشی ترکیب بدن
 میں نفع یا نقصان کے واسطے اثر کر سکتی ہو جسکی درستی طبیعت متواتر کی پرستی اسکو صحت بخش گیا کہ

ہیلمیہکس

کیر سہلےنم

ٹراڈیوٹیلنس

ناسوفیوگس

ٹراڈیوٹیلنس

ایڈوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

ٹراڈیوٹیلنس

خسانہ دیتا تھا جس سے رفتہ رفتہ اعضاء رکبہ مضبوط ہوتے تھے اور تصفیہ خون سے جوانی کی توانائی اور تازگی بحال ہوتی تھی لیکن وہ اکثر کہتا تھا کہ اگر مجرمانہ زیادتی اور کلامانہ دہشت نہیں ہوتی تو طویب کی بہت کم ضرورت پڑتی وہ کہتا تھا کہ باریون کا شمار آدمی کے واسطے باعث کمی و نارسائی کیجیے نیکی صحت کو پیدا کرتی جو بے اعتدالی خون کو جو باعث زندگانی ہے زہر کر دیتی ہے جو سب مرگ ہے اور زیادتی خوشی سے عمر اس قدر گھٹتی ہے جو قدر و واسطے بڑھ سکتی ہے غریب عالمی غذا سے کم بیمار ہوتے ہیں بہ نسبت امرا کے جو زیادہ کھاتے ہیں زیادہ مصالح دار گوشت جو طبعی ہری کے بعد اشتہا کو بڑھا ہے غذا نہیں جو زہر جو خود و طبیعت کو نقصان پہنچاتی ہے اسلئے جب تک نبات ضرورت نہ ہو اسکا استعمال بچا ہے بڑا علاج جو ہمیشہ بے مضرت اور ہمیشہ پر نفع ہے اعتدال یعنی فرحت اور دل کی راحت اور بدن کی محنت کا معتدل استعمال پاک اور صاف خون کو پیدا کرتا ہے اور جو مواد زائدہ اسکو خراب کرتے ہیں انکو دور کرتا ہے واسطیہ نامونیو گس جن دو آؤن سے آرام کرنا تھا ان کے واسطے اتنا مشہور نہ تھا جتنا ان قواعد کے واسطے جو انکے روکنے کے لئے بنانا تھا اور جن سے دو اکی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

نارسی پوراس

ٹیلیکس نے ان لمیٹڈ شخصوں کو فوج کے ملا خطے کے واسطے بھیجا انھوں نے بتوں کو دو اسے آرام کیا لیکن بتوں کو غیر گہری سے یعنی طرح خدمت کرانے اور انکے بدن صاف اور انکے آس پاس کی ہوا پاک رکھانے سے اور صحت پانچواں سے پرہیز واجب کرانے اور انکو نندہ اکی قسم اور مقدار مناسب دلانے سے۔

تے لیمیکس

سب باریون نے اس واجب الوت اور ضروری آسائش کے لئے ممنون ہوئے دیوتاؤں کا شکر یہ ادا کیا کہ انھوں نے ٹیلیکس کو انہیں بھیجا تھا انھوں نے کہا کہ یہ ہماری مانند آدمی نہیں ہے بلکہ آدمی کی صورت میں کوئی فیاض دیوتا ہے اور اگر یہ فیاض آدمی ہے تو آدمی کی نسبت دیوتاؤں سے زیادہ تر مشابہت رکھتا ہے یہ صرغی بچلانے کے لئے زمین پر آیا ہے اکی موت اور سخاوت اور اسکی شجاعت سے اسکے واسطے وسیلہ سفارش زیادہ ہو غیب ہو کہ یہ ہمارا بادشاہ بنے لیکن دیوتاؤں نے اسکو زیادہ تر محبوب اور خوش نصیب لوگوں کے واسطے پیدا کیا ہے جنہیں دے ست جگ یعنی زمان راستی جاری کیا جاتے ہیں۔

تے لیمیکس

تھلی میویم
شیشا سٹم

تھلی میویم

مینرکی

مینر

مینر
فیلو کیمیا
تھلی میویم

تھلی میویم

ٹیلیسکس جب رات کو لشکر میں آید راستہ کے فریب سے بچنے کے واسطے گشت کو جانا محتاج ہے تعریفیں
سننا تھا اس واسطے یہ تعریفیں ایسی نہ تھیں جہیں خود غرض خوشامد گو باوفا ہوں کے روبرو کرتے ہیں
اور گستاخانہ سمجھتے ہیں کہ وہ سے حیا رکھتے ہیں نہ وفا اور کوئی شہر انکی مہربانی قائم رکھنے کے واسطے ایسی
ضرورت نہیں جو جیسی ستائش بجا ٹیلیسکس کو صرف وہ تعریف پسند آتی تھی جو راست ہوتی تھی وہ سوا اس
تعریف کے جو اسکو غائب سمجھ کے کرتے تھے اور جبکو وہ معقولیت کے ساتھ درست سمجھتا تھا کسی تعریف کا تحمل
نہوتا تھا ایسی تعریف سے وہ ناواقف نہ تھا بلکہ ایسی پاک اور صاف خوشی پاتا تھا جیسی دیوتاؤں نے
صرف نیکوں کو دی ہے اور بدوں کو نہ کسی حاصل ہو سکتی ہے نہ خیال میں گزرتی ہے مگر اس خوشی پر
کبھی فریفتہ نہوتا تھا فوراً اس کے صیب اس کے دل میں ظہور پاتے تھے وہ جب اپنی بہتری اور دوسروں
کی کمتری کے خیال کی زیادتی یاد کرتا تھا تب دل میں شرماتا تھا کہ مجھکو قدرت نے ایسی طبیعت کیوں دی
ہو جسکو اوست کے خیالات حاصل نہیں ہیں اور جو تعریف اپنی سننا تھا سب سب تنہا و انکی سمجھتا تھا جس نے
اسکو بے فضیلت خوشی تھی اور جبکہ واسطے وہ خود کو مستحق اور لائق نہ سمجھتا تھا کہ اسکا ایدہی بہتری
مہربانی ہے کہ تو نے مجھکو خیر سائناتیں بہرے دلیں علم بھرنے اور میری طبیعت کی کمزوریان درست کرنے
کو دیا ہے تو نے مجھکو عقل دی ہے کہ اپنی تقصیر دن سے ناکندہ حاصل کروں اور اپنا اعتبار نہ رکھوں بہ
تیری طاقت ہے جو میرے جو شہماے طبیعت کی سختی کو روکتی ہے اور جو خوشی مجھے درد مندوں کو تسکین دینے
میں ہوتی ہے جو تیری عنایت ہے آدمی مجھ سے نفرت رکھنے لگے تب سے سبب نہیں رکھ سکتے تیرے بغیر میں لایق
نفرت ہونا اور لاعلاج تصور کرنا اور اس بچے کی مانند ہونا جو اپنی کمزوری سے ناواقف ہو کر اپنی مامی
کو دے اترتا ہے اور قدم رکھتے ہی گر پڑتا ہے۔

نیشتر اور فلاکٹیر ٹیلیسکس کو ایسا خوش اخلاق اور ایسا مایل اشفاق اور دوسروں کا ایسا رافع
حاجات اور ایسا دافع تکلیفات دیکھا کہ تعجب ہوئے دے اسکی اس تبدیل عادت سے متحیر تھے لیکن سبب
نہیں معلوم کر سکتے تھے لیکن اسکو سب سے زیادہ باعث حیرانی اسکی وہ تبدیلی تھی جو اس نے تھلیسکس کی تجویز
و تکلیفیں میں ظاہر کی اس نے خود جاکے اس کے خون سے ترا اور ابتر جسم کو اس مقام سے اٹھایا جہاں مردوں کے
ژوہیر کے تلے چھپا ہوا تھا وہ ایک پاک غم سے متاثر ہوا اور اس کے واسطے رویا اور بولا ایدہی تو ناروح تو اب
اپنی بہادری کے واسطے میری تقصیر سے ناواقف نہیں ہونی الواقع مجھکو تیری مغروری نے ناخوش کیا تھا

لیکن یہ تصور مجھ سے باعث جوش جوانی بطور مین آیا تھا وہ جوانی کس قدر سعانی کی محتاج جواب ہم دوستی سے موافق ہو چکی راہ پر تھے مگر انفسوس ہو کہ پہلے اس سے کہ میرے دل میں اپنی قدر پیدا کروں دیوانوں نے مجھ کو مجھ سے چھین لیا ہے۔

پہلی مہک

ٹیلیکس نے خوشبودار عرق سے اسکی لاش کو غسل کرایا اور اسکے واسطے ایک چٹائی رکرائی پڑے پڑے صنوبر تری کی ضرب سے بھارتے تھے اور جب گرتے تھے پہاڑوں کے ڈھال سے اڑھکتے تھے اور بلوط زمین کے پڑانے سچے جو آسمان کو دمکاتے تھے اور اہل اور چنار جھکے پتے پھٹکے ہوئے سبز رنگ کے اور پھیلے ہوئے کنارے کے تھے اور اس جنگل کے غرسودریاے گلیسیس کے کناروں پر جہان ہٹان پڑے تھے وہاں ایک چٹا بنائی ایسی ترتیب سے کہ ایک اچھی عمارت معلوم ہوتی تھی لکڑیوں میں ایک آگ کا شعلہ بچنے لگا اور ایک بادل دھوئیں کا تہہ آسمان کو چلا۔

پہلی مہک

لیسٹہ مین والے سمت اور اتنی قدم اٹھاتے ہوئے اپنی برجیاں اٹائے ہوئے اور اپنی آنکھیں زمین پر لگائے ہوئے آگے بڑھے اسکی صورتوں کی سختی ملائی سے بدل گئی تھی اور اسکی آنکھوں سے خاموشانہ اشک روکے نہ رکھتے تھے ان لیسٹہ مین والوں کے پیچھے غیر تسبیذ تھا سوا ایک پڑھا آدمی تھا جو عمر کے بوجھ سے اتنا خفیدہ نہوا تھا جتنا بیپیا س کے بعد زندہ رہنے کے بارے میں جسکو اسنے چھپن سے تعلیم اور تربیت کی تھی اسنے اپنے دست اور دیدہ جو انھک سے پڑتے آسمان کی طرف بلند کئے بیپیا س کے مرنے کے پیچھے اسنے کھانا چھوڑ دیا تھا اور خواب کے ملائم ہاتھ نے نہ اسکی آنکھوں کو ایک بار بند کیا تھا نہ اسکے دل کو روکا تھا وہ کپکپاتے ہوئے پاؤں سے اس جماعت کے پیچھے پیچھے بے اختیار جاتا تھا نہیں جانتا تھا کہ کہاں جاتا ہوں آسکا دل باتوں سے پڑتا تھا اور اسکی خاموشی غم اور یاس سے سنی لیکن جب آئے اس جہان آگ لگی دیکھی تب وہ ایک ناگمانی جوش سے متاثر ہوا اور پکا لایا بیپیا س ای بیپیا س میں مجھے پھر نہ دیکھو گا ای بیپیا س تو مر گیا اور میں جیتا ہوں ای میرے عزیز بیپیا س میں نے ہی تجھ کو ظالمی اور بیرحمی سکھائی تھی میں نے ہی تجھ کو موت کی عقارت بتائی تھی مجھے امید تھی کہ مرنے وقت میری آنکھیں ترے ہاتھ سے بند ہوں گی اور میں اپنی اخیر آہ سے تیرا پسند بھر دگا دیوانہ تھے اپنی ناخوشی سے میری زندگی کو طول دیا ہوتا کہ میں بیپیا س کی زندگانی آخر ہونے ہوئے دیکھوں ای میرے ارے تو ہی میری امید کا مرجع خاص تھا میں مجھے پھر نہ دیکھو گا

پہلی مہک

پہلی مہک

پہلی مہک

پہلی مہک

پہلی مہک

پہلی مہک

پہلی مہک

پہلی مہک

پہلی مہک

مگر میں تیری ماکو دیکھو مگا جو افسوس سے مرگئی اور تیری موت پر مجھ کو طعون کر گئی اور میں تیرے قبیلے کو دیکھوں گا جو جوانی کی تشنگی میں مرجھا گئی اور ناسیدی اور غم سے دکھ پا گئی جسکا باعث میں ہوں اے عزیز مجھ کو اس غمکدے سے دریائے شمس کے کنارے پر بلا جہاں تیری روح گئی جو میری آنکھوں کو روشنی بڑی لگتی ہے اور سوا تیرے کوئی دوسرا نہیں ہے جسکو میں دیکھا جاتا ہوں اے میرے عزیز بیباک میں تیری خاک کا بچھلا فرض ادا کرنے کو زندہ رہا ہوں۔

ستیک

ہیپیڈاس

اُس بہادر کا جسم اُس چنار پر رکھا ہوا تھا جو ارغوانی اور طلائی سبج ہوئی تھی اُسکی آنکھیں موت نے بند کر دی تھیں لیکن اُسکی خوبصورتی بالکل زایل ہوئی تھی اور اُسکی خوبی اُسکی صورت سے گویا ہی زرد ہو گئی تھی مطلقاً باطل اُسکی گردن پر جو برف سے زیادہ سفید تھی اور اُسکے شانے پر لگی ہوئی تھی اُسکے سیاہ بال لہاتے تھے سوائس اور گنیپیڈی کے بالوں سے زیادہ خوشناتھے لیکن چند لمحوں میں خاک ہو نپوالے تھے اُسکے پہلو میں وہ زخم نظر آتا تھا جس سے خون کے ساتھ اُسکی روح نکل کے مردوں کے ظلمت کدے میں گئی تھی۔

ہیریس
ہیپیڈاس

ہیپیڈاس

ٹیلیکس اُس لاش کے پیچھے پیچھے غمزدہ اور دل خستہ آپ بھول بکیرنا ہوا چلا جب اُسکو چنار پر رکھا جس محل سے وہ لاش دھکی ہوئی تھی اُسکے شعلے گتے ہوئے دیکھ کر پھر انگبار ہوا اور بولا الوداع اے ہمتور جو ان مرد کو نہ میں تبھکو دوست کہنے کی جرأت نہیں رکھتا تیری روح آرام پائے کیونکہ تیری عظمت کامل ہے اور میری دشمنی میری محبت سے باطل تو اُن تکلیفوں سے بچ گیا ہے جو بھوکا بھی اُٹھائی میں اور نہایت بزرگی کے راستے سے اُس بہترین ملک میں پہنچا ہے اگر اس راستے سے میں بھی تیرا ہمراہ ہوں تو خود کو کتنا خوش نصیب سمجھوں دریائے شمس تیری روح کو راستہ دے اور میدان الیگزیم تیرے آگے کشادہ رہے تیرا نام اخیر نسل تک عزت کے ساتھ قلم رہے اور تیری خاک آرام سے دایم۔

ستیک
ہیپیڈاسہیپیڈاس
ہیپیڈاس

جیون ہی ٹیلیکس بے الفاظ رکھی ہوئی آواز سے بولے خاموش ہوا تا مگر فوج نے پیپاس کیواسطے عام آہ وزاری کی سب اُسکی محبت کے کام دہرائے اور سب اسکے حال پر شفقت لائے افسوس اُسکی صفات نیکی یاد آئیں اور اُسکی غلطیات پردہ فراموشی میں جھنپی ہوئیں جو جوش شبابی اور غرباب تعلیمیابی سے اُس سے سرزد ہوئی تھیں مگر وہ ٹیلیکس کے شفیقا و خیالات سے زیادہ متاثر ہوئے اور بولے کہ بڑی ہی نوجوان یونانی ہے جو ایسا شکر اور ایسا متغیر اور سرکش تھا بہ اب تو بیت خلیق اور مردمان اور شفیق ہے

ہیپیڈاس

فی الحقیقت نذر دہانے اپنی مہربانی سے اسکے باپ کو متاثر کیا، اس پر بھی مہربان ہو بیشک اسنے اسکو ایسی تمنا
بیش قیمت بخش بخشی جو جیسی مرث دیوتا بخش سکتے ہیں یعنی ایسا دل دیا جو کہ بعد روانائی سے بہرہ ور
اسی قدر آشنائی سے آشنا ہو۔

اب اس لاش کو شعلوں نے جلایا اور ٹیلی میکس نے خود اسکی خاک پر جس سے دھواں نکلتا تھا پانی چھڑکا
جو صمغون اور مصالحوں سے خوشبودار تھا پھر اسکو ایک طلائی کوزے میں بھرا اور اسکے اوپر پھول لگے
اور اس کوزے کو فلینٹھس کے پاس لگیا فلینٹھس ایک پلنگ پر پڑا تھا اسکے بدن پر بہت زخم لگے تھے
اور وہ زندگی سے اس قدر مایوس تھا کہ موت کے بندھنوں کے والے دروازوں کو خود سے دور
نہ دیکھتا تھا۔

ٹرائیو نیلس اور ٹاسوفیو گس نے جنکو ٹیلی میکس نے اسکی مدد کے واسطے بھیجا تھا اپنے تمام علم کا استعمال
کیا اور بتدریج اسکی نکلتی ہوئی روح کو روکا اور اسنے معلوم طاققت تازہ پائی ایک ملائم اور پراثر
قوت جو اصل زہیت ہو اسکی رگ رگ میں پہنچائی بلکہ اسکے دل میں پہنچی اہلی حرارت نے موت کے
ٹھٹھرے ہوئے ہاتھ کو ڈھیلایا تب اسنے اس فلام کے ہاتھ سے ربائی پائی لیکن نقابت اخیرہ کی
بدحواسی پر فوراً افسوس کی تکلیف زور لائی اور اسکو اپنے بھائی کے نقصان کی یاد آئی جسکو یاد
کرنے کی پہلے اسکو طاققت نہ تھی اسنے کہا افسوس میری جان بچانے کو یہ بہت کوشش کیوں کیجاتی ہو
بہتر ہو کہ میں جینسیاس کے ساتھ قبر میں جاؤں اور یہ عزیز جینسیاس میں نے تمکو اپنے پہلو میں مر تے
ہوئے دیکھا ہی اسی میرے بھائی تو مجھ سے ہمیشہ کے واسطے دور ہوا ہو اور تیرے ساتھ میری زہیت کے
سب آرام دور ہوئے ہیں میں نہ تمکو دیکھوں گا نہ تیری بات سنوں گا نہ مجھ سے ملوں گا نہ اپنے دل کی
تکلیف تجھ سے ظاہر کر سوں گا اور نہ میری دوستی میری تکلیفوں میں زیادہ کام آئے گی اور کیا اسلئے جینسیاس
ہمیشہ تو مجھ سے بھور ہوا، اسی دیوتاؤ جو آدمیوں کی تکلیفوں میں خوش ہوتے ہو کچھ حقیقت ہی باخواب ہو
جس سے میں بیدار ہوا ہوں آہ یہ خواب نہیں جو صلیک حقیقت ہو اسی جینسیاس فی الواقع تو مجھ سے دور
ہوا ہی میں نے تمکو خاک پر مٹے ہوئے دیکھا ہی اور کم سے کم میں تب تک جو ملگا جب تک تیرا بل نہ لوں گا
اور جب تک میرا حرم آئد راسش کو جبکہ ہاتھ تیرے خون سے تر ہوئے ہیں تیری خاک پر نثار نہ کر دنگا۔

جب فلینٹھس اپنی طبیعت کے جوش ایسے ظاہر کر رہا تھا اور شافیان فیبی اسکی تسکین کیواسطے کوشش

فیننچی

ہیلیمکاس

فیلینٹھس
فیلینٹھسٹرائیو نیلس
ٹاسوفیو گس
ہیلیمکاسہیپیٹراس
ہیپیٹراس

ہیپیٹراس

ہیپیٹراس

ہیڈاسٹس

فیلینٹھس

کر رہے تھے تاکہ ان کے دماغ کی بھڑائی اسکی بیماری کو زیادہ تر اور اڑا کی ادویات کو بے اثر کرے تب اسے
 بیکالیک ٹیلیمیکس کو دیکھا جو یہ معلوم اس کے قریب آ گیا تھا اول اس کے سینے میں دو مختلف جوش زور لائے جہاں
 ٹیلیمیکس اور پیتھاس کے درمیان گذری تھی اسکی یاد نے اس کے سینے کو مضطرب کیا اور اس کے بھائی کے
 نقصان کے خیال نے اس کو زیادہ زور دیا لیکن وہ اس بات سے بھی واقف تھا کہ میں خود اپنی
 جان کے واسطے ٹیلیمیکس کا ممنون ہوں جسے مجھ کو جب خون سے تر اور یہ طاق تھاب آ پڑا اس سے
 ہاتھوں سے بچا یا جو اس حالت میں اس نے وہ ملائی کوڑہ دیکھا جس میں اس کے بھائی کی عزیز خاک بھری تھی
 دیکھتے ہی انگوٹھ میں اس کو بھر لایا اور ٹیلیمیکس کو اپنے گلے لگا یا پہلے بولنے کی طاقت نہ تھا لیکن آخر کو
 ایک دہلی ہوئی اور زکری ہوئی آواز سے بولا ای تو کیا میرے بیٹے تیری نیکی نے جبراً میرے دل میں تیری
 محبت پیدا کی جو میں اپنی زندگی کے واسطے تیرا ممنون ہوں اور ایک دوسری چیز کے واسطے بھی جو مجھ کو
 اپنی زندگی سے زیادہ عزیز ہے میرے بھائی کے اعضا اگر گونگے شکار ہوتے سو تیرے سبب نہیں ہونے
 پائے اور صحت تیرے سبب رسومات تجیز و تکفین ادا ہوئی ہوں جو نہیں ہوتیں اور اسکی روح خوار
 اور بیکس دار سنگس کے کناروں پر آوارہ بھرتی اور چترن کی سختی نا تحملہ سے دھکے کھائی کیا میں اس
 شخص کا جس سے سنت نافز تھا ایسا ممنون رہوں گا دیوتا جمع کو اسکی جزا بخشیں اور مجھ کو ایک ساتھ اس
 زندگانی اور پریشانی سے دور کریں ای ٹیلیمیکس جو فرض تو نے میرے بھائی کے ساتھ ادا کئے ہیں سو
 میرے ساتھ بھی ادا کر تب تیری عظمت کمال پائیگی۔
 پھر فلینٹھس انوس سے گھر لے کر آؤش کھا کے اٹھا اور ٹیلیمیکس اس کے پاس رہا لیکن بولنے کی بہت دھچک
 جب تک اس کے حواس اپنی جا پڑائے خاموشانہ منتظر ہوا تھوڑی دیر کے بعد وہ جوش میں آیا تب اس نے
 ٹیلیمیکس کے ہاتھ سے وہ کوڑہ لیا اور کئی بار اس کو بوسہ دیا اور روکے بولا ای عزیز خاک میری خاک
 تیرے ساتھ اسی کوڑے میں کب لگی ای میرے بھائی میں تیرے ساتھ ملک مہر دگان میں جلو گھا مجھ کو تیرا
 انتقام لینے کی جرات نہیں ہے ٹیلیمیکس میرا اور تیرا دونوں کا انتقام لے گا۔
 ان دو دانائوں کے علم کی برکت سے جو ایک دوسرے کے علم کا استعمال کرتے تھے فلینٹھس بتدریج
 تندرست ہوا ٹیلیمیکس ہمیشہ اس کے ساتھ اس بیمار کے بنگ کے پاس حاضر رہتا تھا تاکہ وہ اس کو جلد اچھا
 کرنے میں زیادہ محنت کریں اور تمام فوج اس عقل اور شجاعت سے جو اس نے مددگار بادشاہ کو بوجھانے پر

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس
ہیپیاٹسٹیلیمیکس
ہیڈامس

ٹیلیمیکس

پولیسیز

سیرک
چیرن

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس
ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس
ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

ظاہر کی تھی جس قدر تعمیر ہوئے تھے اُس سے زیادہ ترجیح سے اُس شفقت سے تعمیر ہوئے جبکہ ساتھ اُس نے اپنے سخت دشمن کو مدد دی تھی مگر وہ اس وقت میں لڑائی کی ناہمواری محنتوں سے بھی غافل تھا وہ بہت کم سوتا تھا اور اُسکی نیند اکثر اڑ جاتی تھی کبھی اُس خبر سے جورات اور دن اور ساعت بہ ساعت اُسکے پاس لاتے تھے اور کبھی لشکر گاہ کے ہر ایک مقام کو دیکھنے سے جہاں ایک ساعت میں دو بار کبھی نہیں جاتا تھا تاکہ جو کوئی اپنے کام میں غافل ہو اُسکو مانگو کرنے کا موقع پاسکے اگرچہ اُسکی نیند کم تھی اور اُسکی محنت زیادہ نہ تھی اُسکی خوراک سادہ تھی وہ ہر ایک حالت میں عام سپاہیوں کا سا کھانا کھاتا تھا تاکہ اُنکے واسطے شکلیائی اور بارسائی کی نظیر بنے اور لشکر میں رسد کم ہو جانے سے اسنے ضرور سمجھا کہ جو تکلیف دوسرے ضرور دے سکتے ہیں سو خود غریب سے کھانا بڑا لانے اور ناغوش ہونے سے روکے لیکن یہ محنت بردباری اور ہر ہر نگاری کیسی ہی محنت تھی اُسکی طاقت میں کچھ فرق نہیں لائی بلکہ روز بروز زیادہ محنت کش اور قوی ہوا وہ اُن ملازمین کو جو بھرتے لگا جو جالی کی ہمار بھی جاتی ہیں اُسکا رنگ زیادہ تر گندمی اور کتر نازک اور اُسکے اعضا مضبوط اور مستحکم ہوتے چلے ۵

باب ہینزدہم

ٹلیمیکس کا کئی خوابوں سے اپنے باپ یوگینیز کا زندہ نہونا معلوم کر کے اُسکو مدون میں تلاش کرنا اور لشکر گاہ سے جانا اور ایکیرنیا کی شہر غار کے نزدیک کے مندر تک دو اہل کریت کے ساتھ جانا اور اسکا اُس غار میں داخل ہونا اور دریائے ٹیکس کے کناروں تک تاریکی میں اترنا اور وہاں چیرن کا اُسکو اپنی کشتی پر چڑھانا اور اُسکا پلوٹو کے آگے حاضر ہونا اور اسکا اُسکو دوسرے دیوتاؤں کی اجازت سے اُسکے باپ کی تلاش کے واسطے اجازت دینا اور اسکا ٹائٹیرس میں جانا اور وہاں ناشکروں اور دروغ حلفوں اور ناپاکوں اور ریاکاروں اور سب سے زیادہ بد بادشاہوں کا تکلیف پانا اُنکوں سے دیکھنا ۶

वेत्तीयेकस
पूलीसोज

ऐकैरन्टिया

क्रैर, स्त्रिक

चैर

प्यूये

टोरेस

ہندوستان
پالان

انڈر اس جس کی فوج لڑائی سے بہت کم ہو گئی تھی کوہ اکرن کے پیچھے گیا جہاں اس کو نئی فوج کی امید تھی اور وہ دگبار بادشاہوں پر دو بارہ چھاپا مار کیے موقع کا منتظر ہوا جیسے جھوکھا شیر جو باڑے سے نکلا تاکہ تاجر مار کیے جنگل میں جاتا ہو اور اپنی غار میں داخل ہوتا ہو اور زمان موافق کا انتظار کرتا ہو تاکہ اس کے تمام گئے کو تباہ کرے۔

ہندیہ کس

ایلیکس نے اپنی فوج میں انتظام مناسب کر کے اپنا دل مطلقاً ایک ارادے کی تعمیل پر متوجہ کیا جس کو بہت دن سے کیا جا رہا تھا لیکن حکام فوج سے پوشیدہ رکھتا تھا وہ رات کو ایسے خوابوں سے بہرہ قرار رہتا تھا جن میں وہ اپنے باپ یولیسز کو دیکھتا تھا اس کی صورت رات کے اخیر میں صبح صادق نکلنے سے کچھ پہلے جسکی شاعراے غالبہ آسمان سے ستاروں کے مشکوک لمعات کو اور زمین سے خواب کے خوشنما خیالات کو ہٹاتی ہیں بے نظر آئے نہیں رہتی تھی کبھی اس نے سوچا کہ میں یولیسز کو خوشنما چیز سے کے دل پر لگاؤں اور میں ایک دربار کے کنارے پر دیکھتا ہوں کہ برہنہ ہوا اور اس کے گرد صحرائی دیدیان کھڑی ہیں سو بدن ڈھکنے کے لئے اس کے پاس کپڑا پہنک رہی ہیں اور کبھی سوچتا تھا کہ میں اس کو ایک محل میں دیکھتا ہوں جو ہاتھی دانت اور سونے سا جگتا ہو اور جہاں پھولوں کے تلج پہنے ہوئے اہل دربار حاضر ہیں اور حیرت و ذہن کے ساتھ اس کی تقریر دلپذیر سن رہے ہیں وہ کبھی ناگمان ایسے بڑے دسرخان پر مائل ہوا کہ درمیان نظر آتا تھا جہاں ہر ایک کی صورت پر خوشی چمکتی تھی اور ایک صد اکی ملازم ادا اور اس سے ملی ہوئی بربط کی نولیاں پاؤں کے بربط اور پنی کی صدا سے زیادہ تر لطف دیتی تھی۔

ہندوستان

ہندیہ کس

ان فوج بخش خوابوں سے ٹیلیکس ہمیشہ دل خستہ اور غمزدہ سا بیدار ہوتا تھا اور جب انہیں سے ایک بھی اسکے دل پر نازہ ہوتا تھا تب کپڑا ہٹاتا تھا اور میرے عزیز باپ یولیسز ان خوابوں کے زیادہ تر مصیب خواب جھکو مبارک ہیں یہ راحت کے اظہارات مجھ کو ثابت کرتے ہیں کہ تو پہلے سے ان خوشوقت ارواح کے مقامات میں داخل ہوا ہو جھکو دیوتا ان کی نیکی کے واسطے انعامات بائدار دیتے ہیں میں سوچتا ہوں کہ ایلیکس کے میدان دیکھتا ہوں یہ نقصان امید کیسا خوفناک ہو اور میرے باپ کیا میں مجھ کو کبھی نہ دیکھوں گا کیا میں تجھ سے کبھی نہ ملو گا جس کو میں اس قدر پیار کرتا تھا اور جس کو میں ایسی شتافانہ فکر اور محافظانہ محنت سے تلاش کرتا ہوں کیا میں کبھی تیرے لبوں سے شربت دانائی نہیں پیوں گا اور کیا میں ان ہاتھوں کا یعنی ان عزیز فتنہ ہاتھوں کا جنہوں نے بہت سے دشمن مغلوب کئے ہیں

ہندیہ کس

پھر ہوسہ نہ لوں گا کیا دوسے پتیلیوں کے مفرور مدعو کو سزا دینگے اور کیا امتیحا کے کی بزرگی کبھی بحال نہ ہوگی۔

ایک دیوتا دتے جو یوگیسز پر نامہ بان ہو میرے دل سے اخیر اسد نکالنے اور بھگو نا امید می اور موت
میں ڈالنے کے لئے بے خواب بیٹھے ہیں میں اس مہیب التوا کا زیادہ متعل نہیں ہو سکتا انوس ہر کہ جو
کچھ میں نے اپنے باپ کی وفات کی نسبت کہا ہے اسکا بھگو نہایت یقین ہے پس میں اسکی روح کو دنیا سے
زیرین میں تلاش کروں گا اس خوفناک سرزمین میں تھیسس سلامۃ آزار تھا لیکن تھیسس نے نہایت مہیب
ناپاکی سے وہاں کے دیوتاؤں کا نقصان چاہا تھا میرا مطلب میرے باپ کی محبت ہی ہوا اس فخر میں
داخل ہو جو دیوتاؤں کے ساتھ مجھکو واجب ہے کہ کیوں لڑ بھی وہاں گیا تھا اور پھر آتا تھا میں فی الواقع
اسکی طاقت کا دعویٰ نہیں کرتا لیکن بے اس دعویٰ کے اسکی تقلید کیا جاتا ہوں آرنیس اپنی مصیبتوں
کی تقریر سے اس دیوتا کو رحم پر لایا تھا جو عذر پذیر نہ سمجھا جاتا تھا اور اس سے یوڈس کو دنیا سے
زندگی میں پھر لانے کی اجازت حاصل کی تھی آرنیس کی نسبت رحم کا زیادہ ترسقت ہوں جو نقصان
میں نے آٹھا یا ہو سو اس کے نقصان سے زیادہ تر ہی کیونکہ خوبصورت دیوتاؤں کے ہزاروں خوبصورت
ثانی ہو سکتے ہیں بزرگ یوگیسز کے مقابلے میں جو کیتا اور لائانی پلور دیوتاؤں کا باعث فخر اور حیرانی کیا
چیز یہ کہ کوشش کروں گا اور اگر نہ ہو تو مردگان جب زندگی بڑی تو موت سے کیا ڈر ہے اسکی ہیولتوں
پر اسے باطن میں اس بات کے اثبات کو آیا ہوں کہ تم فی الحقیقت کچھ رحم رکھتے ہو یا نہیں ایک میرے باپ
تیری تلاش میں میں نے بحر و بر بفاہدہ مانا ہے اب میں بھگو مردوں کے تاریک مقامات میں تلاش کروں گا
اگر دیوتا بھگو تجھ سے زمین پر ملنے دینگے اور تیرے ساتھ روشنی آسانی دینگے تو شاید اقبالہ تاریکی
کی شفق میں تیری روح تو نظر آئیگی۔

وہ فوراً اس بستر سے اٹھا ہوا اسکے اشکوں سے تر ہو رہا تھا اور توف ہوا کہ صبح کی فرح افزا شفق
اس غم کو دور کر کے جرات کے خوابوں سے لائق حال تھا مگر اسنے دیکھا کہ جو تیرا لگا تھا سو تب تک
اسکے زخم میں تھا اور جان جاتا تھا اسکے ساتھ تھا اسلے اسنے دونوں میں پہنی دنیا زیرین میں اس
مشہور راستے سے جوشکر گاہ سے بہت دور تھا آرنیکا ارادہ کیا یہ راستہ ایک شہر کے قریب تھا اور
ایک مہیب غار سے ایک کمرے پر جاتا تھا جو ایک دوزخی دریا ہو اور جسکو خود دیوتا تنظیم اور

पानीप
प्रस्थाका

पूनीसीन

पिमिषम
पिमिषम

हर्षलीन

प्राक्षिम

प्रीडिम

प्राक्षिम

पूनीसीन

पूरो

प्रावर्षादन

पेकीन

ہیرنیا

تیرکتی

میری

بیکس
نیپاڈ

نون سے مانتے ہن اسے اس شہر کو اکیس نیا کہتے تھے یہ شہر ایک پہاڑ کی لمبی پر تھا جیسا درخت پر آشیانہ
 اس پہاڑ کے نیچے ایک غار تھی جسکے نزدیک کوئی نہیں جاسکتا تھا گلہ بان ہمیشہ اپنے گھون کو بچا کر ایک دو سر
 راستے سے لجاتے تھے اور اکثر گوردی بنجار جو سگسی دلہ لوں سے اس غار میں ہو کے نکلے تھے سو ہوا کو
 وہابی اثر سے متاثر کرتے تھے گرد و نوح کی زمین پر دکھاس پیدا ہوتی تھی نہ پھول بیان مغربی ہوا
 کی تیز ہوائے ملائمہ اور موسم بہار کی خوب ہوائے نازہ اور موسم خزاں کی خشک ہوائے بے اندازہ کیسان
 نامعلوم تھیں زمین خشک اور شور تھی اس پر سوانگے درختوں کے اور ماتی سبز لباس سردوں کے اور
 کچھ نظر نہیں آتا تھا اس پاس کے کھیتوں میں اگرچہ دور سے تو بھی تھیں بڑے قلابہ رانی سے فصل طللی نہیں
 پیدا کرتی تھی اور ایکس مدیدار سوے نہیں بنتا تھا جو بنتا تھا جیسا کہ انکے انکے گوردی درختوں پر کپنے کے
 بدلے مر جھا جاتے تھے تیسرا یعنی دریائی دیہان روئی تھیں انکے چنے کا پانی آہستہ اور ملایم لہر و ج کے
 ساتھ بہتا تھا لیکن مڑے میں کھاری تھا اور آگھہ میں جانے کے قابل تھا کانٹے اور کھیلے جھاڑوں
 سے زمین ڈھکی ہوئی تھی چونکہ وہاں کوئی شجرستان سایہ کو نہ تھا کوئی مرغ چھپانے کو نہ تھا انکی صدا کا
 عاشقانہ صرغ ملایم تر آسمان کے تھے سنی جاتی تھیں لیکن بیان کو سے کی صدا اور آوازیں نامبارک نوا
 کے سوا کچھ نہیں سنا جاتا تھا بلکہ زمین کا سبزہ بھی کڑوا تھا اور اس بے فرحت چراگاہ کے بھی بیٹان اور
 بکریان ایسا فرحت انکے جوش نہیں رکھتی تھیں جیسے جوش سے وہ سبزہ زار پر کودتی پھلتی ہیں سانڈ
 گاسے سے بھاگتا تھا اور غمگین گلہ بان اپنی بانسی کا راگ بھولتا تھا اکثر کاڑھا اور کا لادھوان اس غار
 سے بادل سا نکلتا تھا اور روز روشن میں زمین کو تاریکی ہوتے سے چھپاتا تھا ان موسموں میں
 اس پاس کے لوگ دوزخی دیوتاؤں کو خوش کرنے کی واسطے دو چند تر بانیاں چڑھاتے تھے تاہم وہ دوزخی
 دیوتا اکثر ملایم نہ ہوتے تھے اور کوئی قربانی قبول نہیں کرتے تھے سوا ان جوانوں کے جو اپنی جوانی کی
 بہار میں ہوتے تھے اور سوا ان مردوں کے جو اپنی طاقت میں چمکتے ہوتے تھے جنکو دے ملک وہا سے
 مارتے تھے۔

ہیری میکس
ہیری مینو

ہیری

ہیری
ہیری
ہیری

اس جگہ پر ٹیپیکس نے وہ راستہ تلاش کرنا چاہا جو لپیو ٹو کی تاریک مدد میں جانا تھا مڑوانے جوتو
 خبر داری سے اسکی نگران تھی اور اسکو اپنی ڈھال سے محفوظ رکھتی تھی لپیو ٹو کو مر بان کیا تھا اور اسکی
 درخواست پر خود جو پیر نے مکیوری سے جوہر روز اس دوزخی ملک میں تھیں کہ کوئی مردے سو نہنے کو جابا

کرتا تھا ارواح کے بادشاہ کو ملا بھیجا کہ میری بہہ خوشی جو کہ تم ٹیلیکس کو اپنے علاقے میں آنے دو۔
ٹیلیکس رات کو پوشیدہ لشکر سے نکلا اور چاند کی روشنی میں جا کے اُس زور اور دہی سے
ستدعی ہوا جو آسمان پر رات کا ایک ستارہ روشن ہو اور زمین پر عینہ دھنکنا ہو اور دوزخ میں
خونناک بیکیتی ہو اس دہی نے اُسکی دعاسنی اور قبول کی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اُسکی طبیعت صاف
ہو اور نیت پاک۔

جب وہ اُس غار کے نزدیک پہنچا تو سلطنت زیرین سے ایک شور سنا زمین اُسکے تلے کانپنے لگی اور
آسمان اُسکے سر پر آگ سی برسانے لگا اُسکے دل میں ایک پوشیدہ داشت باعث اضطراب ہوئی اور اُسکے
اعضا پر سر دہینہ آتا ہم اپنے استقلال سے قائم رہا اور اپنے ہاتھ اور اپنی آنکھ آسمان کی طرف اٹھا کر
بولایا بڑے دیوتاؤں میں ان شگونوں کو مانتا ہوں اور مبارک جانتا ہوں انکو کامل کرو اور
میری امید حاصل کرو یہ کہتے ہی اُسکے سینے میں ایک نیا جوش اٹھا اور وہ اُس غار کے منہ پر
دوڑا۔

وہ گرا دو حواں جسے اُسکو اُسکے پاس جانے والوں کے واسطے ملک کر رکھا تھا فوراً دور ہوا وہ
دوبائی بدبو کچھ دیر کو موقوف ہوئی وہ آہستہ آہستہ تنہا گیا کیونکہ اُسکے ساتھ کون جاسکتا تھا دو کرپٹ کے باشندے
جنگلوں میں اپنے ارادے سے مطلع کیا تھا اور جو کچھ دور اُسکے ساتھ گئے تھے زرد ہو گئے اور کانپنے لگے
اور ایک مندر میں جو کچھ فاصلے پر تھا اُسکی آزادی کے واسطے دمانگئے لگے مگر اُسکی داہپی سے ناامید تھے۔
اس عرصے میں ٹیلیکس اُس بجائیک اندھیرے میں جو اُسکے روبرو تھا ہاتھ میں ایک ننگی تلوار لیکے
داخل ہوا چند لمحوں میں کچھ مندی اور دھندلی روشنی دیکھی ایسی جی ادھی رات کو زمین پر دیکھنے
میں آتی ہوئی آئے ہوائی ارواح بھی دیکھیں جو اُسکے اُس پاس اڑتی تھیں انکو اپنی تلوار سے ہٹاتا تھا
اور پھر جلد ہی اُسے دریائے سنکس کے ماتھی کنارے دیکھے جسکا پانی اُس کا پی سے گزرا ہوا تھا جو آہستہ
بھائی ہوئی تھی آہستہ آہستہ ایک مکدر و حار سے جو متواتر پکڑ کھا کے آپ پر لوٹتی ہو بھرتا تھا یہاں پر
آہستہ بہت سے وہ اشخاص دیکھے جو سو مہینہ تکمیل نہ پا کے بہر حیرن کے آگے بغاؤدہ حاضر ہوئے
تھے حیرن جسکا بڈھا پا اگرچہ توانا اور لافانی ہو ہمیشہ تیرہ اور خیرہ ہو انکو موت اور ملامت سے ہٹاتا
تھا لیکن اسے اُس جوان یونانی کو آنے ہی اپنے معبر پر سوار کر لیا۔

ٹیلیکس

ٹیلیکس

دھڑلہ

دھڑلہ

کرت

ٹیلیکس

کرت

کرت

کرت

تھلیپکس

نیلو فریجین

ایلیوپیا

ٹیلیپکس کے کان میں سوار ہوتے ہی نائلی باب افسوس سے روئیں گی آواز آئی اُس نے اُس روتی ہوئی روح سے پوچھا کہ تجھے کیا تکلیف ہے اُس نے جواب دیا کہ میں نبو فرزین بابل کا بادشاہ اعظم ہوں میں نے تمام لوگ میرے نام سے کانپتے تھے اور میں اہل بابل سے ایک سنگ مرمر کے مندر میں اپنی پرستش کرتا تھا میری صورت سونے کی بنی ہوئی تھی جس کے آگے رات اور دن انجینو پیا کی خوشبو میں جلانی تھیں جو کوئی میرے برضات بولتا تھا فوراً سزا پاتا تھا اور جس نئی خوشی سے میری عزت و زندگانی کو زنی سمجھتے تھے اُسکے ہم پہنچانے میں کمی نہ کرتے تھے اُس وقت میں اپنی جوانی کی پوری نگہنگی اور طاقت میں تھا اور میری زندگی تمام حشمت اور زحمت کے ساتھ میرے آگے تھی لیکن ایک عورت نے جسکو میں ایسے پیار سے چاہتا تھا جسکا وہ بدلہ نہیں کرتی تھی مجھکو جلد ثابت کیا کہ میں دو ہونا نہیں تھا اُس نے مجھکو زہر دیا اور اب میں ناچیز ہو رہا ہوں کل اُنھوں نے میری خاک کو بڑے مذہبی کردار سے ایک طلائی گوزے میں بھرا دے روتے تھے اور اپنے بال نوچنے تھے اور میری چٹا پر جلتے کو اور میرے ساتھ مرنے کو تیار معلوم ہوتے تھے اب وہ اُس عظیم روضے کے گرد و بین اُنھوں نے میری خاک کو دفنایا ہے افسوس کے تمام ظاہری اظہار سے متبع ہیں لیکن پوشیدہ اور سچے دل سے میرے واسطے کوئی نہیں افسوس کرتا ہے میرے قبایل بھی میری یاد سے نفرت کرتے ہیں اور میں بیان جہاں گرا ہوا ہے اُن کے ساتھ سلوک ہوں۔

ہیو مے کس

اس پر افسوس حالت سے ٹیلیپکس نے رحم کھایا اور اُس سے پوچھا کہ کیا اُس وقت میں تو اپنی بادشاہت میں فی الحقیقت خوش تھا اور شیرینی راحت سے محفوظ تھا جسکے بغیر ایک گل خرم وہ کی مانند دل سکڑتا ہے اور سچ و ناب کھاتا ہے اُس بادشاہ نے جواب دیا کہ میں اُس سے بہت دور تھا خیال میں بھی اُس سے وقف تھا ایسی راحت کو فی الحقیقت ملکبوں نے بہت سراہا جو اور اسی کو کبھی سمجھا ہے لیکن اسے مجھکو کبھی آرام نہیں دیا میرا دل ہمیشہ نئی خواہشوں سے بھرا رہا تھا اور امید و ہم سے لرزان تھا میں چاہتا تھا کہ جوش پر جوش ایسی بے ترتیب سرعت سے کہ خیال سے باہر ہو تو اتر آئے اور اُسکے واسطے ہر ایک تجویز کرتا تھا خیال کی تکلیفات سے بچنے کے واسطے مجھے یہ بات ضروری تھی ایسی راحت تھی جو مجھکو حاصل تھی دوسری ہر ایک راحت کو میں خواب و خیال سمجھتا تھا اور ایسی خوشیاں تھیں کہ بچھتا ہوں۔

نیلو فریجین

نبو فرزین اس بیان کے درمیان ایسے آدمی کی زنا بے ہمتی سے روتا تھا جو خوش نصیب ہے

ماتوان اور مصیبت سے نالان اور اس کے استقلال سے نا آشنا ہونے کے ساتھ چند غلام تھے جو اس کی
تہذیب کی تعلیم کے واسطے ہلاک کئے گئے تھے اور منگو مکوری نے ان کے بادشاہ کے ساتھ چہرے کے حوالے
کیا تھا اور اس وقت ان کو اسپر پور لائیا دیا تھا جسے ان پر زمین پر ظلم کیا تھا ان غلاموں کی ارواح
میں جو زمین کی روح سے اب ذرتی نہ تھیں انھوں نے اس کو ایک زنجیر سے جکڑا تھا اور نہایت ظالمانہ طریقہ
سے اس کو سلوک کر رکھا تھا ایک نے کہا کیا ہم جو آدمی تھے تیری سی طبیعت نہیں رکھتے تھے تو ایسا ہو تو
کیوں بنا کہ خود کو تو نے دیوتا سمجھا اور بھول گیا کہ تیرے مابا آدمی تھے دوسری نے کہا کہ اس کا خود کو
آدمی نہ سمجھنا واجب تھا اس کے کہ جسے آدمیت ایک شیطان تھا تیسری نے کہا خیر اب دے خوشامد کو کہا
ہیں ایہ تجارت بد نصیب اب کچھ نہیں رہا جو تو دے سکے یا لے سکے اب تو اپنے غلاموں کا غلام ہو رہا ہے
دیوتاؤں کا انصاف آہستہ ہی لیکن آخر کار ہر مضمحل و راناخو ذہن۔

میں جو زمین ان غلاموں سے رنجیدہ ہو کے غصے اور ناامیدی کی تکلیف میں منہ کے بل گرا لیکن
چہرے نے اس کو غلاموں سے زنجیروں کے ساتھ کھنچوایا اسے کہا کہ اس کو شرم سے منہ چھپانے کی بھی تسلی
نہیں ملنی جائے تاکہ سب ارواح جو سنگسار کے کنارے پر مجتمع ہیں گواہ بنیں کہ جن دیوتاؤں نے اتنی
مدت تک اس ناپاک ظالم کو زمین پر ظلم کرنے دیا ہی انھوں نے آخر کو انصاف کیا ہے لیکن ایہ غلاموں بابل
یہ سزا تکلیفوں کا صرف ایک آغاز ہے کیلیناس کی بے طرفدارانہ اور ناخلاقانہ تجویز ہو نیوالی ہے۔

اب وہ معبر پٹیوٹو کی حدود میں پہنچا اور وہ ارواح گردہ کی گردہ کنارے پر دوڑیں اور اس
زندہ آدمی کو بڑے شوق اور تعجب سے دیکھنے لگیں جو اس کشتی میں مردوں کے درمیان زندہ مگر مٹا
لیکن جہوں ہی ٹیلیکس نے کنارے پر پاؤں رکھا وہ ایسی غاب ہوئیں جیسی صبح کی اول شعاؤں کے
آگے رات کی تاریکی غاب ہوتی ہے تب چہرے نے معمول سے مکمل نفی اور سختی سے کہا ایہ مسلمان کے پیارے
چونکہ تھکاو ملک تاریکی میں جہاں سوا تیرے سب زندوں کو آنا ممنوع ہے ان کی اجازت دی ہے جو
جلدی کر اور آگے جا جہاں کہیں تیری قسمت لیجائے اس تاریک راستے سے پہلو ٹوکے محل کو جا بسکو تو
تخت پر بیٹھا ہوا پائیگا اور جو تھکاو اپنی حکومت میں ان مقامات پر جانے کی اجازت دیا جہاں کے
اسرار میں تجھ سے ظاہر نہیں کر سکتا۔

ٹیلیکس نے فوراً جلد آگے بڑھ کر وہ ارواح چاروں طرف دیکھیں جو ادھر ادھر بھیجی تھیں

मयूरी

निबोधन

निबोधन

चैरन

स्विकृत

मईनास

प्ररो

हेतीयेकस

चैरन

प्ररो

हेतीयेकस

جو شمار میں ساحل دریا کے دھانائے ریگ سے زیادہ تھیں اور اسے مذہبی خاک سے متاثر ہو کر
دیکھا کہ اس بے اعتبار ازدحام کی شورش اور دوا دوش میں مطلقاً قبر کی سی خاموشی تھی اور
آہستہ آہستہ ہر جم پلٹو ٹوکا ناریک مقام دیکھا تو اس کے بال کھڑے ہو گئے اور بانو کا پٹا اتر آیا اور
مڑنے لگی کھلائی ہوئی اور رکتی ہوئی آواز سے بولا ای خوشنک طاق والے میں بد نصیب یو کیو نیز کا
بیٹا تیرے آگے کھڑا ہوں یہ دریافت کرنے آیا ہوں کہ میرا باپ تیری حدود میں اتر آیا یا
نہیں یا ابھی زمین پر آوارہ بھرتا رہی۔

پلٹو ٹوکا بنوس کے تخت پر بیٹھا تھا اس کا چہرہ زرد اور زند تھا اس کی آنکھیں خالی اور متعل تھیں
اس کی بھوین تیز اور غضب تھیں اس کی آنکھوں کو ایسے آدمی کا دیکھنا جو ایک زندگی کا دم لیتا تھا ایسا ناپسند
تھا جیسا دن ان جانوروں کو ناپسند ہوتا ہی جنگی رات جاے قرار ہی اس کی نفل میں برابر پراسر پائین بیٹھی
تھی وہی اس کی مہرے کو جنتی اور وہی اس کو بقدر لایم کر سکتی تھی وہ ایسا سن رکھتی تھی کہ متواتر تازہ
ہوتا تھا لیکن اس کے لافانی نازوں کے ساتھ اس کے خاوند کی کچھ نا اطمینانیت بھی شامل تھی۔

اس کے تخت کے بالے کے پاس زرد وروالی تباہی یعنی ملک الموت ایک درختی کو جو ہاتھ میں
رکھتا تھا پینا تا ہوا بیٹھا تھا اس صیت ناک صورت کے اس پاس بیٹھ الٹا کر فرما رہے تھے یعنی تفکرات حسرت
انگیز اور ترددات مصرت آہز اور انتقام خون سے بھرا اور زخموں سے ڈھکا ہوا بے سبب نفرت اور
طبع جو اپنا گوشت کھاتی ہی اور پاس جو اپنے غصے کی قربانی ہو اور ہوس جس کا جوش تمام اشیاء کو شل
گردا دہ و بالا کرتا ہی اور وہ خابازی جو خون کی پیاسی ہو اور جو حیرانی پیدا کرتی جو سو نہیں اٹھا
سکتی اور حسد جو زہر اس کے دلوں کا زہر آسکو چاروں طرف پھیلاتا ہی اور جو اپنے کینے کی کڑوری سے
مجبور غضب رہتا ہی اور ناپاکی جو اپنے واسطے ایسی خلیج کشادہ کرتی ہی جو ستھانہ نہیں رکھتی اور جس میں
آخر کار خود مایوسانہ متفرق ہوئی ہی سو ان کے اور بے نام صورتیں ہمارے میں اور سب کی سب دیکھنے
میں ہیبت آرا اور خیالات جرم دون کے قایم مقام ہوتے ہیں اور زند و نکوڈراتے ہیں اور خوشنک
خواب اور بیماری اور درد کی میب بیداری ان افسوس کی صورتوں سے پلٹو ٹوکا اور
اس کے ایسے الٹا کرتے جسے سکادو بار بھرا تھا اسے یو کیو نیز کے بیٹے کو ایک بھاری آواز سے جواب دیا جس سے
اس مقام کی گمراہان گونج اٹھیں۔

ای کو دمزد اگر قسم یہ بات ہو کہ تو نے مرد دیکھے اس پاک مقام کو ناپاک کیا ہو تو اس قیمت کو جس نے
تجھ کو متنا کر کیا ہو پورا کر تیرے باپ کا حال میں تجھ سے کچھ نہیں کہہ سکتا اس بقدر کافی ہو کہ تو اس کی تلاش
کو بیان آنے پایا ہو چونکہ زمین پر وہ بادشاہ رہا ہی اسلئے اسکو تار میں سے اس مقام پر تلاش کر
جہاں نلو کار بادشاہ اپنی جزا پاتے ہیں لیکن بیان سے تو ایلینزیم کے مقام کو جب تک تار میں سے
مقام کو طر کرے نہیں جاسکتا اسلئے جلد وہاں جا اور میری حدود میں زیادہ مدت ٹھہر۔

وڈرہس

ہولیویٹ
وڈرہس

ہولیویٹ

ٹیلیکس نے فوراً اس کے حکم کی اطاعت کی اور وہ اپنے باپ کو دیکھنے اور اس ظالم سے جو زندے اور
مردے کو برابر مہربان تھا دور ہو چکے لے ایسا بقرار تھا کہ اس خوفناک غلامین ایسی سرعت سے چلا کہ اڑتا
ہوا نظر آیا اسنے تار میں کتا تاریک میدان اپنے آگے تھوڑے فاصلے پر دیکھا بیان سے وہ اکیلے باقی
دخان کے سیاہ بادل میں جو اقلیم زیت میں ملک ہوتا سوار ہوا یہ دھواں ایک دریائے آتش پر
چڑھا جسکے شعلے اپنی طرف متوجہ ہوتے ہوئے گرد باد سوزان میں ایک تند رو دریا کی طرح جو اپنے
پہاڑے گزرا ہی شور کرتے تھے ایسا کہ اس افسوس کے ملک میں کوئی دوسری آواز صان نہیں
سنی جاتی تھی۔

وڈرہس

ہولیویٹ
مینو

ٹیلیکس نے فوراً اسے پوشیدہ استقلال پاکے بلاخون اس نیچے میں داخل ہوا پہلے چھوڑنے دیکھا
سوا ایک بڑا مجمع مردم تھا جو افلاس کی حالت میں پیدا ہوئے قریب اور دغا بازی اور ظلم سے روپیہ
پیدا کرنے کے واسطے سزا پارے تھے ان لوگوں میں اسنے بہت سے ناپاک مذہبی ریاکار دیکھے جنھوں
نے جوش مذہب دکھانے کے واسطے کے اعتقاد کو دھوکہ دیا تھا اور اپنا عرصہ پورا کیا تھا یہ بد بخت
جنھوں نے نیکی کو جو بہترین عنایت آسمانی ہے ایمان نہ طلب کے واسطے خراب کیا تھا نہایت مجرمانہ سزا
پارے تھے جس لڑکے نے اپنے والدین کو قتل کیا تھا اور جس زن نے اپنے ہاتھ خاوند کے خون سے
ترکے تھے اور جس دغا باز نے ہر ایک بند و ناداری توڑ کے اپنا ملک بچا تھا سوائے کتر سزا پارے تھے یہ
منصفانہ مردگان کی رائے تھی کیونکہ مذہبی ریاکار امور عام میں بدکار نہیں ہوتے بلکہ نیکی کے
نام سے بدی کرتے ہیں اور نیکی کی صورت سے جو آخر کو کاذب ثابت ہوتی ہو لوگوں کو صاف دھوکہ دینے پر
اعتقاد لانے سے روکتے ہیں دیوتا نیکی ہمہ دانی کی دے نصیب کرتے ہیں اور نیکی عزت کی دے
توہن کرتے ہیں اپنی تمام طاقت سے انکو گستاخی کی سزا دیتے ہیں۔

انکے بعد وہ نظر آئے جنگواہل دنیا گم گنگار جانتے ہیں مگر جنگو دیوتا ہر جی سے سزا دیتے ہیں یہ دروغگو اور ناسپاس اور خوشامد گو جو بدی پر سراہتے ہیں اور مذمت جو ناحق نیکی کو رسوا کرتی ہے اور جب جو ایک جزو جانتے ہیں جلد بازانہ کل پر اسے دیتے ہیں اور اس طرح بیگانہ کی نیکی نامی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

لیکن جو ناسپاسی کے واسطے قتل تھے انہیں وہ نہایت سختی سے سزا پاتے تھے جنہوں نے دیوتاؤں سے ناسپاسی کی تھی نیناس نے کہا جو اپنے باپ کے یاد دست کے ساتھ ناسپاسی کرتا ہے جس سے وہ ایسے فوائد پاتا ہے جیسے آدمزاد دیکھتے ہیں سو کیا عفریت سمجھا جاتا ہے پس وہ کہتے اپنے تصور پر کیسے فخر پاسکتا ہے جو خدا کے ساتھ ناسپاس ہے جو جان کا اور ہر ایک برکت کا دینے والا ہے کیا وہ اپنی ہستی کے واسطے قادر قدرت کا اس سے زیادہ تر تمون نہیں ہے جو قدر اپنے والدین کا ہے جسکے وسیلے سے اپنی ہستی پایا ہے ان تصوروں کے واسطے زمین پر جو قدر کم مذمت اور کم سزا ہوتی ہے اس قدر وہ دوزخ میں سزا سے اتنا حملہ کہ سزا وار زیادہ تر ہوتے ہیں جسکو نہ کسی کی طاقت روک سکتی ہے جس سے کسی حکمت بچا سکتی ہے۔

میلہیکس نے ایک آدمی جسکو نقصانوں نے مجرم ٹھہرایا تھا بیٹھا ہوا دیکھ کے اُسے پوچھنا چاہا کہ اسکا جرم کیا تھا تو فوراً اُس مجرم نے خود بخود جواب دیا کہ میں نے بُرائی نہیں کی اور ہمیشہ بھلائی کرنے میں خوش رہا ہوں میں نصف اور سخی اور فیاض اور ذی مروت رہا ہوں پھر مجھ پر کیا الزام عائد ہو سکتا ہے نیناس نے جواب دیا کہ تو کسی آدمی کے واسطے ملزم نہیں ہے مگر کیا تو دیوتاؤں سے آدمیوں کا کلمہ منون نہیں ہے اور اگر تو ایسا ہے تو تو مصفی کا کیا دعویٰ رکھتا ہے تو نے آدمیوں کو جو نفع حاصل ہیں اپنا فرض ادا کیا ہے تو نیک رہا ہے لیکن تیری نیکی کل تجھے ہی میں رہی ہے دیوتاؤں کی طاعت پر جو نہیں ہوئی جنہوں نے وہ عطائی تھی تیری نیکی تیرے آرام کا باعث تھی اور تو اپنے ہی واسطے نیک رہا ہے حقیقت میں تو اپنا خدا آپ بنا ہے لیکن دیوتا جسے سب چیزیں پیدا کی ہیں اور جنہوں نے سب چیزیں اپنے واسطے پیدا کی ہیں اپنا دعویٰ چھوڑ نہیں سکتے تو انکو بھول گیا ہے اور وہ سمجھو بھی لینگے اور چونکہ تو نے اپنا جو نام اپنے واسطے پسند کیا ہے اُنکے واسطے نہیں کیا وہ سمجھو تیرے واسطے چھوڑینگے پس اپنی تسلی اپنے دل میں ڈھونڈو تو ہمیشہ کیواسطے آدمیوں سے خدا کیا گیا ہے جنگو تو نے اپنی خاطر

مہرناش

تہنیہکس

مہرناش

خوش رکھنا چاہا ہی اور تو نے اپنے دلو اپنے واسطے بت بنایا جو اب کہ سے کم یہ بات جان کہ ہر چیز گاری وہ نیکی جو جسکے مرجع عام دیوتا ہیں اور بغیر اسکے کوئی نیکی نیکی کے نام کی سخت نہیں ہو سکتی نیکی کی ہر جھوٹی رو دن سے تو آدمیوں کی آنکھوں کو چند حیاتا رہا ہو اور انکو باسانی بہکا تا رہا ہو سوا ب نہیں بہکا نیکی آدمی مرث اسکی بدی یا نیکی سمجھتے ہیں جس سے راحت یا رنج پاتے ہیں اور اسواسطے بدی اور نیکی سے یکساں نا واقف رہتے ہیں لیکن بیان دیوتا اپنی عقل کی تیز رسی سے سب چیزوں کو جیسی ہیں ویسی دیکھتے ہیں آدمیوں کی تجویز ظاہری صورتوں پر ہی بیان پلٹ جاتی ہو اور جو آنکھوں نا پسندیدہ ہو انکو پسندیدہ ہو۔

یہ کلام فیلسوفانہ نیکی کے آسٹینجی باز کو ضرب آکر رعد سے لگے اور وہ اس صدرے کا تھل ہو گیا جس مجمع کے ساتھ وہ اپنے اعتدال اور استقلال اور فیاضی کا خیال رکھتا تھا سوا ب کلفت اور حسرت سے متبدل ہوئے اسکے دل کا خیال دیوتاؤں کے ساتھ دشمنی رکھنے سے اسکو باعث عقوبت ہوا اُس نے اس نور راستی سے جو صطل ہو انتخاب دیکھا اور ہیئتہ دیکھتا ہوا کہ اپنے افعال سے جو تاثیر آدمیوں سے حاصل کی تھی سو غلط اور بیفائدہ تھی جب اُس نے دل میں دیکھا تو ہر ایک چیز بالکل معکوس نظر آئی اب وہ جو تھا سو نہ رہا اور سب تسلی اسکے دل سے دور ہوئی اسکی سمجھ جو اب تک اسکے موافق تھی اب اسکے برخلاف ہوئی اور اسکو اسکی نیکیوں کی واسطے بھی ملامت کی جو انکام جمع ابتدا اور انتہا خدا نونے سے محض باطل اور پرزرب تھیں وہ دہشت اور کلفت اور غیرت اور حسرت اور مایوسی سے گھبرا یا اسکی دیوتا اکی اسی پر قانع ہوئی کہ اسکو تکلیف دینا چھوڑا اور اسکو اسی کے حوالے کیا اسکا دل اُن دیوتاؤں کی طرف سے منتقم ہوا جبکی اُسے حقارت کی تھی چونکہ وہ خود سے معفو لازمہ سکا اسلئے نہایت تاریک مقامات میں گیا تاکہ اور وہ کو نظر نہ آئے وہ تاریکی تلاش کرتا تھا مگر پا نہ سکتا تھا روشنی نے اسکا پیچھا کرنا چاہا اور کیاروشنی راستبازی نے جبکی اُس نے پیروی نہ کی تھی اب اسکو غفلت کی سزا دی اور جو کچھ اُس نے خوشی سے دیکھا تھا سو سب اب اسکی آنکھوں کو مکروہ و لکاشل منع خرابی جو کبھی آخر نہوا سنے کہا یہ کیا ہولناک مقام ہو کہ میں نے دیوتاؤں کو نہ آدمیوں کو نہ خود کو بچانا حقیقت میں بیٹے کچھ نہیں جانا کیونکہ بیٹے بدی کی وسعت میں اس نیکی کو نہیں پہچانا جو اصل درستی ہے جس سے اسے جھکو چلنا تھا اس سے اسے میں میرے قدم نہیں پڑے میری ب عقلندی

بیوقوفی تھی اور سیری سب کی مفروری جبکہ میں نے ٹاہنیاں نہ ٹاپا کی سے صرف خودی کے دیوتا پر قربان کیا ہے۔

देव नकर

فیلپس آگے بڑھا تو دس بادشاہ دیکھے جنہوں نے اپنا اختیار خراب کیا تھا بدل لینے والے غضب نے انکے آگے ایک آئینہ رکھا جس میں انکی بدیاں تمام برائی کے ساتھ نظر آتی تھیں اس میں انہوں نے اپنی نامیرا نہ موت دیکھی جو ناشائستہ سناٹا سے خوش ہوتی تھی اور آدمزاد کے ساتھ اپنی کمی درمندی جبکہ صرف اپنی خوشی نہ نظر نہیں رہتی تھی اور نیکی سے اپنی ناواقفیت اور راستی سے اپنی دہشت اور خوشامد گویوں کے ساتھ اپنی طرف داری اور اپنی اوباشی اور عیاشی اورستی اور اپنی بے سبب بدگمانی اور اپنی بے اصل نمایش اور اپنی خود نمایاں بھڑک جو ایک شعلہ ہے آہستہ آہستہ آہستہ آہستہ عام کو جلاتا ہے اور فخر باطلہ کے واسطے اپنی حوصلہ داری جو خوں ریزی سے حاصل ہوتی ہے اور اپنی ظالمانہ زیادتی دیکھی جو غم و غصہ کی بدبخت تر بانیوں سے لہذا فیضولیہ کی تحصیل متواترہ چاہتی ہے جب انہوں نے اس آئینے کو دیکھا تب انکو اپنی صورت ہو ہو جیسی تھی ویسی نظر آئی بلکہ اس وہمی صورت سے جسکو بلیہ و فن نے مغلوب کیا تھا اور لڑنے کے صرا کے انہی سے جسکو ہر کوئی نے ہلاک کیا تھا بلکہ دوسرے ہر سے جو ایک دیوی جن سر والا گشت کی صورت کا جسکے تین دوزخی منہ سے ایک وبالی آتش کی دھار نکلتی ہے جسکے بنارات ہی تمام آدمزاد کی نسل کو جزیرین پرفتنس پر زیادہ تر شیطانی اور ہولناک تھے تباہ کرنے کو کافی ہیں اس وقت ایک دوسرے غضب طاعنا نہ ان تعریفوں کی تکرار کی جو وقت زیت وے اپنے خوشامدیوں سے سنتے تھے اور ایک دوسرا آئینہ انکو دکھا یا جس میں ہو ہو ایسے نظر آئے جیسے خوشی سے نظر آتے تھے ان تصویروں کا مقابلہ جو اس قدر مختلف تھا انکی نخوت کے واسطے سزاے کافی تھا اور یہ بات جتنا کہ قابل ہے کہ جو سب سے زیادہ بدکار تھے سو سب سے زیادہ سناٹا کے باعث تھے کیونکہ جو سب سے زیادہ بد ہوتے ہیں سو سب سے زیادہ خوفناک ہوتے ہیں اور اپنے وقت کے شعرا اور فصحا سے سناٹا کی گمان بے شرمی کے ساتھ سنتے ہیں۔

वैतरोचन
लनो
दक्षलोन
सर्वरथ

اس میں یہ انتہا غار سے آہ والے متواتر آتے تھے جہاں دس بیوقوفی اور ہنگ کے سوا جسکے دس خود باعث تھے اور ہر ایک چیز انکو ہٹاتی اور دہاتی اور گھبراتی تھی اور کچھ نہ دیکھتے تھے جیسے وہ زمین پر آدمیوں کی جانوں کے ساتھ کھیلے تھے اور سمجھتے تھے کہ سب ہمارے فائدے کے واسطے پیدا ہوئے

میں ویسے تار میں سر یعنی دونوں میں ان فلاسوف کے ظالمانہ ظلم کے حوالہ ہوئے تھے جو انکو انتقاماً تمام
 ملکی غلامی چکھاتے تھے وہ مدیم الانظار غصے سے آنکھیں ملے تھے اور اکید نہ کہتے تھے کہ ظلم کا اپنی ہاتھ سبکتر
 ہوگا وہ ان فلاسوف کی ضربوں کے تلے جواب اُنکے واسطے ہر حکم ظالم تھے متعل اور بیگناہت ہو رہے تھے
 جیسے کہ انیسویں کی پہلی ہونی ٹھیکوں پر جب وکیلین محنت کے واسطے متقاضی ہوتا ہی تب سگلاب کے ہٹوڑوں
 کے تلے نہائی ہوتی ہے۔

ٹارٹرکس

رینا، بلیکین
سیکاپ

تیلیمیکس

ٹیلیمیکس نے دیکھا کہ ان مجرموں کی صورتیں زرد اور میب تبین اور ان ٹیلیفون کی جو دے
 اپنے دل پر اٹھا رہے تھے بخوبی نظر تبین دے خود کو ایسی نفرت سے دیکھتے تھے جواب اُنکی ہستی سے جدا
 ہونیوالی تھی خود اُنکے تصور اُنکے واسطے سزا بگئے تھے زیادہ تر سزا کی ضرورت تھی وہ میب صورتوں
 سے اُنکے پاس آتے تھے اور سزا اُنکو اپنی تمام بددورتی دکھاتے تھے وہ دوسری موت چاہتے تھے
 تاکہ ان مضمندان انتقام سے دور ہو جاتے جیسے پہلی موت سے وہ اپنے بدن سے دور ہوئے تھے
 ایسی موت چاہتے تھے جس سے سب واقفی اور آگاہی دور ہو جاتی وہ موتہاے دوزخ کے مناشی تھے
 تاکہ وہ اُنکو دشاؤر گزار تارکی میں راستی کی شفاعت متقاضی سے چھپائیں لیکن وہ جام انتقام
 نوش کرنے کو وہاں رکھے گئے تھے جسکو برا بربیتے تھے مگر بھرا کا بھرا ہی پاتے تھے راستی نے جس سے
 وہ بھاگے تھے اُنکو آگیا اٹھا جیسے نامغلوب اور ہر حرم دشمن آگیا تارکی اسکی شفاعت جو ایک وقت اُن کو
 دن کی شفاعت ملا یہ کی طرح چمکا سکتی اب بجلی کی طرح اُنکو لگتی تھی یہ ایسی سخت اور مملکت آتش تھی جو
 بیرونی اطراف پر کچھ نقصان نہیں پہنچاتی تھی مگر دل میں ٹیلیفون کی آگ لگاتی تھی راستی سے جواب ایک
 منتقم شعلہ تھی روح ایسی گھمکتی تھی جیسے دھات بھیجی میں گھمکتی جو وہ سبکو گلانی ہو کر کسی کو نہیں بٹاتی
 زندگی کے عناصر اولیٰ جدا ہوتے ہیں تاہم کبھی مرنا نہیں جو وہ گویا خود سے بلا راحت اور بلا تسلی سمجھ
 جو وہ کسی پہلی زیت سے زندہ نہیں ہو کر گھسے سے جو اسکی بد عادت سے اشتعال پاتا ہی اور میب
 جنوں سے جونا امیدی کا نتیجہ ہے۔

ان صورتوں میں جسکو ٹیلیمیکس کے بدن پر بال کھرے ہوتے تھے ٹیلیمیکس نے لید یہ کے
 وہ برائے بادشاہ دیکھے جو ست اور عیاشانہ زیت کی راحت کو دوسروں کے فائدے کی محنت پر
 جو بادشاہ کا ایک نہایت ضروری کام ہی مقدم سمجھنے کے واسطے سزا پارہے تھے۔

تیلیمیکس
تیلیمیکس
تیلیمیکس

یہ بادشاہ اپنی بیوقوفی کے واسطے ایک دوسرے کو ملاست کرتے تھے انہیں سے ایک نے اپنے بیٹے سے کہا کیا میں نے تجھ کو اپنی زندگی کے اخیر برسوں میں جب پیری نے میری اسے کو موزوں کیا تھا اپنی غفلت سے جو خیابان پیدا ہوئی تھیں نہیں سمجھائی تھیں بیٹے نے جواب دیا ای بد نصیب کجغت تو ہی میری مگر ابھی کا باعث ہو تیری ہی دکھا دیکھی میں بزرگی پسند اور مغرور اور عیاش اور ظالم ہوا تھا جب میں نے خوشامد سے محصور اور عیاشی اور سستی سے معمور دکھتا بیٹے بھی فرحت اور راحت کی بلا امتیاز ویسی ہی مثبت حاصل کی بیٹے سمجھا کہ بادشاہوں کو سب دوسرے آدمی ایسے ہیں جیسے آدمیوں کو گھوڑے اور دوسرے باربر دار جانور ہیں جو فقط انکا بوجھ اٹھانے اور انکی تکلیف ٹٹانے کے کام کے ہیں اور کسی کام کے لایق نہیں سمجھے جاتے میری ایسی سمجھ تھی اور یہ سمجھ میں نے تجھ سے سیکھی تھی میں تیری نظیر کا پر و ہوا ہوں اور تیری ذلت کا شریک بنا ہوں یہ ملاستیں سخت خوفناک لعنوں سے شامل تھیں اور آپس کا بغض اور کینہ دوزخ کی تکلیف کو بڑھاتا تھا۔

ان بے نصیب بادشاہوں کے اس پاس بے سبب حسد اور یہودہ خطر اور بے اعتباری اور دہشت جو بادشاہوں سے آدمیوں کو بقدر سبھنے کا پاداش لیتے ہیں اور طبع جو دولت سے سیر نہیں ہوتا اور بے اصل بزرگی جو ہمیشہ باعث ظلم اور انداز ہوتی ہے اور نامردانہ راحت پسندی جو ایک غول کا کھڑا ہو کر صحن ایک خیالی فائدہ دکھاتا ہے اگر ہر طرح کی خرابی لاتا ہے جو م لاتے تھے جیسے وقت شفق آتا ہے بہت سے بادشاہ نہ صرف بدی کے واسطے جو کی تھی بلکہ اس نیکی کی واسطے بھی جس کے کرنے غفلت اختیار کی تھی سزا پارے تھے جو گناہ قوانین کی تبیل کر نیے رعیت کرتی ہے سو گناہ بادشاہ کرتا ہے کیونکہ بادشاہ صحن قوانین کے عامل ہوتے ہیں اور بادشاہ ہی ان بے انتظامیوں کے واسطے بدنام ہوتے ہیں جو شجاعت و فراغت وغیرہ زیادتیوں سے پیدا ہوتی ہیں جن سے ایسے ناجائز اور سخت جوش ظہور پاتے ہیں کہ جب تک عام حقوق پر دست درازی نہیں کرتے تب تک تسکین نہیں پاتے لیکن جن بادشاہوں نے اپنی رعایا کی ایسی حفاظت کرنے کے عوض جیسے گلہ بان اپنے گلے کی کرتے ہیں بھیڑیے کی طرح ان کو پھانسا اور کھایا تھا سو زیادہ تر عبرت انگیز سختی سے سزا پارے تھے۔

اس تاریکی اور خواری کی غار بے انتہا میں زیادہ تر خرابی سے بہت سے بادشاہ دیکھے جو دنیا میں اپنی ذاتی نیکی کے واسطے ممتاز تھے لیکن تب بھی اپنی حکومت کا انتظام نامنظمانہ طریقہ اور رکھا

آرمیوں کے ہاتھ میں چھوڑنے سے تماریس کے عذاب کے قابل سمجھے گئے تھے دسے اُن بدیوں کے واسطے سزا پاتے تھے جو ان کے اختیار کی اجازت سے ظہور میں آئی تھیں اگرچہ انہیں سے بہت سے قانوناً نہ نک تھے نہ بدیجنہری سے یہرونی رنگ سے نقش تھے بیاسی ظاہر ہوئی تھی تب اسکو نہیں چھوڑتے تھے لیکن نہ بیک کامرہ جانتے تھے نہ بیک کرنے کی فرحت سے واقف تھے ۛ

باب نوزدہم

ٹیلی میکس کا ایلنیریم کے کیتون میں داخل ہونا اور وہاں اُسکے پردادے آرسیدیس کا اسکو بچا کر انا اور یقین کرانا کہ یوکیئز اب تک زندہ ہی اور تو اسکو ایک تھا کہ میں دیکھ گا اور اُسکے تخت پر بیٹھ گا اور پھر آرسیدیس کا اچھون کی خصوص اچھے بادشاہوں کی جو دیوتاؤں کی تعظیم کرتے رہے اور اپنی رعایا کو آرام دیتے رہے عافیت بتانا اور آنکھوں سے دکھانا کہ جن بہادروں نے دوسروں کو برباد کرنے میں فضیلت پائی ہی سو محتشمانہ انعام کے کترستحق ہیں اور علیحدہ مقام میں جاپاتے ہیں پھر ٹیلی میکس کا کچھ نصائح عام سننا اور اپنی لشکر گاہ کو لوٹنا ۛ

جب ٹیلی میکس نے اس مقام کو چھوڑا تب اُسے خود کو ایسا آسودہ پایا گویا ایک پہاڑ اسکی چھائی پر سے ہٹ گیا تھا اس آسائش نے جو ایسی ناگمانی اور ایسی بڑی تھی اسکی خرابی کا نقش اُسکے دل پر خوب مضبوط چایا جو وہاں بلا اسید رہائی مقید تھے وہ اتنے بادشاہوں کو دوسرے مجرموں کی نسبت زیادہ تر سختی سے سزا بادیگا اور اپنے دل سے بولا گیا بادشاہوں کو اتنے امورات کا پورا کرنا اور اتنی مشکلات پر غالب آنا اور اتنے خطرات سے بچنا فرض ہو گیا اُس ملک کا جو انکو جیسا آپ سے ویسا دوسروں سے اپنی حفاظت کے واسطے ضروری حاصل کرنا ایسا مشکل ہو اور کیا دوسرے اس زندگی نا بامدار کے حسد اور اضطراب کے تمام مقابلہ پر بھی دوزخ کی گراں بار اور پامدار کالیف کے حوالے کئے جاتے ہیں پھر بادشاہی چاہی کیسی حماقت ہو کہ سلامت گوشہ عزلت کیسا خوش ہو کہ جین بالقابل

تاریخ

تاریخ

تاریخ

تاریخ

تاریخ

تاریخ

استعمال نیکی آسان ہو۔

ان خیالات سے وہ بہت حیران اور پریشان ہوا کہ اس کے زانو کا پھٹنے لگے اور اس کا دل اضطراب سے مضطرب ہوا اور کچھ ایسی یاں آئینہ خواری سے متاثر ہوا جو اسے ابھی دیکھی تھی لیکن جس قدر راگے بڑھا اس بقدر اسے مقامات تاریکی و نو سیدی و درشت دور ہوئے تب اسے رفتہ رفتہ نئی بہت سی اپنے دل میں پائی زیادہ تر آزمائشوں سے دم لیا اور تھوڑے فاصلے پر پاک اور سترک روشنی دیکھی جو بہادرانہ نیکی کے مقام کو روشن کرتی ہو۔

اس مقام میں سب اچھے بادشاہ رہتے تھے جنہوں نے ابتدائے زمان سے آدم و ادب و حکمرانی کی سعی و وسعہ مصنفوں سے علیحدہ رکھے گئے تھے کیونکہ جیسے بدکار بادشاہ تاریک یعنی جہنم میں دوسرے مجرموں سے زیادہ ترمیم سزا پاتے ہیں ویسے نیکو کار بادشاہ میدان الائنریم یعنی بہشت میں دوسرے شائقان نیکی سے زیادہ تر راحت پاتے ہیں۔

تیلیکس ان خوش اور نامی ارواح کی طرح بڑھا جنکو اس نے بد فرج اور خوشبودار شجرستانوں میں ملائم گیارہ پر لپٹے ہوئے دیکھا جہاں گل اور بوٹے ہمیشہ نازہ رہتے تھے اور ہزار ہا نرین ان مناظر فرحت میں روان تھیں اور اپنی نرم اور صاف لہروں سے زمین کو چھوڑ کتی تھیں بیشمار مرغون کی صدا اس شجرستان میں گونجتی تھی جہاں زمین پر پھول اگاتی تھی اور خزان درختوں پر پھل لاتی تھی بیان سبیل کی گرمی و سوزان کبھی نہیں محسوس ہوتی تھی اور شمالی صحر سہری کی سختی نہیں دکھا سکتی تھی نہ جنگ جو غون کی تشدد نہ صحر جو زہری دانت سے کاٹتا ہو ان انبیوں کی طرح جو آکے بازوؤں پر لپٹے رہتے ہیں اور اس کے سینے پر لپٹے ہیں اور نہ ریشک اور نہ بے اعتباری اور نہ درشت اور نہ بیہودہ خواہش اس پاک سلامت گاہ پر استیلا پاتی ہیں بیان دن بے انتہائی اور رات کی تاریکی کی بیہودہ بیان ان خوش نصیبوں کے جسم پاک اور صاف نور سے ایسے ڈھکے ہوئے ہیں جیسے جامہ سے ہوتے ہیں یہ نور ایسا نہیں جو عیاد دنیا میں قانون کو نصیب ہی جہین کچھ سیاہی سی پائی جاتی ہو بلکہ ایک آسانی تنویر ہو بلا نام جو سب سے زیادہ دبیر جسم میں اس سے بھی زیادہ تر سرعت کے ساتھ دخل کرتی ہو کہ آفتاب کی شعاع سے زیادہ صاف بلور میں کرتی ہو جو نظر کو چند حیا کی نہیں بلکہ تقویت دیتی ہو اور روح کو ایسی راحت بخشی ہو کہ زبان ادا نہیں کر سکتی اس ہوائی جو ہر سے

سورس

ہولی

ہولی

وے خوش نصیب زندگانی جاودانی پاتے ہیں اور یہ انہیں ایسا پھیلتا اور ساتا ہی جیسا طعام جسم فانی میں وے اُسکو دیکھتے ہیں جھوٹے ہیں اور چوستے ہیں اور وہ انہیں ایک خالی نہونکے والا جھمٹہ آب راحت و فرحت پیدا کرنا ہی سوا ایک چٹنہ بھت ہی حسین وے شامل ہوتے ہیں جیسے مچھلیاں دریا میں وے کچھ نہیں چاہتے اور کچھ نہیں رکھتے اور سب کچھ رکھتے ہیں یہ آسمانی نور روح کو گر سنگی سے سیر کرنا ہر ایک خواہش دور ہو جاتی ہو وے خوشی سے ایسے سیر ہوتے ہیں کہ اُس سب سے آزاد ہو جاتے ہیں جسکے اجسام فانی ایسے بغیر ارا نہ شوق سے اپنی خواہش جو اُنکے سینے کو ستاتی ہو برلانے کے واسطے تلاشی دیتے ہیں اُن سب خوشنماں کا جو اُنکے گرد رہتی ہیں پھر کچھ خیال نہیں رہتا کیونکہ اُنکی راحت اندر سے پیدا ہوتی ہو اور کامل اُسکے کچھ باہر سے نہیں چاہتے ایسے ہی دیوتا آب کو شرا اور آب حیات سے سیر ہو کے دنیا کے دسترخوان کی سب لذتیں ترین نعمتوں سے اُنکو خراب اور ناپاک سمجھ کے نافر ہوتے ہیں اُنکی انگلیوں سے سب بدیان دور بھاگتی ہیں یعنی موت اور بیماری اور نفسی اور مصیبت اور حسرت اور مذمت اور یاس اور آس بھی جو کبھی یاس سے کمتر باعث تکلیف نہیں ہوتی اور عداوت اور نفرت اور کراہت بھی داخل نہیں پاسکتی۔

تھریس کے کوہماے بلند جنگی بر فاسے ناپا مدارسی سفید چوٹیاں ابتداے زمان سے بادلوں میں سمائی ہوئی ہیں اگرچہ اپنے مرکز تک عین گروے ہیں اپنی بنیاد سے جلد تر تہ و بالا ہو سکتے ہیں پہلے اس سے کیے ارواح سرور ایک ساعت کے واسطے بھی بے آرام ہو سکیں فی الحقیقت وے زیرت کی خرابیوں پر عموماً متاثر ہوتے ہیں لیکن یہ جوش ملایم اور پُر تسکین ہو جو اُنکی راحت غیر متبدل سے کچھ نہیں چاہتا اُنکی صورتیں غفلت یزدانی اور شباب جاودانی اور فرحت لا فانی کے نور سے چمکتی ہیں یہ فرحت سرت کے ناز مناز سے بزرگتر ہی سوثبات اور سکوت اور پاکلی سے عالی اور رستی اور نیکی کے قبضے سے عالی ہو وے ہر لحظہ ایسی خوشی پاتے ہیں جیسی کوئی ما اپنے اکلوتے بیٹے کی واپسی پر جسکو وہ مردہ سمجھتی ہو باقی ہو لیکن یہ خوشی اُس والدہ کے سینے میں ناپا مدار ہوئی ہو اور اُنکے سینوں میں پاندار کسی کم یا کالعدم نہیں ہو سکتی جو خوشی شراب سے حاصل ہوئی ہو سب اُن کو بے شورش و صاف و ہل ہوئی ہو وے جو کچھ دیکھتے ہیں اور پاتے ہیں بائید مگر جتانے ہیں وے اپنی اگلی حالت کی کا بلا رحمت اور مطلقانہ عظمت سے نافر ہیں اور اُنکی طرف نفرت اور حسرت سے ناظر۔

وے اُن مشکلات اور تکلیفات کو یاد کرتے ہیں جو کچھ مدت تک اُنھوں نے اُٹھائی تھیں جب باہنی راستہ بازی بچانیکے واسطے ضرور تھا کہ دوسروں کے بلکہ اپنے مقابل بھی ساعی رہیں اور شکار لہذا اور تیرا اُن دیوتاؤں کی ہدایت اور حفاظت قبول کرتے ہیں جنھوں نے اُنکو اتنے خطرات میں سلامت رکھا تھا کچھ کلام ناگفتنی اور ربانی اُنکے دلوں میں نازل ہوتا ہے اور کچھ جوش مثل جوش یزدانی حاصل سوانکی طبیعتوں سے شامل ہوتا ہے دے دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہم خوش ہیں اور باطناً مانتے ہیں کہ ہمیشہ خوش رہیں گے دے یک زبان ہو کے دیوتاؤں کی ثنا خوانی کرتے ہیں اس تمام مجمع میں سب کا ایک خیال اور ایک دل رہتا ہے اور دریا سے رحمت یزدانی ہر ایک کے دل میں یکساں رہتا ہے۔

اس پاک اور بیانیات راست میں ہر ایک زمانہ معلوم بہر ہوتا ہے اور زمین کی خوشترین مساحتوں سے کمرہ معلوم دیتا ہے مگر ازمنہ گذران بھی باہنی خوشی جون کی تون قائم رکھتے ہیں دے ایک ساتھ بادشاہت کرتے ہیں نہ اپنے یسختوں پر جنگو دست آدم داد و بالا کر سکتا ہے بلکہ اپنے اندر ایسے اقتدار سے جو مطلق اور غیر متغیر ہوتا ہے اور نہ ایسے اختیار سے جو باہر سے حاصل ہوتا ہے اور ایک حقیر اور طبع جماعت سے علاوہ رکھتا ہے دے ایسے تاجوں سے ممتاز نہیں ہیں جو اکثر رونق باطلہ یعنی فکرت اور دہشت کی تارکی اندوھلکین سے پوشیدہ رہتے ہیں خود دیوتاؤں نے عظمت و دوامی کے دیہم اُنکے سروں پر رکھے ہیں جو فرحت اور لافانیست کی علامت اور نشانی ہیں۔

شیونیک

ٹیلیکس جو ان فرح افزا میدانوں میں بقاء دہ اپنے باپ کو ادھر ادھر دیکھتا تھا سو اس مقام کی پُرسکین اور عالی تعلیمات سے ایسا متحیر ہوا کہ اُسکو عالم درگان میں آنیکا غم نہ بلکہ عالم زندگان میں واپس آنیکی ضرورت سے نالان تھا اُسے کہا کہ زندگانی بیان پر ہر زمین پر صرں اُسکا سایہ پایا جاتا ہے نہ اُسکی حقیقت کا باہر مگر تعب سے دیکھا کہ جو بادشاہ جنم میں سزا پاتے تھے سو شمار میں زیادہ تھے اور جو بہشت میں جزا پاتے تھے سو شمار میں کم تھے اس ناساویت سے اُسے سمجھا کہ صرں تھوڑے بادشاہ ایسے ہیں جو قرار واقعی اپنی طاقت کو اور اُس خوشامد کو روک سکتے ہیں جس سے اُنکے خیالات برابر تیزی پر آتے رہتے ہیں اور اسلئے جانا کہ اچھے بادشاہ کم ہوتے ہیں اور جو زیادہ ہیں سو ایسے بد ہیں مگر دیوتا حالت زیست میں اُنکے اختیار کو خراب نہ کریں اور اُنکو مددوں میں سزا نہ دیں تو دے ہرگز

درست نمون -

ٹیلیکس نے اپنے باپ یولیسز کو ان چند سرورون میں نہ دیکھ کر اپنے دادے پر بزرگاریہ لیز
 کے واسطے چارون طرف نظر کی جب اُسکی آنکھیں عجب اس تلاش میں مصروف تھیں ایک پیرم و اُسکی
 طرف کو بڑھا جکی صورت نہایت بزرگانہ اور قابلِ تعظیم تھی اُسکی عمر ان آدمیوں کی عمر سے دہلنی تھی جو
 برسوں کے بوجھ سے زمین کی طرف مایل ہوتے ہیں وہ ایک طرح کا نشان تھا بے نام وہ مرنے سے پہلے
 پر ہوا تھا تاہم عسکر کی بزرگی کے ساتھ جوانی کی خوبی شامل تھی کیونکہ بہشت کے میدانوں میں
 آتے ہیں سو کیسے ہی بزرگوت ہوتے ہیں لیکن نوراً جوانی کی خوبیاں جمال پاتے ہیں یہ واجبِ تعظیم
 نیاں بلکہ ٹیلیکس کی طرف آیا اور واقفانہ محبت سے اُسکو شل اُس شخص کی جبکو جانتا تھا اور چاہتا
 تھا دیکھنے لگا یہ جوان جو اس سے بالکل نا آشنا تھا حیران و پریشان سا خاموش کھڑا رہا اُسنے
 کہا ای میرے بیٹے تو جھکو بھول گیا ہر لیکن میں ناخوش نہیں ہوں میں اُرسیسیلس لیزر فیئر کا باپ
 ہوں میرا پوتا یولیسز آیتھا کہ اسے اس کے محاصرے پر لگنا تھا اُس سے کچھ پیشتر میرے آیام زمین
 پر تمام ہو گئے تھے تب تو اپنی آبا کی آغوش میں ایک بچہ تھا لیکن اُسوقت میں تجھ سے امید میں رکھتا
 تھا سو اب برائی میں کیونکہ تو اپنے باپ کی تلاش کو بھولو تو کی جد و دین وارد ہوا ہے اور اس کام میں
 دیوتاؤں نے تیری مدد کی ہے اسی خوش نصیب جوان دیوتا جھکو خاص محبت سے دیکھتے ہیں اور وہ
 جھکو ایسی عظمت سے جیسی تیرے باپ کی جو ممتاز کر گئے ہیں جھکو ایک بار پھر دیکھ کر خوش ہوں لیکن
 یولیسز کو یہاں مت تلاش کروہ مردوں میں نہیں ہے اب تک جیتا ہے اور میری نسل کو آیتھا کہ میں
 نئی عمر تو ان کے واسطے نامور کر نیو بچا ہو خود لیزر اگرچہ اب وقت کا ہاتھ آسپر گراں ہے اب تک منگ
 کے دم بھرتا ہے اور امید کرنا ہے کہ اُسکا بیٹا اُسے اُسکی آنکھیں بند کرے آدمی ایسا ناپائیدار ہے جیسا وہ
 بھول جو صبح بھگتا ہے اور شام کو مہماتا ہے اور پانوسے دبایا جاتا ہے نسل کے بعد نسل ختم ہوتی ہے جیسے
 سبز و دریا کی لہر اور زمانہ خاموشانہ بلکہ نامزد احمانہ رحمت سے آتا ہے اور جو کچھ خوب باندہ ہے اور نقلی
 کا دعویٰ رکھتا ہے اُس سبکو ساتھ لئے جاتا ہے اسی میرے لڑکے تو بھی افسوس ہے کہ جواب جوانی کی
 طاقت اور نازگی اور شکستگی میں خوش ہے اس دلربا وقت کو جو ایسا فرح افزا ہے اُس گل ناپائیدار
 سادیکھ گیا جو کھلتے ہی مہماتا ہے نہین جانیگا کہ تو بدلتا ہے اور خود کو بدلایا گیا یہ خوبی اور فرصت

टेलीफोन
 यू.सी.सी.जी.
 लेखक

टेलीफोन

आर्सीसीजी
 लेखक
 यू.सी.सी.जी.
 लेखक
 टाय

पू.सी.

यू.सी.सी.जी.
 लेखक
 लेखक

کی قطار جواب تیرے گرد خوشنما لگتی ہو اور یہ صحت اور طاقت اور خوشی خیالات خواب کی طرح دور ہو گئی اور
سوائے ایک اند و گھین یا دے کہ وہ ایک باری تیری تعین اپنا اور کچھ نشان چھوڑ گئی یہی ہی معلوم تھے پر
غالب آئیگی یہ دشمن فرمت تجھ میں اپنی سستی بھیلائیگی تیری پیشانی پر چھریان ڈالینگے تیرے بدن کو
زمین پر چھکائیگی ہر ایک عضو کو کز در کر گئی اور اس چٹمہ خوشی کو ہمیشہ کے واسطے نکھائیگی جواب تیرے
سینے میں روان ہو تو اس سب کو جو تیرے آس پاس حاضر ہی نفرت سے دیکھے گا اور جو آنوالا ہو آس سب کو
دیرت سے سوچے گا اور صر ن تکلیف اور تصدیق کے واسطے اُن سے اپنی واقعیت رکھ گیا یہ وقت بھگ کو
دور معلوم ہوتا ہی مگر افسوس ہو کہ تو بھولتا ہو وہ نامہ احسانِ سرعت سے قریب آتا ہو اور اسلے نزدیک جو
وہ جو ایسا جلد نزدیک آتا ہی کبھی دور نہیں رہ سکتا اور زمانہ حال جو ہمیشہ گزرتا ہو سوا ب بھی دور ہی
وہ بولتے بولتے جاتا ہو اور پھر واپس نہیں آتا اسلے زمان حال کو اپنے خیال میں تیز رجوان اور جادو
نیکی پر کیا ہی ناہموار ہو متاقتانہ قدم مارا اپنی نظر مستقبل پر رکھ پاکی طریقت اور صحتِ عدلت کو اس
فرحت بخش مقامِ راحت میں اپنے واسطے ایک جگہ پیدا کرنے سے تو اپنے باپ کو ایتھا کہ میں جلد اختیار
پاتے ہوئے دیکھ گیا اور حکم ہو چکا ہو کہ تو اسکے تخت پر آسکا جانشین ہو گا لیکن اسی میرے بیٹے بادشاہت
ایک دھوکہ دینے والی شے ہو جو آسکو دور سے دیکھتے ہیں سو آسکو سوا بزرگی اور درویشی اور خوشی کے
اور کچھ نہیں دیکھتے اور جو نزدیک سے آسکی تحقیق کرتے ہیں سو آسکو صر ن تکلیف اور پریشانی اور
تصدیع اور ہراسانی سمجھتے ہیں گوشہ عزلت میں راحت اور گمنامی سے رہنا باعثِ ملامت نہیں ہو
لیکن بادشاہِ راحت اور فراغت کو بادشاہت کی پُر تکلیف محنتوں پر بلا بدنامی پسند نہیں کرنا وہ اپنے
لے نہیں جیتا لیکن اُنکے لئے جیتا ہو چیز وہ حکمرانی کرتا ہو جو ذرہ سی غلطی اُس سے سرزد ہوتی ہو ہوتا
خرابی پیدا کرتی ہو کیونکہ وہ تمام لوگوں میں خرابی بھیلاتی ہو اور وہ کبھی کبھی بہت سی پشتوں تک چلی
آتی ہو آسکا کام ہو کہ گنگارون کی گستاخی کو دبائے گیتا ہوں کو بچائے اور انرا ہوازی کو کھائے
بدی سے بچنا ہی کافی نہیں ہو لیکن اُس کو نیکی کرنے کے واسطے حق المقدور کوشش کرنی چاہئے خاص
شخصوں کی طرح نیکی کرنے پر ہی قناعت نہ کرے لیکن اُس خرابی کو روکے جو ہر دے دوسرے پر کیونکہ
پس ای میرے بیٹے خیال کر کہ بادشاہت ایک حالت ہو نہ راحت اور سلامت کی بلکہ مشکل اور خطرے کی
بلکہ اہتمام کرنے اور اپنے غضب کو دبانے اور خوشامدیوں کو مایوس بنانے کے لئے اپنی بہت بیدار۔

جب تک آرسینیس پولاوہ المام کی حرارت غیبی سے محروم معلوم ہوا اور جب اسے بادشاہت کی
خبر بیان ظاہر کین تب ٹیلیکس کو اپنے چہرے پر قوی آوار ترحم نظر آئے اسے لکھا کہ جب بادشاہت اپنی خوشین
کے واسطے لیجائی جرت وہ باعث ظلم ہو جاتی ہو اور جب وہ اس کے حقوق یعنی بیشمار لوگوں کی حکومت اور
پرورش اور حفاظت ادا کرنے کے واسطے اختیار کیجائی جو جیسے کوئی والد اپنے بچوں کی حفاظت اور پرورش
اور حکومت کرتا ہو تب وہ ایک طرح کی پرکھیت اور پرمت غلامی ہو جاتی ہو اور بہادرانہ جنگی کا استقلال
اوشکل جانتی ہو مگر یقین ہو کہ جو حکمرانی کے حقوق محنت اور صفائی سے پیدا کرتے ہیں سو سب اختیار کرتے
ہیں جو دیوتا کی تکمیل خوشی کے واسطے دے سکتے ہیں۔

آر سی سی اس

ہے نیو کس

جب ٹیلیکس نے یہ کلام سنا تب وہ اس کے لوح جان پر ایسا منقوش ہوا جیسا کوئی نقاش لوح برنج
پر دے صفات منقوش کرتا ہو جو دور کی پشتون تک قایم رکھا جاتا ہو وہ صدق اور عقل کی ایک
علامت تھا ایک بار ایک شعلہ سا جو آسکی روح کے زیادہ ترین مخفی مقامات میں موثر ہوا اسے اسکو
نوراً حرکت دی اور گرم کیا اور اسے اپنے دل کو ایک طاقت غیبی سے جسکا بیان نہیں ہو سکتا بلکہ کسی
ایسی شے سے جسے چشمہ زیت کو خالی کیا ملا ہم پایا اسکا جوش ایک طرح کی خواہش تھا جو پوری نہیں
ہو سکتی بلکہ ایک صدر تھا جسکو وہ نہ سکتا تھا اور نہ روک سکتا تھا اور ایک اہتمام تھا نہایت
فرح افزا اگر ایسا درو آہ کہ اسکو سنا اور زندہ رہنا ممکن تھا۔

ہے نیو کس

کچھ عرصہ کے بعد آسکا زور کم ہوا اسے زیادہ تر آزادی کی صورت میں لیا اور آرسینیس کی صورت
میں تیرنیز کی قوی شباهت دیکھی اور کوئی ایسی شے مضطربانہ یاد آئی جو پولیسین کی صورت میں پائی
جاتی تھی جب وہ ٹراس کے محاصرے کو روانہ ہوا تھا۔

آر سی سی اس

لین رین
پولیسی

ہا

اس یاد سے اسے محبت اور خوشی کے مارے انکساری کی اور اس شخص سے ہنکاری چاہی
جسکو اسے تعظیم اور محبت سے دیکھا بلکہ کئی بار بیفائدہ کوشش کی وہ خیال جو سبک اور بے اصل تھا
اسکی گرفت میں نہ آیا جیسا خواب کی صورت سے فریبندہ آنکو فریب دیتی ہیں جو ان سے شکیب جاتے
ہیں جیسا تذبذب بھی بانی کے واسطے جاتا ہو اور اس کے آگے سے آلتا آتا ہو کبھی خیال سے ایسے الفاظ
کستا جو جگہ زبان ظاہر نہیں کر سکتی اور کبھی شائقانہ ہاتھ پھیلاتا ہو اور کبھی ہاتھ نہیں آتا اس طرح
ٹیلیکس کا شائقانہ شوق پورا نہیں ہو سکا اسے آرسینیس کو دیکھا اور بولتے ہوئے سنا اور

ہے نیو کس

آر سی سی اس

خود بھی اُس سے بولا مگر اُسکو چھوڑ سکا آخر اُس نے پوچھا کہ یہ اشخاص جو تیرے اُس پاس ہیں سو کون ہیں۔

اُس سفید بو پہرنے لگا کہ تو انکو دیکھتا ہی جو اپنے وقت کے باعث آرائش تھے اور آدم زاد کی عزت و عظمت کے موجب تھے تھوڑے بادشاہ ہیں جو حکومت کے لائق ہیں اور جنھوں نے زمین پر دیوتاؤں کے سے کام کئے ہیں وہ جنگو تو دور نہیں بلکہ چھوٹے بادل کے سبب اُن سے الگ دیکھتا ہو سو کمتر بزرگی کے مستحق ہیں فی الحقیقت وہ بہادر تھے لیکن انعام بہت و طاق اُس سے بہت کم ہو جو ذکا اور صفاء اور سخا کی واسطے پاتے ہیں۔

تو انہیں تھیسس کو دیکھتا ہی جسکی صورت بالکل خوش نہیں ہو اُس نے جو ایک کاذب اور رکاوٹ کا نہایت اعتبار رکھنے سے مصیبت اٹھائی جو اب تک یاد کرتا ہی اور پتھیون کے ہاتھ سے اپنے بیٹے کی موت چاہنے سے اب تک بچھتا ہی تھیسس اگر ناگمانی غضب کا کم مطیع ہوتا تو کیا خوش رہتا تو اکیلیئر کو بھی دیکھتا ہی جو پیرس کے ہاتھ سے اپنی ایڑی میں ایک مملک زخم پانے سے خود کو ایک برجھی کے سہارے سے اٹھاتا ہی اگر وہ جیسا بہت کے واسطے ویسا عقل اور عدل اور اعتدال کے واسطے نامی ہوتا تو دیوتا اُسکو ایک دیر بادشاہت عنایت کرتے لیکن انھوں نے اُن لوگوں پر رحم کیا جن پر وہ اپنے باپ پیلیس کی وفات کے بعد اصلی تواتر سے حکمرانی کرتا اور انکو ایسے شخص کی جلد بازی اور بے امتیازی کے خطرے میں بچھوڑا جو باسانی ایسا جوش میں آتا ہی جیسا دیر اندھی سے تھمتہ اُسکا رشتہ زندگی ٹکستہ ہوا اور وہ ایسا گرا جیسا وہ پھول جو اب تک پورا نہیں کھلا ہل کی پھال کے تلے جس روز کھلتا ہو اسی روز گرتا ہی اور کھلتا ہی دے آدمیوں نے گناہوں کی سزا دینے کے واسطے اُسکو اس طرح کام میں لانے جس طرح طنبنانی دریا اور صحر کو کام میں لاتے ہیں وہ ایک ذریعہ محتاج سے انھوں نے تراسے کی دیوار و ٹنگو گرایا اور لیو میڈن کو دروغ حلفی کی اور پیرس کو گنگارازہ خواہشوں کی سزا دلائی جب ایسا کیا تو اُنکا غضب فرو ہوا اور تھیسس نے اپنی اشکباری سے اُسے اُسکو زمین پر زیادہ رکھنے کے واسطے بیفائدہ درخواست کی جو صحن شہر و ٹنگو ویران اور بادشاہوں کو مغلوب کرنے اور دنیا کو حیرانی اور پریشانی سے بھر سکے قابل تھا۔

تو ایک دوسرے کو دیکھتا ہی جو اپنے چہرے کی سختی کے واسطے دیکھنے کے قابل ہو وہ ایسا کس بھی

پیشانی
نیکون
ہر پولیڈس
پیشانی
ہر پولیڈس

پیرس

پیشانی

ہای، نیکو میڈن
پیرس
پیشانی

ہیماکس

ایکسین کا بیٹا اور ایکلیئر کا بھتیجا تو وقت معرکہ اسکی بزرگی سے ناواقف نہیں ہوا ایکلیئر کی وفات کے بعد اسنے اسکے ہتھیاروں کا دعویٰ کیا اور کہا کہ بے ہتھیار دوسرے کو ملنے نہیں چاہئیں لیکن تیرے باپ نے بھی اسکا دعویٰ کیا اور اپنے استحقاق پر حجت کی یونانیوں نے یوکیسیر کے حق میں اسے دی اور اسکا جس نے مایوس ہو کر خود کو ہلاک کیا غضب اور سخت کے آثار اب تک اسکے چہرے پر عیان ہیں اب میرے بیٹے اسکے نزدیک بننا کیونکہ وہ مجھ کا کہ نسبت میں میری بہن کے کو آیا ہے مجھ کو اسپر رحم کرنا چاہئے اسنے ہمو دیکھ لیا ہے اور اس گھرے جنگل کے سایہ میں جو اسکے پیچھے ہی ہماری نظر سے بچنے کے واسطے جو اسکو ناپسند ہے چھپا چاہتا ہے اور دوسری طرف پر تو ہیکٹر کو دیکھتا ہے سو اگر تھیلس کا بیٹا دوسرے وقت کے واسطے زندہ رہتا تو نامعلوم ہوتا وہ گذرتا ہوا سایہ ایکسین پر جسکی صورت سے کلینیٹینہ طراکی و غابازی کی واقفیت اب تک عیان ہوا میرے بیٹے تھیلس کے خاندان پر جو مصائب نازل ہوئے ہیں اسنے میں اب تک کانپتا ہوں آئیٹریس اور تھیلٹینز دو بھائیوں کی باہمی عداوتوں نے اسکے باپ کے گھر کو دہشت اور ہلاکت سے معمور کیا ہے افسوس ایک گناہ ایک طرح کی پرخطر ضرورت سے زیادہ گناہ کا کیسا باعث ہوتا ہے ایکسین نے اسے کے محاصرے سے فتحندی کے ساتھ واپس آیا لیکن جو بزرگی اسنے لڑائی میں پائی تھی اسے اسکو سلامت کے ساتھ کامیاب ہوئی بکلی قسمت نہ ملی اکثر سب فتحندوں کا یہی حال ہے یہ تمام جو تو دیکھتا ہے ہم کو میں بزرگ رہے ہیں لیکن نہ نیک نہ ہر دل عزیز ہوئے ہیں انکو ہشت کے میدانوں میں صرف دوسرا درجہ ملا ہے۔

وے جنھوں نے عدل سے حکومت کی ہے اور رعیت سے محبت رکھی ہے دیوناؤں کے دوست سمجھے جاتے ہیں ایکلیئر اور ایکسین جواب تک اپنی تکراروں اور نزاعوں سے معمور ہیں اب یہاں بھی ناخالس ہیں اور اپنے طبعی نقصوں کے شامل اور جو تکلیف پیدا کرتے ہیں سو اٹھاتے ہیں بے بہادر جو زندگانی آٹھوں نے ضائع کی ہے اسکے واسطے نافع سمجھتے ہیں اور جسم سے سایہ ہو جانے پر افسوس کھاتے ہیں لیکن جن بادشاہوں نے برابر ہاتھ سے عدل اور رحم کیا ہے سو ایسے نوریز دانی سے پاک ہو کے کہ ہمیشہ ان کی ہستی کو نازگی شستا ہے سو اپنی خواہش چھل اور خوشی کامل پاتے ہیں وے آدمزاد کے اندیشہ بیگانہ برہم سے ناظر ہیں اور برے کاموں سے جو ہو اوہوس پر مبنی ہیں بچے کا کھیل سمجھنا فرہین وے چشمہ سے آب نیکی اور راسخی پیئے ہیں اور خوش رہتے ہیں آپ سے یاد دوسروں سے کچھ تکلیف نہیں پاتے

ایکسین
ایکلیئر
ایکلیئر

یوکیسیر

ایکسین

ایکسین
ایکسین
ایکسین
ایکسین

ایکسین
ایکسین

ایکسین
ایکسین

ایکسین
ایکسین

و سے نہ کسی طرح کی حاجت رکھتے ہیں نہ خواہش نہ دشت انکو سب بالتمام ہی سوا خوشی کے جو بالذکر وہ
وہ واجب العظیم صورت جو تو اُدھر دیکھنا ہی اینیکس پر جسے آرگاس کی سلطنت کی بنا رکھی ہو
پیری کا نشان مدیو الکلمہ شیرینی اور بزرگی سے عیان ہو وہ سبک اور تیز قدم سے چلتا ہو سو پرند
کی پرواز سے مشابہت رکھتا ہو اور اُن پھولوں سے پہچانا جاسکتا ہو جو اُسکے پانوں کے تلے اُٹے ہیں وہ
ہاتھی دانت کا ایک باجہ اپنے ماتھ میں رکھتا ہو اور دوا می ثنا کے ساتھ دیوتاؤں کے عجاظ گانے
میں حالت وجد و دوا می میں آ رہا ہو اسکا دم صرصر خوشبو ہو جیسا موسم بہار کی صبح کا دم ہوتا ہو اور اسکی
آواز اسکے ساز کا الحان نہ فقط البتیریم کی بلکہ اولکس کی راحت میں افزائش کرتا ہو یہ اس والدانہ
محبت کا انعام ہو جو وہ اپنی رعایا کے ساتھ رکھتا تھا جنکو اُس نے شہر کی دیواروں سے محصور اور تو تار
بنا کے محبت کی برکتوں سے سیرور کیا تھا۔

تو اُن خوشبودار و دخنوین تھوڑے ناصلے پر سکیا پس کو بھی دیکھتا ہو جو مصری ہو ایتھینس کا
پہلا بادشاہ ایتھینس ایک شہر جو عقل کی دیوی کا سوسکے نام سے نامزد ہو سکیا اپنے سر سے جو بادبغ
ہو جس سے علم اور اچھے بہ نام ہونا میں جاری ہوئے ہیں عمدہ قوانین لانے سے اُن لوگوں کی مہل سختی
کو ملائم کیا جنکو اُس نے ایڈیکا کے دیات متفرق میں دیکھا اور انکو صحبت کی جماعتوں میں شامل کیا
وہ منصف اور مہربان اور رحم دل تھا اُسے لوگوں کو خوشحالی میں اور اپنے قبائل کو درمیانی حالت
میں چھوڑا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُسکے لوگ اُسکے بعد اُسکا اختیار بائیں اسلئے کہ دوسرے آدمی
ایسے موجود تھے جنکو وہ اُس اعتبار کے لائق زیادہ ترجیحتا تھا۔

لیکن بابین تھے آئیکھن دکھاتا ہوں تو دیکھتا ہو کہ وہ ایک چھوٹے درے میں ہی آئیکھن پہلا
شخص تھا جسے چاندی کا شل روپیہ کی استعمال کیا تاکہ یونان کے جزیروں میں تجارت کے واسطے
آسانی ہو لیکن اُس نے پہلے ہی قبا حنین دریافت کیں جو اصلاً اس تجویز سے پیدا ہوئی تھیں
اُس نے اُن لوگوں سے جنھوں نے یہ بنا سکے جاری کیا تھا کما کہ تم اصلی دولت جمع کرنے میں مصروف
رہو کیونکہ اُسکیو بہ نام زریبا ہی زمین کو جو تو تاکہ محمولہ اور انگوری شراب اور تیل اور سب کے
دولت ہاتھ لگے جہا تک ہو سکے اپنے گلوں کو بڑھاؤ تاکہ اُنکے دودھ سے پرورش اور انکی اُنوں
سے پوشش پاؤ اور پھر تم کبھی محتاج نہ ہو گے تمھاری اولاد کی زیادتی بھی اگر انکو محنت و شفقت

ہنےکس
بارگاسہلیویس
ہولیویسہیکاپس
ہیپس
ہیکاپس

ہیکا

ہیکا
ہیکا

سکھاؤ گے تو تمھاری دولت کی زیادتی کا باعث ہوگی کیونکہ زمین خالی نہوسکنے والی ہے جس قدر زمین زیادہ
 جوتی جائیگی اسی قدر زمین زیادہ پھل دیگی، وہ محنت کا انعام بڑی بے حد فیاضی سے دیگی لیکن سستی کیواسطے
 بخیل اور تنگ دست رہیگی اسلئے خاصۃً اسکو تلاش کرو تو فی الحقیقت دولت ہی کیونکہ وہ اصلی احتیاج
 کو رفع کرتی ہے روپیہ کا حساب نہ کرو کیونکہ وہ صرف باہر کی ضروری اشیائیں کی مددگاری میں یا گھر
 کے واسطے ضروری اشیائیں خریداری میں کام آتا ہے اور فی الحقیقت ضروری ہے کہ کوئی تجارت آن
 اشیائے نکلیجائے جو عیاشی اور سخوت اور سستی کی معاون ہیں اس دانا آئیرکھنے نے جسے ان نصیحت
 کرنا ضرور سمجھا ظاہر کیا کہ اسی میرے لڑکوں میں ڈرتا ہوں کہ تم کو یہ تحفہ بہت صحت مند ہے میں پہلے سے دیکھتا
 ہوں کہ یہ روپیہ ہوا وہوس پیدا کر گیا جو آنکھ کو باعث رغبت ہے اور جانکو موجب سخوت اور اس سے
 بیشمار فرب پیدا ہوئے جو نیکی کو گھٹائینگے اور سستی کو بڑھا ئینگے جس سے اس فحشاء و اسادگی کا شوق
 دل سے دور ہوگا جو بالاستغناء نسبت کے لئے باعث برکت و سلامت ہے اور تم زراعت کو جو مہر زندگی
 ہے اور ہر ایک قیمتی شے کا انبار ہے فحشاء سے دیکھو گے لیکن میں دیوتاؤں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ
 میں نے تم کو روپیہ سے واقف کیا ہے جو میرے نزدیک بال نفس ایک مفید شے ہے مگر آئیرکھنے جن خرابیوں سے
 ڈرتا تھا سو پیدا ہوتی ہوئیں دیکھ کے اندو گئیں ہوا اور ایک دیرانے پھاڑ میں گوشہ گزین ہوا
 جہاں وہ انتہائے پیری تک مغسلی اور تنہائی میں حکمرانی سے نافر اور آدمیوں کی بیوقوفیوں سے
 رنجیدہ خاطر رہا۔

ایکیتھن

ایکیتھن

بہت عرصہ نہیں گذرا کہ اہل یونان نے ٹریبولیس میں ایک نیا عجاز دیکھا جسکو تہیز نے
 زمین کو کاشت کرنے کا اور ہر سال اسکو فصل طلالی سے ڈھکنے کا علم سکھایا تھا فی الحقیقت آدمی
 غلے سے اور اسکے تخم سے اسکی افزونی کے طریقوں سے ناواقف نہ تھے لیکن اسے زراعت کے صرف
 اصول آؤں جانتے تھے ٹریبولیس تہیز کا بھیجا ہوا اہل ہاتھ میں لیکے آن سبکو جو آرام کی اصلی
 رغبت پر غالب آئی کہ محنت پر محتیا نہ مصروف ہوئے بہت رکھتے تھے اس دینی کی کشش دیکھنے کیواسطے
 وہاں وارد ہوا یونانیوں نے ٹریبولیس سے جلد زمین کو پھاڑنا اور اسکی سطح کو کھودنے کے زور نہ بنانا
 سیکھا زور دینے نے دروسازوں کے داس کے تھے کہ تینوں کو چھایا اور آوارہ جنگلیوں نے جو تہیز
 اور آئیرکھنے کے جنگلوں میں اپنی معیشت کے واسطے بلوط کے پھل تلاش کرتے پھرتے تھے جب غلے کا ہونا

دھیتھوئی مہ
سیریندھیتھوئی مہ
سیرین

دھیتھوئی مہ

دھیتھوئی مہ

دھیتھوئی مہ

پروٹیسٹنٹ

ایریکشن

اور اُس سے روٹی کا بنانا سیکھا تب اپنی سختی چھوڑی اور خوش اخلاقانہ صحبت کے قوانین کی اطاعت کی مگر پوپلےس نے یونانیوں کو اُس خوشی سے واقف کیا جو اُس آزادگانہ دولت سے حاصل ہوتی ہے جسکو آدمی صرف اپنی محنت سے حاصل کرتا ہے اور جو زندگی کی سبب ضروریات اور تسلیات کی تحصیل میں اُسکے کشت زار کی اصلی پیداوار ہی اس کثرت نے جو ایسی سادہ اور عیب سے آزاد ہے ہر کاشتکار ہی سے حاصل ہو کے اُنکے دلون میں آئینہ صانع کی صلاح کی یاد دلائی اُنھوں نے دولت کو اور سب دوسری فساد کی غروت کو حقیر سمجھا جو کچھ قدر زمین رکھتی تھی الا آدمیوں کے خیالات باطلہ نہ ہو اُنکو اُن فرحتوں کی ترقیب دیتے ہیں جو نہ صان بین نہ مضرت سے معاف اور اُس محنت سے باز رکھتے ہیں صرف جن سے اصلی قدر بگناہی اور آزادی کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اُنکو اب یقین ہوا کہ مرہانہ کھیت شفیقانہ زمین اور محتانہ کاشت کے ساتھ اُن لوگوں کے واسطے بہترین ہے جو اس کثرت سادگانہ پر فائز ہیں جسے اُنکے بزرگوں کو فائز کیا تھا جو کسی چیز مفید کے محتاج نہ ہونے سے اُس چیز کی خواہش نہیں رکھتے تھے جو بفاہدہ تھی اگر یونانی مستقلانہ اُن اصول سے اشتغال رکھتے تو بہت خوش رہتے کیونکہ یہ اُنکو آزاد اور قوی اور خوش رکھنے اور اُنہیں ساوی اور موثر بنی جس سے ایسی برکتوں کے لایق ہوتے پیدا کرنے کو بہت مناسب تعین لیکن افسوس ہے کہ وہ دولتنامہ باطلہ کو سراہنے اور تہذیب دولتنامے صادق کو فراموش کرنے لگے اور اس تعریف قابل سادگی سے دور ہو گئے اسی میرے بیٹے کے باپ کی عصاے شاہی ایک روز تھکا بیگی اُس روز اس نصیحت کو یاد کیجیو اپنی رعایا کو پھر زراعت پر لگاؤ اِس علم کی تعظیم کیجیو اور جو آپر عمل کریں اُنکو تقویت دیجیو اور کہیکو کابلی باستی باعاشی میں نہ پڑنے دیجیو جن آدمیوں نے زمین پر ایسی فیاضانہ اور عاقلانہ حکومت کی ہے جو میان آسمانیوں کے عزیز ہیں وہ اکیلیز اور دوسرے بھادروں کے مقابلے میں جو صرف ادا یوں میں فضیلت رکھتے تھے ایسے تھے جیسے خزان کی آجائز نیوالی آندھون کے مقابلے میں بہاران کی ملائم اور اصلی ہوائیں ہوتی ہیں اور اب وہ اُن سے بزرگی میں ایسے افضل ہیں جیسا ہر جودن کو پیدا کرتا ہے ماہ سے رونق میں افضل ہے جو صرف رات کی تاریکی کو کم کرتا ہے۔

ریکلیٹی

جاسوسی مشن
ریلی میکس
لاریل

جب آرتیسٹس یہ کلام کہتا تھا تب اسنے دیکھا کہ ٹیلیکس کی آنکھیں لاریل کے ایک چھوٹے تھے

پر اور ایک صان آبجو پر متوجہ تھیں جبکہ کنارے پر گلاب اور بنفشہ اور چنبیلی اور دوسرے ہزار ہا خوشبودار پھول لگے تھے جبکہ رونق دار رنگ ایسے تھے جیسے آئینہ (نوس فرج) کے جب وہ زمین پر آدمی کے واسطے دیوتاؤں کا پیغام لیکے نازل ہوتی ہوا آئے اس فرحت افزا جا میں بہشت کا ایک رہنے والا دیکھا جسکو آئینے جانا کہ تیز اسٹرس جواب اس بزرگ بادشاہ کی صورت میں اکیطین کی بزرگی تھی سو اس بزرگی سے کہیں بہتر تھی جس سے وہ مصر کی بادشاہت پر مستاز تھا اسکی آنکھوں میں نور آئی چمکتا تھا جسکو ٹیلیکس برابر نہ دیکھ سکا اسکو معلوم ہوا کہ میں نے فرحت اور لاف کا جام ایسا لبالب پیا ہوا اور ایسا سرد ہوا جو ہر ایک شخص فانی کی طاقت سے باہر ہو اور یہ جام مجھکو بطور جزا سے نیکی رنج بزدانی سے عطا ہوا ہے۔

ٹیلیکس نے آرتسیسیس سے کہا اے میرے باپ میں اسکو جانتا ہوں یہ دانا اور نیک تیز اسٹرس ہی بہت عرصہ نہیں ہوا اسکو میں نے مصر میں اس کے تحت پر دیکھا تھا آرتسیسیس نے جواب دیا کہ یہ وہی ہے اور تو آئینہ ایک بے انتہا سخاوت کی نظیر دیکھتا ہے جس کے واسطے اچھے بادشاہ دیوتاؤں سے انعام پاتے ہیں تاہم یہ سب راحت جو اس کے سینے سے اٹھتی ہو اور اسکی آنکھوں سے چمکتی ہو اگر یہ اپنی عافیت کی زیادتی کی حالت میں کس قدر معتدلانہ اور مصفا نہ رہتا تو بمقام اسکے جو بیان پاتا ہیج تھی طیر والوں کی سخوت اور گستاخی کو کم کر نیکی خواہش سے مجبور ہو کر اسے انکا شہر فتح کیا اور اس فتح نے آئینہ زبادہ تر فتح کا شوق پیدا کیا اور نعمت نہ عظمت لا حاصلہ کے فریب میں آ کے تمام ایشیا کو مغلوب بلکہ زبلا لیا مصر میں اپنے واپس آنے پر اسے اپنا تخت اپنے بھائی کے قبضہ تصرف میں پایا جسے اس ملک کے بہترین قوانین کو نامصفا نہ حکمرانی سے بے اثر کر دیا تھا اسلئے دوسرے ملکوں کی فتوحات نے اسکے ملک کو اتنی ہی مین ڈالانا ہم یہ مقصد ہی کی بادہ سخوت سے ایسا محمور ہوا کہ جن بادشاہوں کو اسے مغنیہ کیا تھا انکو اسے بجائے گھوڑوں کے اپنی گاڑی میں جو تا یہ تصور دوسرے سب تصوروں سے کمتر قابل معافی تھا لیکن آخر کو یہ اپنے تصور سے واقف ہوا اور اپنی نا انسانیت سے ناوم اسکی فتوحات کا ایسا نتیجہ ہوا اور یہ بزرگ تیز اسٹرس جو نقصان کوئی فتح کر نہوا دوسرے کی حد و چھین کے اپنے اور اپنے ملک کے واسطے کرتا ہی اسکی ایک نظیر بنا ہی اس سے اس بادشاہ کے نام میں جو اور طرح پر مصفا نہ اور فیاضانہ ہی کی آئی ہو اور اس بزرگی نے کمی پائی ہو جو بدلے میں اسکو دیوتا دیا

نہریم

سویاٹس

تیلیمکس

تیلیمکس
آرتسیسیس
سویاٹس
آرتسیسیس

تھر

تیشیا

سویاٹس

چاہتے ہیں۔

لیکن اسی برس بیٹے تو ایک دوسرا سایہ دیکھتا ہی جو ایک زخم سے اور ہر طرف کو بکھرتی ہوئی روشنی سے ممتاز ہی جو شل بزرگی اسکے آس پاس چھا رہی تھی یہ ڈیوکلایڈ بڑکیر باکا بادشاہ جسے ایک جنگ میں چاہ کے اپنی جان دی تھی کیونکہ ایک المام سے دریافت ہوا تھا کہ کیر با اور لیشیا والوں کی جنگ میں جس قوم کا بادشاہ مارا جائیگا سو فتحیاب ہوگی۔

لیکن یہ ایک دوسرا سایہ دیکھ جو ایک دانا قانون بنا نیا لایا جسے ایسے قانون بنائے کہ اسکی رعایا کو نیک اور خوش کرنے میں قاصر نہ ہوئے اور اپنے بعد انکو نہ توڑنے کی سوغند پاک سے انکو پابند کیا پھر فوراً غائب ہوا اور خوشی خواہ جلا وطنی بنا اور ایک غیر ملک کے کنارے پر غریبانہ اور نامعلوم انداز میں رہا تاکہ اسکے لوگ اس قسم سے مجبور نہ ہوں کہ ان قانونوں کو بیٹھنا یا م رکھیں۔

وہ جسکو تو سب دور دیکھتا ہی پوئیس نیلاس کا بادشاہ اور تیسٹر کا دادا ہی ایک وبا میں جسے زمین کو ویران کیا اور اوپر سے تازہ آئی ہوئی ارواح سے انکیرن کے کناروں کو بھر دیا اُسے دیوتاؤں سے درخواست کی کہ مجھ کو اجازت ہو تو اپنی جان سے اپنے لوگوں کی جان بچاؤں دیوتاؤں نے اسکی درخواست منظور کی اور بیان اسکو اُسکے عوض میں یہ راحت اور عزت بخشی جسکے مقابلے میں زمین پر جو کچھ بادشاہت دلیکتی ہو سایہ خواب کی مانند بیچ اور بے ہل جو

وہ چہرہ جسکو تو پھولوں کا تاج پہنے ہوئے دیکھتا ہی تیسس جو اُسے مصر میں حکمرانی کی اور نیکس دیوتا کی جو زمین کو ایک پوشیدہ چشمے کے سیلاب سے سیراب کرتا ہی لڑکی انکلینولی کے ساتھ شادی کی اُس سے دو لڑکے تھے ایک ڈیناس جسکا حال تو جانتا ہی اور دوسرا انکپس جسکے نام سے وہ طاقتور بادشاہت انکپٹ یعنی مصر کھلاتی ہی تیسس اُس کنز سے جو اُسے اپنی رعایا کو دی تھی اور اُس محبت سے جو بالعوض لی تھی خود کو اتنا دولت مند سمجھتا تھا کہ جس قدر وہے محاسل دیکھتے اُس قدر وہ لینا تو بھی خود کو اتنا دولت مند سمجھتا ہی میرے بیٹے یہی اشخاص جسکو تو مردہ جانتا ہی زندہ ہیں اور مردہ سے ہیں جو زمین پرست بڑے ہیں اور بیماری اور رنج کی قربانی ہو رہے ہیں ہر ایک انقلاب پاتا ہی اور اپنی جاسے واجب پر آتا ہی دیوتا مجھ کو ایسی نیکی بخشیں جیسی یہ زیت دیکھے اس زیت کو کچھ تلخ یا خراب نہ کریں لیکن تو اس مقام سے جلد جا اس مقام

ایموکٹا ایڈی
کیریا

کیریا
لیشیا

نیو نیلاس
نیلاس

کیریا

نیلاس
نیلنس
نیکس

ڈیناس
انکپس
انکپٹ
نیلاس

کے واسطے تو ابھی تک پیدا نہیں ہوا ابھی وقت باقی ہے تو اپنے باب کی تلاش میں کامیاب ہو گا لیکن افسوس ہوا اسکو پانے سے پہلے تو کیا کیا خونریزیان نہ دیکھیں گے اور کیا کیا بزرگیان پہنچیں گے میدانوں میں تیرا انتظار کرتی ہیں بیڑی کی نصیحتوں کو یاد رکھ اور انکو اپنی زیت کا رہنما سمجھ تیرا نام زمین کی نایت تک اور زمانہ کی نہایت تک بزرگی پائیگا۔

آر سی سیس نے ایسی نصیحت کی اور ٹیلی میکس کو اُس دروازہ عاجی پر پہنچا یا جو پہلو ٹوکی ناریک با دشاہت سے باہر لے جاتا ہے ٹیلی میکس اُس سے جدا ہوا آنکھوں سے اشکبار تھا گھر کے گلے سے نہنگ سکا اور اس شب دوا می کے سایہ کو اپنے پیچھے چھوڑ کے اور راہ میں کرپٹ کے اُن دو جوانوں کو جو اُس ناریک کے منہ تک اُسکے ساتھ گئے تھے اور اُسکی واپسی کے واسطے بیقرارتھے ساتھ لیکے مددگار بادشاہوں کے لشکر میں واپس آیا یہ

باب ستم

دونوں فریق کا لیو کینیا والوں کے ہاتھ میں تو نوزیم کا بطور امانت رکھنا اور ٹیلی میکس کا سرداروں کے ایک مجمع میں اُسکو اپنے قبضے میں لانے کی واسطے کہنا اور اُنکو اپنے ساتھ متفق راے ہونے کے واسطے دباننا اور دو مفروروں کے لئے بڑی فراست اور گیاہت کا ظاہر کرنا جنہیں سے ایک مسمی اکیٹھس نے اُسکو زہر کھلانا اور دو مسمی ڈیاس کورس نے اُسکو آئڈراسٹس کا سر لادینا اختیار کیا تھا اُسکو اُس جنگ میں جو فوراً وقوع میں آئی ٹیلی میکس کا آئڈراسٹس کی تلاش میں میدان جنگ کو مہم دون سے بھڑنا اور آئڈراسٹس کا جو ٹیلی میکس کی تلاش میں تھا نیٹس کے بیٹے پڑسٹریٹس کے ساتھ لڑنا اور اُسکو قتل کرنا اور فلا کیٹیز کا آنا اور آئڈراسٹس کو زخمی کرتے ہوئے خود زخمی ہونا اور واپس جانا اور ٹیلی میکس کا اپنے دوستوں کی پکار سے جنہیں آئڈراسٹس سخت قتل کر رہا تھا متنبہ ہو کر اُنکی مدد پر دوڑنا اور

ہیمیریا

میترا

آر سی سیس

ہی ٹی میکس

پنمپو

ہی ٹی میکس

کریٹ

لیو کینیا

ویرجیام

ہی ٹی میکس

ہی ٹی میکس

ڈیاسکوریس

ہیڈاسٹس

ہی ٹی میکس

ہیڈاسٹس

ہیڈاسٹس

ہی ٹی میکس

میترا

پیکٹریٹس

فلوریٹیز

ہیڈاسٹس

ہی ٹی میکس

ہیڈاسٹس

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ایڈریسٹس کے ساتھ لڑنا اور اسکی جان بچانے کی واسطے شرائط کرنا ایڈریسٹس کا زمین سے
آٹھنا اور دغا بازی سے اس فتح مند پر حملہ آور ہونا اور اس کے ساتھ دوبارہ مقابل ہونا
اور قتل کرنا پ

وینٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

ہیڈ اسٹریٹ
ہیڈ اسٹریٹ

اس عرصہ میں لشکر کے سردار اس مصلحت کے واسطے جمع ہوئے کہ مضبوط قلعہ و توڑیم کا اپنے قبضے
میں رکھنا مناسب ہی یا نہیں جب کو ایڈریسٹس نے آگے ایک ہمایہ کی قوم پوسٹیا فی ایپولیہ والوں
سے لیا تھا وہ اپنے نقصان کا بدلہ لینے کے واسطے اس کے برعکس مددگاروں میں شامل ہوئے تھے
اور ایڈریسٹس نے انکی عداوت کو کرنے کے واسطے اس شہر کو بطور مات لیوکیٹیا والوں کے قبضے میں
رکھا تھا کہ اس اثنا میں لیوکیٹیا والے سپاہیوں کو اور ان کے افسر کو کچھ روپیہ دیکے اپنے شامل کر لیا
تھا اس سبب وہ لیوکیٹیا والوں کی نسبت و توڑیم پر بھی زیادہ اختیار رکھتا تھا اور ایپولیہ والوں
نے جنھوں نے منظور کیا تھا کہ و توڑیم میں لیوکیٹیا والوں کے سپاہی رہیں اس کام میں دھوکہ
کھایا تھا۔

ایک و توڑیم کے باشندے نے جب کا نام ڈیوینڈینڈین تھا خفیہ مددگاروں سے کہا کہ رات کے
وقت اس کے ایک دروازہ پر میں تمھارا قبضہ کر دوں گا یہ فائدہ زیادہ تر ضرورت کا تھا کیونکہ ایڈریسٹس
نے اپنا جگہ سامان اور رسد کا ذخیرہ ایک نزدیک کی گدھی میں رکھا تھا سو ایسے دشمن کے مقابلے
میں کہ و توڑیم پر قابض ہووے قائم رہ سکتی تھی فلاکیٹیز اور نیسٹرنے پیشتر سے اسے دی تھی کہ یہ
درخواست منظور کی جائے اور باقی سرداروں نے ان کے اختیار سے متاثر اور اس محم کی آسانی سے او
اس کے سرچ اصول فواید سے مطمئن ہوئے انکی اس تجویز کو پسند کیا لیکن ٹیلیس نے واپس آتے ہی
اپنی غایت لیاقت سے اسکی تردید میں کوشش کی۔

اسنے کہا میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی دھوکہ کھائے اور فرب میں آنیکے لائق ہو تو ایڈریسٹس
ہی جسے تمام آدم زاد کے ساتھ فرب کیا ہو اور میں جانتا ہوں کہ و توڑیم پر یکایک جانے سے صرت تم
ایک شہر پر قابض ہو گے جو پہلے سے بالاستحقاق تھا راہی کیونکہ وہ ایپولیہ والوں کا ہی سواں محم
میں تمھارے معاون ہیں اور میں یہ بھی مانتا ہوں کہ تم اس موقع سے انصاف کی زیادہ تر صورت

میں استفادہ کر سکتے ہو کیونکہ آئیڈر اسٹن جسے شہر مذکورہ کو امانت رکھا ہو لیکن اسکے افسر اور سپاہیوں کو ملا لیا جوتا کہ جب وہ مناسب سمجھے تب وہ اسکو اس میں داخل ہونے دین اور جیسا تمکو ویسا بھجھکوی یقین ہو کہ اگر تم و تو زیم پرتج قبضہ کرو گے تو کل اس نزدیک کی گڈھی کے مالک ہو جاؤ گے جس میں آئیڈر اسٹن نے اپنا جنگی سامان رکھا ہو اور پرسوں یہ میسب لوانی ختم ہو جائیگی لیکن کیا اس طرح فحشیا ہونے سے مزاحمت نہیں ہو گی کیا فریب کا بدلہ فریب کرنا چاہتے کیا لوگ ایسا نہ کہیں گے کہ اتنے بادشاہ آئیڈر اسٹن کو بے ایمانی کی سزا دینے کے واسطے متفق ہوئے تھے سو خود بھی بے ایمان نکلے اگر ہم بگنڈا مانڈا آئیڈر اسٹن کے کام کر سکتے ہیں تو خود آئیڈر اسٹن بگنڈا ہو اور اسکو سزا دینے کے واسطے ہماری کوشش پر ضرورت ہو گی تاہم سب ہی سپریم والے نہیں یونان کے اتنے توانا اور اتنے بہادر جو تیراے کے محاصرے سے واپس آئے ہیں شامل ہیں آئیڈر اسٹن کی مکاری اور غدر سی کے مقابلے کے واسطے سوا کمزور و غدر کے دوسرے ہتھیار نہیں رکھتے تھے تو زیم کو لیوکیٹیا والوں کے ہاتھ میں امانت رکھنے کے واسطے ان سب کی قسم کھائی ہو جو سب سے زیادہ پاک ہیں تم کہتے ہو کہ آئیڈر اسٹن نے لیوکیٹیا والے محافظوں کو ملا لیا ہو اور میں اس بات کو درست سمجھتا ہوں لیکن پھر بھی محافظ لیوکیٹیا والے ہیں اور لیوکیٹیا والوں سے تنخواہ پاتے ہیں اور اب تک انکی اطاعت سے باہر نہیں ہوئے اور اپنی صورت ناشناہت رکھتے ہیں نہ آئیڈر اسٹن نہ اسکے آدمی اب تک اس میں داخل ہوئے ہیں اور جو عہد نامہ ہو سوا اب تک تسلیم ہو اور دیوتا تمھاری قسم نہیں سمجھتے ہیں کیا اقرار کو تب ہی تک قابو رکھتے ہیں جب تک اسکو توڑنے کا معقول بہانہ نہیں پاتے کیا قسم تب ہی تک پاک سمجھی جاتی ہو جب تک اسکے توڑنے میں فائدہ نہیں دیکھتے اگر تم نیکی کی محبت اور دیوتاؤں کی درشت سے ناواقف ہو تو کیا فائدے اور نام کا بھی خیال نہیں رکھتے اگر تم آدمیوں کو اپنا اقرار چھوڑنے سے اور اپنی قسم توڑنے سے صحت ایک جنگ کو آخر کرنے کے واسطے ایسی خراب نظیر بنو گے تو اس ناپاکانہ عادت سے کتنی جنگ پیدا ہونگی تمھارے کون سے ہسایے دفعہ تھے ڈریگے اور نفرت نکریگے اور پھر نہایت ضرورت کے وقت میں کون تمھارا اعتبار کرے گا اور جب تم اپنا وعدہ وفا کیا جا ہو گے تو اسکی کیا ضمانت دو گے اور اگر چہ ضمانت دل ہو گے تو بھی کیسے اپنے ہمسایوں کو یقین کر اسکو گے کہ ہم فریب نہیں کیا جاتے کیا یہ ضمانت عہد نامہ و افق ہوگی تھے عہد نامے زیر پارکے ہیں کیا یہ قسم ہوگی کیا وہ سے نہیں جانیں گے کہ جب تم دروغ علفی سیز

ہیڈاسٹس

وینونیام
ہیڈاسٹس

ہیڈاسٹس

ہیڈاسٹس

ہیڈاسٹس

ہیسپیرو
ہیڈاسٹسوینونیام
لیوکیٹیاہیڈاسٹس
لیوکیٹیا
لیوکیٹیا
لیوکیٹیا

ہیڈاسٹس

وینا فائدہ سمجھتے ہو تب دیوتاؤں کو بالاسے طاق رکھتے ہو تمکو جنگ کی نسبت صلح سے زیادہ تر پناہ دینا چاہیے کیونکہ جو کچھ تم کرو گے سوا اٹلنا اور ظاہر اُتہیہ جنگ منصور ہوگا تم ہمیشہ اُن سب کے دشمن رہو گے جو بد نصیبی سے تمہارے ہمسایے بنے ہیں ہر ایک کام جو خوش نامی یا دیانت داری یا ذمی اعتباری کا محتاج ہو تمکو نامکن ہوگا اور تم ایسا اقرار کبھی نہیں کر سکو گے جسکا کوئی اعتبار کرے لیکن اگر تم دیانت سے بالکل نا آشنا اور اپنے فائدے سے بالکل نا بینا نہیں ہو تو تمکو نزدیک تر اور زیادہ تر خرابی یہ عاید ہوگی کہ تمہاری ایسی بے ایمانانہ عادت تمہارے سب معا و نون کے دلون میں ایک طرح کی بانی کر دینے کی جو آخر سبکو تباہ کرے گا جو فریب تم آید راسس کے ساتھ کیا جاتے ہو سو خواہ مخواہ اُس کو قتیاب کرے گا۔

ہندوستان

ان لفظوں پر بڑے جوش میں آکے اہالی جلسہ نے استفسار کیا کہ تو کیسے ثابت کر سکتا ہو کہ ہندو ہنس سے مقرر اور جلتے حاصل ہو سکتی ہے ہماری دوستی پر تباہی لائی گئی اُسے جواب دیا کہ اگر تم اپنی نسبت اور عقیدت کے اقرار یعنی ایمان مہو نہ کو توڑتے ہو تو کیسے دوسرے پر اعتبار لاسکتے ہو اس بات کا اقبال کر نیے بعد کہ منفعہ عظیمہ حاصل کر نیے لئے صداقت اور دیانت کے قوانین کو توڑ سکتے ہیں پھر تم میں سے کونسا اُس دوسرے پر اعتبار کرے گا جو اپنا اقرار توڑے اور تمکو دھوکہ دیکے فائدہ عظیمہ حاصل کرے اور جب یہ نوبت ہوگی تب تمہارا کیا حال ہوگا اپنے ہمسایے کے فریبناہ کام روکنے کے واسطے تم میں سے کونسا فریب نہ کرے گا اس مجمع کا کیا ہوگا جس میں اتنی اقوام شریک ہیں اور سب جدا جدا مطلب رکھتی ہیں جب اُس میں عام اظہار سے یہ بات قرار پائیگی کہ ہر ایک کو اختیار ہو کہ اپنے ہمسایے کو فریب دے اور اپنا اقرار توڑے کیا اُس کا نتیجہ بے اعتباری اور نا اتفاقی ہوگا کیا اپنی تباہی کے خوف سے ایک دوسرے کی تباہی کے واسطے بیصبر ہوگا آید راسس کو تم سے ارنے کی ضرورت نہوگی تم اُس کا مطلب آپ پر لاؤ گے اور جس بے ایمانی کی سزا دیا جاتے ہو سو آپ پر آپ ثابت کر دو گے۔

ہندوستان

اگر تو انا سردار و جو تو انائی اور دانائی کے واسطے مشہور ہو اور حالکانہ تجربہ سے بی شمار دیسوں پر حکومت کرتے ہو اس نوجوان کی صلاح سے نافرمان ہو کر کسی ہی تکلیف پیش آئے ہو تو اپنے وسائل محنت اور نیکی پر رکھنے واجب ہیں استقلال صادق ہرگز یا س نہیں پاتا لیکن اگر تم ایک بار صداقت اور عزت کی حد سے باہر جاؤ گے تو واپسی کا راستہ مسدود اور اپنی تباہی موجود ہواؤ گے

بہر وہ اعتبار بھی نہیں پیدا کر سکو گے جسکے بغیر کوئی کار ضروری انصار میں پاس نہ ہو سکتا تھا انکو پھر نیکی پر کبھی بائبل نہیں کر سکتے جنکو ایک بار نیکی سے نافر کر دے اور بائبل نہ ملے گی اور دہشت ہو گیا تھا ہری ہمت قریب جیسے ہر کار سداون بغیر فتح نہیں کر سکتی کیا تم اپنی طاقت کو اور انعام متفق کی قوت کو کافی نہیں سمجھتے بھلو چاہئے کہ مرنای تو مرین لیکن اپنی نیکی اور ناکووری میں زبان لاکے فتح نہ کریں ناپاکا تیرا ہر اپنے اختیار میں ہر سوک طرح بھی نہیں سکتا مگر ہماری شرکت سے اس گناہ کے ساتھ ہیج سکتا ہے جسے اُسکو آسمانی غضب میں ڈالا ہے۔

رے ڈاٹس

رے لیو مے کس

جب ٹیلیفونکس کہہ چکا تھا اسنے دیکھا کہ میرے کلام نے انکو معقول کیا اور حاضرین سے کسی نے اسکا جواب نہ دیا اور سب کے خیال نہ اسکی خوش بیانی پر بلکہ جو راستی اسنے ظاہر کی تھی اسپر گہ ہوئے تھے پہلے سب ایک حیرانی کے ساتھ جو صحن صورت سے ظاہر تھی خاموش رہے لیکن پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک تیز انداز پر زباہت رفتہ رفتہ اس تمام مجمع میں پھیلی سب ایک دوسرے کا منہ ملنے لگے اور سب اگرچہ پہلے بولے ہوئے ڈرتے تھے اپنی اسے ظاہر کیا جانتے تھے امید تھی کہ فوج کے سردار اپنی اسے دین لیکن آخر کو اس واجب التظہیر نے مرنے یوں کہا۔

نیسر

رے لیو مین
بھینوی

پدناٹس

ای ٹیلیفونکس کے بیٹے کو تائیری زبان سے بولے ہیں مرنے والے جسنے اکثر تیرے باپ کو الہام دئے ہیں تم بھلو یہ صلاح بنائی ہے جو تو نے ہم سے ظاہر کی ہے میں تیری نوجوانی پر خیال نہیں کرتا کیونکہ جب میں تیری تقریر سننا ہوں تب بے یاس کو اپنے دل میں حاضر دیکھتا ہوں تو اپنی نیکی کا دلیل ہوا کہ بے نیکی جسکے بڑا فائدہ زبان سے بے نیکی آدمی کیا ایک اپنے دشمنوں کے انتقام میں گرفتار ہوتے ہیں انکے دوست انکا اعتبار نہیں رکھتے اچھے آدمی ان سے نفرت کرتے ہیں اور دوسے دیوناؤں کے پاکہ غضب میں بڑتے ہیں پس بھلو چاہئے کہ تو تو زیم کو ٹیو کیڈا والوں کے ہاتھ میں چھوڑ دین اور صحن اپنی طاقت سے انڈر اسس کو شکست دین۔

وینو نیپم
لٹو کاپیا

رے ڈاٹس

نیسر
رے لیو مے کس

اس طرح نیتھ نے کہا اور کل مجمع نے اسکی تعریف کی لیکن انکی آنکھیں ٹیلیفونکس پر لگی ہوئی تھیں اور ہر ایک نے سوچا کہ جس وجہ سے اسکو الہام دیا ہے اسکی عقل اسکے چہرے پر ظاہر ہے۔ یہ سوال حل ہو جانے پر ابالی جلسہ نے ایک دوسرا سوال شروع کیا اس میں بھی ٹیلیفونکس نے ویسی ہی نیکنامی حاصل کی انڈر اسس نے جو طبیعت ایک عادت بے ایمانہ اور ظالمانہ رکھتا تھا ایک نیتھ نامی

رے لیو مے کس

رے ڈاٹس
رے کٹنم

دیلی میکم
ہینیا
دیلی میکم

چلی سین
سینلی

دیلی میکم

دیلی میکم
دیلی میکم

پینین

پینین

پینین

پینین

پینین

پینین

ایک شخص کو شل مغرور اس لشکر میں بھیجا جسے فوج کے خاص حکام کو زہر سے مارنیکا ذرا لیا تھا اور علیٰ شخص
ٹیلیکس کو زندہ نہ رکھنے کا جواب دیا والوں کے لئے باعث خون ہو گیا تھا ٹیلیکس نے جو نہایت ہمار
اور نیاض ہونے سے آسانی بدگمانی پر نہ آتا تھا فوراً اس بذات کو اپنے حضور میں آنے دیا اور اس
ساتھ نہایت مہربانی سے سلوک کیا کیونکہ اسے یوکیس کو تسلی میں دیکھا تھا اور اس کے حالات سننے
کو اپنا وسیلہ کیا تھا ٹیلیکس نے اس کو اپنی خاص حفاظت میں رکھا اور اس کے مصائب میں اس کو لاپرواہ
دیا کیونکہ اسے اندر اسٹس سے قریب کھانے اور ذلت آٹھانے کا بہانہ کیا تھا مگر ٹیلیکس اس فوجی کو
اپنے پہلو میں گرانا اور پالنا تھا جس کو اسکی مہربانی اس کو تباہ کرنے پر قادر رکھتی تھی ایک شخص نے
ایک دوسرے مغرور کو جو کجا نام آیرین تھا معاونوں کے لشکر سے اندر اسٹس کے پاس اپنے حال اور
اس اطمینان کی اطلاع کے واسطے بھیجا کہ میں کل خاص حاکمون کو اور علیٰ مخصوص ٹیلیکس کو ایک
ضیافت میں جہیں مجھ کو بطور مہمان بلایا ہی نہ ہو دو گا اتفاقاً یہ شخص لشکر سے جاتا تھا کہ اس پر ہوا
اور کچھ اگیا اور اپنے گناہ کی واقفیت کی حیرانی اور پریشانی سے اپنی دروغ بازی کا مقصد بڑھاتا تھا
پر اس کے ساتھ شریک ہونے کا اشتباہ آیا کیونکہ ان دونوں کی دوستی شہور تھی لیکن اس شخص
نے جو بڑی بہت اور دروغ بازی میں بڑا کمال رکھنا تھا ایسا بڑے قریب عذر کیا کہ اسکی نسبت کچھ نہایت
نہو سکا اور اس سازش کی اصل کا کچھ پتہ نہ لگا۔

بہت سے بادشاہوں کی یہ رائے ہوئی کہ فی الحقیقت اس کو سلامت عامتہ کے واسطے قربان کیا
چاہئے انھوں نے کہا ہر طرح پر اس کو ہلاک کرنا واجب ہو کیونکہ ایک عام شخص کی جان اتنے بادشاہوں
کے مقابلے میں بیچ ہی ممکن ہو کہ یہ بگناہ مارا جائے لیکن یہ خیال جب دیوتاؤں کے قائم مقام خط
سے بچائے جاتے ہوں تب چند ان وزن نہیں رکھتا۔

ٹیلیکس نے کہا یہ کردہ مقولہ جابلانہ طریقت کا ہی آدمیانہ طبیعت کو نازیدہا ہو گیا آدمی کا عہدہ فوج
ایسی آسانی سے نبھایا جاسکتا ہی کیا دے اس بے احتیاطی سے اُن کے ہاتھ سے مارے جاتے ہیں جو
صرف انکی حفاظت کے واسطے اُن کے اوپر حاکم کئے گئے ہیں دیوتاؤں نے حکمو آدمیوں پر ایسا بنایا جو
جیسا گلہ بان کو گلے پر پس کیا تم گرگ بنو گے اور اُن کو بھاڑو گے اور کھاؤ گے جنکا حکمو پالنا اور
بچانا واجب ہو تمہارے اصول کے مطابق مہتم ہونا اور مجرم ہونا کیسا ہی اور ہر ایک شخص جبر اتہا

دیلی میکم

عاید ہو مارا جانے کے قابل ہو سدا اور افزا سے بیکناہ کو جب چاہیں تباہ کر سکتے ہیں مظلوم ظالم کے واسطے قربان ہو سکتا ہے جس قدر ظلم بادشاہوں کو بے اعتبار کرنا ہی اس بقدر شرعی قاتل ملک کو ویران کرینگے۔

ٹیلی میکس نے یہ شکایت آئین بیان اس مدت اور حکومت سے کہا کہ جنھوں کی رائے کی اس نے ندرت کی تھی سو نہایت دب گئے اور گھبرا گئے اس نے یہ حال دیکھ کے اپنی آواز کو ملازم کیا اور کہا کہ اگر مجھ سے پوچھو تو میں جان کو اس قدر نہیں چاہتا کہ ایسی شرائط پر بجاؤں میرے نزدیک بہتر ہے کہ ایک تینتھس مجھ سے زیادہ بد ہو اور میں اُس کے فریب سے زیادہ تر خوشی سے مرن لیکن جب تک مجھ کو اُس کے تصور پر شک ہی تب تک اُس کو تباہ نہیں کیا جاتا بادشاہ اپنے عہدے سے اپنی رعایا کا سبب ہی اور اُس کے فیصلے عقل اور عدل اور اعتدال کی ہدایت سے ہونے واجب ہیں پس مجھے اجازت دو کہ میں تمھارے روبرو ایک تینتھس کی تحقیقات کروں۔

سب نے اس بات پر رضامندی ظاہر کی اور ٹیلی میکس نے فوراً اُس سے آئین کی نسبت سوال کیا اُس نے بہت سے مختلف حالات دریافت کرنے سے اُس کو دہرایا اور اُس کو بار بار آئین راسٹس کے پاس شل مفروضہ واپس سمجھنے کا ارادہ بنا یا اس سے اگر وہ فی الحقیقت مفروضہ نہ آیا ہوتا تو ضرور دُعا کی کہ آئین راسٹس واقعی اُس کو جان سے مارتا لیکن ٹیلی میکس نے جو بڑے احتیاط سے اپنے امتحان کی تاثیر پر نگران تھا دُعا کی کہ ذرا سی علامت بھی نہ اُس کی صورت پر نہ اُس کی آواز میں باقی اور اس لئے سوچا کہ غالباً وہ سازش کا تصور وار ہو۔

لیکن اچھی طرح ثابت ہونے سے اس نے اُس کی انگوٹھی مانگی اور کہا کہ میں اُس کو آئین راسٹس کے پاس بھیجوں گا انگوٹھی مانگنے پر ایک تینتھس زرد ہو گیا اور ٹیلی میکس نے جسکی آنکھیں اس پر لگی ہوئی تھیں اُس کو بہت پریشان دیکھا انگوٹھی لیکر کہا کہ میں بائیں واپس کو جو ایک اہل نوکینیا ہوا اور جس کو تو خوب جانتا ہی تیری طرف سے ایک خانگی پیغام دیکے بطور قاصد آئین راسٹس کے پاس بھیجتا ہوں وہ یہ انگوٹھی اُس کو پہچان کے لئے دیکھا اگر اُس نے لی اور اس سے پہلے سے دریافت ہوا کہ تو اُس کا بھیجا ہوا ہے تو سختی کے ساتھ ہلاک کیا جائیگا لیکن اگر نواب خوشی سے اپنا تصور قبول کر لگا تو جس سزا کا مستحق ہی سو بدل دیا جائیگی اور تجھ کو صرف ایک دور کے جزیسے میں بھیجینگے اور وہاں ہر ایک شہر سے کھائے

دے لئی میکس

دے کئیٹس

دے کئیٹس

دے لئی میکس

دے ریچن

دے ڈاٹس

دے ڈاٹس

دے لئی میکس

دے ڈاٹس

دے کئیٹس

دے لئی میکس

پالٹیویٹس

لٹیویٹیا

دے ڈاٹس

ہرکے پتھر
ہرکے پتھر
ہرکے پتھر

کے واسطے مقرر کر دیئے ایک پیشہ نے ابدیم و امید سے مجبور ہو کے پورا اقرار کر لیا اور ٹیلی کیس نے اُن
بادشاہوں سے اُسکی جان بخشی کر لی جیسی اُس نے زبان دی تھی اور اسکو ایک نیڈیا کے ایک جزیرے
میں پھینچ دیا جہاں اسنے اپنے باقی دن رات اور سلامت سے بسر کئے۔

جامنیا
ڈیپاسکورس
ہرکے پتھر

تھوڑے عرصہ کے بعد ایک ڈانیا والا لگ پیدائش کا لیکن دل کا دلیر اور سخت جسکا نام ڈیاس کویر
تھارات کے وقت معاونوں کے لشکر میں آیا اور کہا کہ میں آئندہ اسس کو اسکی جھجے میں قتل کر دوں گا
اس کام کے انجام کی اسکو طاقت تھی کیونکہ جو اپنی جان نہیں چاہتا دوسرے کی لے سکتا ہے ڈیاس کویر
اسکا پناہ مقام لیا چاہتا تھا آئندہ اسس نے زبردستی اُسکی عورت بھین لی تھی جسکو وہ اسقدر چاہتا تھا
کہ بغیر اسے تھا اور خوبصورتی میں خود دھن کے برابر تھی اور اسے ارادہ کر لیا تھا کہ اس ظالم کو مار دوں گا
اور اپنی عورت کو واپس لوں گا یا اس کو شش میں اپنی جان دوں گا اسنے خفیہ خبر پائی تھی کہ تورات
کو اسے ڈپے میں اس طرح جاسکیگا اور اس کام میں اسکے بہت سے ملازم تھے مگر ایک لیکن اسنے خیال کیا
کہ بہت ضرور ہو کہ معاون بادشاہ بھی اُسی وقت اسکے لشکر پر حملہ آور ہوں تاکہ اس پریشانی میں اسکو
بھاگنا آسان ہو اور اپنی عورت کو اپنے ساتھ لے جائے۔

ہرکے پتھر

جیون ہی اس آدمی نے مددگار بادشاہوں کو اپنے ارادے سے آگاہ کیا وہ بے نال صلاح
کے واسطے ٹیلی کیس کی طرف متوجہ ہوئے اسنے کہا کہ دیوتا جنہوں نے ہمکو مغربیوں سے بچایا ہے سو ہمکو
مغربیوں سے کام لینے کے واسطے منع کرنے ہیں اگر ہم فریب کو کدوہ سمجھنے کے لئے نیکی کافی نہ کریں تو بھی
ہمکو اسکا روکنا غالی از فائدہ نہیں ہے اگر ہم دوسروں کے ساتھ ایک دفعہ فریب کریں گے تو ہمارے
دیکھا دیکھی ہمارے ساتھ کریں گے اور تب ہم میں سے کون سلامت رہ سکیگا اگر آئندہ اسس اُس آفت

ہرکے پتھر

سے بچے گا جو اسکو ڈر رہی ہو تو وہ ہماری طرف مایہ ہوگی طبیعت جنگ تبدیل پائیگی جنگی علم اور
بہادورانہ نیکی کا کچھ کام نہ رہے گا اور ہم بے ایمانی اور دغا بازی اور غروری کے سوا کچھ نہ کریں گے
ہم خود اُنکے آثار مملکت دیکھیں گے اور ہر طرح کی خرابی اُنھانکے ستمیوں کے جسکے واسطے ہم اپنے عمل سے

ہرکے پتھر

آپ منظور رہی دے چکیں گے اسواسطے میری عہد راسے ہو کہ ہم اس مغربی کو آئندہ اسس کے پاس
واپس بھیج دیں فی الحقیقت نہ اسکی خاطر بلکہ اس خاطر کہ سب جیسے سہرہ والوں کی اور یونانیوں کی
آنکھیں ہماری طرف متوجہ ہیں اور ہم بیلانی سے اپنی نفرت کی تصدیق کے واسطے اُنکے اور اپنے مہول

ہرکے پتھر

ہین اور دیوتاؤں کے بھی کیونکہ دیوتا نصف ہین۔
مطلب ان کے گویاں کورین کو ایدر اسس کے ہین میں جو اپنا خطہ دیکھ کر کانپا اور دشمنوں کی
نیاضی پر اس قدر متحیر ہوا کہ بیان سے باہر ہو کیونکہ بد ذات بدعت متنازعہ کی کچھ خیالی نہیں رکھتے تھے بلکہ
ہین آیا تھا اس پر اسے حیرت اور پوشیدہ اور بے اختیارانہ مدد سے خیال کیا مگر یہ سمجھ کے کہ میری جنگ
ہوگی ظاہر اسکو سہرا نہ سکا جو جفا اور وفا اسے کی تھی سو گناہ اور غم کے درد آئینہ احساس سے
یا دلی آئے اس نے بھی کو خود سے غصہ کرنا چاہا نہ دشمنوں سے حالانکہ اس کے لایق تھا اور خود کو اپنی جان
کے واسطے اسکا ممنون بنانے پر بلا انوس ناسپاسی کا خیال نہ کر سکا لیکن جو بالعات بد ہونے ہین
آئینہ شامانی تھوڑی یا ماری رکھتی ہے۔

ایدر اسس نے جسے ان مددگاروں کی نیک نامی متواتر ترقی پر دیکھی فوراً کچھ ضروری اور اس کے
برعکس کرنا نہایت ضروری سمجھا چونکہ اسے دیکھا کہ وہ نیکی میں جھک کر داغ لگائیں گے صرف ہتھیاروں
سے آئینہ کامیابی کی امید جو اسے بلا درنگ جنگ کے واسطے تیار ہوا۔

روز جنگ نزدیک آیا جیوں ہی صبح نے اپنے گل سرخ آفتاب کے راستے میں بھجائے اور اس کے
آگے مشرق کے دروازے کھولے ٹیلیسکپ نے تجربہ کاری اور عمر کی ہوشیاری سے متنبہ ہو کر خود کو
خواب کی ملائم ہم آغوشیوں سے الگ کیا اور سب حاکموں کو جنگ کا اسکا خود گھوڑے کے بالوں سے
منہ چاہا ہوا جو ہوا میں پھرتا رہے تھے پہلے سے اس کے سر پر چکر رہا تھا اور اسکا ہنر نئی دھوپ میدان
پر پھیلا رہا تھا اور اسکی ڈھال جو دلیہ کی بنائی ہوئی تھی اب جنگی غولی کے سوا ایک قدرتی تاب
سے تاباں تھی سوائے سپر تنزاسے پائی تھی جو اس کے جسم بھی ہوئی تھی اسے ایک ہاتھ میں بھالہ تھا
اور دوسرے ہاتھ سے وہ مقامات بتائے جو فوج کے ہر ایک حصے کے واسطے ضرورت تھے نہ تو اسکی
آکھ میں ایسا نور دیا جو اختیار آدمی اسے باہر تھا اور اس کے چہرے پر ایسا میب جلال پیدا کہ
فتمندی کا گواہ تھا وہ جلا اور سب معاون بادشاہ اپنی عمر دے کر بھول گئے بے مہم احمدانہ فریب
سے اس کے پیچھے چلے آئے دل حسد کو بھی دشوار گزار تھے اور سب بال طبیعت اسکی اطاعت کرنے لگے جو
بیواسطہ اور فائز نہ تو کا زیر ہدایت تھا اب اسکی معاونت میں کوئی بلت نہ رہی اور طریقہ بازی
کی نہ تھی وہ نہایت سلیمانہ قرار اور طمانہ اصطبار رکھتا تھا ہر ایک کی رائے سناتا تھا اور ہر ایک کے

देवास्कोम
रेवास्कोम

रेवास्कोम

हे नोमेक

वल्केन

मिनर्व

मिनर्व

मिनर्व

انکار سے یہ فائدہ چٹنا لیکن نہایت جستی اور دوڑ بیٹی اور سیدار مغربی بھی دکھاتا تھا داغعات آئندہ کا انتظام کرتا تھا نہ خود مضطرب رہتا تھا نہ دوسروں کو مضطرب رکھتا تھا سب غلطیاں معاف کرنا تھا اور سب نادارستان صاف اور مشکلات کو مع اسباب وقوع پانے سے پہلے دور کرتا تھا بیوقت کسی سے کام نہیں لینا تھا اور ہر ایک آدمی کو آزاد رکھتا تھا اور ہر ایک آدمی کا اعتبار حاصل نہ کرتا تھا صاحب کوئی حکم دیتا تھا نہ نہایت صراحت اور سلامت سے ظاہر کرتا تھا اور جنگجو کی تعمیل کرنی تھی انکے فہم اور جاننے کی مدد کے واسطے آسکو دہراتا تھا صاحب کتنا تھا تب انکی آنکھوں کو دیکھتا تھا کہ سمجھے یا نکلین بلکہ اپنے حکموں کا مطلب انکی زبان سے کہلاتا تھا جب اسے ان شخصوں کی لیاقت سے اطمینان پایا جنگجو مامور کیا اور جانا کہ میں آ نکو دیکھ لیا ہوں تو کچھ بھی آنکو یہ قدری یا بے اعتباری سے دور نہیں کیا اسلئے ہر ایک جو اس کے ارادوں کی تعمیل پر مامور تھا ایسی محبت سے انجام دیتا تھا کہ محکوم کو اپنے حاکم کے ساتھ ہوتی ہو جسکو وہ سبب زیادہ خوش کیا جاتا ہو اس خون سے اگر کاٹتی ہوگی تو آنت آگنی کوئی اپنی کارگزاری سے باز نہ رہتا تھا کیونکہ اگر آسکو انکے ارادے نیک معلوم ہوتے تھے تو غلطی ہونے پر وہ آنکوں کا سیالی کے واسطے ستم نہیں کرتا تھا۔

اب آفتاب کی اول شاخوں نے افق کو ایک رونق دار رنگ سے رنگا اور نکلنے ہوئے دن کے انوار ہلکے سونے دریا کو چمکا یا میدان آدیوں اور تھیاریوں سے چھایا گھوڑے اور رتھ رادھ آدھ چرنے لگے مختلف آوازوں کا ایسا بلند اور سخت شور ہوا جیسا دریا کا ہوتا ہے جب ٹیلپولن یعنی ملک المار کے حکم سے کوئی طوفان توانا عالم آبی کو تہ و بالا کرتا ہو اور مارس یعنی مریخ جسکے سلاخوں اور میب آلاتوں کی صدا سے خمر قہر ایک کے سینے میں بکھیرنے لگا برجھان میدانون میں ایسی کھڑکی ہوئیں جیسا غلہ کھیت میں کھڑا ہوتا ہو اور فصل خریف میں ہل کے شگا فو کو چھپاتا ہو غبار کا بادول ہو اپراٹھا جسے رفتہ رفتہ آسمان کو آدیوں کی نظر سے چھپا دیا اور سخت ہلاکت پریشانی اور حیرانی اور ویرانی کی فوج ساتھ لیکر غلبہ لائی۔

جسوقت آدھ سے اول تیر چلے ٹیلپولن اپنے ہاتھ اور آنکھ آسمان کی طرف اٹھا کے یہ کلمات بولا ای جو بیڑ اور ای دیوناؤں اور آدیوں کے بزرگ تو دیکھتا ہو کہ عدل اور صلح ہماری طرف ہو ہم انکی تلاش میں شرمندہ نہیں ہیں ہم تم کو ارض خان مرضی نکالتے ہیں اور آدیو نکا خون زمین کا

نہیکس

ماری

رے لیمیکس

جوسی

ڈالتے ہیں اس دشمن کے ساتھ بھی کیسا ہی ظالم ہو فانا اور زبا پارسا ہی ہم عداوت نہیں رکھتے اسلئے
 ہمارے اور اس کے درمیان انصاف کرنا اگر حکومت نہ ہو تو تیرا ہاتھ جو جسے زندگی دی ہو واپس لیگا اگر تیرے
 کو آزادی اور اس ظالم کو بربادی پانی ہو تو یہ تیری توانائی ہو اور تیرا کی دانائی جو بھونچ
 بنشلیگی یہ بزرگی تجھ کو واجب ہو کیونکہ قسمت جنگ تیری ترازو میں تولی جاتی ہو ہم تیری طرف سے
 لڑتے ہیں کیونکہ تو پاک ہو اور اسلئے آئیڈلسٹس اتنا ہمارا دشمن نہیں ہیں جتنا تیرا ہو اگر تیری طرف
 سے ہم چپٹیں گے تو ان سب قربانیوں کے خون کا دھواں تیری محرابوں پر اٹھیکاپلے اس سے کہ
 یہ دن آخر ہو۔

ہینسپو

مینار

ریڈاسٹس

پھر اپنے رستہ کے آگ جھاڑنے ہوئے اور جھاگ ڈالتے ہوئے گھوڑوں کی لگام اٹھا کے دشمنوں کی
 سب گہری صف کے درمیان گیا جو پہلے اس کے مقابل آیا سو لو کر یا والا پیرینڈر رستہ وہ ایک شیر کا چمڑا
 پہنے ہوئے تھا جسکو اسے ٹیلیس مین سفر کرتے ہوئے مارا تھا اور ہر کیولین کی مانند ایک بڑے بھاری
 سوٹ سے مسلح تھا فائز و طاقت میں ایک دوپٹا ٹیلیس کو دکھاتے ہی اس نے اس کی جوانی اور اس کی
 خوبصورتی سے نفرت کی اور کہا اے نامور لڑکے تو ہی ہو جو ہمارے ساتھ سلاح بازی میں بزرگ جاتا
 ہو بیان سے جا اور اپنے باپ کو خود دم دکان میں تلاش کر آئے یہ کہا اور اپنا ٹیلیڈا اور بھاری
 گرز آسپر اٹھایا آسپین آہنی کیلے لگے تھے اور اس کی صورت مستول کی سی تھی جو نزدیک تھے سو سب
 اس کے گرنے سے کانپ اٹھے لیکن ٹیلیس اس ضرب سے بچ کر عقاب کی سی سرعت کے ساتھ اپنے دشمن
 پر چھپتا اس گرنے ایک رستہ پر جو اس کے قریب تھا کر کے اس کے پیٹے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے اور ہونز
 پیرینڈر اس کو اٹھانے نہ پایا کہ ٹیلیس نے اس کی گردن پر جھالا مارا اس خون سے جو اس کے زخم سے
 ندی سا بہا اس کی آواز کی اور اس کا سر جھکا اور اس کے گھوڑے لگام گردن پر گرنے سے بے اختیار
 غصے سے دوڑ اٹھے وہ رستہ سے گرا اس کی آنکھیں تاریکی دوامی سے جھانکین اور اس کا چہرہ زرد
 اور بد نما اور درد مرگ سے متاثر ہوا ٹیلیس نے یہ حال دیکھ کر رحم کیا اور فوراً اس کا جسم اٹھا کے
 اس کے لازموں کو دو باگروہ شیر کا چمڑا اور گرز اپنے واسطے غسل طاعت نعمندی رکھ لیا۔

نیکیا

پیریڈر

سینا میا

دکھ لیا

دکھ لیا

دکھ لیا

پیریڈر

دکھ لیا

دکھ لیا

ریڈاسٹس

دکھ لیا

پھر اسے کثرت جنگ میں آئیڈلسٹس سے مقابلہ کیا اور اپنے لڑنے میں بہت سے بہادروں
 کو زیر و زبر کیا یعنی ٹیلیس کو جسے اپنے رستہ میں دو گھوڑے جوتے تھے جو ان سیدانوں میں

वाणी दम
श्रीमोतिचन

विचित्री

ईशिक

केसर इन्द्रनील

केकस हरीशच

मेनीकेरीज

पानकस मेलेप

हिपोकन

कामर प्रवेग

रेपीनइन

बररेना

श्रीकाश्रय

गगनस

रेलीरेन्स

मेनीरे

लीरिस

रेलीरेन्स

मेनीरे

लीरिस

रेलीरेन्स

मेनीरे

लीरिस

रेलीरेन्स

मेनीरे

लीरिस

रेलीरेन्स

मेनीरे

लीरिस

रेलीरेन्स

मेनीरे

लीरिस

रेलीरेन्स

मेनीरे

लीरिस

रेलीरेन्स

मेनीरे

लीरिस

रेलीरेन्स

मेनीरे

लीरिस

रेलीरेन्स

मेनीरे

लीरिस

रेलीरेन्स

मेनीरे

लीरिस

پہلے تھے جو دریائے آفیدس سے سیراب ہوتے ہیں اور جو سورج کے گھوڑوں سے کچھ ہی دیر پہلے
جوسلی میں آریکس کے ساتھ مشت زنی کی لڑائی میں اکثر برابر تھا اور کہنہ کو جو تبرکیو لیا کا مینر
اور دوست رہا تھا جب وہ ایکس کو بدعاشی کی مزاحمت کے واسطے بتیسیر یہ مین گیا تھا اور تین گھنٹہ
کو جو کشتی بازی میں بالکس کا ہمر کھا جاتا تھا اور سیلیپیہ والے چوکون کو جو گھوڑے کو زنا بردار کرنے
میں کاسٹر کی سی چالاک اور غوبی رکھتا تھا اور یوریکیدیز ہا در شکاری کو جو ہمیشہ زچھون کے او
جنگلی سوروں کے خون سے جنگو وہ کو ہاسے اینٹینن کی بیخ دار بندہ پر مارتا تھا تر رہتا تھا
اور جو ڈیوینا کا انا بڑا پیار سمجھا جاتا تھا کہ اسے اسکو علم کمان کشی اپنے ہاتھ سے سکھایا تھا اور
نیکاسٹریس کو جسے کوہ گارگینس کی چٹانوں میں ایک دیو کو فتح کیا تھا جو آگ اگلاتا تھا اور
ایلیسینٹس کو جو فولوئی سے منسوب ہوا تھا وہ اس دیوتا کی ایک خوبصورت جوان لڑکی تھی
جو کوڑے سے دریائے لیرس کو گرتا ہی۔

اس لڑکی کو اسکے باپ نے اس شخص کو دینا کیا تھا جو اسکو ایک پردار افعی سے بچائے جو اس
ندی کے کنارے پر رہتا تھا اور جو الما مار یافت ہوا تھا کہ بعد چند روز کے اسکو کھا جائیگا ایلیسینٹس
فولوئی کے عشق میں اس ظالم کو مارنے کا ارادہ کر کے کامیاب ہوا لیکن اسکی قسمت نے نہیں چاہا کہ
اپنی فتح کا پہل پائے اور ایسی لڑکی اس کے ساتھ شادی کا تہہ اور ناز کا نہ اور خائفانہ خوشی کے
ساتھ اسکی داہی کا انتظار کر رہی تھی کہ اسے سنا کہ وہ ایڈرکس کے ساتھ لڑائی میں گیا
تھا اور وہاں ضرب ناگمانی سے اسکا رشتہ زندگی منقطع ہوا اس کے نالے اس پاس کے جنگلوں اور
پھاڑوں پر پہنچے ہر ایک ہوا کے جھوکے پر اسکی آنکھوں سے آنسو بہے اور پھول جسے مارنا رہی تھی
جہاں کے تھان پڑے رہے اس غم سے بیکاری میں دیوتاؤں کو نا منصفی کا اتھام دیا لیکن دیوتاؤں
نے اس پر رحم کیا اور اس کے باپ کی دعا قبول کر کے اسکی تکلیف آخر کی اٹکھنا اس کثرت سے بہے کہ
وہ ایک چشمہ نکلے اور آخر اپنے پدری دریائے لیرس میں اسکا پانی ایک کھاری ہو اور اس کے
کنارے کی سطح کی گھاس اور پھول نہیں لاتے نہ کوئی پتھر اگتا ہی لیکن سرور انہر اپنا سایہ
ڈالتے ہیں۔

اس حصے میں ایڈرکس جس نے سنا کہ لیریکس ہر طرف دشت پھیلا رہا ہو نہایت گرمی اور بھاری

رہا کرتا

رہتا کرتا

سے اسکی تلاش کو گیا اُسے اُسکو منع کرنا آسان سمجھا تھا کیونکہ اب تک اُسے مردکی سی پوری طاقت نہ پائی تھی مگر اس ظالم نے مرث اس فائدے پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ عجیب دلیری اور چستی اور طاقت کے تیس توانیا والوں کو بھی اپنے ساتھ لیا جنکو اُسے کس طرح ٹیپیکس کے مارنے کے واسطے بڑا انعام دینے کا اقرار کیا تھا اگر اسوقت میں مقابلہ ہوتا اور دوسے تیس توانیا والے اس جوان شجاع کے رنہ کو گھیر لیتے تو ایڈراسٹس جسے آپہرسانے سے حملہ کیا تھا بلا وقت ضرور اُسکو ہلاک کرنا لیکن مرث والے اس میںب گروہ کو ایک دوسری طرف متوجہ کر دیا۔

ایڈراسٹس اُننے والوں کی ایک جماعت میں جو ایک پہاڑ کے تلے چھوٹی خلا میں اور ہی تھی ٹیپیکس کی آواز اور صورت پہچاننے کے اس مقام پر جمعیت کے گیا تاکہ اپنا انتقام لے لیکن وہاں ٹیپیکس کے بدلے اُسے نینٹر پایا جو اپنے ناتوانا ہاتھ سے بے شست تیر سمجھ کر اُسکو کچھ کارگر نہیں ہونے تھے ایڈراسٹس بایوسانہ غضب سے اگر ٹیپیکس والوں کی فوج اپنے بادشاہ کے گرد نہوتی تو اُسکو قتل کرنا اور اب بہت سے تیروں نے دنگو تار کیا اور لڑنیوالی فوج کو شل ابر چھالیا سو تھ کی پکار اور جو غمزہ کرتے تھے اُنکی جھنکار کے سوا کچھ سنائی نہ پڑتا تھا زمین مقبولوں کے پہاڑوں سے دب رہی تھی اور اُنکے خون کے دریائے سمیگ رہی تارس اور دنگو نادوزخی سودا گیوں کو ساتھ لئے ہوئے اور خون سے تر جامہ پہنے ہوئے اس لڑائی کے غمزدگو دیکھتے تھے اور لڑنیوالوں کو غصہ تازہ تیز کرتے تھے ان کینہ کش دیوتاؤں سے جو آدمیوں کے دشمن ہیں رحم اور مرداد طاقت اور آدیا د اودیت میدان جنگ سے نکالے گئے تھے اور قتل اور انتقام اور باس اور ظلم اس آشوب کے درمیان ہلاک غضب میں آ رہے تھے عاقل اور نامفلوئی قابل نہر واتھ تھرائی اور اس نظر گاہ سے دشت کے ساتھ باہر آئی۔

اس عرصے میں فلا کیٹین اگرچہ ہر کیو کیہ کے تیر دنگے ساتھ شکل سے چل سکتا تھا اپنی تمام توانائی سے نینٹر کی مدد کو لنگراتا ہوا گیا ایڈراسٹس نے پہلیا والے محافظوں کے دربان جو اُسکے آس پاس تھے جانکی طاقت نہانے کے انہیں سے ہتوں کو خاک پر سلا یا اُسے ایڈیٹسلا کو ہلاک کیا جو ایسا سبک ہاتھ کہ اُسکے نقش پاریتے پر کم ابھرتے تھے اور جسے اپنے ملک میں دریائے یور وٹاس اور ایلکیس کی تیز رولہ دنگو اپنے پیچھے چھوڑا تھا اُسے یونٹرن کو بھی گرایا جو خوبصورتی میں پہلیاس سے اور

ڈانیا
ڈیلی مہکت
ڈانیا
ڈیڈاسٹس
مین ہا

ڈیڈاسٹس
ڈیلی مہکت
ڈیلی مہکت
نیرر
ڈیڈاسٹس
پولیا

مارس
بیلونا

مین ہا

فیلالکریج
ہکولیون
نیرر
ڈیڈاسٹس
پولیا
ڈیڈاسٹس

یوراس
یوراس
یوراس
یوراس

हनुमन्तर
देवीनास
नेस्तर
रेड्वाय
रेड्वाय
रेड्वाय

شکار بازی میں تھیمپو ٹیس سے بڑھ کر تھا اور تھیمپو ٹیس کو جو فینٹر کے ساتھ ٹرائے کے محاصرے پر گیا
تھا اور اپنی طاقت اور توانائی کے واسطے ایکلیئر کا پیرا تھا اور ایسٹو جین کو جسے دریائے
ایکلوٹس میں نہا کے کہتے ہیں کہ اس دریائے دوپتا سے جیسی صورت چاہتا تھا ویسی صورت پانے
کی طاقت پائی تھی اور جونی اعلیٰ حقیقت ایسی ہلا بھی ہو جیتی رکھتا تھا کہ سیکر زور اور کی گرفت میں
دوست تھا لیکن ائیر اسٹس نے اپنے بھالے کی ایک ضرب سے اسکو ہمیشہ کے واسطے ہجرت کیا اور
اسکی روح اس کے زخم سے اس کے خون کے ساتھ نکل گئی۔

रेड्वाय

नेस्तर
रेड्वाय

نیز جس نے اپنے حاکموں سے سب سے زیادہ بہادر کو ائیر اسٹس کے ظالمانہ ہاتھ کے تلے اس طرح
گرتا ہوا دیکھا جس طرح انج کی بالین جو بک کر سنہری ہو جاتی ہیں اور کاٹنے والے کی درانتی کے
تلے گرتی ہیں اس خطرے کو بھولا جبین وہ عمر سے ناتوان اور لرزان بیفائدہ بڑا تھا اسکا خیال
بالکل اپنے بیٹے پرنسٹن پر متوجہ تھا جو اپنے باپ کی محافظ جاعت کو بہادرانہ مدد دے رہا تھا لیکن
اب وہ ہلک وقت آ پہنچا تھا جبین نیز کو ایک دفعہ پھر زیادہ جینے کی بے چینی دکھنی پڑی۔

पिनिस्टर

नेस्तर

पिनिस्टर
रेड्वाय
डانیا

پرنسٹن نے اپنے بھالے سے ائیر اسٹس پر ایک ایسا سخت وار کیا کہ اگر وہ ڈانیا والا
اس سے احتراز نہ کرتا تو وہ بہت ہلک ہوتا وہ حملہ آور اپنے وار میں چوک کے اپنے زور کو دکھا رہا
اور ابھی خود کو سنبھال نہ سکا تھا کہ ائیر اسٹس نے اپنی برجھی سے اس کے ہیڈ میں زخم لگا بائگی
اور تیریاں خون کی دھار میں اس حربہ کے ساتھ باہر آئیں اسکا رنگ اڑ گیا جیسا اس کو بھول
کا اڑتا ہے جو اپنی جڑ سے کٹ جاتا ہے اسکی آنکھیں دھندھلائیں اور اسکی آواز بھلائی پلیٹیسٹر
نے جو اسکا حاکم تھا اور اس کے پاس اڑتا تھا اسکو گرتے ہی اٹھا با اور اسکو اس کے باپ کی آغوش میں
رکھا ہی تھا کہ وہ مر گیا اسنے اوپر دیکھا اور اپنی محبت کی اخیر علامت ظاہر کرنے کا قصد کیا لیکن جونی
کے واسطے سنہ کھولتے ہی اسکی روح اس کے دم کے ساتھ نکل گئی۔

रेल्सीज

पिनिस्टर

नेस्तर

रेड्वाय

نیز نے اب فلائیںٹینر کی مدد سے ائیر اسٹس سے جو اس کے پاس خونریزی اور خطر انگیزی
کا باعث ہو رہا تھا پھر اپنے بیٹے کی لاش کو سنبھالا اور حالت نزع میں اپنی چھاتی سے لگا یا روشنی
اب اسکی آنکھ کو بری لگی اور اسکا جوش نالہ اور فغان بکے نکلا اور بولا ای بدبخت تو باپ بکے
اتنے روز تک زندہ رہا ای ہر دم نصیب تو نے میری جان کو واسطے نہیں لی جب میں ایک ہی دنیا کے

केलेडोनिया

سوار کی شکار کرتا تھا یا دریا میں کالکس کی مہم پر جاتا تھا یا قرآءے کے اول مقابلے پر خطرے سے مقابل تھا تب میں بزرگی کے ساتھ مڑا اور یہ انکمنی مرگ نوش نکرتا اب میں عمار وغرے باطل ہوں اور نقابست و حقارت سے عاقل صرٹ تکلیف پائے کو مبتلا ہوں اور صرٹ افسوس کھانے کو ہوش رکھتا ہوں ای میرے پیارے بیٹے پڑ سٹرٹس جب تیرا بھائی اینٹیلوکس مجھ سے دور ہوا تھا تب تو باعث تسلی میرے حضور تھا لیکن اب تو بھی نہیں رہا میرے پاس کچھ نہیں رہا اور میں کچھ تسلی نہیں پاسکتا میرے ساتھ سب آخر ہی اور اسید میں بھی جو آدمی کو باعث تشفی ہو میں کچھ نصیب نہیں رکھتا ای میرے بچو اینٹیلوکس اور پڑ سٹرٹس میں آج ایسا دیکھتا ہوں کہ تم دونوں آج مجھ سے گم ہوئے ہو اور میرے دل کا وہ پہلا زخم اب تازہ خون بہاتا ہے افسوس اب میں ٹکوپہر تک برب میں مروں گا تب میری آنکھیں کون بند کرے گا اور کوزے کے واسطے میری راکھ کون سمیٹے گا ای میرے پیارے پڑ سٹرٹس تو نے اپنے بھائی کی طرح ایک بہادرانہ موت پائی ہے اور صرٹ مجھ کو بت نہیں آتی اور نہیں آتی ہے۔

اس افسوس کی حالت میں وہ خود کو ایک برجھی سے جو اسکے ہاتھ میں تھی ہلاک کرنا لیکن جو پاس کھڑے تھے سومانع ہوئے انھوں نے اسکے ہاتھوں سے اسکے لوہے کی لاش چھین لی اور اس مقابلے میں ہار کے بیہوش ہو گیا اسکو بیہوشی کی حالت میں اسکو نصیبے میں لیکے دیوان سے پھر بوٹر میں آتے ہی اگر ملائمانہ زور سے روکا نہ ماتا تو پھر اس جنگ میں واپس آتا۔

اس عرصے میں ایڈراسٹس اور فلاکیٹینز باہم ایک دوسرے کی تلاش میں تھے انکی آنکھیں ان پلنگوں اور غیروں کی سی جگتی تھیں جو دریا کے کنارے سے سیراب میدانوں میں اڑتے ہیں انکی نظریں دشمنانہ اور جنگ جو یا نہ غضب اور کینہ کشانہ انتقام کی نظر تھیں جو بھالے دے چلائے تھے سو حملہ تھے اور اس پاس کے پہلوان انکی طرف دہشت سے نگران تھے آخر ان دونوں کی آنکھیں مقابل ہوئیں اور فلاکیٹینز نے ان خوفناک تیروں سے ایک تیر اپنی کمان پر چڑھا دیا سو اسکے ہاتھ سے جل کر کبھی نشان نہیں چوکتا تھا اور ایسا زخم کرتا تھا کہ کسی دواسے اچھا نہیں ہو سکتا تھا لیکن ٹکرس نے جو ایڈراسٹس کے جنوفا نہ ظلم پر ہر بان تھا ابھی نہیں چا کا کہ وہ سزا پائے اس دیوتا کی خوشی تھی کہ لڑائی کے خطرات زیادہ ہوں اور مردوں کا شمار افزون اور

کالیا کام
دراپ

پینٹیسٹرس
ہیپولیٹوس

ہیپولیٹوس
پینٹیسٹرس

پینٹیسٹرس

ہیڈراسٹس
پینٹیسٹرس
کیتھر

پینٹیسٹرس

مارس
ہیڈراسٹس

وہ آدم زاد کی سزا کے واسطے دیوتاؤں کے انصاف کا وسیلہ ضروری تھا۔

فلاکیٹیز: جسوقت ایڈراسٹس کے مقابلے میں اس تیر کو درست کر رہا تھا خود ایک بھالے سے زخمی ہوا یہ زخم اسکو یوگینیا کے ایک جوان ایفیمیکس نے لگایا جو زینس سے زیادہ خوبصورت تھا اس سے بڑا اسے کے محاصرے کے سب ممالکوں میں مرنے والے تھے اسکی سوا اور کوئی زیادہ خوبصورت نہ تھا یہ زخم لگتے ہی فلاکیٹیز نے وہ تیر ایفیمیکس پر چلایا سو جا کے اسکے دل میں لگا اسکی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی اور اس کے ساتھ سیاہ تھیں بٹ گئی اور اپنے موت کی تاریکی چھا گئی اور اسکے لبوں کا رنگ اڑ گیا جسے مقابلے میں دے گل سرخ زرد تھے جبکو صبح افق میں کبھیرتی ہوئی آسکا چہرہ جو شگفتہ اور دلربا تھا بولٹا اور بد نما ہو گیا فلاکیٹیز خود رحم سے متاثر ہوا اور جب اسکا بدن خون میں تر ہو گیا اور اسکی زلفیں جنہر اسیالو کی زلفوں کا شبہ ہو گئیں اسکا رخسار میں گھسٹتی تھیں اسکے گرنے پر ہر ایک شخص روتا تھا۔

فلاکیٹیز کو ایفیمیکس کے قتل کے بعد مدعو سے واپس آنا پڑا وہ نقصان خون سے کمزور ہوا اور اس نے اس جنگ میں ایسی کوشش کی تھی کہ اسکا پرانا زخم درد کرنے لگا اور اس نے نوپھٹے پر آمادہ ہوا کیونکہ ایسکیو لپس کے ایک کون کے اعجاز و نمائے بھی اسکا علاج کامل نہ ہوا تھا اس طرح سے عاجز اور آن مرد کے ڈھیروں پر جو اس پاس جمع تھے گرنے والا تھا کہ اگر گریہ یا س جیستی اور میت میں سب او بیلہ والوں سے جنگ و پیشیلا شہر کی بنیاد ڈالنے کے واسطے وہ اپنے ہمراہ لایا افضل تھا اسکو بیلہ لپس آسانی اپنے قدموں پر شل مردہ گرا سکتا تھا اٹھا کے لے گیا اور اب اس ظالم نے کسی کو نہیں دیکھا جو اسکے ساتھ مقابلے کی ہمت کرے یا اسکی فتح کو روکے اسکے تمام دشمن مار گئے یا بھاگ گئے اور وہ اس سیکڑے شاہ تھا جو اپنی حدود سے بڑے شور و غوغا کی کے ساتھ باہر نکلتا ہوا دیکھتوں اور گلوں کو مع گلابوں اور گانوں کے صاف کرنا ہوا چلتا جو۔

ٹیلیکس نے دورے آن فمخندون کا غل غل سنا اور اپنے آدمیوں کو ایڈراسٹس کے مقابلے میں اس کے بے ترتیبی اور نامتلاذ جلدی سے آن ڈوبے ہوئے جانوروں کی طرح بھاگتے ہوئے دیکھا جو شکاری کے مقابلے آنے سے میدانوں پر چھترانے میں جنگلوں میں جاتے ہیں اور بلند یوں کو پھاندتے ہیں اور پانی میں ڈوبتے ہیں اسکے سینے سے ایک نعرہ نکلا اور اسکی آنکھیں غصے سے لال ہوئیں اسنے اس مقام کو چھوڑا جہاں اب تک اتنے خطرے اور بزرگی کے ساتھ لڑتا تھا اپنے آدمیوں کی امداد کو چلا

فلاکیٹیز
ایڈراسٹس
ایفیمیکس
نیرینس
ایڈراسٹس
فلاکیٹیز
ایفیمیکس

فلاکیٹیز
ایڈراسٹس

فلاکیٹیز
ایفیمیکس

ایفیمیکس

ایڈراسٹس

ایڈراسٹس
ایفیمیکس
ایڈراسٹس

ایڈراسٹس
ایفیمیکس

اور بہت سے آدمیوں کے خون سے تر جب کو اسے خاک میں لٹایا تھا آگے بڑھا راستے میں اس نے ایک شور کیا جو دفعۃً دونوں لشکر نے سنا۔

نزدانے ایک طرح کی بے اہم دہشت اس کی آواز کو دی تھی سو اس پاس کے پہاڑوں میں گونجنی تھی ماریس کی آواز بھی تھمکیس میں اپنے دوزخ غصہ یعنی جنگ اور مرگ کو بلانے پر اس نے زیادہ بلند دھمکی ٹیلیفیکس کی آواز نے اس کے آدمیوں کو نئی ہمت بخشی اور اس کے دشمنوں کو سرد کیا خود ائڈر اس نے اس صدمے سے جو اس نے معلوم کیا تھرا یا اور شرابا بزرگ طرح کے ملک ٹگنونوں نے پوشیدہ دہشت سے اس کو مضطرب کیا اور وہ بجائے ہمت نا امیدی سے متاثر ہوا اس کے زانو اس کے بوجھ کے تلے تین بالکپاٹے وہ تین بار بچے ہٹا مگر نہیں جانا کہ بیٹے کیا کیا اس کے چہرے پر خوفناک زردی چھا گئی اور بدن پر سرد پسینہ لگیا اس کی آواز خالی ہوئی اور تھرتھرانے اور بھلانے لگی اس کی آنکھوں میں ایک طرح کی آتش کینہ بھرا کی سوختہ خاند سے باہر نکلتی معلوم ہوئی اس کی تمام حرکات میں ہیچ و تاب کی ناگہانی سختی پیدا ہوئی اور وہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا اور کسی تیز رفت غصہ اب جانا کہ دیوتا ہیں اور سوچا کہ دیکھتا ہوں کہ دے انتقام پر آمادہ ہیں اور ایک بھاری آواز قدر دوزخ سے نکلتی ہوئی اور عذاب و دعامی کے واسطے خود کو کھینچتی ہوئی تھی ہر ایک طرح اس کو یقین ہوا کہ دست بھنائی و آسمانی اس کے مقابل اٹھا ہوا ہو اور وہ آہر گرے اس کو دوبار لگا اس کے سینے سے دور ہوئی اور بہت بھاگی جیسے روشنی بھاگتی ہو جب آفتاب دریا میں ڈوبتا ہوا اور زمین رات کے سایہ سے ڈھک جاتی ہو۔

ائڈر اسٹس کا ظلم اگر زمین ایسی سخت سزا کے واسطے سزاوار نہ ہوتی تو بہت تھا اس ناپاک ائڈر اسٹس نے اپنی بے انصافی کا پالہ لبالب بھر لیا تھا اور اس کا دقت آپہنچا تھا وہ نابینا یا نہ سمجھنے سے کہ دہشت اور حسرت اور نفرت اور نا امیدی سے پیدا ہوا تھا اپنی قیمت کے مقابلے کو آگے بڑھا دل ٹیلیفیکس کو دیکھنے پر اس نے سوچا کہ اس کے پاؤں تلے آؤں کی ہری جمیل کشادہ ہو اور دیر سے غلبہ میں کی آتشیں امواج اس کو لینے کے واسطے شور کر رہی ہیں اس نے دہشت سے ایک آہ ماری اور اس کا منہ کھلا رہا مگر خواب خوفناک سے اس ڈرے ہوئے آدمی کی طرح بول نہ سکا جو بولنا چاہتا ہو اور کچھ بول نہیں سکتا اس نے ٹیلیفیکس پر ڈرنے اور کانپنے ایک بھالا چلا یا مگر ٹیلیفیکس نے شل دوست آسمان باؤرا اور بے اضطراب ہو کے خود کو اپنی ڈھال سے بچایا اور فتح اپنے جمل سے آہر سایہ کرتی اور اس کے سر پر ایک تاج

میناروا

مارس
پریسٹیلیفیکس
ڈیڈاس

پروہیو

ڈیڈاس

ڈیڈاس

ٹیلیفیکس
فیلیفیکسٹیلیفیکس
ڈیڈاس

دھرتی ہوئی نظر آئی اسکی آنکھوں میں کوئی ایسی شے تھی جس سے ایک ساتھ ہمت اور راحت ظاہر تھی اور خطرے پر اسکی غالبی ظاہر ایسی تھی گو باخود منہ وا سینہ موجو دتھی اسے اُس بھالے کو نہ پایا جو ایڈراسس نے اُس پر چلا یا تھا پھر اسے اپنی تلوار نکالی تاکہ ٹیلی میکس کو اس کے بدلہ میں بجالا دے اس کے اسلے ٹیلی میکس نے اپنی برجھی ایک طرف ڈالی اور ایڈراسس کے ہاتھ میں تلوار دیکھ کے فوراً اپنی تلوار سنبھالی۔

جب دونوں طرف کے دوسرے بہادر وں نے اُنکو اس طرح پر سختی سے مشغول دیکھا تب اپنے ہتھیار رکھ دئے اور اپنی انگلیں اُنکی طرف متوجہ کر کے اسوقت کے منظر ہوئے جو تصدیق جنگ کرے اُنکی تلوار پر آگ جو وسیلہ تھیں جو آسمان سے گر جاتی اور اُنکے چلنے ہوئے بنتر اُنکی ضربوں سے جھٹکتے تھے وہ بڑھتے تھے بڑھتے تھے جھٹکتے تھے اور کیا ایک اچھلے تھے حتیٰ کہ آخر کو نزدیک آنے پر دونوں آپس میں ایک دوسرے سے ایسے لپٹے جیسے عشق پیچہ بچان بھی کسی درخت بلند سے نہیں لپٹتا ایڈراسس کی طاقت بدستور تھی لیکن ٹیلی میکس کی اب تک حد کمال کو نہیں پہنچی تھی ایڈراسس نے بار بار ایک سخت اور ناگہانی کوشش سے اُسکو تھکایا اور گرا نچا یا لیکن کامیاب نہیں ہوا اسے اُنکی تلوار چھینی جا ہی لیکن جیونہی اس کام کے واسطے اُس سے ہاتھ الگ کیا ٹیلی میکس نے اُسکو زمین سے اُٹھا لیا اور اپنے قدموں پر ڈالا اس خوفناک حالت میں اُس بد ذات نے جسے اب تک دیوتاؤں کو حقیر سمجھا تھا ایک نام وادہ دشت مرگ دکھائی اپنی جان کی امان چاہنے سے شرماتا تھا تب بھی جیسے کی خواہش کو نہیں دبا سکا اور ٹیلی میکس کو رحم سے متاثر کر نیکی کوشش کرنے لگا بولا اے دیوتاؤں کے بیٹے اب میں اقرار کرتا ہوں کہ دیوتاؤں اور دیوتا منصف ہیں اُنکے راستہ بازانہ بادشاہ نے مجھکو مار ڈالا یہی حق مصیبت ہی جو ہماری آنکھوں کو راستی پر داکرتی جو اب میں اُسکو دیکھتا ہوں اور شرماتا ہوں لیکن مجھ بد نصیب بادشاہ کے لئے اپنے باپ کو جواب دہ دور کے ملک میں موجود ہی اپنی یاد میں لا اور اپنے سینے سے رحم دکھا۔

ٹیلی میکس جو اس ظالم کو زانو سے اپنے تلے دبا لے ہوئے اور اُس کے قتل کو تیج اُٹھائے ہوئے تھا اُسکو ضرب لگانے سے باز آیا اور بولا میں صرف فتح اور صلح کے واسطے لوٹا ہوں نہ انتقام اور غور بڑی کے واسطے پس زندہ رہ لیکن جو ظلم تو نے کئے ہیں اُنکی تکفیر کے لئے زندہ رہ جو ملتا تو نے غصہ کئے ہیں سو واپس دے اور پیسیر یہ کے ساحل پر جکوا تنے روز تک جفا اور دغا سے خراب کیا جو عدل اور

مینوی

ہیڈاسس
ہیڈاسسہیڈاسس
ہیڈاسس

جوب

ہیڈاسس
ہیڈاسسہیڈاسس
ہیڈاسسہیڈاسس
ہیڈاسسہیڈاسس
ہیڈاسسہیڈاسس
ہیڈاسسہیڈاسس
ہیڈاسسہیڈاسس
ہیڈاسس

ملن قائم کر اب سے آگے نیکی اور راستی کا مہم ہو کے رہ اور اپنی شکست سے نصیحت کے کہ دیوتا صنعت
ہیں اور بدکار غوار میں ظلم اور فریب میں غوثی کو تلاش کرنا ناامیدی لانا جو کوئی سبابت ایسی نہیں
تو جیسی راستی اور نیکی کی مدد است جو اتنی صفائی کے ثبوت کے لئے ہو کہ اپنا بیٹا میٹر و ڈورس اور
بارہ اپنی قوم کے دو سکھ سردار خاص دے۔

پھر ٹیلیس نے ایدر اسٹس کو اٹھنے دیا اور اسکی ناصانی کا خیال نہ کر کے اسکو اپنا ہاتھ دیا لیکن اس
ظالم سلسلے نامعقولی کے وقت میں دغا بازی سے ایک برچھا آسپر جلا جاو اب تک اسے چھپا رکھا تھا مہم
ایسا نیز تھا اور اسی طاقت اور جلال کی سے پید کیا تھا کہ اگر اب دغوبی نہوتی تو وہ ٹیلیس کے سب سے پار
ہو جاتا اور ایدر اسٹس اب بے سلاح ہونے سے بچاؤ کے واسطے ایک درخت کے پیچھے جا چھپا تب ٹیلیس
پکارا ایڈا نیا والو گواہ ہو کہ فرغ ہماری جو تمہارے بادشاہ کی جان بچھدی ہے میرے ہاتھ میں نہی
اور اب دغا بازی سے جاتی ہو وہ جو دیوتاؤں سے ڈرتا ہو موت سے نہیں ڈرتا یوں کہتے ہوئے وہ
ڈا نیا والون کی طرف بڑھا اور اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا جو اس درخت کی اس طرف تھے جسکے پیچھے ایدر اسٹس
نے پناہ لی تھی کہ اسے راستہ روکین وہ ظالم اپنی حالت دیکھ کے کڑت والون کے درمیان ہو کر
کھٹنے کی دیر اندہ کوشش کرنا لیکن ٹیلیس نے نیش آکر وہ جو دیوتاؤں کے بزرگ اولیس کے اوپر سے
گنہگار کو تباہ کرنے کے واسطے گراتے ہیں جھپٹ کے اپنے فتنیاب ہاتھ سے اسکو جالیا اور خاک پر گرادیا
جیسے شمالی صحران کویتو کو گرانی ہو جو اب تک درانتی سے کاٹنے کے قابل نہیں بلکہ اگرچہ اس دغا باز
ظالم نے پھر اپنے دل کی نیکی کی مذمت میں کوشش کی لیکن اس فتنیاب نے اسکی عاجزی پر کان
نہ دیا اور اپنی تلوار اسکی چھاتی پر ماری اور اسکی روح کو شعلہ ہائے دوزخ میں روانہ کیا جو اس کے
گناہ کے واسطے سزا سے واجب تھی +

باب بست ویکم

ایدر اسٹس کے مارے جانے پر ڈا نیا والون کا مددگار بادشاہوں سے درخواست
صلح پاننا اور انہی میں سے ایک کو انکا بادشاہ بنانے کی درخواست کرنا اور ٹیسر کا اپنے

میدو دیو

ہینی مہکس
ہیڈا مہکس

ہینی مہکس

ہیڈا مہکس
ہینی مہکس
ہانیساڈا نیا
ہیڈا مہکس
کیڈرہینی مہکس
ہانیساہیڈا مہکس
ہانیسا

ہیڈر

بیٹے کے نقصان سے بیکار ہو کے سرداروں کی مجلس سے چلا جاتا اور ان سرداران
محفل کا ارشی مفتوحہ کو باہم تقسیم کر لیتی اور ٹیلیکس کو علاقہ آرپی تقویض کرنے کی سزا
دینا لیکن ٹیلیکس کا اس راسے کو ناپسند کرنا اور سمجھانا کہ پاکیدیاس کو ڈانیا والوں
کا بادشاہ بنانے میں اور انہی کو اس کے ملک پر قابض رکھنے میں سب کو ناکامہ ہوا اور
پھر ڈانیا والوں کو علاقہ آرپی ڈیو میڈی کو جو اتفاقاً آکے اس ساحل پر وارد ہوا
تھا دینے پر آمادہ کرنا اور تکرار رفع ہونے پر سب مددگاروں کا علیحدہ ہونا اور
اپنے ملک کو جاننا

دینا لیکن
آرپی
ٹیلیکس
پاکیدیاس
ڈانیا

ڈانیا
آرپی، ڈیو میڈی

ڈیو میڈی
آرپی

ڈیو میڈی
آرپی

دینا لیکن
ڈیو میڈی

ڈیو میڈی

ڈیو میڈی

انڈیراسٹس کے مرتے ہی ڈانیا والوں نے اپنے بادشاہ کے نقصان پر انوس کھانے کے
بیلے اظہار غوشی کیا اور ایک مصالحت اور موافقت کی علامت کے طور پر ان مددگاروں کو اپنا
ہاتھ دیا انڈیراسٹس کا بیٹا میٹر وڈورس جب کو اس ظالم نے قریب اور بے انصافی اور ظلم کے ہوسل
سکھائے تھے نامزد ہی سے بھاگا لیکن ایک غلام نے جو اس کی بدلیوں کا ہزار اور ہزار تھا اور جب کہ وہ
آزاد اور نواید سے شاد اور اپنی گریز کے وقت جاے اعتماد کیا تھا اس موقع سے صرف اپنے واسطے
استفادے کا خیال کیا اس واسطے جب وہ بھاگا تب اس پر حملہ آور ہوا اور اس کا سر کاٹ کر مددگاروں
کے لشکر میں لایا اس اسید سے کہ اس گناہ پر بڑا انعام ملیگا کیونکہ اس سے جنگ کا اختتام ہو کر ان
مددگاروں نے اس کے اس فعل سے ستیم ہو کے اس دغا باز کو ہلاک کیا۔

جب ٹیلیکس نے میٹر وڈورس کا سر دیکھا جو ایک جوان تھانابت خوبی اور لیاقت کا مکرور
عیاشی اور ذوق بد معاشی سے خراب ہو گیا تھا تب وہ بے انگباری نہرہ سکا اور بولا کہ جوان
بادشاہ کے لئے خوشحالی کی خرابی کسی نظیر ہی جقدر اس کی بلندی درجہ اور تیزی جو اس زیادہ تر
ہوتی ہو اس قدر اس کا نیکی سے بگنا زیادہ آسان اور زیادہ محقق ہوتا ہو اگر میں دیوتاؤں کی
مہربانی سے اور جلد آنی والی مصیبتوں سے اور میٹر کی صلاح سے ستیفیض نہوتا تو شاید ایسا ہی حال
میرا ہوتا جیسا میٹر وڈورس کا ہوا ہو۔

ڈانیا والوں نے مجمع ہو کر صلح کے واسطے صرن یہ شرط چاہی کہ ہر آپ اپنے واسطے ایک بادشاہ اپنی قوم کا پسند کریں جسکی نیکیاں جو بدنامی ہماری بادشاہت پر لایا ہو اسکو دور کون دے اسکے قتل کے واسطے دیوتاؤں کے خاکہ گزار ہوئے اور ٹیلیکس کے ساتھ کو بوسہ دینے کے واسطے جوق جوق فراہم آئے جسکو دے عدل یزدانی کا وسیلہ سمجھتے تھے اور اپنی شکست کو فوج بھگنے لگے اس طرح وہ آئندہ آجس کے تمام بتیمیر لڑنا تھا اور اقوام متفقہ ترسان تھیں بالکل ہمیشہ کے واسطے پست ہوا اس سطح زمین جو آہستہ آہستہ تلے سے کھودی جاتی ہو ظاہر اپنی مضبوطی رکھتی ہو اور تلے کے آہستہ آہستہ کھدے پر کچھ خیال نہیں کیا جاتا اور ناجیز سمجھا جاتا ہے کچھ ملتا ہے کچھ ٹوٹتا ہے اور ظاہر میں کچھ کمزور ہوتا ہے تاہم وہ اعانت پوشیدہ بالحقین اور ہی معلوم کھنتی جاتی ہو اور آخر وہ وقت آتا ہے جب سب کی سب ایک ساتھ گر پڑتی ہو اور سوا ایک غار کے کچھ نہیں باقی رہتا جس میں اسکی سطح اور جو کچھ آسپہر ہو سب غرق ہو جاتا ہے ناجیز اختیار کیسی ہی بنیاد رکھتا ہو ظلم اور فریب سے رفتہ رفتہ برباد ہو جاتا ہے ہر ایک اسکو حیرت و درشت سے دیکھتا ہو اور اسکے آگے تھرتھراتا ہے جب تک وہ پستی میں سما تا ہے وہ اپنے بوجھ سے آپ گرنے لگا ہے اور پھر نہیں اٹھ سکتا کیونکہ اسکی مدد صرن ہنستی ہی نہیں بلکہ نیت ہو جاتی ہے عدالت اور صداقت سے محروم ہو کر صرن اسی سے عقیدت اور محبت پیدا ہوتی ہے۔

دوسرے روز لشکر کے سردار ڈانیا والوں کو ایک بادشاہ دینے کے واسطے جمع ہوئے تب دونوں لشکر کو ایک ناگمانی اور زنا تر قہ محبت سے باہم متفق اور دونوں فوج کو غایت خوشی سے ایسا متحد ہوا کہ گویا ایک تھے فی الحقیقت یہ نہ تھیں حاضر ہو کا کیونکہ اسکو اپنے لڑکے کی وفات اپنی عمر کی کمزوری سے زیادہ شاق تھی اٹھ نہیں سکا زینت کے وقت زوال میں اس مصیبت کے تلے ایسا دبا جیسے شام کی جھڑی میں وہ پھول دبتا ہو جی صبح وقت فور کشت زار کی خوبی تھا اسکی آنکھوں سے آنکھوں کا دخالی ہو سکتے والا چشمہ برابر جاری تھا خواب کے ملازم ہاتھ نے پھر آنکھ بند نہ کیا اور امید کا تسلی بخش انتظار کہ اسی سے خواری میں خوشی پاتے ہیں منقطع ہوا ہر ایک طعام اسکے تالو میں تلخی آئیز تھا اور روشنی اسکی آنکھوں میں درد انگیز اسکو سوا اسکے کچھ خواہش تھی کہ زندگی سے دور ہو اور تاریکی دوامی کے پردے میں سوراخ آواز دوستی اسکو بیفائدہ تلقین اور تسکین کرتی تھی کیونکہ مر بانی سے بھی وہ ایسا متفر تھا جیسا بیمار اچھی نعمتوں سے متفر ہوتا ہے شفیقاہ تسکین اور خلیقاہ

ملکین کا جواب ہم کا صرت ناصان اظہار تھا تاہم کبھی کبھی اسکے منہ سے فقط یہ کلمات اندوہین نکلتے تھے ای پزسٹریش ای میرے بیٹے تو مجھے بلاتا ہی اور میں تیرے ساتھ آؤں گا تو نے موت کو مبارک کیا مجھے سوا اسکے کچھ خواہش نہیں ہے کہ ایک بار تجھ کو پھر تنگس کے کناروں پر دیکھوں افسوس ایسے اظہار کے بعد وہ گھنٹوں تک خاموش رہتا تھا مگر اسکے ہاتھ اور آنکھ آسمان کی طرف اٹھتے تھے اور منہ سے بے اختیار آہ و نالے نکلتے تھے۔

اس عرصے میں جو بادشاہ مجتمع ہوئے تھے سویلیکیس کے واسطے بیقرار رہے نظر تھے وہ اب تک بزرگ تیر کی لاش کے پاس تھا اسپر عمدہ خوشبو ملاتا اور نیا شانہ ہاتھ سے پھول برساتا اور اس خوشبودار جھڑی کے ساتھ اپنے اشک ملاتا ہوا کتا تھا ای میرے عزیز رفیق کیا پتلا س میں پہلے پہل ملنا اور سپارٹو کو اپنا سفر کرنا اور تیرے پیار کے ساحل پر اپنا پھر ملائی ہونا فراموش ہو سکتا ہی میں تیرا کتنی مہربانیوں کے واسطے ممنون ہوں میں تجھ کو کیسی درد مندی سے چاہتا تھا اور تو میرے ساتھ کدواری سے پیش آتا تھا میں تیری شجاعت سے واقف تھا وہ تجھ کو یونان کے بڑے بڑے ہماروں میں ہمہ کرتی مگر افسوس کہ آئے تجھ کو تباہ کیا فی الحقیقت آئے تیرے نام کو مقدم کیا ہی گرو دنیا کو مفلس ہم آں نیکیوں سے محروم ہو گئے جو تیرے باپ کی نیکیوں کے ساتھ برابر ہو تین اور تو دوسرا تیرے ہونا جلی کیا ست اور فصاحت ایام آئندہ میں یونان کی حیرت و شوق کا باعث ہو تین تیرے لبوں سے پہلے ہی وہ ملائم ترفیب تھی جو تیرے کہ بولنے پر ہمہ زاحم ہی اور وہ اصلی سادگی اور راستی اور وہ ملائم تقریر جو غضب کو صلح کے ساتھ بدلتی ہی اور وہ طاقت جس سے بالضرورت تنیدگی اور دانشمندی حاصل ہوتی ہی پہلے سے تجھ میں پائی جاتی تھیں تیری آواز پر ہر ایک کان مایل تھا اور تیری تجویز پسند کرنے پر ہر ایک دل متوجہ تھا تیرے صاف اور سادہ الفاظ دل پر ایسے جاگرتے تھے جیسے ہمہ ملن ہزار کے سبزہ نازہ تیرے کتنی برکتیں تھوڑے عرصے میں موجود تھیں اور تیرے ساتھ کتنی برکتیں ہوشہ کو ہم سے مفقود ہو گئیں جس پزسٹریش کو کل میں نے چھاتی سے لگایا تھا سو آج میری دوستی سے ناواقف ہی اور اب صرت اُسکی ایک اندوہین یاد ہی جو باقی ہی اگر مجھے تیری آنکھیں بند کی ہیں ویسے اگر تو تیرے کی آنکھیں بند کرنا تو دیوتا اُسکو اس تکلیف اور رنج سے بچاتے اور وہ والدوں میں ایسا بیشمال آں سے ممتاز نہ ہوتا۔

پیشتریش

تیرے

تیرے

تیرے

تیرے

تیرے

تیرے

پیشتریش

تیرے

ان شفقت اور رقت کے اظہاروں کے بعد ٹیلیکس نے پڑسٹرٹس کے زخمی ہلو سے خون کو دھوا لیا اور اسکے جسم کو سرخ جنازے پر لٹایا اس بستر مرگ پر اسکا سر بڑا تھا اور اسکا چہرہ زرد تھا وہ اس جوان و درخت کی مانند معلوم ہوتا تھا جو زمین کو اپنے سایہ سے ڈھانک کے اور اپنی ڈالیوں کو آسمان تک پہنچانے کے تہ کے ناگہانی صدمے سے گھٹا ہوا درخت اپنی جڑ سے اور اس زمین سے جو کثیر الا ولاد ہوا اپنے بچوں کو اپنے سینے میں پالتی ہو رہا ہوتا ہو اسکی شاخیں مچھلتی ہیں اور سبزی اڑ جاتی ہے بچہ خود سے مدد نہیں پاتا ہوا زمین پر گر جاتا ہوا اور اسکی طاقت بالیدگی جو آسکو آسمان تک پہنچاتی ہے پڑھ رہا ہے اور افسردہ ہو کر خاک میں مل جاتی ہے پھر وہ درخت نہیں رہتا تہ بچان ہو جاتا ہے وہ آرزو رکھتا ہے مگر کچھ خوشنما نہیں ہو سکتا اس طرح پڑے ہوئے اور بدلے ہوئے پڑسٹرٹس کو پتا رہے گی کیا والوں کی ایک جماعت اسکے براہ تھی سو آہستہ آہستہ اپنے قدم سے چلتی تھی انکے ہتھیار اوندھے تھے اور انکی آنکھیں اشکبار زمین سے لگی ہوئی تھیں اور اب شعلے جگمگاتے ہوئے آسمان کو چڑھے جسم جھٹ پٹ جل گیا اور اسکی راکھ ایک طلائی کوزے میں بھری ٹیلیکس نے جو اس سب کام پر اہتمام رکھا تھا اس کوزہ بے ہما کو جن میں اسکی راکھ بھری تھی ٹیلیکس کی پیر کیا جسکو پڑسٹرٹس نے ایک دفعہ اپنا یہ بیٹا سپرد کیا تھا اور کہا کہ جسکو تو محبت سے چاہتا تھا اسکے اس نامی اور قیمتی بقیہ کو اسکے باپ کی سیٹھ لگا رکھ لیکن جب تک آسکو اسکے مانگنے کی توانائی کافی نہ ہو تب تک آسکو مت دے تاکہ جو ایک دفعہ بڑھایا سو دوسری دفعہ آسکو ہٹا دے گا۔

ٹیلیکس اس طرح اپنے دوست کے حقوق اخیرہ ادا کر کے ان مددگار بادشاہوں کے جلے میں گیا جو آسکو دیکھتے ہی نظم سے خاموش ہوئے وہ انکی اس نظم سے شرمایا اور کچھ بول نہ سکا پھر جو کلام ہوئے حیرانی کے باعث عام ہوئے اسے خود کو چھپانا چاہا اور پھر متقل اور مضطرب سا معلوم دیا آخر التماس کیا کہ میری فرمائش زیادہ تعریف نہ کر دے اسلئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ مبادا مجھکو یہ حد سے زیادہ خوش کرے تعریف آدیوں کو نہایت خراب کر نیوالی ہے وہ آسکو ننگا اور سرور اور خود نہ کر دیتی ہے چاہئے کہ اس سے برابر متوق اور محتر ز رہیں تعریف صادقہ ایسی نہیں ہے جیسی خوشامد ہو ظالم سب آدیوں سے زیادہ بد ہوتے ہیں سو سب سے زیادہ مورد تعریف ہوتے ہیں اور زمین ایسی نظیر سے کیا خوشی پاسکتا ہوں اگر میں تعریف صادقہ کا مستحق ہوں تو وہ میری نسبت میں ادا ہو سکتی

اور اگر تم یقین کرتے ہو کہ بن لیاقت رکھنا ہوں تو یہ بھی یقین کرو کہ میں عاجزی بھی پسند کرتا ہوں اور شکہ ہونے سے ڈرتا ہوں پس اگر تم مجھ کو اچھا سمجھتے ہو تو معاف کرو اور جو جانتے ہو کہ تعریف میرے کانوں کو اچھی لگیگی تو میری تعریف مت کرو۔

تہلیوہکس

ٹیلیکس نے اپنے دل کے خیالات اس طرح ظاہر کر کے پھر انکی طرف توجہ نہ کی جو پھر بھی تعریف کے بالئے میں بلند آواز تھے اور اسکی بے توجہی نے جلد انکو خاموش کیا کیونکہ وہ ڈر گئے کہ سب ادا ہمارے شوق سے پھر خاموش ہو جائے اسلئے تعریف ختم پر آئی اور حیرت نے ترقی پائی کیونکہ جس شفقت سے وہ پڑ سڑ پیس کے ساتھ پیش آیا تھا اور جس شفیقاؤ محبت سے اسے اس کے ساتھ فراہم دوستی اور ادا کے تھے سو سب کو معلوم تھے اور تمام اہل ملی فوج جہد راسکی عقل اور محنت کے بزرگ کاموں سے جھنجھوٹے اسکے کام کو رونق و نفاذ کی بخشی تھی تعجب تھے اس سے زیادہ اسکی ملاطبت اور نکوئی کی شہادتوں سے متاثر ہو گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ دانا ہو اور شجاع اور دیوتاؤں کا بھارا اور اپنے وقت کا بہادر لافانی یا آدمی سے اعلیٰ ہو مگر یہ عجیب تر بات یہ کہ اس سے غیرت نہیں حیرت پیدا ہوتی یہ علاوہ اسکے وہ نیک ہو اور رحیم با وفا ہو اور علم شفیق ہو اور کریم مہربان ہو اور قدردان عفو و مہربان ہو اور اب امین بی غرضی اور دگر وری کی علامت نہیں یہ ایدہ آدمزاد کو صرف باعث حیرت ہی نہیں بلکہ باعث بہجت ہی یہ شفقت آمیز اور محنت انگیز فضیلت سے اور ایسی ایسی خاصیت سے متاثر ہو جو دلوں کو ملائم اور متاثر کرتی ہو اور ہم سے اسکی نیکی کا اقبال ہی نہیں بلکہ احساس کراتی ہو بلکہ اس بات پر لاقی ہو کہ اپنی جان سے اسکی جان کو بچائیں۔

ڈانینا

رےڈھاس

تہلیوہکس

شاپیس

میریج

بکس

میناوی

نرپاک

ڈیوکیلیم

تہلیوہکس

نالیوہکس

نالیوہکس

نالیوہکس

نالیوہکس

نالیوہکس

نالیوہکس

نالیوہکس

کی نوک زمین کے پاس ڈوبا دیا ہو اور اپنی ماکا بھی خیال نہ رکھ جسے تیری غیر حاضری میں اپنے امیدواروں کی اطاعت کر لی ہوگی اور اپنے ملک کا بھی خیال نہ رکھ جسکو دیوتاؤں نے اس سے بہتر نہیں کیا جو اب تجھکو دیا جاتا ہو۔

ٹیلیکس نے انکے کلام صبر اور اسے لیکن تسلی اور تھریس کے پہاڑ مایوس محبت کی شکایت پر ایسے بہرے اور سختے میاں ٹیلیسٹ کا بیٹا ان اقرار وں پر تھا اسنے کہا میں نہ کثرت چاہتا ہوں نہ فروت پھر زیادہ تر وسعت کا ملک کیوں رکھوں اور زیادہ تر آدمیوں پر کیوں حکومت کروں کیونکہ اس میں صحت تکلیف زیادہ ہے اور آزادی کم جو آدمی جسے زیادہ عقل اور سب سے زیادہ مستقل خواہشیں رکھتے ہیں سو دوسروں پر کہ بفرار اور بے ضبط زبان کا رادہ رکھار اور ناشکر گزار ہوتے ہیں حکومت نہیں رکھتے تو بھی اس ذلت کو بڑھ تکلیف پاتے ہیں جو دوسروں پر اپنی خاطر صحت اپنے اعتبار اور خوشی اور افتخار کے واسطے بے کسی دوسرے مطلب کے حکمرانی چاہتا ہو سو ظالم اور دیوتاؤں کا دشمن اور آدمی کو باعث عقوبت ہو اور جو آدمیوں پر عدل اور انصاف سے صحت انکے فائدے کے واسطے حکمران ہو سو بجائے حاکم انکا محافظ ہو اسکی تکلیف خیال میں آسکے کے قابل نہیں ہو اور وہ اپنا اختیار بڑھا کے اسکو بڑھا نہیں چاہتا جو گلہ بان اپنے گلے کا گوشت نہیں کھاتا اور انکو اپنی جان کو آفت میں ڈالنے خاطر سے بجاتا ہو اور انکو سب بہتر چراگاہ میں لیجاتا ہو اور رات اور دن نگہبانی کرتا ہو سو اپنی بھیڑ بونگہا بڑھانے کی بجائے اپنے مسابے کی بھیڑ بان جھینے کی خواہش نہیں رکھتا کیونکہ انکے بڑھنے سے صحت انکی تکلیف بڑھتی ہو اگرچہ میں نے کبھی حکمرانی نہیں کی لیکن میں نے قوانین دیکھے ہیں اور ان حکیموں سے سنا ہے جنھوں نے قوانین بنائے ہیں کہ حکومت ایک فکر اور محنت کا کام ہے اور اسلئے اچھا کہ ہر گویا ہر صغیر اور حقیر ہی قناعت کرتا ہوں اور اگر میں وہاں استقلال عدل اور پرہیز گاری سے حکومت کرونگا تو زیادہ تر حکومت کا یا زیادہ تر بزرگی کا محتاج نہ ہونگا فی الحقیقت میری حکومت شروع ہو لیکن جلد ہی میں دیوتا ایسی صربانی کروں کہ میرا باب لہرے غنیمت بچکے اچھے آدمی کی دراز ترین عمر تک خود حکمرانی کرے اور میں اسے سایہ میں اپنے نفس امارے کو محکوم کرنا سیکھوں جب تک اپنی رعایا کے نفع امارے کو دبانے کے قابل نہ ہوں۔

پھر ٹیلیکس نے اس جملے کی طرف اس طرح خطاب کیا اے بادشاہو میں تمھارے فائدے کے واسطے جو

ٹیلیکس
ٹیلیکس
ٹیلیکس

ادب وار

ٹیلیکس

ہانیا

ہسٹری

کشتاہوں سنو اگر تم ڈانٹنا والوں کو ایک نصف بادشاہ دو گے تو وہ آکو نصف کریگا وہ آکو وفادار رہنے کا اور اپنے ہمسایوں کی حد و پر حملہ آور نہ ہونے کا فائدہ سکھائیگا یہ سبق وسے ناپاک اقدار سسر کے زیر حکم کبھی نہیں سیکھ سکے ان لوگوں سے جب تک بے ایک مائل اور نیک بادشاہ کی ہدایت میں رہیں گے تم کو کچھ خون نہ لگا اگر تم ایسا بادشاہ آکو دو گے تو بے اسکے واسطے تمہارے منوں رہیں گے اور جو آلام اور بہتری اسکی حکومت میں بے پائین گے اسکے واسطے تمہارے مہوں رہیں گے تم پر حملہ آور ہو نیکی بدلے بے شکوہ مادیگے اور دونوں بادشاہ اور رعایا کو تمہارے ہاتھ کے بنائے ہوئے ہونگے مگر خلاف اسکے اگر تم مکے ملک کو آپس میں تقسیم کرو گے تو یہ خرابی جو تم پیدا کرتے ہو بیشک وقوع میں آئیگی ڈانٹا والے مایوس ہو گے اور سرفرازیگے اور بے حق منصفانہ یعنی حق آزادی کے واسطے لڑیگے اور دوتا جو ظلم سے نافرین اسکے واسطے لڑیگے اگر دیوتا اسکے ساتھ تمہارے تھلان بھگتو اول یا آخر تم پریشان ہو گے اور تمہاری اقبال مندی مثل بنار پڑان اور گریزان ہوگی تمہارے سرداروں سے شورت اور صلاح اور تمہاری فوج سے بہت اور تمہارے ملک سے افراط جاتی رہیگی تمہاری امید مغرورانہ ہوگی اور تمہاری مہم جلد باز آخر آکو خاموش کر دے جو تم کو تمہارے خطرے سے آگاہ کریگے اور تمہاری تباہی ناگہانی اور لاعلاج ہوگی تب لوگ ایسا کہیں گے کیا وسے بے توانا اقوام ہیں جو دنیا کو قوانین سکھاتی تھیں جو اب مجبور اور مغلوب اور خاک میں پامال ہو رہی ہیں بے شرع اور مغرور اور ظالم کی ایسی سزا اور آسمان سے ایسی راستبازانہ رکافات ہو۔

ہسٹری

ہسٹری

ہانیا

یہ بھی سوچو کہ اگر تم اپنی فتح کی تقسیم اختیار کر دے تو سب آس پاس کی اقوام کو اپنے برفلان متفق کر لو تمہارا اتفاق جو اڈر سسر کی زیادتیوں سے جیسے پیر کی تمام آزادی کی حفاظت کیواسطے ہوا تھا ٹوٹ جائیگا اور تم خود واجباً عام ظلم جانے کے متم ہو گے لیکن فرض کر دو کہ تم ڈانٹا والوں پر اور دوسری ہر ایک قوم پر نغیاب ہو گے تو تمہاری فتیالی ضرور تمہاری تباہی کا باعث ہوگی اس تجویز سے تم متفق ہو جاؤ گے اور یہ ان قوانین کی خشکی بغیر نہیں ہو سکتی صرن جگے وسیلے سے تم اپنا دعویٰ درست کر سکتے ہو اس سے انصاف کے بدلے طاقت کام میں لانی پڑیگی اور اسلئے تم میں سے ہر ایک اپنی طاقت کو اپنے دعویٰ کا وسیلہ سمجھتا کہ تم میں سے کوئی مال عامۃ کی صلح آمیز تقسیم کے واسطے دوسروں پر اختیار کافی نہ کریگا اور اس طرح ایک نئی جنگ واقع ہوگی جسکا ہماری اولاد جو ابھی پیدا نہیں ہوئی اغلب جز

کہ کبھی اخیر نہ دیکھی گئی کیا انصاف اور کیا اعتدال کے ساتھ صلح میں بیٹھنا ہوس کی پیروی کرنے سے بہتر نہیں جو حسین تمام آشوب اور آفت اور خطر ہین کیا کامل راحت اور بے عیب فحمت اور زرخیز ملک اور دوستانہ ہمسایہ وہ عظمت نہیں رکھتے جو انصاف سے جدا نہیں ہو اور کیا وہ اختیار جو راستہ بازی کا نتیجہ ہو اور جس سے بیرونی اقوام اپنے نقصان کے واسطے صلح چاہتی ہین بے قاعدہ صلح کی سستی انگیز خون سے زیادہ پسندیدہ نہیں جو ای بادشاہ ہومین بے وفائہ کہتا ہوں اور تمھاری راے سے خلاف رہتا ہوں کیونکہ میں تم سے محبت رکھتا ہوں اور اگرچہ تمھاری ناخوشی سے ڈرتا ہوں تو بھی سچ کہتا ہوں کہ جو صلح راستی سے دی ہو سو کیا قابل ترک ہو جب ٹیلیسکس تازہ اور بیزاںم اختیار سے اسطرح کہتا تھا اور وہ بادشاہ اسکی صلح کی خوبی کو تعجب اور تحیر سے سراہ رہے تھے ناگاہ ایک گھبراہٹ کا غل شکار میں آٹھا اور آخر اس جگہ تک پہنچا جہاں وہ سب مجتمع تھے کہتے تھے کہ ایک اجنبی اپنے مسلح آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ اس کنارے پر وارد ہوا ہے اسکا قد بلند ہے اور بھنگی بزرگی اسکی شان و شوکت سے عیان ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اسے سخت آفت کا مقابلہ کیا ہے اور اسکی مصیبت پر غالب آیا ہے جو سپاہی کنارے کی حفاظت پر تھکین تھے سو اسکو بطور دشمن اپنے ملک پر سلاہ اور بھٹکھڑٹانے پر آمادہ ہوئے تو اسے ناخلفانہ طرز سے اپنی تلوار نکالی اور کہا کہ اگر مجھے چلہ کر دے گے تو میں خود کو بچاؤں گا لیکن میں ہر منصاحت اور سامحت چاہتا ہوں پھر اسے ملتانہ ایک شاخ زیتون اٹھالی اور کہا کہ مجھ کو آگے آگے بچاؤ جو اس کنارے کے حاکم ہین اسے اسکو اس بادشاہی مجلس میں لے آئے۔

ہیلو نکاس

اس خبر کے پہنچنے سے ایک لحظے کے بعد وہ مسافر آیا اسکی بزرگہ صورت سے سب اہالی مجمع متحیر ہوئے وہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا ملک الحرب جب تھہریس کے پہاڑوں پر اپنے غور بزرگوں کو بلاتا ہے اور اس نے بادشاہ ہون سے یہ کلام کہے۔

پیس

فی الحقیقت میں آدمزاد کے منافقوں کو آنکے ملک کی پاسبانی اور وادگسزانی کے واسطے جمع دیکھتا ہوں پس بیان میں جو اپنے نصیب آفت زدہ ہوں امید سماعت رکھتا ہوں دیوتا نکموا یسی آفت سے محفوظ رکھیں میں ڈو انیو میڈی انیولہ کا بادشاہ ہوں جس نے قرآے کے محاصرے پر وینس کو مجروح کیا تھا اسکا انتقام جہاں کہیں میں جاتا ہوں میرے پیچھے بڑا ہی ہینٹپون نے جو دریا کی دختر قاد رہ سے کسی بات کا انکار نہیں کر سکتا ہو مجھ کو ہواؤن اور لمہ وئے غضب میں ڈالا ہے اور میں نے

ہارپو میڈی

ہارپو میڈی

ہارپو میڈی

بینس

ہر ایک چٹان پر جہاز کی تباہی اٹھائی جو ہر طرف نے جھکواہی بادشاہت کو واپس جانے کی با اپنے
 قبیلے کو اپنی جھاتی سے لگانے کی کوئی امید باقی نہیں رکھی جس ملک میں اپنے اوّل نور دکھایا ہو انکو
 پھر نہیں دیکھ سکتا جو کچھ مجھ کو عزیز ہو اُس سے ہمیشہ کی واسطے جدا کیا گیا ہوں اپنے جہاز کی سب تباہیوں
 کے بعد اس کنارے پر صرّحت راحۃ اور سلامت چاہتا ہوں خود جو پہرہ ساز کا محافظ دیوتا ہو اسلئے اگر
 تم دیوتاؤں کی کچھ تنظیم رکھتے ہو اور رحم کی اپنے دل میں کچھ جاپاتے ہو تو اس وسیع ملک کا کوئی حصّہ
 آفتادہ یا کوئی زمین شورہ یا کوئی ناپاکال دیران یا کوئی ریگستانی میدان یا کوئی اونچا نیچا پسار
 بناؤ جہاں میں اپنے ہر ایسوں کے ساتھ اپنی مصیبت سے پناہ پاؤں اور ایک چھوٹا شہر جو ملک کھویا
 ہو اسکا یادگار بناؤں ہم ایک چھوٹا قطعہ ایسی زمین کا چاہتے ہیں جو تمہارے کام نہیں آتی ہم تمہارے
 صلح و ارمہ سے مستقل اور معاون رہیں گے ہم تمہارے دشمن اور دوست کے سوا کسی کو دشمن اور
 دوست نہیں رکھتے اور ہم اُسکے سوا کچھ امتیاز اور اختصاص نہیں چاہتے کہ اپنے قابو کے مطابق آزاد
 رہیں۔

ڈاکٹو میڈی
 ٹیلی مکنس

جب ڈاکٹو میڈی کلام کرتا تھا ٹیلیفون کی آنکھیں اُس پر توجہ تھیں اور جوش طبعیت کے تمام اثر
 نوبت نبوت اُسکی صورت سے عیاں تھے جب اُس بہادر نے اول اپنی مدت کی مصیبت کا ذکر کیا تب
 اُس نے اُس بزرگ و ساز کو اپنا باپ سمجھا اور اُسکی صورت ابد سے رونق پر آئی اور جب اُس نے خود
 کو ڈاکٹو میڈی بتایا تب مر جھا گئی جیسے پھول شمالی سرد ہوا سے مر جھاتا رہی اور جب اُس نے اس پر جان
 غصے اور ناخوش دہی کی شکایت کی تب ٹیلیفون کا دل اُس مصیبت کی یاد سے پھلجا جو اُسکے باپ نے
 اور اُس نے اُس سبب سے اٹھائی تھی اس حالت کا زیادہ تحمل نورسکا افسوس اور غوغی سے روکھا
 اور ڈاکٹو میڈی کے گلے سے لپٹا اور اُس سے ملا۔

ڈاکٹو میڈی
 ٹیلی مکنس

اُس نے کہا میں پولیس کے بڑے کا بیٹا ہوں جو تیرے ساتھ لڑائی میں شریک تھا اور جو جب تو رئیس کے
 گھوڑے لیگیا تھا سب سے زیادہ دیوتاؤں نے اُسکے ساتھ ہر جہاز سختی سے سلوک کیا ہی صیانت سے
 ساتھ اگر اتریں گے کے الہام پر اعتبار کریں تو وہ ابھی زندہ ہو لیکن افسوس ہے کہ وہ میرے واسطے نہیں
 رہیں اُسکی تلاش میں اتنا کچھ چھوڑا ہوا اور اب میں اُسکو اور اپنے ملک کو ہمیشہ کے واسطے کھو رہا ہوں
 مصائب سے جو بزرگ مجھ کو تیرے مصائب پر کس قدر رحم ہے کیونکہ مصیبت رحم کو پیدا کرنے والی ہے اور یہی

ڈاکٹو میڈی

پولی فون
 ریفس

رہی بکس

آدھارکا

ایں فائدہ ہر اس ملک میں خود ایک بیگانہ ہون اور میں نے طفلی سے اپنے ملک میں کی طرح کی تکلیف اٹھانی جو تب بھی ہوتی تو ناؤ اکیو میڈی اس بزرگی سے واقف نہیں تھا جو تو نے حاصل کی ہو اور بیان بھی اسی ہمت اور طاقت میں اکیلیڈز کے ثانی ایسا نہیں ہوں کہ مجھکو مرد وند و ن لیے بادشاہ جھکو تو اس ہلے میں دکھتا ہوا آدمیت سے نا آشنا نہیں ہیں یہ جانتے ہیں کہ بے اسکے دیکھی ہو نہ ہمت نہ عزت جو حقیقت میں بزرگ ہیں مصیبت سے زیادہ تر ناجی ہوتے ہیں بے مصیبت انگلی ناموری میں کسیدہ کی رہتی ہو وے نہ اضطبار کی نہ استقلال کی نظیر میں سکتے ہیں جب نیک کو کلین پنہنچی ہو تب ہر ایک کا دل اگر نیکی سے نا آشنا نہیں ہو تاثر ہونا ہی پس بالیقین اپنا کام ہم پر چھوڑ جنکے پاس دیوتاؤں نے جھکو پنہنچا یا ہو تم جھکو انکے ہاتھوں سے بطور بخشش پاتے ہیں اور اسلئے تیری تحفیف تکلیف کی طاقت رکھنے سے خود کو خوش نصیب سمجھتے ہیں۔

ٹائیو میڈی نے جو کچھ سنا اس سے تعجب ہو کر اپنی آنکھیں ٹیلیکس پر متوجہ کیں اور اپنے دل سے تحریک پائی وے دونوں اس طرح لے گویا مدت سے دلی دوست تھے اسنے کہا اے وانا یو کیسز کے بیٹے تو ایسے باپ کے کس قدر لایق ہو تو ویسی ہی عزت و جہرہ اور ویسی ہی غولی اچھا اور طاقتور تھا اور بلند ہی راے اور درستی خیال رکھتا ہو۔

فلا کیٹین بھی اس سے ملا اور دونوں نے باہم اپنی اپنی مصیبت کے واقعات بیان کئے فلا کیٹین نے کہا یقین ہو کہ مجھکو بہتر سے پھر ملاقات کرنے میں خوشی ہوگی اسکا ایک بیٹا بڑ سٹریٹس جیسا تھا سو اب مارا گیا اور اسکو اب یہ دنیا ایک وادی اشک ہو اور رہنا ہے قبر پرے ساتھ چل اسکو تلی کا مصیبت زدہ دوست ممکن ہو کہ اسکی تکلیف میں اسکو دوسروں سے زیادہ تسلی دے سکے۔

یہ فوراً اسکے خیمے کو گئے لیکن غم سے اسکے ہوش و فہم ایسے متاثر تھے کہ اسنے ٹائیو میڈی کو شکل سے پہچانا ٹائیو میڈی پہلے اسکے ساتھ رو یا اور اس پر اپنے افسوس کو اسکی ملاقات سے زیادہ پایا مگر اپنے دوست کی موجودگی سے اسکا رنج اور تکلیف کم ہوا اور باسانی معلوم ہوتا تھا کہ اسکی مصیبت کا احساس کس قدر انکے بیان کرنے کی اور جو کچھ ٹائیو میڈی پر واقعات گذرے تھے انکے سننے کی خوشی سے کس قدر تحفیف پذیر ہوا۔

اس عرصے میں آن مہنچ باو شا بونج ٹیلیکس کے ساتھ شورت کی کہ کیا کرنا واجب ہو ٹیلیکس نے

ہارپو میڈی

ٹیلیکس

ہارپو میڈی

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ہارپو میڈی

ہارپو میڈی

ہارپو میڈی

ٹیلیکس

ٹیلیکس

प्राचीन
अथर्ववेद
शानिया
पाल्देव्यास
रेड्वास्तस

प्राचीनवेद

रेड्वास्तस

प्राचीनवेद
रेड्वास्तस

प्राचीनवेद

प्राचीनवेद

मार्गेनस

آنکو صلاح دی کہ آپ پاس کا ملک ڈائیو میڈی کو دیا جائے اور پالیدیہ پاس ٹو آٹیا والون کا بادشاہ
کیا جائے پالیدیہ پاس کا حکم جو وطن ایک سپاہی محتاج کی بزرگاز لیاقتون کا ایدر راستہ حاسد تھا اور
اسلے اسکو کبھی نوکر نہ تھا تھا کہ ساد اوہ فتیالی کی بزرگی میں شریک ہو جسکو وہ صرت اپنے واسطے چاہتا
تھا پالیدیہ پاس نے اکثر تجلیہ میں اسکو کما تھا کہ اقوام منفقہ سے لڑنے میں اسکی جان کو اور عوام کی
امان کو بہت بھاری نقصان ہوا اور صلاح دی تھی کہ ہمایون کی ریاستوں کے ساتھ عدل
اور انصاف سے سلوک رکھے لیکن جو آدمی راستی سے نافرین سو ان سے بھی نافرین جو راستی
کنے کی جرات رکھتے ہیں وہ اسکی صفائی اور سرگرمی اور بیغرضی سے متاثر نہیں ہوتے تو یہ نہا
اقبالندی نے ایدر اسٹن کے دل کو سخت کر دیا تھا صلاح بنی نہیں سننا تھا اور اس غفلت سے ہر
روز نئی فتنہ پانا تھا کیونکہ دغا بازی اور تند مزاجی سے تمام دشمنوں پر غالب آتا تھا جو مصائب
پالیدیہ پاس نے ظاہر کئے سوظنور میں نہیں آئے ایدر اسٹن نے اسکی دہشت انگیز صلاح سے نفرت
کی جمین صرت دشواری اور تکلیف عیان تھی آخر پالیدیہ پاس مجبور ہوا اور اپنے سب عہدوں سے
محروم اور فلسفی اور تنہائی میں مبتلا رہا۔

پالیدیہ پاس اول اپنے نصیب کے انقلاب سے رنجیدہ ہوا لیکن آخر اسنے وہ بات حاصل کی
جو نہ تھی یعنی بزرگی بیرونی کی بے تعلیقی سے آگاہی پس آپ ہی اپنی کوشش سے عاقل ہوا اور
مصیبت اٹھانے سے خوش ہوا رفتہ رفتہ اسنے تھوڑے پر گذر کرنا اور راستی پر راحت سے محفوظ
ہونا اور زیست کی تنہائی کی نیکیاں بھر پہنچانا جو ان خوبیوں سے زیادہ قابل غور ہیں جو عام کی
آنکو کھوا چھی لگتی ہیں اور اپنی آسائش کے واسطے آدم زاد کا پابند نہونا سیکھا وہ ایک دیرانیہ میں
کوہ گارگینس کے پانوکے پاس جبار باجمان ایک چٹان میں ایک بعدی سی غارتھی سو اسکو موسم سے
جائے پناہ تھی ایک چٹان اس پہاڑ سے جاری تھا سو اسکی پیاس بجھانا تھا اور اس پاس کے درختوں
کے پھل اسکی بھوکہ کو بھانے تھے اسکے پاس دو غلام تھے جنکو اسنے زمین کا ایک چھوٹا ٹکڑا جو تھیں میں
لگایا اور اپنے ہاتھوں سے بھی اٹکے کاموں میں مدد دی زمین نے اسکی محنت زیادہ فائدے کے
ساتھ ادا کی اور وہ کسی چیز کا محتاج نہ رہا وہ صرت بار اور نبات اور بیج ہی کثرت سے نکلتا تھا
بلکہ ہر ایک قسم کے سب زیادہ خوشبودار پھول بھی نکلتا تھا اس گوشہ عزلت میں وہ ان لوگوں کی

مصیبت پر افسوس کھاتا تھا جنکو اُنکے بادشاہ کا دیوانگاہ حوصلہ تباہی میں رکھتا ہی وہ ہر روز انتظار کرتا تھا کہ دیوتا جو اگرچہ تھیں مین عادل مین آئیر اسٹس کے ظلم کو آخر کرینگے اور سوچتا تھا کہ دیکھنا ہوں کہ ظالم سقد راقبال مین دولتور ہونا ہی اسی قدر زوال سے نزدیک تر ہوتا ہو کہو کہ کامیاب بے احتیاطی اور مطلق العنان ذبی اختیاری نہایت ترقی کی حالت مین بادشاہوں اور بادشاہوں کے واسطے تباہی کی ہوش رو مین تاہم جب اُسے آئیر اسٹس کی شکست و وفات کا حال سنا تب پہلے سے اُسکی تباہی کی آگاہی سے یا اُسکے ظلم سے رہائی پانے سے خوشی ظاہر نہ کی صرف اپنے ملک کو واسطے متفرق تھا اور ڈرنا تھا کہ فوج کرنوالے گھٹاتے گھٹاتے حالت غلامی مین رکھیں گے۔

یہ ایسا شخص تھا جنکو بلیکس نے ڈانیا والون کو بہاے بادشاہ دینا تجویز کیا تھا وہ کسی وقت اُسکی لیاقتوں اور نیکیوں سے واقف ہو گیا تھا کیونکہ ٹیلیکس جیسی اُسکو قیصر کی صلاح تھی خود کو دیکھتا محنت سے اُن سب لوگوں کی نیک و بد عادت سے واقفیت حاصل کرنے مین مصروف رکھتا تھا جو کہ قدر قابل خیال اعتبار رکھتے تھے خواہ اُن مددگار بادشاہوں کے ساتھ جیکے ساتھ وہ خود لڑائی مین شامل تھا خواہ اُنکے دشمنوں کے ساتھ اور اُسکے خاص کاموں مین سے ایک یہ تھا کہ ہر ایک جگہ ایسے آدمیوں کو بہا لے سکتے تھے دریافت اور تحقیق کرنا تھا جو خاص فراست اور لیاقت سے ممتاز تھے۔

مددگار بادشاہ اول پالیڈیاس کو بادشاہت دینے مین کہی قدر ناخوش ہوئے اور بولے کہ ہم نے امتحان مملکت سے سیکھا ہی کہ ڈانیا والون کا جو بادشاہ جنگی طبیعت اور جنگی علم رکھتا ہی سو اپنے ہمساؤ نہایت خوفناک ہی پالیڈیاس بڑا حاکم جنگی ہوا اور یہ بہا جو بڑے خطرے مین ڈال سکتا ہی ٹیلیکس نے کہا کہ یہ سچ ہے کہ پالیڈیاس جنگ سے واقف ہی لیکن یہ بھی سچ ہے کہ وہ صلح کا دوست ہی ہے دونوں وصف ملے ایک ایسا وصف بنتے ہیں کہ ہمارے فائدے کو ضرور ہی جس شخص نے لڑائی کی مشکلات اور خطرات اور آفات اُٹھائی مین سو اُن سے اعراض کرنا اُس سے بہتر جانتا ہی جو اُن سے صرف اطلاع مطلع ہوا ہی پالیڈیاس راحت کی برکتوں کی لذت اور قدر پا چکا ہی وہ آئیر اسٹس کے ارادہ کو اُگے سے برا سمجھتا تھا اور جو تباہی اُن سے ہوئی تھی سو پہلے سے جانتا تھا کہ حکموں کے در بادشاہ سے جو بے علم اور بے تجربہ ہو اُس سے زیادہ خطرہ ہو جو سب دیکھتا ہی اور سب اپنی خوشی سے تجویز کرنا ہی بے زور اور سب بادشاہ

ہیڈا سٹس

ہیڈا سٹس

ہیڈا سٹس

ڈانیا

ہیڈا سٹس

میندر

پالیڈیاس

ڈانیا

پالیڈیاس

ہیڈا سٹس

پالیڈیاس

پالیڈیاس

ہیڈا سٹس

ہر ایک شے کو دوسرے کی آنکھوں سے دیکھنا ہی خواہ وہ کوئی مور و مہربانی متلون مزاج ہوتا ہی خواہ وہ کوئی وزیر مفسد اور حوصلہ ور اسلئے وہ ہمیشہ بلا مزاحمت لڑائی میں مصروف رہتا ہی اور تم بالحقین اسکا کچھ اعتبار نہیں رکھ سکتے جو بلا تامل دوسروں کی ہدایت پر عمل رکھتا ہی اسید نہیں ہے کہ اسکے اقرار قائم رہیں اور تم تھوڑے عرصے میں سوال اسکے دوسرا انجام نہ دیکھو گے کہ خواہ تم اسکو خواہ وہ شکو تباہ کرے اسلئے کیا یہ بات زیادہ تر ہر افادت اور ہر سلاست بلکہ زیادہ تر منصفانہ اور فیاضانہ نہیں ہے کہ تم ایما بخاری سے اس اعتبار کو پورا کر دو ڈانیا والوں نے تم پر رکھا ہی اور آنکھو ایسا بادشاہ دو جو ان کے ملک کے لالین ہو۔

ڈانیا

پاللی ڈی ماس

ڈانیا

پاللی ڈی ماس

اس تقریر سے سب شکوک بالکل رفع ہو جانے پر پاللیہ یاس ڈانیا والوں کے لئے تجویز ہوا وہ اہالی مجلس کی تجویز کے نہایت بغیر ارادہ منظر سے جو نئی آنکھوں نے پاللیہ یاس کا نام سنا تو بولے مدد کرو بادشاہوں نے اب اپنے ارادوں کی صفائی ثابت کی ہے اور ہیکو ہماری بادشاہی کے واسطے ایسی نیکی اور لیاقتوں کا آدمی تجویز کرنے سے صلح دوامی کی ایک ضمانت دی ہے اگر تم کوئی بے نیکی اور بے ہمت اور بے علم آدمی تجویز کرتے تو ہم سمجھے کہ تم ہماری بادشاہت کو خراب کر کے ہیکو ضعیف و حقیر کیا چاہتے ہو یہ غریب ظالمانہ ہونا جسکی تعمیل پر بلا پوشیدہ اور سخت عداوت ہرگز نہیں دیکھ سکتے پاللیہ یاس کو پسند کرنا حقیقت میں عمدہ اصول کی ایک دلیل ہے کہ چونکہ جب تم نے ہیکو ایسا بادشاہ دیا ہی جو ہماری ریاست کی عزت اور آزادی کے خلاف کوئی بات نہیں کرنے کا تب ظاہر ہے کہ تم کوئی ایسی بات نہیں چاہتے جس سے ہماری تعزیر ہو یا ہم پر ظلم ہو اور ہم اپنی طرف سے دوتاؤں کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ جب تک دریا اپنے مخارج کو نہ لوٹیں گے تب تک ہم انکی محبت نہیں چھوڑیں گے جنھوں نے ہمارے ساتھ ایسی عمدہ نیکی سے سلوک کیا ہے جب تک زمانہ آخر نہ تو تب تک ہماری اولاد ان فواید کو یاد رکھو جو آج تم نے ہیکو بخشے ہیں اور نسلاً بعد نسل ہمیں یہ صلح کا طوائی زمانہ تازہ ہو۔

ہیسیا

ڈیلی ماس

ڈانیا

ڈانیا

ڈانیا

ٹیلی میکس نے ڈانیا والوں سے کہا کہ اگر پاس کے میدان ایک نئی آبادی قائم کرنے لئے کوآپریٹو ہو تو دیے نوآباد لوگ بیخارج تمھارے ممنون رہیں گے اس ملک میں تم نہیں رہتے جس میں دے آباد ہونگے تو ہمیں دے ومان آباد ہونگے واسطے تمھارے ممنون ہونگے یاد رکھو کہ سب آدمیوں کو روابط محبت سے مربوط ہونا چاہئے نہ میں زیادہ تر وسیع ہے اس سے کہ دے آباد کر سکتے ہیں ہمایوں کا رکھنا ضروری

ہو اور ایسے ہمسایوں کا رکھنا پسندیدہ ہی جو اپنی آبادی کے واسطے تمھارے ممنون رہیں اور تم کو ایسے بادشاہ کی مصیبت سے ناواقف رہنا نہیں چاہئے جو اپنے ملک کو کبھی واپس نہیں جاسکتا اس میں اور بالیدہ برائے میں اصول راستی اور نیکی پر کرائی اصول پر ہر ایک اتفاق قائم رہ سکتا ہی جلد ایک اتفاق قائم ہو جاتا اسلئے تم صلح کی سب برکات اپنے واسطے محفوظ رکھو گے اور اس پاس کی ریاستوں کو ایسے میسب رہو گے کہ انہیں سے کوئی ایسی بزرگی اور طاقت کی تحصیل کا قصد نہ کرے گا جو دوسرے کو باعث خطر ہو چونکہ ہم نے تمھارے ملک کو اور تمھاری رعایا کو ایک بادشاہ دیا ہی جو دونوں کے واسطے بہتری اور بزرگی کا اعلیٰ درجہ حاصل کرے گا اسلئے ہماری درخواست پر اپنی فیاضی سے اس بادشاہ کو جو بیشک تم سے مدد کا دعویٰ رکھتا ہی وہ ملک دو جسکو تم نہیں جوتے ہو۔

ڈانیا والوں نے جواب دیا کہ ہم ٹیلیکس کو کسی چیز کے واسطے انکار نہیں کر سکتے جسے پالتیہ پاس کو ہمارا بادشاہ کیا ہی اور روسے فوراً اسلئے ویرلے مین گئے تاکہ اسکو لاکے تخت پر بٹھائیں مگر پہلے انھوں نے آپاس کی زرغیر زمین نبی بادشاہت کے واسطے ڈائو میڈی کو بخشی انکی یہ بخشش مددگار بادشاہت کو نہایت پسند آئی کیونکہ ڈانیا والے اگر آئندہ کبھی اپنے ہمسایوں کی ریاستوں پر غصب کا ارادہ کیا چاہیں جسکا آئندہ راستی ایک خراب نمونہ بن چکا تھا تو انکو روکنے میں یونانیوں کی یہی نبی آبادی بڑی قوت کے ساتھ انکی معاون ہو سکے۔

معاونت کے تمام مطلب پورے ہو جانے پر ان بادشاہوں نے اپنی اپنی فوج علیحدہ کی اور ٹیلیکس نے اول اپنے عمدہ دوست ڈائو میڈی سے اور پھر نیٹر سے جو اپنے بیٹے کے نقصان سے تنگ بے تسلی تھا اور پھر فلا کیٹیز سے جو ہر کیولز کے تیر رکھتا تھا اور انکا ستون تھا لکے اپنے کریت والوں کے ساتھ کوچ کیا۔

باب بست و دوم

ٹیلیکس کا سیلینٹم کو واپس آنے پر اس ملک کو ایسا مزروحہ اور اس شہر کی صورت عظمت اس قدر کم دیکھ کر تعجب ہونا اور نیٹر کا اسکو ان تبدیلات کی واسطے

پالتیہ پاس

ڈانیا
ہیلیمکس
پالتیہ پاسآپاس
ڈائو میڈی
ڈانیا
ہیلیمکسہیلیمکس
ڈائو میڈی
نیٹر
فلا کیٹیز
دکریٹو لیز
کریتہیلیمکس
سیلینٹم

ہیلیمکس

سبب بتانا اور جو خاص اسباب قومی بہتری کو روکتے ہیں اُنکا جتنا نا اور نظیراً
 ائیڈوینیس کی عادت و حکومت کا بھانا اور ٹیلیکس کا میٹر کو ائیڈوینیس کی
 دختر ائیڈوینیس کے ساتھ اپنی شادی کی خواہش ظاہر کرنا اور تیز کا اسکی اسخو آہش
 کو پسند کرنا اور یقین کرانا کہ اسکو دیوتاؤں نے تیرے ہی واسطے پیدا کیا ہے لیکن بالفعل
 تبھکو صرف اُتھا کہ کے واپس جانیکا اور پینیلوپ کو اسکے اسید واروں کے چھڑانیکا خیال بچا
 اب ٹیلیکس جیلیمین تیز سے لے کر اور وہاں سے اُتھا کہ کیواسطے جہاں اسید تھی کہ اسکا باپ
 اُس سے پہلے آگیا ہوگا جہاں زبردقرا سوار ہو جاوے وہ شہر کے قریب پہنچا تو دیکھ کر تعجب ہوا کہ اُس باس
 کا ملک جسکو وہ ویرانہ چھوڑ گیا تھا اب زراعت کی بہترین حالت میں تھا اور اطفالِ محنت و شقت سے
 کھمی کے چھتہ کی طرح چھار ہاتھابہ تبدیل اُسے تیز کی عقل سے متعلق سمجھی لیکن جب وہ شہر کے اندر داخل
 ہوا اور دیکھا کہ اسکی صورت آگے سے کم رونق پڑی اور زیست کی راحت و فراغت میں کمزور می
 مصروف ہیں تو ناخوش ہوا کیونکہ وہ الطبیعت زیب و رونق کا شایق تھا مگر اسکی ناخوشی جلد دوسرے
 خیالات سے تبدیل ہوئی اُسے تھوڑے فاصلے پر ائیڈوینیس اور میٹر کو آپسے ملنے کو آنے ہوئے
 دیکھا اور اسکا دل فوراً زحمت و محنت سے متاثر ہوا لیکن اُسین کچھ آئینہ نش اضطرار بھی تھی کیونکہ لاکڑا
 سے قنیاہ ہونے پر بھی اُسکو شک تھا کہ بائینہ میرا روئے میٹر کو پسند آئیگا یا نہیں اور اسلئے جب آگے
 بڑھا تب اسکی آنکھوں سے آگے خیال دریافت کرنے چاہے۔

ائیڈوینیس نے ٹیلیکس کو محبت پرانہ سے گلے لگا یا اور ٹیلیکس جب اُس سے مل چکا تب میٹر
 کے گلے سے لپٹا اور انگبار ہوا تھوڑے کما میں خوش ہوں فی اُصیت تو نے بڑی غلطیاں کی ہیں
 لیکن اُنھوں نے تبھکو تیری کمزوری اور خود اعتمادی سے آگاہ کیا ہے کبھی کامیابی کی نسبت ناگہانی
 سے زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے بڑی تحصیلوں سے اکثر حقارت قابل بیغائہ غفلت اور بے نظر غفلت
 پیدا ہوتی ہے لیکن بد عادت سے جو نا کامیابی ہوتی ہے سو آدمی کو اپنا عیب بین کرتی ہے اور اُس کی
 عقل کو بحال جو کامیابی سے جاتی رہتی ہے تبھکو آدمیوں سے تعریف جاتا ہے نہیں چاہئے لیکن عاجزانہ
 اسکو دیوتاؤں کی نذر کرنا چاہئے حقیقت میں تو نے اچھے کام کئے ہیں لیکن تبھکو جانتا چاہئے کہ تو اُن کا

शरद्वारा
 शरीर
 शरीर
 शरीर
 शरीर

शरद्वारा
 शरीर
 शरीर
 शरीर
 शरीर

शरीर

शरीर
 शरीर

शरीर

शरीर

शरीर
 शरीर
 शरीर
 शरीर

فائل انتہا صحت و سیلہ تھا کیا وہ اُن طاقتوں سے نہیں کئے گئے ہیں جو تھکوا باہر سے دیکھی تھیں اور
کیا وہ تیرہ جلد بازی اور بے امتیازی سے اکثر خطرے میں نہیں آگئی تھیں کیا تو باطناً آگاہ نہیں
ہو کہ نذرانے تھکوا ایسی طبیعت دی تھی جو تیری طبیعت سے بزرگ تر تھی اور کیا صفت اس تبدیل سے تو
اُن کاموں کے لایق نہیں ہوا جو تو نے کئے ہیں نذرانے تیرے جو شکوہ روکا ہو جیسے بیچپن میں مصر
کو خاموش کر کے تلاطم امواج کو روکنا ہو۔

مینار

مینار
نہ پھونشہزادہ مینار
کوہ
شہزادہ مینار
مینار

مینار

جب انڈیوینس کرٹ والوں سے جو اس جنگ سے ٹیلی میکس کے ساتھ واپس آئے تھے طرح
کے سوالات کر کے اپنے شوق کو تسلی دے رہا تھا تب ٹیلی میکس نے ایک نصیحت سن رہا تھا آخر جبر سے اپنے
آس پاس نظر کر کے اسے کہا کہ میں یہاں بہت سی تبدیلیاں دیکھتا ہوں انکا باعث سمجھ میں نہیں آتا کیا
میری غیر ماضی میں سیلینٹم کچھ آفت آئی ہو وہ غولی اور رونق جو تین چھوڑ گیا تھا اب نہیں رہی
نہیں چاندی دیکھتا ہوں نہ سونا نہ جواہرات یہاں کے باشندوں کی چال سادہ ہو اور عمارتیں
آگے سے چھوٹی ہیں اور بے زینت و سہل نہیں رہے اور شہر ویران سا ہو گیا۔

مینار
شہزادہ مینار
مینار

مینار نے سکر کے جواب دیا کیا تو نے آس پاس کے ملک کی صورت دیکھی ہو ٹیلی میکس نے کہا ہاں دیکھی
ہو زراعت ایک پیشہ معزز ہو گئی ہو اور کوئی کشت نامزد روع نہیں رہا مینار نے پوچھا پھر کیا ہو ایک
خوشنما شہر سنگ مرمر اور نقرہ اور طلا سے معمور ایک خشک اور بے زراعت ملک کے ساتھ یا ایک ملک ایک
اچھی زراعت کا بار دار جیسا باغ ایک شہر کے ساتھ جہاں اعتدال کی جانتظام ہو ایک بڑا شہر ایسے کارگیروں
سے معمور جو فضولیات عیاشی بہرہ نگاہ صرف تنزیہ عادت میں مصروف رہتے ہیں اور ایک فلس اور
نامزد روع ملک سے محصور ایک دیو کی مانند ہو جسکا سر بہت بڑا ہوا اور جکا بدن کمزور اور ڈبلا غولی
بلاطاعت یا بلا اندازہ ہو بادشاہ کی اصلی قوت اور حقیقی ثروت تعداد مردم اور کثرت معیشت پر منحصر
ہو اور اب پیشہ آدمی انڈیوینس کی تمام حدود پر آباد ہیں اور اسکو اپنی نامعلوم محنت و مشقت
سے کاشت کرتے ہیں اسکی حدود کو ایک شہر سمجھنا چاہئے جسکا مرکز سیلینٹم ہے کیونکہ جو لوگ کھیتوں میں کم تھے
اور شہر میں زیادہ تھے انکو ہم نے شہر کھیتوں میں رکھا ہو بلکہ بہت سے گاہر کے بھی ہلاکے آباد کئے ہیں اور
جو کم زمین کی پیداوار دیکھتے اُن آدمیوں کے شمار کے موافق ہوتی ہو اسکو کاشت کرنے میں اسلئے یہ
صلح اور سلامت سے رہنے والے لوگ ایک نئے ملک مغتوحہ سے زیادہ ترجیحی ہیں ہم نے دے بہرہ موقوف

شہزادہ مینار

مینار

کرنے میں جو غریبوں کو زراعت سے ضروریات زریست پیدا کرنے میں بہکاتے تھے اور دولت مندوں کو فرصت اور خوشی کی اشیاء رفصوں لینے سے خراب کرتے تھے مگر ہم نے اچھے ہنر و کون نقصان نہیں پہنچایا اور نہ ان لوگوں کو نقصان پہنچایا جو انکی تحصیل کا شوق صادق رکھتے ہیں اس طرح انڈین میونسپلٹی میں مسیتھا اس سے زیادہ طاقتور ہو گیا ہے تب تو اسکی عظمت کو سراہنا سوا ایک جھوٹی روش تھی جو آنکھوں کو چند ہیا کے ایسی کمزوری اور خوار کی نظر نہ آنے دیتی تھی جو تھوڑے عرصے میں اسکی بادشاہت کو تہ و بالا کر دیتی اب وہ اپنی رعیت کا شمار آگے سے زیادہ رکھتا ہے اور زیادہ آسانی سے انکی پرورش کر سکتا ہے یہ لوگ محنت اور شقت کے عادی ہیں اور زریست کی عینا شانہ اور شائقانہ محبت سے دور اور سبکی حکومت میں رہتے ہیں اسکے عاقلانہ قوانین سے ہمیشہ اس ملک کی حفاظت میں لڑنے کے واسطے آمادہ ہیں جسکو انھوں نے اپنے ہاتھ سے مزور و بنا یا ہے اور یہ حالت جسکو تو دیرانی سمجھتا ہے تھوڑے عرصے میں ہمیشہ یہ کو باعث حیرانی ہوگی۔

ای میرے سینے یاد رکھ کہ حکمرانی میں دو خرابی ہیں جو لاعلاج ہیں ایک بادشاہ کا ظالمانہ اور غالبانہ دنیا دوستی لوگوں کے طریقوں کی عینا شانہ خرابی جو بادشاہ صحت اپنی خوشی کو قانون سمجھتے ہیں اور اپنے خیالات کی لگام ڈھیلی رکھتے ہیں سو ہر ایک کام کر سکتے ہیں لیکن انکے ہر ایک کام کرنے کی طاقت بالضرورت اپنی زیادتی سے آپ گھٹ جاتی ہے دوسرے بقیرارہ بقواعد اور بقانون حکمرانی کرنے میں سب ان سے ڈرتے ہیں اور خورشید کرتے ہیں اور غلام سے بجاتے ہیں اور ان غلاموں کی تعداد ہمیشہ گھٹتی جاتی ہے آنکھوں راست گولی سے کون ناخوش کرتا ہے یہ سبیل تباہی جو حد سے باہر ہوتا ہے کون سہتا ہے دانا اسکے آگے بجاتے ہیں اور پوشیدہ اپنے ملک کی تباہی پر روتے ہیں صحت کوئی ناگمانی اور سخت انقلاب اس بے انتہا طاقت کو محدود و واجب میں لاسکتا ہے اور اکثر وہی اسکو روک سکتا ہے اور دفع کر سکتا ہے لاعلاج بربادی کوئی خاص ایسا شگون نہیں ہے جیسا حد سے زائد اختیار یہ شل اس کمان کی ہے جو حد سے زیادہ بھجکا ل جاتی ہے اور جو ڈھیلی نہیں کھینچی تو یکایک ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے اور اسکو ڈھیلنا کرنے کی کون بہت رکھتا ہے یہ حد سے زائد اور ہلک اور خود پسند اختیار ایک بار انڈین میونسپلٹی کو باعث بربادی ہو چکا ہے اسے اسکو فریب دیا تھا اور بے سخت کیا تھا اور اگر دیونا بھو میان اسکی آزادی کے واسطے دیکھتے اور باہینہ واقعات شل عجز واقع ہو کے اسکی آنکھیں نہ کھولتے تو وہ اب تک اس اختیار پر فریفتہ رہتا جو آدمی کے واسطے پیدا نہیں ہوا ہے اس واسطے

प्रदेशविशेष

हेतुविषय

प्रदेशविशेष

اسکی بربادی کا باعث ہوتا ہو۔

دوسری لاعلاج خرابی عیاشی ہے جب بادشاہ زیادتی طاقت سے خراب ہوتا ہو سب لوگ عیاشی سے خراب ہوتے ہیں فی الحقیقت ایسا کہا جائے کہ زیادتی یعنی عیاشی غریب کو مالدار کے خچ سے پالتی ہے لیکن غریب بالتحقیق پیشامے مفیدہ سے مل سکتے ہیں اگر وہ زمین کی پیداوار بڑھانے میں مصروف ہونگے تو وہ مالداروں کو نفاس زیادتی سے خراب کر نیکی ضرورت رکھیں گے کبھی کبھی سادگی طبیعت سے اسٹان ایسا عام ہو جاتا ہے کہ سب لوگ ادنیٰ فضولیوں کو ضروریات زندگی سمجھتے ہیں یہ فتنہ انگیز ضرورت روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور لوگ بے آن چیزوں کے رہ نہیں سکتے جنکا تیس برس پیشتر کبھی وجود تھا یہ زیادتی لذت اور صلاحیت اور مروت کھاتی ہے اور اگرچہ وہ ایک بدی ہے جو دوسری بر ایک بدی پیدا کرتی ہے جو لوگ اسکو مشغلی سکھاتے ہیں اور سر پہنتے ہیں اسکی وہا بادشاہ سے آدنیٰ آدمیوں تک پہنچتی ہے اولاد بادشاہی بادشاہ کی پیروی کرتی ہے اور امرا اولاد بادشاہی کی اور متوسط درجے والے امرا کی کیونکہ ایسا کون ہے جو اپنی قدر واجب جانے اور غریب انکی پیروی کرتے ہیں جو انے بڑھکر بین غرض ہر ایک شخص اپنی حالت سے بڑھکر رہتا ہے بعض اپنی دولت کی افزائش کی نمائش کے واسطے اور بعض شرم باطلہ سے اپنے افلاس کے اخفا کے واسطے وہ بھی جو اس حماقت عادت کے نقصان سے واقف ہیں اصلاح کی نظیر بننے میں استقلال کے محتاج رہتے ہیں سب شرائط اہتر ہو جاتی ہیں اور لوگ بدتر اس کا ملانہ خچ کی امداد کے واسطے خواہش آمد رفتہ رفتہ پاک ترین دول کو خراب کرتی ہے اور طلب اس خواہش کا سرف دولت ہے اور فلسفی صرف علامت بمعنی تم علم اور عقل اور نیکی رکھتے ہو علم پھیلا سکتے ہو اور ایمان جیت سکتے ہو اپنے ملک کو بچا سکتے ہو اپنا فائدہ چھوڑ سکتے ہو باوجود اسکے اگر تمھاری لیاقت وضع دارانہ خچ کی چمک سے نہیں چمکیں تو تم تاریکی اور حقارت میں پڑو گے وہ بھی جو دولت نہیں رکھتے اسکی خواہش ظاہر نہیں کرینگے اور ایسا خچ رکھیں گے گویا دولت رکھتے ہیں وہ قرض لینگے قریب دیگے بلکہ اسکے حاصل کرنے کے واسطے ہزار ہا بد معاشیان کرینگے اور ان خرابیوں کو کون دفع کرینگے تو انہیں بنانے پڑینگے اور سب لوگوں کی طبیعت اور عادت بدلنی پڑگی اور ایسی مہم کے قابل کون ہے جو سوا اسکے جو حکم بھی ہو اور بادشاہ بھی ہو جو اپنی درست وضعی اور سیانہ روی سے ان بیوقوفوں کو شرمائے جو زیبا پیش اور نمایاں کر کے شایع ہیں اور ان داناؤں کا دل بڑھا سکے جو اپنی دیانت دارانہ کفایت شامی میں تقویت

پانے سے خوش ہوں۔

ہینلی میکس

ٹیلیکس نے جب یہ بات سنی تب اپنے دل کے خیالات کو ایسا غائب پایا جیسا وہ آدمی جو خواب جاگتا ہو اب وہ راستی سے آگاہ ہوا اور اسکا دل اُسکی صورت بنگیا جیسا سنگ مرمر سنگ تراش کے خیال کی جب وہ اُسکو صورت حالت اور زینت کی اکثر ملائیت دیتا ہو اول اُسنے کچھ جواب نہیں دیا لیکن جب اُسنے جو کچھ سنا سنا تھا یاد کیا تب غور سے اُن تبدیلات کو دیکھا جو شہر میں کیگئی تھیں۔

ہینلر
ہرٹز مینیش

آخر اُسنے پینٹر سے کہا کہ تو نے آئیڈوینیٹس کو زمین پر جسے عادل بادشاہ بنایا ہو اب میں نہ اُسکو پہچان سکتا ہوں نہ اُسکی رعایا کو اور یقین کرنا ہوں کہ تو نے جو تھیلیات بیان کی ہیں سو اُن تھیلیات سے بڑھکر میں جو پچھنے میدان میں حاصل کی ہیں جنگ کی فتح زیادہ ترقی طاقت اور اتفاق کا نتیجہ ہو اور جنگی حاکم ہمیشہ بزرگی فتح میں اپنے سپاہیوں کے ساتھ شریک رہتا ہو لیکن تیراکام و انبا اور غار جا تیراہی کام ہی تو نے تنہا ایک تمام قوم کا اور اُسکے بادشاہ کا مقابلہ کیا ہو اور دونوں کے طبقے اور طریقے درست کئے ہیں جنگ کی فتح ہمیشہ ملک اور مریب ہوئی ہو لیکن بیان میں سب عقل آسانی کے کلہ ہیں اور طامچی اور پاکی اور دلیری کے مقام اور ایسے اقتدار کے مظہر ہیں کہ انسانی اختیار سے برتر ہو جب آدمی عظمت چاہتا ہو تب اُسکو ایسی جنگی کاموں سے جیسے یہ ہیں کیوں نہیں تلاش کرتا ہو افسوس اُسکے خیال کیسے باطل ہیں جو اُسکو زمین کی ویرانی اور آدم زاد کی پریشانی سے حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں ٹیلیکس کے اس اظہار پر پینٹر نے اپنے دل میں ایک خوشی پائی جو اُسکی صورت پر نظر آئی کیونکہ اُسکو یقین ہوا کہ ہرے شاگرد نے فتح و فیر و زری کی قدر اس عمر میں درجہ واجب پر بھی ہو جب طبیعت مژدہ سما کہ جو عظمت اُسنے حاصل کی ہو اُسکی قدر زیادہ سمجھتا۔

ہینلی میکس
ہینلر

ہینلر
ہرٹز مینیش

پینٹر نے بعد کچھ توقف کے کہا کہ یہ صبح ہو کہ آئیڈوینیٹس نے بیان سب کام درست کئے ہیں اور سخت آفرین ہو لیکن ان سے بھی بہتر کر سکتا ہو اُسنے اب اپنے جو شہاے طبیعت کو اپنا مایع کیا ہو اور خود کو اپنی رعایا کی حکومت پر مضامہ اصول سے مہر و ن رکھتا ہو لیکن اس میں بڑے نقص ہیں سو نقصانے ماضیہ کی نسل سے معلوم ہوتے ہیں جب ہم استمالی بدیوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں تب دسے ہمارے دل پر آتی معلوم ہوتی ہیں خراب عادت اور دلی سستی اور سخت غلطیاں اور مضبوط اہامات مدتوں تک رہتے ہیں دسے بہت خوش نصیب ہیں جو غلطی میں کبھی نہیں پڑے کیونکہ مرن آمیزی کی راستہ ہی کیا

اور پادشاہ کے سختی جو ایلیٹس دیوتا تھے سے انڈیٹوینس کی نسبت بہت زیادہ کام چاہتے ہیں کیونکہ
 تمہکورا استازی سے وقت طفولیت سے آگاہ کیا ہوا دیکھی ہے اشتباہ اقبال کے قریب میں نہیں آئے دیا
 پھر نہیں کہہ کہ انڈیٹوینس کی است اور فراست میں سطح کم نہیں ہے لیکن وہ اپنی لیاقتوں کو
 چھوٹے چھوٹے کاموں میں خرچ کرتا ہے وہ کل سمجھنے کے لئے جزو کا زیادہ تر اہتمام رکھتا ہے اور سلاہور یا
 کرنے کے لئے اس کے نکلون پر زیادہ انتظام رکھتا ہے پادشاہ کو دوسروں کا حاکم اعلیٰ ہونے کی لیاقتوں کی
 یہ دلیل نہیں ہے کہ ہر ایک کام کو آپ کرے ایسا ارادہ ایک خیال خام ہے اور ایسا خیال کہ دوسرے یقیناً
 کہ ایسا ہو سکتا ہے ایک ایسا باطل ہے حکومت میں پادشاہ کو جسم نہیں بلکہ روح بننا چاہئے اس کی اشارت سے
 اور اس کی حیثیت سے ہاتھ لینے اور پانچ لینے وہ سوچے کہ کیا کرتا ہے لیکن جو کرتا ہے دوسروں سے
 کرے اس کی لیاقتیں اپنے ارادوں کو سوچنے اور ان کے وسیلے پسند کرنے میں ظاہر ہونگی نہ وہ اس کے کام پر
 مایل ہو اور نہ ان کو اپنے کام کی آرزو کرنے دے اور نہ ان پر بے اختیارانہ اعتبار رکھے چاہئے کہ اس کے کانوں کو
 سنبھالے ان کی تجویز یا ترتیب میں غلطی نکالے وہ اچھی حکومت کرتا ہے جو لوگوں کی مختلف عادتوں اور
 لیاقتوں کو دریافت کرتا ہے اور اپنی حکومت میں ان کو ایسے کاموں پر دیکھتا ہے جو ٹھیک ان کی لیاقتوں کے
 لایق ہیں حاکم اعلیٰ کی کامی حکام ماتحت کی حکومت پر موقوف ہے جو لوگوں پر حکومت کرتے ہیں جو
 دوسروں پر حکومت کرتا ہے اس کو چاہئے کہ ان کو دیکھے اور روکے اور درست کرے اور ان کو تقویت دے
 اور ترقی اور تبدیل اور تغیر کرے اور ہمیشہ ان کو نظر میں اور اپنے ہاتھ میں رکھے لیکن اپنے ماتحت مالکین
 کے اولیٰ اولیٰ کام کو آپ کرنا نظر کیلگی و ہر گمانی ہوتا ہے اور دلوں اور اولیٰ نکلون سے پریشان رکھتا ہے
 جسے ان کاموں کے کرنے کی نہ فرصت نہ رخصت پاتا ہے جو اس کی پادشاہانہ توجہ کے لایق ہیں بڑے کاموں
 کی تجویزوں میں ہر طرح کی فراغت اور راحت درکار ہے کام کی سطح کی پیچیدگی ان مزاہمت اور وقت
 نہ لائیں اور کوئی چھوٹے امور اس کی توجہ کی تقسیم نہ جائیں جو داغ چھوٹے کاموں سے خالی ہو جاتا
 ہے سوڈر دشاہب سے مشابہ ہے جین نہ لذت ہے نہ طاقت اور جو پادشاہ اپنے ملازمین کا کام کرنے میں خود
 کو مصروف رکھتا ہے سو ہمیشہ امورات حال میں مصروف رہتا ہے امورات استقبال پر ہمیشہ نظر نہیں رکھتا
 وہ صرف اس دن کے کام میں مصروف ہے جو گذر رہا ہے اور یہ کام اس کا مقصد واحد ہونے سے محروم
 غیر واجبہ حاصل کرتا ہے سو اگر دوسرے مقصدوں سے مقابلہ کیا جائے تو کوئی کام جو دل اکیبار ایک شے کو

قبول کرتا ہی سو بالطبیعت مسکرتا ہی اور جب تک بہت کاموں کو نہ سوچیں اور ایک کو دوسرے سے نہ ملائیں اور انکو ایک خاص سلسلہ میں ترتیب ندین جس سے انکی ضرورت متناسب معلوم ہو تب تک کسی کام کو اچھی طرح تجویز کر سکتا نامکن ہو جو بادشاہ حکومت میں اس قاعدے کو چھوڑتا ہی سو اس مطرب سا ہی جو سرہیلی آواز میں چل کرتا ہی اور کبھی انکو باہم مطابق اور موافق کر کے سرود میں نہیں لانا جس سے نہ صرف اس کے کان کو خوشی ہو بلکہ اس کے دل پر اثر ہو یا اس مہار سا ہی جو اپنے علم کی قومی کو بڑے بڑے ستون اور عجیب و غریب نقش و نگار کے سنگ ہم پہنچانے میں مصروف کرتا ہی اور اپنی عمارت کے انداز سے اور آرائش کی ترتیب پر خیال نہیں رکھتا ایسا عمارت کوئی مکان بناتا ہی خیال نہیں کرتا کہ اس میں ایک موافق زمین رکھنا چاہئے اور جب اس مکان کے جسم پر مصروف ہوتا ہی تب بھول جاتا ہی کہ آسمان جن اور دروازہ چاہئے اسے اس کا کام صرف ایسے اجزا کا ایک کبے ترتیب جمع ہوتا ہی جو ایک دوسرے سے نامطابق اور کل کی بناوٹ میں ناموافق ہوتے ہیں ایسا کام اسکو باعث بیعتی ہی نہیں ہونا بلکہ بیعتی دوامی کا یادگار ہوتا ہی اور دکھاتا ہی کہ اپنے کام کے سب اجزاؤں کو ایک ساتھ ملانے میں اس کے خیال کی ترتیب کامل تھی اور اس کا دل تنگ تھا اور اس کی عقل تابع جزو کیونکہ جو صحت جزو ان کو دیکھتا ہی سو صحت دوسرے کے ارادوں کی تعمیل کے لائق ہوتا ہی ایسے عربیہ یکساں یقین کر کہ بادشاہت کی حکومت سرود کی سی موافقت متناسب اور عمارت کی سی مناسبت واجبہ چاہتی ہی۔

بہشتی مکتبہ

اگر تو مجھ کو اجازت دے تو ان دونوں علموں کو اور حکومت کی مسادیت کو تجھ پر ظاہر کروں میں تجھ کو بہ آسانی سمجھا سکتا ہوں کہ جو حکومت کا انتظام بطور جزو کرتے ہیں بطور کل نہیں کرتے سو کتر دیجے کے ہیں جو شخص خاص اجزا کو ایک ساتھ گانا ہی سوکیا ہی زیادہ علم رکھتا ہی اور کیسی ہی آواز نہیں گھنٹا پھر بھی ایک گویا ہی ہی اور جو شخص کل اجزا کو درست کرتا ہی اور کل پر عامل ہی سو علم موسیقی کا استاد ہی ایسے ہی جو شخص ستون بناتا ہی اور عمارت کی دیوار کو اٹھاتا ہی سو صحت ایک مہار کی لیکن جو شخص کل کو سمجھتا ہی اور جب کا دل ایک حصے کی دوسرے کے ساتھ مناسبت جانتا ہی تو علم سماری کا استاد ہی اسے دے جو سب سے زیادہ مصروف رہتے ہیں اور بہت کاموں کو انجام دیتے ہیں سو ادنی درجے کے حاکم کہلا سکتے ہیں اسے ادنی کارگیروں کے برابر ہیں لیکن اعلیٰ درجے کے حاکم جبکی عقل ریاست کا انتظام کرتی ہی وہ ہی جو کوئی کام نہیں کرتا اور سب کام کرتا ہی جو خیال کرتا ہی اور تجویز کرتا ہی جو مستقبل اور ماضی پر نظر رکھتا

ہو اور اجزائے متناسبہ دیکھتا ہی اور سبکو ترتیب دیتا ہی اور اتفاقات آئندہ کا تذکرہ کرتا ہی اور نصیب کے ساتھ اپنے کو ہمیشہ تیار رہتا ہی جیسا ہر اک جو طوفان کے ساتھ لڑتا ہی اور جب کا دل رات اور دن اس تلاش میں رہتا ہی کہ سب باتوں کو پہلے جان لے اور کوئی باقی نہ رہ جائے۔

ایرے پرے عزیز ملیکیس کیا تو سوچتا ہی کہ ایک بڑا اصول سے متواتر محنت کرتا ہی کہ اس کا کام جلد تر تمام ہو ایسی محنت و شقت اس کے خیال کی آتش کو نہیں بجھا سکتی اس کی عقل زیادہ کام نہیں دیتی کچھ عقل خیال کی قوتوں سے دہی ہوئی ناگمانی اور زبردست لیکن نادرست پرواز سے کام دیتی ہی کیا عقل اس کے رنگ پیچتی ہی یا اس کے قلم بناتی ہی بلکہ ایسے کام جو اس کے علم کے ابتدائی اصول ہیں وہ دوسروں سے لیتا ہی خود دل کی محنتوں کو انھیں دیتا ہی اپنے خیالوں کو کچھ حیرات اور حیرت کے صدقوں سے امتحان پر لاتا ہی جو اس کی تصویروں کو ایک طرح کی رونق بخشتا ہی اور زندہ کرتا ہی نہ صرف جان سے بلکہ جوش سے اس کا دل جن بہادروں کو ظاہر کرتا ہی ان کے خیالات اور تصورات سے بھر جاتا ہی ان قوتوں میں جانا ہی جن میں وہ زندہ تھے اور ان حالتوں میں آتا ہی جن میں وہ رہے تھے لیکن اس گرجویشی کے ساتھ کچھ نظر انصاف بھی رکھتا ہی جو اس کو روکتی ہی اور درستی پر لاتی ہی اور اس کا تمام کام کیسا ہی دیر ہی اور جاندار می کا ہو کمال درستی و راستی سے مطابقت ہوتا ہی اور کیا ایسا خیال رکھتے ہیں کہ اچھے مصوّر کی نسبت ایک بڑے بادشاہ کو عقل کی کمر بلندی اور خیال کی کمر کوشش چاہئے اس لئے ہلکے بھٹکا چاہئے کہ بادشاہ کا کام سوچنا اور بڑے ارادوں کا تجویز کرنا اور ایسے آدمیوں کا پسند کرنا ہی جو درستی سے ان کی تعمیل کے لائق ہوتے ہیں۔

ملیکیس نے کہا میں سوچتا ہوں کہ میں میرا مطلب خوب سمجھتا ہوں لیکن فی الحقیقت جو بادشاہ اور عام دوسروں سے کراتے ہیں سو اکثر دھوکہ کھاتے ہوئے ہیں۔ جواب دیا کہ تو خود دھوکہ کھاتا ہی حکومت کی واقفیت عام ہمیشہ ان کو دھوکے سے محفوظ رکھتی ہی جو ابتدائی اصول سے واقف نہیں ہیں اور آدمیوں کی لیاقتوں اور عادتوں کی دریافت کرنے کی فراست نہیں رکھتے سو ہمیشہ ان آدمیوں کی طرح جو تاریکی میں بن اپنا راستہ ٹھونڈتے ہیں فی الحقیقت اگر یہ فریب سے بچتے ہیں تو اتفاق سے بچتے ہیں کیونکہ یہ جو کچھ ٹھونڈتے ہیں اس کی صاف اور کمال واقفیت نہیں رکھتے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کس طرف اس کی تلاش کے واسطے جانا چاہئے ان کی واقفیت واجباً اشتباہ پیدا کرنے کو کافی ہی بلکہ یہ

ہیلو میکس

ہیلو میکس

مینٹر

راستہ باز پر شک لاتے ہیں جو صداقت سے انکا مقابلہ کرتا ہی نہ دغا باز پر جو خوشامد سے انکو بکاتا ہی غلامان
 اسکے جو حکومت کے اصول جانتے ہیں اور آدمیوں کی عادت پہچانتے ہیں سو جانتے ہیں کہ انے کیا امید کر
 اور وہ کیسے حاصل ہو سکتی ہو کہ اسے کم دے جانتے ہیں کہ جن آدمیوں کو ہم کام پر رکھتے ہیں عموماً ہمارے
 ارادوں کی تعمیل کے درست وسیلے ہیں یا نہیں اور ہمارے مطلوبہ کو انکی تعمیل کی کافی لیاقت اور دوستی
 کے ساتھ سمجھتے ہیں اور بجالاتے ہیں یا نہیں علاوہ اسکے انکا خیال پیچیدہ امورات سے بٹتا نہیں اور
 اپنا مطلب اعلیٰ استقلالہ نظر میں رکھتے ہیں اور ہمیشہ تجویز کر سکتے ہیں کہ اس سے دور جاتے ہیں یا اسکے
 نزدیک آتے ہیں اگر دوسرے کبھی دھوکہ کھاتے ہیں تو اتفاقی اور خفیف معاملات میں کھاتے ہیں جو خاص
 ارادے کو ضروری نہیں ہو دے چھوٹے چھوٹے حدود کے بھی پابند نہیں ہوتے جو ہمیشہ تنگ دلی
 اور پست ہمتی کے نشان ہیں دے جانتے ہیں کہ بڑے معاملوں میں بعض بعض باتوں میں ہم دھوکہ
 کھا نیگے کیونکہ آدمیوں سے کام لینا پڑتا ہی اور آدمی اکثر دغا باز ہوتے ہیں اور تعویذ اور بے
 استقلالہ سے جو ان لوگوں پر پڑنے کا کام لیتے ہیں کم اعتبار رکھتے ہیں پیدا ہوتی جو اتنا زیادہ نقصان
 ہوتا ہی جتنا ان چھوٹے فریبوں سے نہیں ہو سکتا جو اس اعتبار میں عاید ہوتے ہیں بالمقابلہ وہ ضرر
 خوش رہتا ہی جو صبر کم ضرورت کے کاموں میں مایوس ہوتا ہی اور جبکا بڑا کام کامیابی سے چل سکتا ہی
 اور صرف اسی کام کے واسطے بڑے آدمی کو فکر رکھنی چاہئے فریب کیواسطے جب ظاہر ہوئی احمقیت سخت
 سزا کرنی چاہئے لیکن جو بڑے کاموں میں فریب نہیں کھاتا اور چھوٹے کاموں میں کھاتا ہو اسکو فریب
 کھانے پر صبر رکھنا چاہئے ایک کارگر اپنے کارخانے میں ہر ایک چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہی اور ہر ایک
 کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہی لیکن ایک بادشاہ جو ایک بڑی قوم پر حکمران ہو نہ سب دیکھ سکتا ہی نہ سب کر سکتا
 ہی حقیقت میں اسکو چاہئے کہ وہ خود کچھ کام نہ کرے مگر صرف وہ کام کرے جو اسکے زیر حکم دوسرا نہیں کر سکتا
 اور کچھ نہ دیکھے جو کسی بڑی ضرورت کے کام میں ضروری نہ ہو۔

مہندر
 سینہ میکم

پار ڈومینیکس

سینہ میکم

پار ڈومینیکس

بہتر نمونے کما آدمی ٹیلیکس تو دیوتاؤں کا پیرا ہی اور دے چاہتے ہیں کہ تو عقل سے باوثابہ کر کے
 ممتاز ہو بیان جو کچھ کیا ہی سو جتنا تیری تعلیم کے واسطے کیا ہی اتنا اثریڈ ٹینیس کی بزرگی کے واسطے
 نہیں کیا اور اگر تیری نیکیاں آسمانی ارادے کے ساتھ مطابق ہیں تو ایسے علائقہ قوانین جنگو تو تسلیم کر
 میں سراپتا ہی سو انکے مقابلے میں جو تو ایک روز آیتھا کہ میں جاری کر بیگا اہل نہیں ہیں اسکے برتو

ہن لیکن آئینہ بینیس نے ہماری روانگی کے واسطے اب ایک جہاز تیار کیا جو اور وقت ہو کہ ہم ہنسیہ پر کے کناروں کو چھوڑنے کا خیال کریں۔

अद्वैतमित्र
हेरियथ

वेनीमेकस
सेलेन्स

अद्वैतमित्र

हेरियथ
मेन्

केलिषो

यूचेरिस

हेरियथ

यूचेरिस

हेरियथ
हेरियथ

अद्वैतमित्र

कीर

वीनस

डइरेन

ٹیلیکس نے اپنی روانگی کے ذکر پر اپنے دوست سے اس محبت کا راز ظاہر کیا جس سے اس کا سنبلیئم کو چھوڑنا بلا انوس نہ تھا اور کہا کہ اس انشاءے راز سے مجھ کو رنج ہو کہ شاید تو مجھ کو جن ملکوں میں ہو کر گذرنا ہوں ان میں بآسانی مغلوب عشق ہونے سے بڑھا جھیکا لیکن اگر میں تجھ سے جو اضطراب میں آتا ہوگی کی مٹی اینٹیلوپ کی کے واسطے رکھتا ہوں چھپاؤ گا تو بیشہ اپنے دل سے طعنہ سنو گا اے عزیز قیصر یہ ایسی تابناک دنیا خواہش نہیں جو یہی خواہش پر تو نے مجھ کو کلیپسو کے جزیرے میں غالب آنا سکھایا تھا میں جانتا ہوں کہ جو زخم میرے دل نے جو چیرس کے ہاتھ سے پایا ہو سوا سا گہرا ہو کہ اس کی صورت کو زنا زہر سے دل سے دور کر کا نہ میرا اس سے دور رہنا دور کر سکیگا اور اب بھی میں اس کا نام مجھ پر طبیعت نہیں لے سکتا اپنے ضعف کی ایسے امتحان کے بعد میں خود سے شرماتا ہوں تو بھی جو اضطراب اینٹیلوپ کی کے واسطے پانا ہوں سو اس سے بالکل مخالف ہو جو میں نے جو چیرس کی واسطے پایا ہو طبیعت کا فتنہ انگیز جوش نہیں ہو بلکہ عقل کی تسلی بخش رعایت ہو اور شفیقاہ اجابت اور عنایت میں اس کو خوش خبری میں چاہتا ہوں اور شرف دوست و رفیق جان اور اگر دیوتا کبھی میرے باپ کو نجد سے ملائیگا اور مجھے اجازت پسند ہوگی تو میری اور اینٹیلوپ کی قسمت ایک ہوگی جن خوبوں نے مجھ کو اینٹیلوپ پر مائل کیا ہو سو یہ ہیں اسکے چہرے کی شرم آگین تاب داری اور خاموشانہ بے اعتباری اور شیرین ناز اور نفش کلری یا زہر و زری یاد دہندہ کوئی مفید اور نفیس شغل پر اس کی توجہ دائمی اور اپنی مالکی وفات کے وقت سے اپنے باپ کے خانگی انتظام میں اس کی تندہی اور اپنے حسن سے بالکل فراموشی جب وہ آئینہ بینیس کے حکم سے حرکت کے خوبصورتوں کے ساتھ بانسلی کی ملازمہ آواز پر نچتی ہو تب ایسی معلوم ہوتی ہو کہ گویا وہیں یعنی ملکہ حسن اپنی خوبصورتوں کی صف کے ساتھ نچ رہی ہو اور جب وہ اس کو اپنے ساتھ نکال کر کوہ بجا تاجرت وہ کمانداری کی ایسی اسلوبی اور رفتار کی ایسی خوبی دکھاتی ہو جیسی دیکھنا اپنی بریوں کے درمیان اس بزرگی سے وہ خود ناواقف رہتی ہو مگر ہر ایک کی آنکھ اس کو حیرت سے دیکھتی ہو جب وہ کسی سندرمین دیوتا کی پاک نذر لیکے جاتی ہو تب خود اس سندرمین دیوتا بھی جاتی ہو جب کسی گناہ سے توبہ یا کسی ملک شگون سے حفظ ضرور ہوتا ہو تب وہ کیسی تعظیم اور درہشت سے

اپنی ندر پیش کرتی جو اور دیوتاؤں کو شنائی جو اور جب وہ اپنے ہاتھ میں طلائی سوئی لیکے اپنے ساتھ
 کی کنواری لڑکیوں میں نظر آتی ہو تو یقین ہوتا ہو کہ تیرا آدمی کی صورت اختیار کر کے زمین پر آئی ہو
 اور آدمزاد کو علم آرسنگی سکھائی ہو وہ اپنی نظیر سے دوسروں کو محنت پر لگاتی ہو جب وہ دیوتاؤں
 کے مخفی حالات گاتی ہو تب وہ اپنی آواز کے اعلان سے محنت کو شنائی جو اور مکان کو شنائی جو اور بولی
 نر و نری میں اچھے اچھے مصوروں پر سبقت لجاتی ہو وہ مرد کی سا خوش نصیب ہو گا جس کے ہاتھ میں ہمیشہ
 یعنی ملک النکاح اسکا نازک ہاتھ رکھیا وہ اس کے نقصان کے سوا کیا نقصان اٹھا سکتا ہو اور اس کے بعد
 بیٹے کے سوا کیا غم پاسکتا ہو۔

مین وار

ہر مین

مین وار
ہر مین وار

ہر مین وار

مین وار

مین وار
ہر مین وار

مین وار

لیکن ایہ عزیز پیشہ میں دیوتاؤں کو گواہ کر کے کتنا ہون کہ میں چلنے کو تیار ہوں میں اینٹیلوپ کی
 ہمیشہ پیار کر دگا لیکن وہ مجھ کو ایتھا کہ واپس جانے میں ایک لحظہ نہ روکی اگر کوئی دوسرا اسکو پانگتا تو
 میں بد نصیب ہونگا تاہم میں اسے چھوڑ کر چلوں گا اگرچہ میں جانتا ہوں کہ اپنی غیر حاضری سے میں اسکو ہاتھ
 سے کھوونگا تو مجھ میں اپنی محبت نہ اس سے: انکے باپ سے ظاہر کر دگا کیونکہ مجھ کو چاہئے کہ تنگ دلی نہ ہو اور
 اگر اپنے تخت پر بیٹھے اور مجھ کو اس کے اظہار کی اجازت دے تب تک اسکو تیرے سوا کسی دوسرے
 ظاہر نہ کروں پس اے عزیز پیشہ نقصان کر کہ اینٹیلوپ کی کے واسطے میری محبت اس جوش سے کیسی مختلف
 ہو جو میں پوچھرس کے واسطے رکھتا تھا جس سے مجھ کو یاد ہو کہ میری فعل اور نیکی دونوں برباد ہوئے
 والی تھیں۔

مین وار
ہر مین وار

میتھ نے کہا کہ میں اس اختلاف سے واقف ہوں اینٹیلوپ بالکل نزاکت اور فراست اور سادگی کمتی
 ہو اس کے ہاتھ محنت کے دشمن نہیں ہیں وہ دور اندیش نہ کیا ست سے استقبال کو دیکھتی ہو اتفاقات کا تدارک
 کرتی ہو ضروری کاموں کو خاموشانہ جلدی سے انجام دیتی ہو ہمیشہ مصروف رہتی ہو کہ کسی نہیں مگر باقی
 کیونکہ ہر ایک کام کو واجب زمان اور مکان پر رکھتی ہو اس کے باپ کے گھر کا عہدہ انتظام اسکی بزرگی کا
 باعث ہو اور اس کے شباب حسن سے زیادہ امتیاز کا سبب ہو اگرچہ کل اس کے انتظام کے تابع ہیں اور
 دھوکا مانع نہ کرنا یاد رکھنا اسکا کام ہے جس سے دوسری ہر ایک عورت باعث نفرت ہوتی ہو تو کبھی وہ
 تمام گھر کی پیاری بیٹی ہو کیونکہ وہ غصہ رکھتی ہو نہ سختی نہ ظالمی نہ طبع جو عورتوں میں اکثر داخل عیوب
 ہو اسکی آنکھوں کی نظر کلم کافی ہو اور ہر ایک شخص خوشی سے کہ ناخوش نہو جائے اطاعت کرتا ہو وہ خاص

ہدایت درستی اور صفائی سے کرتی ہو اور ایسا کوئی حکم نہیں دیتی جسکی تعمیل نہو سکے اسکے دھمکانے میں
بھی ایک طرح کی مہربانی پائی جاتی ہو وہ بدعادت کی لئے ملامت کرتی ہو لیکن درستی کے لئے تقویت
بھی دیتی ہو وہ اپنے باپ کو محنت و فکر میں باعث تسلی ہو وہ اپنے باپ کی جاسے راحت ہو جیسے موسم گرما کی
دھوپ سے جلتے ہوئے مسافر کو سایہ شجرستان اور اسکے تلے کا فرش بہرہ جاسے راحت ہوتا ہو فی الحقیقت
ایٹلیوپی ایک خزانہ ہی جو زیادہ دور اور پر محنت تلاش کی تلامی کر سکتا ہو نہ برباش جیسی اسکے بدن کو
اُس سے زیادہ اسکے دلو کو بری لگتی ہو اسکا خیال زور آور ہو لیکن نامطمع نہیں ہو وہ صحت تب بولتی
ہو جب نہ بولنا نا واجب ہو اور اسکی بولی میں ایک طرح کی غولی اور ایک ملاہم لیکن بیزا احم ترغیب ہو سب
خاموشی سے سنتے ہیں اور وہ حیرت سے شرماتی ہو اسکی بات کو اس نظم اور توجہ سے سنتے ہیں کہ جو کچھ وہ
کہا چاہتی ہو سو کہنے میں اسکو شرم سے شکل پوش آتی ہو نہ اپنے اسکو بات کرتے سنا ہو مگر تب کہ اور جب کسی
موقع پر اسکو ایک بار بولتے سنا ہو تو پھر بھول نہیں سکتے اسکے بچنے ایک دفعہ جب وہ کسی غلام کو دوسرے
غلاموں کی عبرت کے واسطے سختی کے ساتھ سزا دیا چاہتا تھا اسکو بلایا تب وہ شرم سے سر نہ اٹھائے ہوئے
اور ہرے پر ایک لمبا برقع ڈالے ہوئے آئی اور بولی لیکن صحت اسقدر جسقدر اسکا غصہ دبائے کو کافی
تھا اول وہ اسکے غصے میں شامل نظر آئی پھر نامعلوم تدریج سے ملاہم ہوئی اور آخر کو اس نے اس مجرم کے
لئے معذرت کی اور غصہ زائدہ کے ملک اثر سے اس بادشاہ کو مجروح کئے بغیر اسکے سینے میں عدل اور
رحم کے خیالات کا نور پیدا کیا اسکے دل کا زور و شور باسانی بیزا احم تاثر سے کم ہوا جیسے اپنی بیوی تھیں
کے ملاہم نازوں سے سفید موخر میں کے تسلی باب ہونے سے فرمانبردار لکڑوں کی لطیفائی کم ہوتی ہو اس طرح
جیسے بانسلی جب وہ اسکو اپنی ملاہم آواز سے بیدار کرتی ہو تب اسکے احساس پر جواب دیتی ہو ویسے ہی اگرچہ
وہ اپنے اختیار کو عمل میں نہیں لاتی اور اپنے نازوں سے استفادہ نہیں کرتی تو بھی شوہر کا دل ایک
روز اسکی خواہش کے مطابق ہو گا حقیقت میں ایٹلیوپی تیری محبت کے لایق ہو اور دیوتاؤں نے
اسکو تیرے واسطے تجویز کیا ہو لیکن اگرچہ اسکے واسطے تیرا عشق عقل واجب ہو تو بھی جب تک اسکو یو لیس تیر
حوالے نہ کرے تب تک تجھ کو انظار کرنا چاہئے تجھ کو میں اپنا خیال چھپانے کے واسطے شاباشی دیتا ہوں اور
اب تجھ سے کتنا ہوں کہ اگر تو ایٹلیوپی سے کچھ بھی درخواست کرنا تو وہ نا منظور ہوتی اور تو اسکی نظر
سے گرجا نا وہ اقرار نہیں کرتی اپنا سب اختیار اپنے باپ کے ہاتھ میں رکھتی ہو جو اسکا خداوند بنا چاہتا ہو

رہنموی

پوریت

نیریت

رہنموی

پولیسی

رہنموی

اسکو چاہئے کہ دیوتاؤں کی تنظیم رکھے اور آدمیوں کا ہر ایک حق ادا کرے بنے دیکھا ہی اور تو نے سمجھ لیا
 ہو گا کہ تیرے ہم پر جانے کے پہلے سے کوہ کمر نظر آتی ہو اور اسکی آنکھیں زمین پر گڑھی رہتی ہیں وہ تیری
 لڑائی کی ناموری سے ناواقف نہیں ہی تیری پیدائش اور تیرے سوانح سے آگاہ ہی جو انعام جھکو دیتا اور
 نے بٹھے ہیں سو اس سے پوشیدہ نہیں ہیں اس واقعیت سے اسکو زیادہ استقلال حاصل ہی پس
 اکتھا کہ کورواں ہو جب میں جھکو تیرے باپ سے ملاؤنگا اور تجھے ایسی حالت میں رکھونگا کہ تو ایسی عورت
 پائے جو تیرے لئے سست جگ یعنی زمانہ راستبازی کی خوشی بڑھائے تب سمجھونگا کہ میرا مطلب تیری امداد
 ہی سو پورا ہوا اگر شہزادی ایشیونیہ بی سلیمن کے بادشاہ آئیڈوینیس کی بیٹی کوہ آئیڈیس کی نا آباد
 جوئی پر سمجھو یوں کی گلہ بان ہوتی تاہم اس سے شادی کرنا باعث فحش و عزت ہوتا ہے

باب بست و سوم

ٹیلیس کا اپنے معانوں کی روانگی سے ڈر کر میٹر سے کئی وقت طلب کام تجویز
 کرنا اور یقین کرنا کہ تیری مدد بغیر انکی درستی دشوار ہو اور میٹر کا اسکی خاطر کئی عام
 قواعد مقرر کرنا مگر ٹیلیس کے ساتھ اکتھا کہ جانے کے ارادے پر قیام رہنا اور آئیڈوینیس
 کا آنکھ روکنے کے واسطے دوسری تدبیر کرنا اور ایشیونیہ کے واسطے ٹیلیس کے عشق کو
 تقویت دینا اور اسکو اور میٹر کو اپنی لڑکی کے ساتھ شکار پر لیجانا اور اس لڑکی کا
 ایک جنگلی سوار کے ساتھ خطرے میں آنا لیکن ٹیلیس کے ہاتھ سے بچا جانا اور ٹیلیس
 کا اس سے علیحدگی نہ چاہنا اور آئیڈوینیس سے رخصت لینے کی بہت نکرنا مگر میٹر کے دبانے
 سے اسکا اپنی مشکلات پر غالب آنا اور اپنے ملک کے واسطے جہاز پر سوار ہونا ہے

آئیڈوینیس نے جو ٹیلیس اور میٹر کی روانگی سے ڈرنا تھا آنکھ روکنے کے واسطے کئی بہانے
 کئے اسنے میٹر سے کہا کہ میں تیری مدد بغیر ایک نکرار کا تصفیہ نہیں کر سکتا جو جو پیر معاف کے پوجاری
 ڈیوفینز اور ایپالو کے پوجاری ہیلیوڈورس کے درمیان آن گھونون کی بابت واق ہوئی ہو

پدر بھائی

ہندیوپی
 ہلےنم
 ہارمینیوس
 ہلےجوڈس

ہلےمیکس
 ہلےنر

ہلےنر

ہلےمیکس

پدر بھائی

ہندیوپی

ہلےمیکس

ہلےنر

ہلےمیکس

ہلےمیکس

ہندیوپی

ہلےمیکس

ہلےنر

ہندیوپی

ہلےمیکس

ہلےنر

ہندیوپی

ہلےمیکس

ہلےنر

ہندیوپی

ہلےمیکس

ہلےنر

جو مرغونکی پرواز سے اور تر بانوں کی انتروپوں سے لئے جاتے ہیں نیز نے کہا تو خود کو پاک کاموں میں کیوں ڈالتا ہو تو مذہبی سوالات کا تصفیہ ایٹروریہ والوں پر چھوڑ جو روایت بہت قدیم سے کلمات غیبی کے محافظ رہے ہیں اور جو بوسلہ الامام آدیون کو دیوتاؤں کے مترجم ہیں اپنے اختیار کا صریح شروع میں ان مشکلات کو روکنے میں استعمال کر جب تک وہ قائم ہیں بالکل اگناشا نہ عمل کر اور جب فیصلہ ہو جائے تب اسکی تعمیل پر قناعت کر یا در کہہ کہ بادشاہ کو مذہب کا تابع رہنا چاہیے نہ اسکو بنانا مذہب دیوتاؤں سے ہو اور بادشاہی اختیار سے بالاتر ہو اگر بادشاہ مذہب میں دست اندازی کرتے ہیں تو اسکو قانون یزدانی سے محفوظ نہیں رکھ سکتے اور اسکو صرف اپنی حکومت کا وسیلہ کرتے ہیں بادشاہ کی طاقت اتنی زیادہ ہو اور دوسرے مرغونکی اتنی کم کہ اگر بادشاہ مذہبی دستوروں اور کاموں کے کسی مسئلہ کی تجویز اختیار کر گچا تو مذہب جیسا درست بادشاہ اسکو رکھا چاہیگا و یا نہ سیکھا پس ایسے سوالات کا تصفیہ بلا تامل دیوتاؤں کے دوستوں پر چھوڑا اور اپنے اختیار کو صرف ان لوگوں کے برخلاف عمل میں لا جو انکی تجویز کو ہونے پر نا مین۔

پھر آئیڈوینس نے اس دشواری کی شکایت کی جو اسکے بہت سے مقدمات میں معلوم ہوتی تھی جو خاص آدیون کے درمیان واقع تھے اور جبکہ تصفیہ کے واسطے وہ نہایت متقاضی تھے نیز نے کہا جو حقوق کے نئے سوالات ہیں جنہے قانون کی عام اصل قائم ہو وہ جو قوانین پہلے سے جاری ہیں انکی تصریح کے واسطے کوئی دلیل حاصل ہو وہ ان سب کو فیصلہ کر لیکن خانگی حقیقت کے سببالات کی تجویز اپنے ذمہ پر لے لے وہ اپنے اختلاف اور بعد اسے جھگڑا سے بے رغبتی رکھیں گے نیز نے تیرے تنہا فیصلہ کرنے سے انصاف میں دیر لگی اور تیرے سخت کے سبب نصف بیکار رہ گئے تو گھبرا جائیگا اور تھک جائیگا خفیف مقدمات کے انتظام سے ضرورت کے کام کے لئے نہ جھگڑو تیرے بیکار نہ خیال اور باوصف اسکے خفیف مقدمات کا انتظام نہ ہو سیکھا اسلئے ایسی بر دقت اور بے منفعت حالت سے استہزاء رکھ خانگی تنازعات ماتحت مصنفوں کے سپرد کر اور تو سوا اسکے جو دوسرے واسطے کر لیکن کچھ مت کرب اور تب ہی تو بادشاہ کے کام کر سیکھا پھر آئیڈوینس نے کہا کہ بہت سے شخص اچھے خاندان کے میرے پاس ہیں جو مصیبت میں میرے شریک رہے ہیں اور میری خدمت میں بہت نقصانوں کے واسطے شمل ہوئے ہیں یہ اپنے نقصانوں کے واسطے کچھ تلافی یعنی بعض مالدار جو ان عورتوں کے ساتھ

شادی جانتے ہیں اور محکوم اپنے واسطے دست اندازی کے متواتر تقاضہ سے تنگ کرتے ہیں اور میرا ایک لفظ
آنکی کا سیل کو کافی ہو۔

میر نے کہا یہ درست ہے کہ میرا ایک لفظ کافی ہے لیکن وہ ایک لفظ تیرے واسطے بہت بھاری نقصان
کا باعث ہو گیا تو والدین کو اپنا داماد پسند کرنے کی آزادی اور طمانیت سے محروم کر دیا اور اس سے پہلے آنکے
وارثوں کو بھی یہ بات فی اسقیقت آنکو نہایت سخت اور کدینکا غلامی میں ڈال لی اور محکوم تیری عیال کی
تمام خانگی برائیوں کا جواب دہ کر لی شادی بدرجہ بہترین فحش نامشولہ کا پلنگ ہی تو آپہنے کا ہے کیون
بکھیرنا ہی اگر تو اپنے وفادار ملازمین کو انعام دیا چاہتا ہی تو آنکو زمین افتادہ باٹ دے علاوہ اسکے آنکی
لیاقت اور حالت کے مطابق آنکو درجہ اور عزت بخش اور اگر کچھ بھی کچھ زیادہ دینا ضرور سمجھے تو اپنے
خزاندے سے کچھ نقد انعام دے اور اس نقصان کو اپنا خراج کرنے سے پورا کر لیکن اپنے قرضوں کو دوسروں
کے مال سے ادا کرنے کا خیال کبھی مت کر اور جو مال حقوق مقدمہ کی تحریب سے یعنی بلارضا مندی والدین
آنکی لڑکی شادی میں دلانے سے ہاتھ لگے اس سے تو اور بھی زیادہ احتیاط رکھ۔

بھڑوہینکس
تیرے

تیرے

آئیڈینٹس نے یہ مشکل حل ہونے پر ایک دوسری مشکل ظاہر کی اور کہا کہ سیریا والے لاش کرنے
ہیں کہ بعض اضلاع جو تھے بطور زمین افتادہ آن پر دیوین کو دے ہیں جنکو سیریا میں آباد کیا ہی
ہمارے ہیں کیا احکام یہ دعویٰ منظور کرنا ضرور ہو اور اگر منظور کروں گا تو کیا دوسرے لوگ اسی حد و
پر دعویٰ کرنے کی طاقت نہ پائیں گے۔

میر

تیرے

بھڑوہینکس

میر

میر نے جواب دیا کہ سیریا والوں کو آنکے دعویٰ میں بے تامل درست نہ ماننا چاہئے اور نہ تامل
خود کو اپنے دعویٰ میں درست جانتا چاہئے آئیڈینٹس نے پوچھا کچھ کسی گواہی پر اعتبار کرنا چاہئے تو
نے جواب دیا کہ کسی ایسے ہمسایے کی قوم کو جس پر کبوتر نڈاری کا ملک بنو مقرر کرنا چاہئے تو تم دونوں
کے درمیان تجویز کر سہا نیا والے ایسے ہیں کہ اپنا اور دوسرے کا فائدہ برابر سمجھتے ہیں آئیڈینٹس
نے کہا تو کیا میں بادشاہ نہیں ہوں جو ثالث مقرر کروں اور کیا بادشاہ کو غیروں کے قصے کے واسطے
اپنی حدود کی رعیت چھوڑنی واجب ہو۔

میر

تیرے

بھڑوہینکس

میر نے کہا کہ اگر تو اراضی مذکورہ رکھا چاہتا ہی تو تو سمجھتا ہی کہ تیرا دعویٰ اسکی نسبت درست ہو اور
سیریا والے اسکی بازیافت پر مصر ہیں تو دے سمجھتے ہیں کہ اسحق بے نگرار ہی اس طرح تمھاری راے

مختلف ہونے سے اس اختلاف کا فیصلہ پانالت مقبولہ طرفین سے ہوگا یا زور سلاج سے دوسری کوئی تدبیر
 نہیں ہو کر تو ایسے ملک میں جائے جو ایسے آدمیوں سے معمور ہو جو نہ ج رکتے ہیں نہ مجسٹریٹ اور نہیں ہر ایک
 قبیلہ دار اپنے ہجوار قبیلہ دار کے ساتھ زبردستی اختلاف تجویز کر نیکا اختیار رکھتا ہی تو کیا تو انکی بد نصیبی
 پر انوس نکر نیکا اور کیا اس میں ب پریشانی کو نفرت سے نہ کیگا جو اپنے ہسایے کے ساتھ ہر ایک آدمی کے
 مسلح ہونے سے پیدا ہوگی پس کیا تو یقین کر سکتا ہو کہ اس زمین پر جسکے سب باشندے ایک قوم سمجھے جاتے
 ہیں اگر ہر ایک قوم جو قبیلہ داروں کی ایک جماعت ہی ہجوار قوم کے ساتھ زبردستی اختلاف تجویز کرنے
 کا اختیار حاصل کر لگی تو کیا دیوتا اسکو نفرت سے نہ کیگیں گے جو غرض اپنا کھیت اپنے بزرگوں سے میراث پاتا
 ہو سو اپنے حق کی حفاظت کو اختیار تو ان میں پر یا تجویز مجسٹریٹ بالکل منہم سمجھتا ہو اور اگر وہ جو کچھ شقاق
 ملا ہی زبردستی رکھنا چاہتا ہو شل مفید سخت سزا پاتا ہو پھر تو یقین کرنا ہو کہ بادشاہ اپنے دعوں کا زبردستی
 تصدیق کر سکتے ہیں بغیر اسکے کہ پہلے اسکا تصدیق ایسی تدبیروں سے چاہیں جو عقل اور انسانیت کے لائق ہیں
 جب انصاف کشت مزور سے علاوہ رکھتا ہو تب ایک شخص مفرد کو کبھی شل نیکی خاص واجب اور ضروری
 پس جب وہ تمام قوم سے علاوہ رکھتا ہو تب کیا بادشاہوں کو شل وصف عام واجب تر اور ضرور تر نہیں
 ہو کیا وہ بذات اور تفریق ہی جو تھوڑے بلے زمین چھینتا ہو اور کیا وہ نصف اور بہادر ہی جو قابضین کے
 ضلع کے ضلع چھینتا ہو اگر آدمی ظالمی حقیقت کے ادنیٰ معاملوں میں وہم اور طرفداری اور غلطی کے تابع
 رہتے ہیں تو کیا ممکن ہو کہ وہ سرکاری معاملوں میں ایسی باتوں سے کم متاثر ہو گئے کیا بکواسی تجویز پر
 جب غالب غلطی پر مبنی ہو اعتبار کرنا چاہئے اور کیا غلطی سے جو اسکا نتیجہ نہایت ملک ہو نہ ڈرنا چاہئے
 اپنے دعویٰ کی نسبت بادشاہ کی غلطی نہا ہی اور قحط اور تنگی کا باعث ہوتی ہو اور اولاد داخل کر نقصان
 کا اور طریقوں کی ایسی خرابی کا جس سے انتہائے وقت تک آفت بر پار ہے بادشاہ جانتا ہو کہ میں ہمیشہ
 خوشامدگو یوں سے محصور رہتا ہوں اسلئے کیا وہ نہیں سمجھ گیا کہ ایسے موقعوں پر لوگ خوشامد کر گئے اگر
 وہ اپنے اختلافوں کا تصفیہ ثالثوں پر چھوڑتا ہو تو خود کو صاف اور نصف اور بے غضب ظاہر کرنا ہی وہ
 وسے وجوہات بتاتا ہی چہرہ اسکا دعویٰ مبنی ہو اور ثالث ایک دوست طرفین ہی نہ سخت نصف ہو اور
 اگر چہ اسکی تجویز کی بحث پٹ تعمیل نہیں ہوتی تاہم اسکی تعلیم نہایت واجب ہو وہ شل حاکم اپنا حکم نہیں
 دیتا جسکے حکم کی اپیل نہیں ہو سکتی لیکن وہ تجویز جلاتا ہو اور اسکی صلاح سے صلح کی حفاظت کیواسطے

فریقین باہر رضامندی ظاہر کرتے ہیں باوجود اسکے اگر بادشاہ کے اعتراض کرنے پر بھی لڑائی واقع ہوتی جو تو عقل نیک اسکی گواہ ہوگی اور ہر ایسے اسکوا چھا بھین گے اور دو نام اسکوبھاٹکے آئیڈینڈر اس تقریر کے زور سے متاثر ہو کے راضی ہوا کہ سہا پانیا والے اسکے اور سیریا والوں کے بیچ میں ثالث بنیں۔

بادشاہ نے ان دونوں سا فرود کی روانگی روکنے کی لیے مذہب بن بے اثر دیکھ کے انکو زرا مضبوط بند سے روکنے کے واسطے کوشش کی اسکوا اٹیڈینڈی کے ساتھ ٹیلیکس کی محبت معلوم ہو گئی تھی اور امید کی کہ اسکی مضبوطی سے مطلب حاصل ہوگا اسلئے جب اسنے ایک ضیافت دی تب اسنے اکثر اپنی بیٹی کو گانے کیواسطے حکم دیا اسنے فرض بھکراطاعت کی لیکن ایسی غیبت و حیرت سے کہ اس اطاعت سے جو اسکوتکلیف ہوئی بہ آسانی ظاہر ہوئی آئیڈینڈیس نے اپنی خواہش کے انظار کے واسطے بیان تک کوشش کی کہ اسکے گیت کا مضمون وہ فتح ہووے جو اسنے ڈانیا والوں اور آئیڈینڈیس پر حاصل کی تھی لیکن اس نے ٹیلیکس کی تعریف گوانے کا اسنے شرم آگین تغیر سے انکار کیا اور اسکے باپ نے بھی اصرار مناسب نہ سمجھا اسکی آواز میں کچھ ایسی ملاہمی اور تیرہنی تھی کہ بیان سے باہر جو ٹیلیکس اسکی اس تمام طاقت سے متاثر ہوا اور اسکی طبیعت کو ایسا جوش ہوا کہ چھاپا نہ سکا آئیڈینڈیس یہ دیکھ کر خوش ہوا لیکن ٹیلیکس اسکا راز دریافت نہ کر سکا وہ غلبہ عشق کو دیا نہ سکا لیکن عقل نے اسکے آثار کو روکا اب وہ ٹیلیکس کے ساتھ جسکو سنگدل عشق نے ایک بار جزیرہ کیلپسو میں مقید کیا تھا جب اٹیڈینڈی لگاتی تھی وہ خاموش رہتا تھا اور جب وہ گا چکی تھی تب وہ گفتگو کو دوسرے مضمون پر لے آتا تھا۔

بادشاہ نے پھر ایوس ہو کے اپنی بیٹی کو ایک بڑی شکار بازمی سے تفریح کی اجازت دی اسنے اس بازمی سے انکار کیا اور آنکھوں میں اشک بھر کے عجز سے پیچھے رہنا چاہا لیکن آئیڈینڈیس کے احکام قابل تنبیغ نہ تھے اسلئے اسکواطاعت کرنی پڑی وہ ایک آتش مزاج گھوڑے پر چڑھی جو ان گھوڑوں کی طرح جنگو کاٹنے لڑائی کے واسطے درست کیا تھا زمین کو حقیر جانتا تھا اور لگام کا بیصر تھا تو بھی اسنے راحت آہنہ غافل سے اسکومطیع رکھا وہ اسکی خواہش کے پوشیدہ اشارے پر چلتا تھا کنواری لڑکیوں کی ایک قطار ایسے شوق سے جس سے جوانی کی عزت و فرمت ظاہر تھی اسکے ہمراہ تھی

مذہب بن بے اثر

سپانیا
سیریاہینڈو
ہیلمیکسہینڈو
ہیلمیکسہینڈو
ہیلمیکسہینڈو
ہیلمیکسہینڈو
ہیلمیکسہینڈو
ہیلمیکسہینڈو
ہیلمیکسہینڈو
ہیلمیکسہینڈو
ہیلمیکسہینڈو
ہیلمیکسہینڈو
ہیلمیکسہینڈو
ہیلمیکس

اور وہ ایسی معلوم ہوتی تھی جیسی دیکھنا اپنی پر یوں کے ساتھ بادشاہ اسکے ساتھ تھا اور برابر اس پر نظر رکھتا تھا اور جب اسکو دیکھتا تھا تب اپنی زینت کے مصائب ماضیہ بھولتا تھا لیکن اس کی آنکھیں بھی اس طرح مٹی ہوئی تھیں وہ جھک رہا تھی بدلی خوبیوں اور سیدانی حسیوں پر شیفہ تھا اس سے زیادہ مٹی جیسا پر فریفتہ تھا۔

کتنوں نے ایک بڑے قد کے جنگلی سوار پر ایک حملہ کیا وہ کئی دن کے سواروں سے زیادہ غضبناک تھا اسکی پیٹھ کے بال لوہے سے سخت تھے اور تیرے تیز اور لمبے اسکی آنکھیں آگ سی شعل اور غوریز تھیں اسکا دم دور سے ایسا سنائی پڑتا تھا کہ جب آپولس نافرمان ہوا تو ان کو آدمی روکنے کے لئے اپنی غار میں بلاتا جو تب انکی سخت آواز میں سنی جاتی ہیں اسکے لمبے دانت درانتی سے ٹپے ہوئے تھے انکے آگے جنگل کے درخت قائم نہ رہ سکتے تھے جو کئے اسکے پاس آتے تھے انکو دانتوں سے جمید تھا اور سب زیادہ دلیر شکاری اسکے پاس جاتے ہوئے ڈرتے تھے تو بھی انٹیلوپی جو دوڑنے میں ہوا سے زیادہ تیزی اسکے پاس گئی اور اس پر حملہ آور ہوئی اسنے ایک برجھا اس پر پھینکا جس سے وہ کانٹے پر زخمی ہوا خون و حار سا بہ نکلا اور وہ غصہ تازہ سے اپنے مخالف پر ٹوٹا انٹیلوپی کا گھوڑا کیسا ہی دلیر اور دلاور تھا کانپا اور پیچھے ہٹا تب وہ حیوان اس پر لپکا اور اسکا صدرہ ایک بھاری کل کا ساتھ جو سخت شہر کی برجوں کو اٹاتا ہو گھوڑا اسکا تھل ٹھوسکا اور گر پڑا انٹیلوپی اب زمین پر ایسی حالت میں تھی کہ اس غضبناک جاندار کے دانتوں سے جھکو اسنے بھر دکا یا تھا پچھنے کی تاب نہ رکھتی تھی لیکن ٹیلیکٹر جکا خیال اس خطر سے بھرا ہوا تھا پہلے سے زمین پر تھا اور ایسی سرعت سے کہ برق سے کم تھی خود اسکے اور اس سوار کے جواپنے زخم کا بدلہ لینے پر جھاگ ڈالتا تھا بیچ میں پڑا اسنے اپنی شکاری برہمی اسکے جسم پر ماری وہ غورناک دیوگرا اور زمین پر غصے سے بیہوش ہوا۔

ٹیلیکٹر نے اسکا سر کاٹا جسکو دیکھ کر شکاری حیران ہوئے یہ سرفراز دیکھنے پر مبہم معلوم ہوتا تھا اسنے فوراً انٹیلوپی کی نذر کیا جسے شرمناکراپنے باپ کی طعن دیکھا کہ کیا کرے آئیڈوینڈیس نے جو اسکے غصے پر دلاور تھا اور اب اسکے بیچ جانے سے خوشی سے بھرا اسکو اشارہ کیا کہ اس نذر کو قبول کر لے اپنے اسکو دلربا نہ اقبال سے لیا اور کہا میں اسکو جو زیادہ تر قیمتی بخشش جو تجھ سے شاکر اندلیتی ہوں اور اپنی زندگی کے واسطے تیری ممنون ہوں اسقدر بولے ڈری کہ میں نے بہت کہا اور زمین

इदृशेना
टेलीमेकस

कैलीडन

इओलस

रेन्डिओपो

रेन्डिओपो

रेन्डिओपो

टेलीमेकस

टेलीमेकस

रेन्डिओपो

नरडोमिनियस

ہیلی میکس
پولیسی
ہیلی میکس

ہیلی میکس
پولیسی
ہیلی میکس

ہیلی میکس
پولیسی
ہیلی میکس

ہیلی میکس
پولیسی
ہیلی میکس

ہیلی میکس
پولیسی
ہیلی میکس

ہیلی میکس
پولیسی
ہیلی میکس

کی طرف دیکھنے لگی ٹیلیکس اسکی پریشانی دیکھ کر مرتبہ جواب دے سکا یوں لیسہ کا بیٹا ایسی عزیز جان بچا
سے کیسا خوش ہوا ہی اگر اسکو اپنی جان کے ساتھ ملا سکیگا تو کیسا خوش ہوگا ایشیو ٹیوٹی نے کچھ جواب نہ دیا
مگر اپنی جوان خواہشوں میں گئی اور اپنے گھوڑے پر چڑھی۔

ایڈ وینیس اس وقت اپنی لڑکی ٹیلیکس کو دینے کا اقرار کرتا لیکن اسنے امید کی کہ حالت
بے اطمینانی میں اسکا عشق اور بھی بڑھیکگا اور اسکے ساتھ شادی کرنے کی امید اسکو سہیلندہم سے
جانے میں روئیکگی ایسے اصول پر ایڈ وینیس نے تجویز کی لیکن دیوتا آدمیوں کی راے پر ہنسنے میں
اور اسکو بے اثر کرتے ہیں اسی تجویز نے ٹیلیکس کو روکنے کے واسطے لگی تھی اسکی روانگی کو
مدد دی جو عشق اور امید اور ہم کا غلبہ اسکے دل میں پیدا ہوا اسنے اب اسکو اپنے ارادے پر بے ہمتا
کیا فیئر نے دو چند محنت سے ایشیو کو واپس جانے کی خواہش تازہ کی اور جہاز تیار ہو جانے سے
اس نے ایڈ وینیس کو بھی اپنی روانگی کی اجازت کے واسطے دیا یا اس طرح ٹیلیکس کی جان فیئر
کی دانائی سے اسکی عظمت کی تکمیل کے واسطے بہ لحاظ دوستی پر آئی اور ہر جگہ بقدر اسکی بچی اور
واقفیت کی ترقی کے واسطے ضرور سنا اس سے زیادہ ٹھہرنے نہ پایا۔

فیئر نے ٹیلیکس کے واپس آنے ہی حکم دیا تھا کہ ایک جہاز تیار رہے ایڈ وینیس نے اسکی تیار ہونے پر
پیشانی سے دیکھی کہ جب کا بیان نہیں ہو سکتا اور جب اسنے دیکھا کہ جن مہانوں سے میں نے ایسے پیشار
اور ضروری فائدے پائے ہیں سو اب زیادہ نہیں روکے جاسکتے اسنے خود کو غم اور یاس کے حوالے
کیا وہ اپنے محل کے سب اندر کے کردار میں گیا اور آہ و زاری و اہلکار سے اپنے رنج گھٹانے لگا
بسول گیا کہ یہ طبیعت غذا سے مدد پاتی ہو اور نوبت راحت خواب سے ہاتھ آتی ہو اسکی تندہی و بہم
گھٹنے لگی اور اسکے دل کی پوشیدہ بقراری اسکو ضعیف کرنے لگی وہ ایک عظیم الشان درخت کی طرح خشک
ہوا ہوا اپنے سایہ سے زمین کو ڈھکنا ہی مگر جسکی جڑ کو کھدایا جاتا ہو ہوا اپنے غصے میں آہیں بھانہ حملہ لاتی
ہو اور زمین اسکو خوشی سے پالتی ہو اور گھاڑی تغلیما اسکو بچا سکتی ہو لیکن اگر وہ اندرونی بیماری
نظارہ نہیں ہوتی تو وہ کھلتا ہو اسکے پتے جو اسکی شان و شوکت میں خاک پر گرتے ہیں اور اسکا تنہ
اور صرف گدے پھٹے اور سوکھے رہ جانے ہیں ایڈ وینیس صورت میں ایسا رہ گیا اور ناتسلی باب
انسوس کی قربانی بگلیا۔

ہیلمیکس

ہیلمیکس

ہیلمیکس

ہیلمیکس

ہیلمیکس

ہیلمیکس

ہیلمیکس

ٹیلیفون کے رینج سے درمیانہ متاثر تھا مگر اس سے بولنے کی جرات نہ کرتا تھا روز روز و انگلی سے ڈرتا تھا ہمیشہ توقف کے واسطے کچھ بہانہ ڈھونڈتا تھا لیکن آخر اسکو تھکے پریشانی اور تیرانی کی حالت سے یہ لکے رہائی بخشی کہ میں تیرے مزاج میں یہ تبدیل دیکھ کے خوش ہوتا ہوں تو طبیعت سخت اور متکبر تھا اور صرف اپنی راحت اور رفعت سے آگاہ تھا مگر اب تو آدیت سے ملایم ہوا ہے اور اپنی مصیبتوں سے دوسرے کی تکلیفوں پر رحم کھانا سیکھا ہے بغیر دوسری نیکی کی ہر خوبی اور نہ لیاقت کو مٹا دینا لیکن یہ بھی اسقدر سچا ہے کہ حد سے باہر ہوا اور ملائمت زمانہ ظاہر میں خود تیری رخصت کے واسطے آئینہ دینیس سے کہنا اور جھکوا اس پر دردمکالت کی تکلیف سے بچا تا لیکن میں نہیں چاہتا کہ غم باطلہ اور دہشت نامہ دانہ تیرے سینے میں غالب ہو جھکوا چاہے کہ استقلال اور بہت کو دوستانہ ملائمت اور واقفیت سے شامل کرے اور دینے وری تکلیف کی دہشت عادی سے بچے جب تو کسی کے لئے رینج کرنے پر مجبور ہو تو اس کے غم کا شریک ہو اور اس صدمے کو سبک کر جھکوا تو روک نہیں سکتا ٹیلیفون نے کہا یہ واقعی صدمہ اس طرح ہلکا ہو سکتا ہے کہ اپنی روانگی سے آئینہ دینیس کو میں مطلع نہ کروں تو کہ۔

میر نے کہا اسی پر ہے عزیز ٹیلیفون تو اپنا مطلب غلط سمجھتا ہے تو بادشاہت کے سب دوسرے لوگوں کا ہی جھکی طبیعت کے جوش سراپے گئے ہیں اور جھکی خواہشیں نوجوانی میں روکی گئی ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہر ایک بات کا انتظام ہماری خواہش کے مطابق ہو اور قوانین قدرت ہماری مرضی کے تابع رہیں تو بھی کسی آدمی سے اس کے روبرو مقابلہ کی جرات نہیں رکھتے وہ دوسروں کے ساتھ دہشت سے اور نہ قاعدہ رحمت سے کہ تکلیف دینے سے ڈرتے ہوں بلکہ اپنی راحت و فراغت کے خیال سے اعتراض کرتے ہیں وہ اپنے آس پاس مغلوب اور ناخوش صور میں نہیں دیکھ سکتے اور آدیت کی تکلیفات سے صرف اسلئے متاثر ہوتے ہیں کہ وہ انکی آنکھوں کو بے گتے ہیں وہ مصیبت کا نال اسلئے نہیں سنتے کہ اسکا مضمون انکو ناگوار لگتا ہے اور شاید اس سے انکے دل کو تکلیف پہنچے وہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ سب طرح خیر و عافیت ہی وہ فرحتوں سے محصور رہتے ہیں اور ایسی کوئی شے نہ دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں جس سے انکی فرحت میں نقص واقع ہو اگر بد چلنی کے واسطے کسی کو دھمکا تا یا غلطی پر دنیا یا تفاضہ دانا یا جھوٹے دعویٰ روکنا یا کوئی فتنہ انگیز فساد رشتہ کرنا ہو تا جو تو وہ ہمیشہ کسی دوسرے شخص کو

اس کام کی واسطے مقرر کرتے ہیں آپ اپنی خواہش ایسی ملائی اور مستقل سے ظاہر نہیں کر سکتے کہ بلا دشمنی اطاعت پیدا کرے دے ایسے دیتے ہیں کہ نہایت نامناسب ہر بانیان کرتے ہیں اور اپنے نہایت ضروری کام بگاڑتے ہیں جو ہمیشہ پاس رہتے ہیں انکی رائے کے خلاف اپنے حق میں کچھ تجویز نہیں کر سکتے یہ کمزوری بآسانی ظاہر ہوتی ہو اور ہر ایک اس سے استفادہ کرتا ہو ہر ایک درخواست تاثیر ایک دعویٰ بن جاتی ہو اور نہایت بے ادبانہ اور کلفانہ تقاضہ سے جا ہی جاتی ہو اور اس خیال سے منظور کی جاتی ہو کہ تقاضہ پھر باعث تکلیف نہ ہو بادشاہ سے اول درخواست خوشامد سے کرتے ہیں اس کے وسیلے سے خود مطلب خوشامدی لوگ خود کو مورد مہربانی کرتے ہیں مگر اتنا اعتبار پیدا ہوتے ہی کہ خدمت کرنے لگیں حکومت کرنے لگتے ہیں دے اپنے مالک پر جو اختیار اس سے پاتے ہیں اسی اختیار سے حکم چلاتے ہیں اپنی لگام اس کے منہ میں رکھتے ہیں اور اپنا جو اس کے کا دھون پر وہ اس کے تلے آہ بھر تا ہو اور کبھی اس کو پیٹنے کا ارادہ کرتا ہو لیکن یہ ارادہ حلیہ جاتا رہتا ہو اور وہ اس جوئے کو اپنی قبر میں ساتھ لے جاتا ہو وہ محکوم کی صورت سے ڈرتا ہو تو بھی بزدلی سے اس حقیقت کو مستحضر نہیں ہے ایسے بادشاہوں کا محکوم رہنا ضروری ہو کیونکہ دے ایسے ہیں جیسے انگور کی کڑور ڈالیاں جو خود کو نہیں اٹھا سکتیں اور ہمیشہ کسی پاس کے درخت کے تنہ پر پھنسی ہیں ایسی ٹیکس میں بھگتا اس کمزوری کی حالت میں نہیں ہونے دوں گا یہ بھگتا بالکل حکومت کے لایق نہ کیگی اگرچہ تو آئیڈوینس سے بولنے کی جرأت نہیں رکھتا کہ شاید تیرے دلوں پر پہنچے تو بھی جب سیلینٹم کے دروازے تیرے پیچھے رہیں گے تو اس کے رنج سے واقف نہ ہوگا اب بھی جب قدر تکلیف بھگتا اس کے رو بہ واپس مین معلوم ہوتی ہو اس قدر اس کے رنج سے نہیں معلوم ہوتی اسلئے جا اور خود اپنے واسطے اس سے کہہ اس موقع پر ملائی اور سختی کا شامل کرنا سیکھ لے دے دھا کہ تو اس کو افسوس کے ساتھ چھوڑتا ہو لیکن اس کو چھوڑنے پر آمادہ ہو نہ ٹیکس : تیرے کورک سکتا تھا نہ آئیڈوینس کے رو بہ واپس سکتا تھا وہ اپنی بزدلی سے نہ جاتا تھا اور تب بھی اس پر غالب نہ آ سکتا تھا وہ پس و پیش کرتا تھا کبھی چند قدم آگے جاتا تھا اور کبھی پیڑ کے پاس توقف کے واسطے کسی نئے بہانے کے ساتھ واپس آتا تھا جاتا تھا کہ ظاہر کیسے لیکن ٹیکس کی طرف دیکھتے ہی وہ طاقت آمین نہ رہتی تھی اور جو کہا جاتا تھا اس سے خاموشانہ دل ہی میں قابل ہوجانا تھا تب ٹیکس نے متفرق تہمتیں دے کہ کیا یہی ڈانیا والوں کو فتح کرینو والا اور تہمید پر کور بانی

ڈیلی مہکٹ

ہارڈو مینس

سے لے لے

ڈیلی مہکٹ

ہارڈو مینس

مہنر

مہنر

ڈیلی مہکٹ
ہارڈو مینس

نشے والا کی کیا سی دانائی لیسہ کا بیٹا جو یونانی الہام غیبی کے مطابق اُسکے تخت پر بیٹھے گا اور اُن کی پیشانی
سے نمین کہہ سکتا کہ میں اب اپنے ملک کو واپس جانے میں زیادہ توقف نہیں کر سکتا جہاں مجھ کو امید ہو کہ
ایک دفعہ پھر اپنے باپ کے گلے لگوں گا اسی بد نصیب اینٹھا کے اگر تو کسی روز اپنے بادشاہ کا محکوم ہو گا جو خود
نالایق شرم کا غلام ہو اور ایسی ادنیٰ بات پر کمزوری کی تسلی کے واسطے اپنے نہایت ضروری فائدے
کو تصدیق کرنا جو تو تیری بد نصیبی کتنی بھاری ہوگی اب وہ تفاوت پہچان جو خلوت کی قرار بخش
مضبوطی اور معرکے کی پر آشوب ہمت کے درمیان واقع ہو تو اُن پر اس کے ہتھیاروں سے نمین
ڈرا اور اُن کی وینڈس کے انوس سے ڈرتا ہو یہ انصافی اکثر اُن بادشاہوں پر بدنامی لاتی جو
عدہ ترین تسکلات سے ممتاز ہوئے ہیں معرکہ میں بہادر مشہور ہونے کے بعد عام معاملات میں اُن
آدمیوں سے کمتر ہیں جو انہیں مستقل اور قائم رہتے ہیں۔

نیلپیکس ان صد اقدون کے زور سے متاثر اور جو ملاست انہیں تھی اُسکے پیش سے متحمل ہو کے
کیا کیا واپس ہوا اور اپنے دل سے بھی شہت ہو لیکن جب وہ اُس مقام پہنچا جہاں اُن کی وینڈس
زرد اور پرور و بینھا تھا اُسکی آنکھیں زمین پر گر پڑیں اور اُسکا دل غم سے پڑھواوے و دونوں
ایک لکھنے میں ایک دوسرے سے ڈرنے لگے اور ایک دوسرے پر نظر نہ کر سکے اور اُن
کے خیال بے زبان ظاہر ہوئے و دون بولنے سے خون کھاتے تھے اس پرورد
حالت میں اٹھ کھڑے آفرائڈ وینڈس غم کی زیادتی سے اُنکا کہ بولا کہ جب نیکی کے متلاشی ایسی
مکلفیت پاتے ہیں پھر ہم تلاش نیکی کسے کرتے ہیں میں اپنی کمزوری سے واقف ہوا ہوں اور اُسکی
مکلفیتیں اُستحار ہوا ہوں ایسا ہو کہ میری زسیت کی آفات ماضیہ واپس آئیں میں اچھی حکمرانی کا
حال زیادہ نمین سنا جا رہا میں اُسکا علم نمین جانتا اور اُسکی محنت سے تنگ آیا ہوں لیکن اُن
نیلپیکس تو کمان جانیگا جھکو تیرے باپ کی تلاش عیش کیونکہ وہ زندون میں نمین لیگا اُٹھتا کہ تیرے
دشمنوں کے قبضے میں جو جھکو تیری واپس پر ناہ کرے گا اور انہیں سے ایک فی حقیقت اب تیری ما کا
خاوند ہو اسلے تسلیم نہم ہر قناعت کہ میری بیٹی تیری بانو ہوگی اور میری بادشاہت تیری میراث یہاں
تیرا اعتبار میری زسیت میں بھی مطلق رہیگا اور میرا اعتبار تجھے ہے انتہا اگر یہ فواید تیری پذیرائی کے
قابل نمین ہیں تو میٹر کو تو میرے پاس چھوڑ جا میٹر میری انہر تسلی ہو بول اور مجھے جواب دے اپنے

یوتیویج
نڈ ڈومینیکس

نڈ ڈاکا

نڈ ڈاکس

نڈ ڈومینیکس

نڈ ڈومینیکس

نڈ ڈومینیکس

نڈ ڈومینیکس

نڈ ڈومینیکس
نڈ ڈاکا

نڈ ڈومینیکس

نڈ ڈومینیکس
نڈ ڈومینیکس

دلو مجھ پر فوٹا دساکر اور مجھ سے کہنت پر رحم لانے میں انکار نہ کر آہ پھر بھی تو خاموش ہو اور دیوتا بے رحم ہیں
 آنگی بے رحمی اتنی کریت میں نہ کیجی تھی جتنی سبلیئم میں دیکھتا ہوں اور میں اپنے بیٹے کی ہلاکت سے سنا
 مجروح نہوا تھا بھنا ٹیلیکس کے نقصان سے ہونا ہوں۔

ٹیلیکس نے ایک تھر تھراتی اور بھلاتی ہوئی آواز سے کہا کہ میرا سبلیئم سے جانا خوشی سے نہیں ہے
 قسمت سے ہی مجھ کو دیوتاؤں نے اٹینھا کے کہ جانے کا حکم دیا ہے انھوں نے اپنی راسے نیز کو ظاہر کی ہے اور
 میٹر آنگے نام سے میری روانگی کے واسطے تقاضی ہے پھر میں کیا کروں کیا میں اپنے باپ کو اور ما کو اور
 ملک کو جو ان دونوں سے زیادہ عزیز ہے چھوڑ دوں چونکہ میں بادشاہت کے واسطے پیدا ہوا ہوں
 ذریت راحت و فرحت برا نصیب ہے اور میری خواہش میری رہنمائی تیری بادشاہت سے مجھ کو اپنی طاقت
 اور دولت لیگی جتنی اپنے باپ کی بادشاہت سے نہیں لیگی لیکن مجھ کو مناسب ہے کہ جو دیوتاؤں نے میرے

واسطے مقرر کیا ہے اسکو اُس پر پسند کروں جو بجائے اُس کے تیری فیاضی مجھ کو دیتی ہے اگر اٹینیٹیو بی میری بانو
 ہو تو میں تیری بادشاہت پانے سے نہایت خوش ہوں لیکن اس واسطے کہ اٹینیٹیو بی کو پانے کا سستی ہوں
 مجھے وہاں جانا ضرور ہے جہاں میرا کام مجھ کو بھاتا ہے اور اسکو میرا باپ میرے واسطے تجھ سے مانگے گا کیا تو نے
 مجھ سے اٹینھا کہ کو واپس بھانے کا اقرار نہیں کیا تھا اور کیا اسی اقرار پر میں مددگار بادشاہوں کی
 فوج کے ساتھ تیرے دشمن آئیڈ راسٹس سے لڑنے کو نہیں گیا تھا اور کیا اب وہ وقت نہیں پہنچا ہے

کہ میں اپنے فائدے پر نظر رکھوں اور اپنے خاندان کے مصائب دور کرنے میں کوشش کروں جن
 دیوتاؤں نے مجھ کو میٹر دیا ہے انھوں نے ہی یولیسیز کا بیٹا میٹر کی سپرد کیا ہے تاکہ وہ اُسکی ہرات سے
 اٹکا نہ پاوے اور اگر پھر تو میٹر کو مجھ سے جدا کیا جاتا ہے اگر میٹر میرے ساتھ نہیں رہا تو کچھ میرے ساتھ
 نہیں رہا اب میرے پاس نہ بحر فہا ہے نہ جاے پناہ نہ پدر ہے نہ ملک ہے نہ ایک آدمی ہے جو جیجی اور
 عقل کے واسطے ممتاز ہے اور میری حقیقت جو وہ کی بڑی بیش بہا عنایت ہے پھر انسان کر کہ میں ایسی
 بخشش کو چھوڑ سکتا ہوں اور بالکل مردود اور متروک ہونے پر راضی ہو سکتا ہوں میں ایسی سستی
 سے بے ہستی ہونا پسند کرتا ہوں دوست سے میری زیت کم قدر ہے میری زیت لے لیکن میٹر کو
 مجھ سے دے۔

جب ٹیلیکس بولتا تھا اُسکی آواز زور پر آئی اور اُسکی دہشت رو بفرار لائی آئیڈ وینیسس

کیت
 سلیئم

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

ٹیلیکس

نہیں جانتا تھا کہ کیا جواب دے تو بھی تسلی یاب ہوا اور چونکہ بول نہ سکا اپنی تکلیف کے آثار اور ارتقا سے مستغنی رحم ہوا۔

اس وقت اسنے فیئر کو دیکھا وہ رعب دار آواز سے بلا منتی بولا غم نا واجب کو اپنے دل میں جان دے ہم تجھے چھوڑتے ہیں لیکن ایسی عقل کے ساتھ چھوڑتے ہیں جو دیوتاؤں کی مجلس میں رہنا ہی شکر کے ساتھ یاد رکھ کہ ہم اس عقل کی ہدایت سے یہاں تیری غلطیاں درست کرنے کو اور تیری ریاست بچانے کو آئے تھے فلا کلیئر جھکو پھر دیا ہی اور وہ وفاداری سے تیری خدمت کر گیا دیوتاؤں کی تعظیم نیکی کی خوشی اور لوگوں کی محبت اور تکلیف زدوں کی رحمت ہمیشہ اس کے سینے میں غالب رہی گی اسکی صلاح ستیاد اور بلا سد یا بے اعتباری اس سے کام لہیو جسے زیادہ ضروری خدمت جو وہ تیرے واسطے کر سکتا ہی یہ ہے کہ تیرے عیب جھکو سچ اور بے کم و کاست بتا دینگا اسلئے اول یہ خدمت اس سے لہیو چھٹا بادشاہ نہایت عمدہ استقلال سے ممتاز ہوتا ہی وہ نہ دوست کو ناصح دیکھ کر تھرا تا ہی اور نہ اپنے عیبدن کو دیکھ کر شرماتا ہی اگر تو اس استقلال سے ہمہ یاب ہی تو جھکو میری فیض حاضری سے کچھ خون نہیں ہی تیری زیست کی راحت محفوظ رہی گی لیکن اگر خوشامد جسکی رفتار مثل بار پچہداری ایک بار پھر تیرے دل میں دخل پائیگی اور جھکو بغرضانہ نصیحت پر ٹکی کر گی تو تو آخر ہی غم کی خوشی خواہ اطاعت میں مست اندر ہو بلکہ اپنے دل کی غایت کوشش کے ساتھ نیکی کا پرورہ مینے فلا کلیئر کو سمجھا دیا ہی وہ تیرے افکارات کو گھٹایگا اور تیرے اعتبار کا ستی رہیگا اور اسکی راستبازی کا میں جواب دہ رہو گا دیوتاؤں نے اسے جھکو دیا ہی جیسے انھوں نے مجھے ٹیلی میکس کو دیا ہی جو کام انھوں نے ہمارے واسطے مقرر کیا ہی سو جھکو دلیرانہ کرائف ہی اس میں افسوس بیفائدہ ہی اگر میری مدد کی ضرورت ہو گی تو ٹیلی میکس کو اس کے باپ کے پاس اور اس کے ملک میں پہنچانے کے بعد میں پھر آؤں گا اور اس سے زیادہ جھکو کیا خوشی ہو گی میں اپنے واسطے نہ دولت چاہتا ہوں نہ طاقت صرف دوسروں کو مٹا دینا میں مدد دیا چاہتا ہوں میں تیرے ساتھ ایک خاص محبت رکھتا ہوں کیونکہ تیری دوستی کا فیاضانہ اعتبار کبھی نہیں فراموش ہونے کا۔

جب فیئر نے یہ کہات انڈیوینس کو یکا یک ایک طرح کی ناگمانی اور فرج بخش تبدیلی معلوم ہوئی اسنے دیکھا کہ میرے جوش تشکیں سے تبدیل پاتے ہیں جیسے بزرگ دیا جب اپنا ترسول اٹھاتا ہی

میں

فیلانڈین

فیلانڈین

تیلی میکس

تیلی میکس

میں

انڈیوینس

تب لہرن آسودگی سے اور اندھی نابودگی سے تبدیل پاتی ہیں اب شفیقا نہ رقت کے سوا کچھ باقی نہ رہا سوا ایک طرح کا ملایم اور خوشمارج ستاخم جانگزا انتھا اور عبت اور امید اور نیکی اور دیوتاؤں کی عقیدت نے پھر اس کے سینے میں ظہور کیا۔

پھر اس نے کہا اے عزیز ترین خیرینے سب چھوڑا اور راضی ہوا مگر جھکوا اپنے دل میں حاضر رکھو جو اب آیتھا کہ میں داخل ہوا اور عقل کے انعام میں تیری مراد حاصل ہو یا ذکر کہ سیلینڈر تیرا بنا یا ہوا ہی اور آئینہ وینس تیرے نقصان سے بصیرت تیری واپسی کے سوا کسی میں امید نہیں رکھتا ایو لیکسیز کے

بیٹے تو اچھی طرح جا میرے بندر جھکوا نہ بادہ نہیں ٹھہرائیگے دیوتا اس خزانے کو واپس جاتے ہیں جو انھوں نے عاریتہ دیا تھا اور ان کی اطاعت مجھ پر فرض ہے ایو لیکسیز تو غیرت سے جا اگر بھی فضیلت تجھ میں ہے وہی ہماری قدرت کی حدود میں ہے اور تو ایک دیوتا نہیں جو جسے ناطا فتی سے طاقت اور سادگی سے حکمت پیدا کرنے کے واسطے آدمی کی صورت اختیار کی ہے تو تو آدمیوں میں سب سے بڑا اور

دانا ہے پھر بھی ٹیلیکس کا رہنا اور محافظ ہو وہ جسدہ خوش نصیب تیری حفاظت سے ہو اس قدر اچھا رہا اس کو فوج کرنے سے نہیں ہے میں تم دونوں کو وداع کرتا ہوں اور اپنے کلام کو روکتا ہوں میری آہ میں بے اختیار نہ ہیں اور اس لئے قابل معافی جاؤ زیت میں زست کرو ساتھ میں خوش رہو میرے پاس کچھ نہیں رہا سوا اس یاد کے کہ میں بھی ایک دفعہ تمھاری راحت میں شریک تھا وے طلانی وقت گذر گئے اور میں نے ان کی قیمت نہیں جانی افسوس وے جلد چلے گئے اور کبھی واپس نہیں آنے کے میں حکمو رکھتا ہوں مگر خوشی نہیں رہی میں حکمو دیکھتا ہوں مگر کبھی نہیں دیکھو نہ گا۔

لیکسیز بہ موقع پاکے روانہ ہوا فلاکلیر سے ملا جو اسٹاکر ہوا اور بول ڈسکا ٹیلیکس نے جا پاکہ لیٹز کا ہاتھ پکڑے تاکہ وہ آئینہ وینس کا ہاتھ چھو سکے لیکن آئینہ وینس ان دونوں کے چہرے کے بندر کی طرے جلا وہ بار بار ان پر نظر کرتا تھا اور آہیں بھرنا تھا اور بار بار بولنا چاہتا تھا لیکن اس کی آواز بھلائی تھی اور بات ناممکن رہ جاتی تھی۔

اب انھوں نے ایک طرح کی مشعل بڑا ہٹ یعنی ملاحون کی آواز سنی جو کنارے پر فرما رہے تھے رستہ کھینچا اور بادبان چڑھائے ہوئے مواقع ملی ٹیلیکس اور لیٹز نے آنکھوں میں اشک بھر کے بادشاہ سے رخصت لی جس نے بہت دیر تک آنکھ لگایا اور نظروں سے جب تک اُن کو دیکھ سکا ان کی ہر ای کی۔

میں نے

اندر پا کر

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

باب بست و چهارم

ٹیلیکس کا سفر دریا میں نینٹر سے علم حکومت میں کمی مشکلات کا علی انصوص لوگوں کے چال چلن دریافت کرنے کی مشکلات کا پوچھنا جس سے نیک آدمی کام پر رکھے جائیں اور بد آدمی سے دھوکہ نہ پائیں اس گفتگو کے درمیان ایک جزیرے پر آرام کے لئے ٹھہرنا جہان یولیسز پہلے سے گیا تھا اور ٹیلیکس کا اُسکو دیکھنا اور پہچانے بغیر اُس سے گفتگو کرنا لیکن اُسکو دیکھنے کے بعد اُسکا جواز پر سوار ہونا اور اندرونی بے قرار مچی ہو کر کرنا اور اُسکا باعث خجائے سکنا اور نینٹر کا اُسکو سمجھانا اور تسلی دینا اور یقین کرانا کہ وہ اپنے باپ اب جلد ملیگا اور اُسکی صوری اور باپ کی کا امتحان لینے کے لئے نینروا کا قربانی چڑھانے کے واسطے اُسکو روکنا اور جو دیہی نینٹر کی صورت میں مخفی تھی اُسکا اپنی صورت اختیار کرنا اور ٹیلیکس کا اُسکو جانتا اور ماننا اور اُس دیہی کا اُسکو اپنی اخیر نصائح دینا اور غایب ہو جانا اور ٹیلیکس کا اُمتیہا کہ میں پہنچنا اور اپنے باپ سے اسکے وفادار ملازم ایویسینز کے مکان میں ملنا پنا

اب بادبان ہوا سے پھولنے لگے اور ساحل پہنچے بھاگنے لگا طالع نے منورے فاصلے پر لیو کٹی کی نوک زمین دیکھی مکی بلند سی سفید بنارات سے ڈھکی رہتی ہی جو اُسکے گرد و بستہ گرد باد سے چلائے رہتے ہیں اور ایک کوسیرا نیا والے ہاڑ دیکھے جو اگرچہ جو کے آکر مد کی ضرب سے تھکے ہیں تب بھی اپنی مغرورانہ ابرو آسمان کی طرٹ آسمانے رہتے ہیں۔

اس سفر میں ٹیلیکس نے نینٹر سے کہا میں یقین کرتا ہوں کہ اب میں حکومت کے قواعد جو تونے بتلائے ہیں ابھی طرح سمجھتا ہوں وہ خواب کے خیالات ہیچیدہ سے معلوم ہوتے تھے لیکن رفتہ رفتہ صاف اور واضح ہوتے گئے اسی طرح سب اشیا وقت آغاز صبح تیرہ و تار نظر آتی ہیں لیکن انکو

دیلی میکس
مینٹر

یولیسیز
دیلی میکس

مینٹر

مینروا

مینٹر

دیلی میکس

دیلی میکس
بھٹیا کا

ایویسینز

لیو کٹی

ایکوسائینیا
جیو

دیلی میکس
مینٹر

جیسے ہیولاس نے نئی خلقت درجہ بدرجہ ظاہر ہوتی جاتی ہے کیونکہ روشنی ہی معلوم بڑھتے بڑھتے اس بخار کے پتائی
ہی جو اُنکے آس پاس ہوتا ہے اور اُنکی اصلی صورت دکھائی دیتی ہے اور انہر رنگ واجب جزو حقیقی ہے میں سمجھتا
ہوں کہ حکومت کا بڑا راز یہ ہے کہ آدمیوں کی مختلف خصلتوں کو پہچانے اور انکو مختلف کاموں کے واسطے
پہنچے اور ہر ایک کو جو کام اُنکی لیاقت اور فراست کے لایق ہو اس پر مقرر کرے لیکن پھر بھی یہ بات جاننا
چاہتا ہوں کہ خصلتوں کو کیسے پہچان سکتے ہیں۔

میتھ نے کہا کہ آدمیوں کو جاننا اُنکے حالات سے واقف ہونا ہے اور اُنکے حالات سے واقف ہونے
کے واسطے ضروری ہے کہ اُنکے اکثر ملاقات کریں اور بات کریں بادشاہ کو کو چاہئے کہ اپنی رعایا کے ساتھ
بات کریں اور اُنکی رائے سنیں اور اُنسے صلاح لین چاہئے کہ کوئی چھوٹا کام بھی اُنکے حوالے کریں اور
دیکھیں کہ کس طرح اسکو انجام دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ وہ زیادہ تر ضروری خدمت کے لایق ہیں یا
نہیں ای میرے عزیز ٹیلیفیکس تو نے کن وسیلوں سے گھوڑوں کا علم حاصل کیا ہے کیا بار بار اُنکو دیکھنے
سے اور تجربہ کار آدمیوں کے ساتھ اُنکے حسن و قبح کی گفتگو کرنے سے نہیں چل کیا تھا اس طرح جو دانا
اور نیک آدمی انسانی طبیعت کی تحصیل میں پیر ہوئے ہیں اُن سے اُنکے عزیزان اور ہنرمندی نسبت گفت
شدید کر اس طرح خصلت کی تحقیق اچھی کر گیا اور ہر ایک کو دیکھتے ہی جان لیا کہ یہ کیا کام دیکھتا ہے
تو نے شعر کہنے والوں اور شعر کہنے والوں کا امتیاز کس طرح سیکھا ہے صرف اس طرح کہ بار بار اُنکے کلام پڑھے
ہیں اور اُنکی نسبت اُن لوگوں سے جو علم شاعری میں کمال رکھتے ہیں گفتگو کی ہے اور علم موسیقی سے
بھی اس طرح آگاہی پائی ہے کہ اُنکے مضمون سے اشتغال رکھا ہو کہ ممکن ہے کہ جن لوگوں سے اچھی طرح
واقف نہیں آجہر درستی سے حکومت ہو سکے اور آدمیوں سے واقفیت جب تک انہیں نہیں کیسے ہو سکتی
ہو انہیں رہنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ اُنکو عوام میں دیکھیں جہاں وہ بغیر خزانہ کلام کرتے ہیں اور
اصل خیال جو رکھتے ہیں نہیں ظاہر کرتے چاہئے کہ اُنکے ملکہ نمان خانہ کے معنی خیالات جاننے کے واسطے
اُنسے خلوت میں ملاقات کریں اور ہر طرح پر اُنکے سبب نشیب و فراز دیکھیں اور آزمائیں اور اُنکے مہول
عمل دریافت کریں لیکن آدمیوں کی درست تجویز کے واسطے خصوصاً یہ جاننا ضروری ہے کہ اُنکو کیا ہونا
چاہئے اور اُنکی اصلی لیاقت کیا ہے اور کتنی ہے اور یہ لیاقت کون سے رکھتے ہیں اور کون سے نہیں
رکھتے آدمی اکثر نیکی اور لیاقت کا ذکر کرتے ہیں مگر تھوڑے ہیں جو بخوبی جانتے ہیں کہ اُنکے معنی کیا ہیں

میتھ

ٹیلیفیکس

فی الحقیقت دے خوشنما نام ہیں لیکن بہت سے انکی فکر میں فخر رکھتے ہیں اور انکے معنی سے ناواقف
ہیں عدل اور عقل اور نیکی کو ایک طرح کے اصول سمجھنا چاہتے ہیں اس سے کہ تجویز کریں کہ کون
عادل اور عاقل اور نیک ہی پہلے عادل اور اچھے انتظام کے قواعد کا جانا چاہئے پھر انکے عاملوں کو
ان سے پہچاننا چاہئے جو انکے بدلے جھوٹی صفائی اور مدبرانہ دانائی قائم کرتے ہیں مختلف اجسام
کی جسامت دریافت کرنے کے واسطے ہکو واجب ہو کہ کوئی خاص پیمانہ رکھیں اور خاصیت اور عادت
کی تجویز کے واسطے ہکو مناسب ہو کہ کچھ ایسے مقرر اور نامتبدل اصول رکھیں جنہ دے متعلق
ہو سکیں ہکو بالتحقیق یہ جاننا فرض ہو کہ انسانی ذہن کا مطلب غلط کیا ہی اور کس حد تک آدمی
کی حکومت ہونی چاہئے تمام حکومت کی غایت واحدہ آدمی کو نیک اور خوش کرنا ہی اور اس بزرگ
غایت کے ساتھ یہ خیال بالکل نامطابق ہو کہ بادشاہ بادشاہی اقتدار اور اختیار اپنی خاطر رکھتا
ہی یہ خیال ظالم کو باعث فخر ہو نیک بادشاہ صرف اپنی رعایا کے واسطے مہیتا ہو اور اپنی راحت اور
فرحت انکے فائدے کے واسطے قصد کرتا ہی جسکی نظر برابر اس غایت غلط یعنی فوائد عامہ پر نہیں
قائم ہی سو اگر اسکو حاصل کرتا ہی تو اتفاقاً حاصل کرتا ہی وہ وقت کے سیل میں بہتا ہی جیسے ہزار
دریا میں بلا ملاح اور بلا انجام اور بلا وسائل ایسی حالت میں تباہی جہاز سے پہنچا کہ ممکن ہو۔

ایسا اکثر ہوتا ہی کہ بادشاہ اسکو نہیں جانتے جس میں نیکی ہی اور اسلئے نہیں جانتے کہ آدمی میں
کیا دیکھنا چاہئے دے زبردستی سمجھتے ہیں اس سے ناخوش ہوتے ہیں کیونکہ اس میں درہت پائیں نہ فرات
اسلئے دہشت اور نفرت سے متاثر ہو کے دفعۃً اس سے مخوف ہو کے خوشامد پر مایل ہوتے ہیں پھر نیکی
اور راستی نظر نہیں آتی بادشاہ غفلت و غلطی کے خیال پر سمجھتا ہی اور اس سے راستبازی کے لالچ
نہیں رہتا سمجھتا ہی کہ نیکی زمین پر نابود ہی کیونکہ اگرچہ نیک بد کو پہچان سکتے ہیں لیکن بد نیک کو نہیں پہچان
سکتے اور ہکو دے نہیں پہچانتے اسکو سمجھتے ہیں کہ نابود ہی دے صرف اتنا جانتے ہیں کہ خود کو علی کرین
اس سے زیادہ نہیں جانتے اسلئے سب پر یکساں ٹھک کرتے ہیں دے چشم عام سے امتیاز کرتے ہیں اور
اسلئے خود کو محل میں قید رکھتے ہیں دے اتفاقی ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو بندش اور سازش ٹھہراتے ہیں
دے آدمی کو باعث دہشت ہوتے ہیں اور آدمی انکو باعث دہشت دے نارینکی پسند کرتے ہیں اور
اپنی عادت چھپاتے ہیں مگر دے اچھی طرح معلوم رہتے ہیں انکی رعایا کا بد اندیشہ نہ شوق ہر ایک بدی

پاتا ہی اور ہر ایک رائے کو تحقیق کرتا ہی لیکن وہ جو سبکا ایسا جانا ہوا ہی سیکو نہیں جانتا ہی خود مطلق بد معاش جو
 آسے آس پاس رہتے ہیں یہ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کہ آسے پاس کوئی باریاب نہیں ہو سکتا جس بادشاہ
 کے پاس آدمی نہیں جاسکتے آسے پاس نیکی بھی نہیں جاسکتی جو آسکی ناپائیائی سے استفادہ کرتے ہیں
 سو جو آسکی آنکھیں دکایا جاتے ہیں ان سب کو مہتمم اور ملک بدر کرنے میں مصروف رہتے ہیں وہ ایک
 طرح کی پُر وحشت اور بے صحبت عظمت میں رہتا ہی اور ہمیشہ ایسے فرب کا مطلق ہوتا ہی جس سے وہ ڈرتا ہی
 اور جب کا وہ مستحق ہی جو صرف چند آدمیوں کے ساتھ گفتگو رکھتا ہی سو اکثر بالضرورت آسکے تنخیلات اور توتہا
 اختیار کرتا ہی اور تنخیلات اور توتہا سے سبکا اچھے آدمی بھی آزاد نہیں ہوتے ہیں وہ اپنی واقعی
 سبھی اطلاع سے حاصل کرتا ہی اور اسلئے سامعی اور نہ نام کے رحم کا محتاج رہتا ہی ہر ایک طرح کے حقیر اور
 ذلیل آدمی ہوتے ہیں اور ایسا زہر دیتے ہیں جو دوسروں کو تباہی کرتا ہی اور جو اندک کو سیار کرتا ہی
 ہیں اور ہجر کم کو مجرم ٹھہرتے ہیں اور جو بدی نہیں بتاتے بلکہ بدی سکھاتے ہیں اور جو اپنا مطلب حاصل
 کرنے کے لئے کمزور اور حاسد بادشاہ کے بے سبب شک اور نالائین شوق کے ساتھ بازی کرتے ہیں
 اسلئے ای میرے عزیز ٹیلی میکس تو اپنے علم سے بڑا مقصود آدمی سمجھو آسکو آزما ایک کی راے دوسروں
 کی نسبت سن تدریج انکا امتحان کر لے تا مل کسی کا اعتبار نہ کر اپنے تجربے سے فائدہ حاصل تو اپنی تجویز
 میں دھوکہ پائے جیسا بیشک کبھی کبھی ہوتا ہی کیونکہ بد ذات آدمی خود کو اتنا چھپاتے ہیں کہ ہمیشہ دریا
 نہیں ہو سکتے اسلئے دوسروں کی نسبت احتیاط سے اپنی راے قائم کر جلدیت سمجھ لے کہ دے بد ہیں
 یا نیک کیونکہ دونوں حالت میں غلطی کرنی خطر سے خالی نہیں ہی اور اس طرح غلطی سے بھی تو عقل
 سبکھٹا جب تو کوئی نیکی اور لیاقت کا آدمی پائے تب تو آسکو صرف کام پر نہ لگا بلکہ آسکا اعتبار کر لیتا
 ایسے آدمی چاہتے ہیں کہ دوسرے انکی لیاقت سے واقف ہوں اور نقد انعامات کی نسبت اپنے اعتبار
 اور عزت کی زیادہ قدر سمجھتے ہیں لیکن انکو زیادہ اختیار دیکے انکی نیکی کو خطرے میں نہ ڈال کیونکہ
 بہت سے آدمی جو طمع مائے عاتقہ پر غالب رہے ہیں پیچہ اختیار اور بے انتہا دولت پانے سے اپنی نیکی کو
 سخت تر امتحان پر لائے ہیں اور مغلوب ہوئے ہیں جو بادشاہ دیوتاؤں کی مہربانی سے دو یا تین ایسے
 آدمی پاتا ہی جو اپنی عقل اور نیکی سے آسکی دوستی کے لائق ہوتے ہیں سو آسکے وسیلے سے اس طرح کے
 دوسرے آدمی اپنے چھوٹے شہرتوں کے واسطے پاتا ہی اور اس طرح ان چند آدمیوں سے جن پر آسکو

اعتبار ہی دوسروں سے بھی واقف ہو سکتا ہی جن تک اسکی خاص نظر نہیں پہنچ سکتی۔

ٹیلیگرس نے کہا ہے بارہا سنایا کہ اگرچہ ٹیکسز رکھتے ہوں تو بھی لیاقت کے آدمیوں کو رکھنا چاہئے غیر
نے جواب دیا کہ ایسے آدمیوں کی خدمت کبھی ضروری ہوتی ہی جب کوئی قوم اہتری اور بے انتظامی
کی حالت میں ہوتی ہے تب اختیار اکثر بدکار اور کارآمدیوں کے ہاتھ میں دیکھا ہی جو ضروری کاموں
پر رہتے ہیں اور جھٹ پٹ و درنہیں ہو سکتے اور ایسے اختیار والے آدمیوں کا اعتبار حاصل کر لیتے ہیں
کہ نہ یکایک انکا مقابلہ ہو سکتا ہی نہ انکا کہ سب کاموں کو لا علاج اہتری میں ڈالیں ایسے آدمیوں کو
تمھو سے غصے کے واسطے رکھنا چاہئے لیکن بتدریج انکی ضرورت کی کمی کا برابر احتیاط رہے اور جب کام
پر مامور ہوں تب بھی انکا اعتبار نہ رکھنا چاہئے جو انکو اپنی رازداری کا اعتبار دیتا ہی سو انکو اسکی خرابی
کا اختیار دیتا ہی اور پھر انکا غلام ہو کے رہتا ہی اس رازداری سے جیسے زنجیر سے وہ اسکو اپنی غوغا
کے مطابق چلاتا ہی اور اس قید سے وہ کتنا ہی سمجھتا تا ہی مگر رہائی نہیں پاتا چاہئے کہ ان سے بالائی
کام لے اور ان پر توجہ اور مہربانی رکھے انکو انکی ہوس کے ساتھ بھی کام پر مہم وں کرے کیونکہ وہ صحت
ہوس کے ساتھ مہم وں رہ سکتے ہیں مگر انکو اپنے مخفی اور ضروری خیالات میں کبھی دخل نہسے کوئی
ایسا وجہ ہمیشہ تیار رکھنا چاہئے کہ جب ان سے کام لینے کی ضرورت ہو تب اس سے انکو کام پر لا سکیں
لیکن بادشاہ کو چاہئے کہ کبھی اپنے دل کی باریاست کی کلید انکو نہ سونپے جب عام فساد رُخ ہوا اور
حکومت ایسے آدمیوں سے انتظام پائے جنکی ہستی اور عقل پسند ہو تب بے بد ذات جنکی خدمت بادشاہ
کو اسوقت میں ضروری رہتی رفتہ رفتہ آپ بیضرورت اور ناہیجہ ہو جائینگے لیکن تب بھی انکے ساتھ جھپٹ
پیش آنا چاہئے کیونکہ بد وں کے ساتھ بھی ناشکرہ ہونا بد وں سا ہونا ہی جو مہربانیاں ایسے آدمیوں پر
کیا جائیں ان سب میں انکی درستی ملحوظ رہے انکے بعض قصور ضعف انسانی کے نتائج سمجھ کر نظر انداز کئے
جائیں لیکن بادشاہی اختیار بتدریج بحالی پر لا یا جائے اور وہ خرابیاں روکی جائیں جنکو کرنے سے
وہ بے روکے باز نہیں رہتے مگر اس بات کا اقرار واجب ہو کہ باوجود ان سب باتوں کے خراب آدمیوں
کو نیک کام کرنے کا وسیلہ کرنا بضرورتی سے خالی نہیں ہے اور اگرچہ ایسا کرنا کبھی ضرور ہوتا ہی تو بھی حتی الوسع
اسکا علاج چاہئے جو عاقل بادشاہ عدل اور انتظام کے سوا کچھ نہیں چاہتا سو اپنے ارادوں کی تعمیل کے
واسطے کافی لیاقت کے ایماندار آدمی جلد پاسکتا ہی اور دغا باز اور رکار آدمیوں کو بلا سکتا ہی جنکی عادت

اگرچہ ابھی خدمت کرتے ہیں تو بھی باعث بدنامی ہوتی ہے۔

لیکن بادشاہ کو اتنا ہی سچا ہے کہ اچھے آدمی تلاش کرے بلکہ چاہئے کہ وہ اچھے آدمی بنائے تعلیم کیلئے
 کہما کہ بہہ ایک شکل کام پر نہیں ہے جواب دیا کہ کچھ شکل نہیں جو خود دینی اور لیاقت کی تلاش ہی انکو پیدا
 کرتی کیونکہ اگر اچھا انعام دیا جائیگا تو وہ عوام میں شوق بہتری پیدا کرے گا کتنے آدمی سستی اور تاریکی
 میں پڑے ہیں سو اگر اسید خوش نصیبی سے محنت کی ترغیب پائیں گے تو کیا امتیاز حاصل نہ کرے گی اور کتنے
 آدمی جو یکسو سے اسید ترقی نہیں رکھتے کیا بدی سے مغلی کی تعلیم پر غالب آئے ہیں کو شش نہ کرے گی
 اگر تو عقل اور دینی کا انعام اور عزت سے امتیاز نہ کرے گا تو تیری رعایا دونوں باتوں میں اپنی خوشی
 خواہ اور تو ناگوشش سے فضیلت حاصل کرے گی اور تو اس فضیلت کو رفتہ رفتہ اس لیاقت کی واسطے
 جو اس طرح انھوں نے حاصل کی ہوگی انکی قدر دانی کرے انکو جس عام اور ضروری کام کے لالچ ہوگی
 ادنیٰ سے اعلیٰ درجے تک ترقی دینے سے کس قدر زیادہ کرے گا تو انکی مختلف لیاقتوں سے کام لے گا اور انکے
 فہم کی وسعت اور انکی نیکی کی صفائی کو استعان پر لایے گا جو ریاست کے بڑے بڑے عہدوں پر مقرر ہونگے
 سو انکی عہدوں پر بہتری انکھ کے تلے تربیت پائیں گے اور تو انکو درجہ بدرجہ سرفرازی دے گا اور انکو
 نہ انکی دعوہ داری سے نہ تنہا کارگزاری سے بلکہ انکے رویہ کی واقفیت مارے تجوہ ذکر لے گا۔

جب تیز اور ٹیلیکس اس گفتگو میں مشغول تھے انھوں نے ایک فیکٹیشیہ کا جواز دیکھا جو ایک چھوٹے جزیرے میں آترا تھا جو بالکل ویران تھا اور ایک بے انداز بلندی کے نشیب و فراز سے گمراہ ہوا تھا یہ وقت ایسے مردگانہ آرام کا تھا کہ ہوائے اپنا دم رو کا تھا اور دریا کا تمام سطح بلاورشغل صاف اور شفاف تھا بادبان جو ستول سے لپٹے ہوئے تھے جہاز کو اسکے راستے میں چلا نہ سکتے تھے اور جہاز کے چلائیوالے محنت سے ایسے ٹھک گئے تھے کہ ہوا کی کمی کو عبث فریغ کیا جاتے تھے اسلئے مطلقاً ضرور ہوا کہ اس جزیرے کے کنارے جبرائیل جو دریائے بین ایک پہاڑ تھا آدمیوں کا سکین تھا اور اگر ایسا وقت نہ ہوتا تو نہایت خطرہ اٹھانے کا سبب ہوتا تھا فیکٹیشیہ والے جو بادبان ہوا کے نقطہ تسلیم کے ملاحوں سے جو ٹیلیکس اور تیز فہم کے ہمراہ تھے توقف کے سبب کمتر جبرئیل تھے جو نئی ٹیلیکس کنارے پر آیا تو اس ناہموار بلندی پر ان گولڈن لیٹرن لگایا جو پہلے سے وہاں آتے ہوئے تھے اور انہیں سے جو شخص پہلے ملا اس پوچھا کہ تو نے ایتھا کہ کے بادشاہ یو لیبز کو ایسا سبب اس کے محل میں دیکھا ہے یا نہیں۔

देलीमेकस

मैन्डर

मैत्रेय
प्रदीपिका
वैशेषिक

प्रीति

मेरी-राम

श्रीगुरुभ्यो नमः

एलीन क
अवशा

गङ्गाधर

पूना सज्ज

ऐल्मीनःस

اتفاقاً یہ شخص جس سے اُسے سوال کیا تھا اہل فہمیت یہ تھا ایک مسافر تھا جس کا ملک معلوم نہ تھا اس کی وشر
بزرگانہ تھی لیکن اندوگین اور افسردہ دل معلوم ہوتا تھا جب اُس سے پوچھا تو وہ خیال میں ڈوبا
اور اس معلوم ہوا کہ جو سوال اُس پر چھپا تھا سو اُس نے نہیں مٹا لیکن پھر پوچھنے کے اس نے بدلہ یا فوج پھر کہ بولیں ہر جزیرہ فہمیت یہ
میں گیا تھا اس میں تیری غلطی نہیں ہو اس کا ایسا تیناس کے محل سے جہان دیوتاؤں کی نظم رکھتے ہیں
اور فرایض مہمانی ادا کرتے ہیں استقبال ہوا تھا لیکن وہ جلد ہی وہاں سے چلا گیا اب تو اس کو وہاں
نہیں پایا گا وہ اس ادا سے وہاں گیا ہے کہ اگر دیوتا اپنا غصہ جمولین اور مہربانی کرین تو ایک بار پھر
آیتھا کہ میں جہاں کے اپنے خانگی دیوتاؤں کی نظم ادا کرتے۔

یہ مسافر نے الفاظ ایک اندوگین آواز سے کہنے جلد ایک پہاڑ کے اوپر ایک گہرے جنگل میں دوڑ گیا
وہاں اپنی آنکھیں دریا کی طرف کر کے تنہائی کا خوشگوار دور راہگی کے واسطے بے اعتبار معلوم ہوا
ٹیلیکس نے بڑے نیال سے اُس کو دیکھا اور جلد اُس کو دیکھا اس قدر اس کا جوش و تعجب زیادہ ہوا اُس نے
تیز سے کہا کہ اس مسافر کا جواب ایسے غمزہ شخص کا سا ہے جو ہر وئی اشیاء سے کچھ خبر نہیں رکھتا ہو مصیبت
زود پر مجھ کو رحم آتا ہے کہ میں خود مصیبت زدہ ہوں اور اُس شخص کے واسطے میں ان خصوصیت متاثر ہوں
اور نہیں جانتا کہ اس واسطے ہوں وہ مجھ سے غلوں سے پیش نہیں آیا اور جو میں نے کہا اس پر تو مجھے بھی نہیں معلوم
ہوا اور اُس نے مجھ کو جواب بھی پورا نہیں دیا تو بھی میں چاہتا ہوں کہ اُس کے مصائب دور ہوں۔

پھر مزید نے سکر کے کہا دیکھ زندگی کی آفتوں سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ غور و بزرگی کو
بٹانے ہیں اور نادانیت کو رحم پر لاتے ہیں جو بادشاہ اقبال و دائمی کے واسطے سرسہ جاتے ہیں سو
آپ کو دیوتا سمجھتے ہیں اگر وہ اپنی خواہش بہودہ کا بر لانا چاہتے ہیں تو وہ چاہتے ہیں کہ پہاڑ غرق ہو جائے
اور دریا خالی ہو جائیں وہ آدمی کو ناچہر سمجھتے ہیں اور تمام مخلوقات کو اپنی خوشی کے واسطے صرنا ایک
وسیلہ جانتے ہیں جب وہ مصیبت کا ذکر کرتے ہیں تب وہ اُس کا نام بھی نہیں سمجھتے ان کی مصیبت ایک
غلاب ہے اور وہ نیکی اور بدی میں نزق نہیں جانتے صرنا تکلیف ان کو رحم سکھاتی ہے اور اُن کے سینے میں
الماس کو دل آدمی بنا سکتی ہے جب وہ تکلیف پاتے ہیں تب واقع ہوتے ہیں کہ ہم بھی دوسروں کی سی
طبیعت رکھتے ہیں اُسے جو راحت ہم چاہتے ہیں سو ان کو دینی چاہیے اگر اس ریگانے نے تجھ کو رحم سے ایسا متاثر
کیا ہے تو اُس کا سبب یہ ہے کہ تیری طرح یہ بھی ساحل پر آوارہ رہا ہے اگر اب سے آگے تو اُنھیں کہے کہ لوگوں کو

کریشیا

بلیسیج

کریشیا

رےکسیا

نرہا

دیتی

مندر

مندر

نرہا

محکمیت پاتے ہوئے دیکھنا تو تو کتنا زیادہ رحم نہ لائیگا تو سبھی اس انتظار کے لوگ جنگو دیوتا تیری حفاظت میں رکھیں گے جیسا گلے کو گلہ بان کی حفاظت میں رکھتے ہیں شاید تیری ہوس سے یا فضول خرچی سے یا بوقونی سے محکمیت پائیگے کیونکہ رعایا میں اپنے بادشاہ کو جسے قصور سے محکمیت پاتی ہے جنگو واجب ہے کہ محافظ دیوتاؤں کی طرح نکلی کیواسطے انکی محافظت رکھیں۔

ہینی مہکس

میتھر

اگر یہ عیسیٰ نے نیز کی اس تقریر کو جیت اور رینج سے سنا اور آخر کو کچھ جوش میں آئے جواب دیا کہ اگر یہ حالات درست ہیں تو بادشاہت سب حالتوں سے زیادہ خراب ہے بادشاہ ان لوگوں کا غلام ہے جن پر وہ حکمرانی کرتا ہے اسکی رعایا اسکے تابع نہیں بلکہ وہ انکا تابع ہے اسکی طاقتوں اور لیاقتوں کے مرجع درحقیقت وہ ہیں وہ صرف ایک جماعت کا خادم نہیں ہے بلکہ ہر ایک شخص کا اسکو ضرور ہے کہ انکی خواہشوں کو برائے اور خود کو انکی ہر ایک کمزوری کے لایق بنائے انکی بدیان درست کرے انکو عقل سکھائے اور انکو راحت بخشے جو اختیار وہ رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہے سو اسکا نہیں ہے اسکو یہ آزادی نہیں ہے کہ اس اختیار کو اپنی عظمت کے باطنی فحش کے کام میں لاسکے حقیقت میں وہ اختیار قوانین کا ہے جسکا وہ آپشل نظیر دوسروں کے واسطے تابع رہتا ہے پس قوانین حاکم ہیں اور وہ انکی حکومت کا محافظ ہے اسکے واسطے ضرور ہے کہ رات کو بیداری میں کاٹیں اور دن کو نیند میں اسکو اپنی حکومت کے ہر ایک آدمی سے کتر آزادی اور راحت حاصل ہے کیونکہ اسکو اپنی آزادی راحت عوام کی آزادی اور نیند کے واسطے تصدق کرنی پڑتی ہے۔

میتھر

ہینی مہکس

میتھر نے جواب دیا یہ بات صحیح ہے کہ بادشاہ صرف اس واسطے ہوتا ہے کہ وہ اپنی رعایا کی واسطے ایسا ہو جیسا گلہ بان اپنے گلے کے واسطے یا والد اپنے قبیلے کے واسطے لیکن اسی پر سے عربزیمیں کیس کیا تو سوچتا ہے کہ جو بادشاہ بہتوں کو خوش رکھنے میں مصروف رہتا ہے سو خود رنجیدہ رہتا ہے وہ بد و نکو سے اسے درست کرتا ہے اور نیکو نکو جزا سے تقویت دیتا ہے وہ دنیا کو نکلی کیواسطے ایک ظاہری دیوتا یعنی آسمانی دیوتاؤں کا نائب بناتا ہے اسکیا قوانین کو خشکی سے بجا نا عظمت کافی نہیں ہے اور انکے اختیار سے باہر چلنا تحصیل عظمت نہیں ہے بلکہ جمع حقارت و نفرت ہوتا ہے بادشاہ اگر بد ہے تو فی الحقیقت خوار ہوگا کیونکہ اسکی خدمت اور اسکی سخت اسکو دائمی اضطراب اور اضطراب میں رکھیں گی لیکن اگر وہ نیک ہے تو نیکی بڑھانے اور دیوتاؤں سے اسکی تلافی دایمی چاہنے سے سب پاک اور اعلیٰ خوشی حاصل کر گیا۔

نہایت مصلحت اور بے قیاس و ستمنا آسوت ایسا معلوم ہوا کہ ان اصول کو اگرچہ انکو مدت
 سے اچھی طرح سمجھا تھا اور بار بار دوسروں کو سمجھایا تھا بالکل نہیں سمجھا تیز مزاجی سے جو اکثر اضطراب باطنی
 کا نتیجہ ہوا اپنے خیالات کے برعکس ان صدائقوں کی تردید پر جو بیشتر نے بیان کی تھیں مدعیانہ اختلافات
 اور مخالفتانہ اعتراضات کرنے لگا مجملہ دوسرے اعتراضوں کے ایک اعتراض آدمی کی ناٹگری پر کیا اور
 کہا کیا زندگی ان لوگوں کی محبت حاصل کرنے کے واسطے مرن کرنی چاہئے جو شاید ہمارے برخلاف قصد
 کریں اور ان بدوں کے ساتھ نیکی کرنی چاہئے جو غالباً اسکو ہماری بربادی کا وسیلہ کریں۔
 بیشتر نے بڑی تسلی کے ساتھ جواب دیا کہ ناسپاسی آدمی کو بھینکتی ہوئی کسی اور آدمی کے پاس ہن جو بھی نہ کیا کرتا
 غلط اُنکے واسطے کٹر لیکن اطاعت دیوتاؤں کے واسطے زیادہ کرنی چاہئے جو ہم کو اسکا حکم دیتے ہیں جو نیکی
 کرتا ہو کبھی ضایع نہیں جاتی اگر آدمی اسکو فراموش کرتا ہو تو دیوتا اسکی یاد کرتے ہیں اور اسکو جزا
 دیتے ہیں بخلاف اُنکے اگر بہت سے ناسپاس ہوتے ہیں تو ہمیشہ نیک بھی ہوتے ہیں جو نیکی کے ساتھ عورت
 و محبت سے پیش آتے ہیں اور دوسے ناسپاس بھی کیسے ہی بے قیاس اور بے اعتبار ہوتے ہیں جلدی سے
 یاد دہری سے ضرور اسکی قدر جانتے ہیں لیکن اگر تو آدمیوں کی ناسپاسی روکا جا رہتا ہو تو انکو ایسے
 فوائد دے جو عام کی نظر میں سب سے زیادہ قیمتی ہیں اور انکو طاقتور اور مالدار کر اور انکو طاقتور یا فرد
 دوسروں کے لئے باعث دہشت یا حسد نہ بنا یہ عظمت اور یہ کثرت اور یہ نعمت انکو خراب کرے گی بلکہ دے
 زیادہ تر بد اور آخر زیادہ تر ناسپاس بن جائیگے اسلئے انکو ملک بخشش اور زر ہری لذت دینے کے بدلے
 انکے اخلاق کے درست کرنے میں اور انکو عدل اور راست بازی اور دیوتاؤں کی دہشت اور آدمیت
 اور وفاداری اور اعتدال اور بے غرضی کھانے میں کو بخش کر انکے دل میں نیکی جانے سے تو ناسپاسی
 کو نکال دیا کاجب تو نیکی کرتا ہو تو ایک باپدار اور استوار نیکی کرتا ہو اور نیکی جیسے ساتھ کجائی ہو انکو کر نوٹ
 کے ساتھ ہمیشہ درست بناتی ہو اس طرح اہلی نواید دینے سے تو عوض میں اہلی نواید پائیگا اور تیری بخشش
 خود ناسپاسی کو ناممکن کرے گی کیا تعجب ہو کہ آدمی ان بادشاہوں کے ساتھ ناسپاس ہوں جنہوں نے
 انکو سوا بے اضافی اور طبع داری کے اور کچھ تربیت نہیں کی جو اور انکو صرف حاسدی اور مغوری
 اور فساد ہی اور ظالمی سکھائی ہو ہر ایک بادشاہ لوگوں سے اپنے ساتھ ایسے سلوک کی امید رکھ سکتا ہو
 جیسا سلوک دوسروں کے ساتھ کرنا انکو سکھاتا ہو اگر وہ انکو اپنی نظیر اور حکومت سے نیک کرتا ہو تو انکی

نیکی سے اپنی منت کا پھل پاتا ہی یا وہ اپنی ناسیدی سے اپنے واسطے اور دیوتاؤں کے واسطے بہت سی طاہت پیدا کرتا ہی۔

جیونی تیسریے کلام کہ چاکلیکیس فوراً فیثیہ والون کی طرف بڑھا جکا ہماز سائل کے پاس ٹھہرا
 اسنے اُنکے درمیان ایک پیر مرد دیکھا اور اُس سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں جاتے ہو اور تم نے
 یوکیسز کو تو نہیں دیکھا اُس پیر مرد نے کہا کہ ہم اپنے جزیرہ کا ریسہ آتے ہیں اور تجارت کے واسطے ایک
 کو جاتے ہیں یوکیسز جیسا تو نے ابھی سنا ہی ہمارے ملک میں آیا تھا اور اب وہاں سے روانہ ہو گیا ہی۔
 ٹیلیکیس نے پوچھا وہ کون ہی کہ جاکزی رو اُنکی کا منظر ہی اور اپنی مصیبت کے خیال میں مبتلا حلوم
 ہوتا ہی اور محبت سے دور اس جزیرے کے گوشہ نشینائی میں چلا گیا ہی اُس پیر مرد نے جواب دیا کہ وہ
 ایک مسافر ہی جس سے ہم واقف نہیں ہیں کہتے ہیں کہ اُس کا نام کلیو مینز ہی وہ قریبہ کا باشندہ ہی اور
 اُسکی پیدائش سے پہلے اُسکی ماکو الہام دریافت ہوا تھا کہ اگر وہ اپنے ملک سے چلا جائیگا تو بادشاہ ہوگا
 لیکن اگر وہاں رہیگا تو دیوتا قریبہ والون میں وہاں پھیلے کے اپنا غضب اُنپر لاٹینگے۔

اسلئے اُسکے والدین نے اُسکو پیدا ہوتے ہی بعض ملاحوں کے حوالے کیا جنھوں نے اُسکو جزیرہ
 نیسباس میں پہنچا یا وہاں اسنے بطور غامگی اپنے ملک والون کے فرج سے تعلیم پائی جو اُسکو دور رکھنے
 میں اتنا بڑا فائدہ سمجھتے تھے جیسے وہ قدیم بڑھتا گیا ویسے اُسکا بدن خوش نما اور توانا ہوتا گیا اُس نے
 سب ورز شون میں جو بدن کو درست اور چست کرتی ہیں فضیلت پائی اور بڑے شوق اور ذوق
 سے علم اور فنون اخلاق میں بھی لیاقت ہم پہنچائی مگر لوگ اُسکو اپنے درمیان رہنے نہیں دیتے الہام
 جو پیشگوئی اُسکی نسبت ہوئی ہی سو عموماً معلوم ہو گئی ہی اور وہ جہاں گیا ہی وہاں چھا گیا ہی ہر کہین
 بادشاہ اُسکے حاصرین کہ سب اُنکو سخت سے اُٹھائے اور اس طرح اپنی جوانی سے مفر و رانہ ملک ملک اور
 پھر تاجی اور ایسی کوئی جگہ نہیں پاتا جہاں رہنے پائے وہ دور دور کی اقوام میں گیا ہی مگر اُسکی
 پیدائش کی پوشیدہ حقیقت اور اُسکی نسبت پیشگوئی اُسکے پہنچے ہی ظاہر ہو گئی ہی وہ جہاں جاتا ہی خود
 کو گنہگار نہ زیت سے چھپایا جاتا ہی مگر اپنی جنگی لیاقت اور مہارت اور حکومت کی بزرگی سے جلد ظاہر ہو جاتا
 ہی جو کوشش انھیں بھی روف نامہ احما کے ساتھ بے ظاہر ہوئے نہیں رہتی ہر ایک ملک میں بے شان و
 گمان کوئی ایسی بات وقوع میں آتی ہی کہ وہ اپنی لیاقتوں کے استعمال سے گھبراتا ہی چھکے باعث عوام

میں یہ معلوم ہوئے نہیں رہتا اسکی لیاقت اُسکے واسطے باعث بھنبی ہی اُسکے باعث سے جہاں جاتا ہے پھانا جاتا ہے اور باعث وراثت ہوتا ہے جہاں رہا جاتا ہے رہتے نہیں پاتا یہ اُسکے نصیب کی بات ہے کہ ہر کمین اسکی قدر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں اور سہاوتے ہیں اور پھر بھی زمین پر تمام اچھی محبتوں سے خارج رہتا ہے۔ اب یہ عمر میں زیادہ ہو گیا ہے اور تب بھی اب تک کوئی ایشیا یا یونان میں ایسا ضلع نہیں پاسکا جہاں خلوت میں بزمِ اُحمت رہ سکے وہ ظاہر اچھہ ہوس نہیں رکھتا اور نہ کچھ عزت اور نہ دولت کی کچھ خواہش رکھتا ہے اور اگر الہام سے اُسکو اقرار بادشاہت ہوتا تو وہ آپکو سب آدمیوں میں زیادہ خوش نصیب سمجھتا وہ اپنے ملک اور اپنے وطن کو لوٹنے کی امید نہیں رکھتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہاں اُسکا جانا ہر ایک خاندان میں باعثِ اُتم اور اُشکباری ہوگا خود بادشاہت بھی جسکے واسطے وہ تکلیف پاتا ہے اُسکے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے وہ صرف اُس شرط کو پورا کیا جاتا ہے جس پر وہ حاصل ہوئی ہو وہ اپنی مرضی کے خلاف اور ناخوش نصیبی بذات سے مجبور ہوئے اُسکا ملک ملک تعاقب کرتا ہے اور وہ ایک خوشنما خیال کی طرح اُسکے آگے بھاگتی ہے جو با اُسکی تکلیف سے کبلیتی ہے اور ہاتھ نہیں آتی اور اُسکی زبست اسی سبب بقدر رہتی جاتی ہے دیوناؤں نے کیسی ملک نشین اُسکے واسطے ٹھہرائی تھیں اُسکے اوقات کو جو خوشی سے بسر ہوتے کیسے تلخ کر رکھا ہے اور جب تنگی ہوئی طبیعت آرام کی خواہاں ہے تب اُسکی عمر کی کمزوریوں کو کستہ زیادہ کر رکھا ہے۔

پھر اُس پیرم دئے کہا کہ وہ اب تھریس کو بعض بے تعلیم اور بیفائدہ جنگیوں کی تلاش کو جاتا ہے تاکہ انکو فراہم کر کے تربیت اور کچھ روزانہ پر حکمرانی کرے اس طرح وہ کلام نبی تمام ہو اور اُسکو اچھی حالت میں ملاشتہ بارے اگر اس ارادے پر وہ کامیاب ہوگا تو فوراً کیریا کے ایک گاؤں میں جا کر رہیگا اور خود کو اپنے مرغوب پیشہ زراعت میں مصروف رکھیگا وہ ایک دانا آدمی ہے اُسکی خواہشیں اعتدال کے ساتھ ہیں وہ دیوناؤں سے ڈرتا ہے اور اُنکو دیکھتا ہے اور اگر وہ اُنکو قابل اعتبار نہیں سمجھتا تو بھی اُنکے ساتھ صلے سے رہ سکتا ہے اس سافز کا جسکی نسبت تو پوچھتا ہے ایسا حال ہے جو میں سناتا ہے۔

ٹیلیس نے یہ بیان سنتے ہوئے بار بار اپنی آنکھیں دریا کی طرف متوجہ کیں جواب پر آشوب ہونے لگا ہوا اُسکی سچ بھول کے لہروں میں آئی جو چٹانوں سے ٹکرا کے جھاگوں سے سفید ہوتی تھیں اُس شخص نے یہ حال دیکھا اور ٹیلیس سے متوجہ ہو کر کہا کہ اب میں جاؤں گا ورنہ میرے رفیق میرے بغیر

پرس

کیریا

ہی لی مہکس

ہی لی مہکس

چلے جائیگے پھر وہ جہاز پر دوڑا ملاح جہاز پر چڑھے اور ایک ملا ہوا شورایا ہوا کہ ساحل کو گنج آٹھا۔
وہ اجنبی جسکو گلیوینیز کہتے تھے اس جزیرے کے بیچ میں چلا گیا اور اسے بہت سی چٹانوں کی بلندی
پر چڑھکے اپنے اس پاس منتقل اندوگین نظر سے پانی کا ایک بے انتہا پھیلاؤ دیکھا ٹیلیکس کی آنکھیں
اب تک اس پر لگی ہوئی تھیں وہ اسکو ہر ایک حال میں بڑے نغم سے دیکھتا تھا کیونکہ اسکا دل ایسے آدمی
کے واسطے رحم سے کھلا تھا جو اگرچہ نیک تھا مگر بد نصیب اور بقیہ ارتقا اگرچہ بڑے کاموں کے واسطے پیدا
ہوا تھا لیکن قسمت کا کھیل بن رہا تھا اور اپنے ملک سے بیگانہ تھا اسے اپنے دل میں کہا کہ شاید میں پھر
اچھا کہ کو دیکھوں لیکن اس گلیوینیز کا پھر وہ جگہ کو جانا ناممکن ہوا اس طرح ٹیلیکس نے اس آپس زیادہ
تر بد نصیب آدمی کی تکلیف پر خیال کرنے سے تسلی پائی۔

یہ اجنبی جہاز کو روانگی کے واسطے تیار دیکھتے ہی اس چٹان کی ناہموار اطراف سے جلد ایسی
چالاک اور سرعت سے اتر آیا کہ اسکو اپنے چاندی سے بالوں کو اپنے پیچھے جوڑا باندھکے لیسے کے بگلوں
میں بلندی سے بلندی پر چاٹا ہوا اور ان ہر نون اور سو آسون کے پیچھے دوڑتا ہوا جو اسکی کمان
کی دہشت سے بیفائدہ بھاگتے ہیں جب یہ اجنبی جہاز پر آیا اور جہاز لہر و ٹکڑے چرتا ہوا آہستہ آہستہ
کنارے سے دور ہوا تب ٹیلیکس کا دل اپنے اندر ہی گر گیا اسکو نہایت سخت تکلیف ہوئی مگر بسبب نہیں
معلوم ہوا انگ اسکی آنکھوں سے ہیزا حمت گرے اور اسکو رونے کے برابر کوئی چیز خوش نہ لگی۔

اس عرصے میں سلیمنٹ کے ملاح مکان سے عاجز ہو کے کنارے کے پاس گھاس پر خواب سے غلاب
پڑے تھے ایک شیرین بیہوشی انکی رگ میں سمائی ہوئی تھی اور تیز وادی پوشیدہ اور طاقتور تاثیر
نے روز روشن میں رات کا شبہ بھی کو کنارہ پر چھڑکا تھا ٹیلیکس سلیمنٹ والوں کو خواب ایسا سننے
اور فیثبہ والوں کو جو بیشہ چت و چالاک ہیں ہوا سے استفیدہ دیکھ کے تعجب و حیرت بھی اپنے ملاو کو جگا
انکے کام پر لگانے کی نسبت انکا جہاز دیکھنے پر زیادہ متوجہ رہا جو اس کی نظر سے افق میں غائب ہوا
تھا تعجب اور تعلق کی ایک پوشیدہ اور بجز اجماع واقفیت نے اسکی آنکھیں اس جہاز پر قائم رکھیں جو
اس جزیرے سے روانہ ہوا تھا اور جبکہ صحت کا وہاں دیکھنے میں آتے تھے اور جو اپنی سفیدی سے
دریا کے نیلے رنگ میں بچانے جاتے تھے یہ نظر نے اسکو آواز دی لیکن وہ اس آواز پر ہر اٹھا اسکی
قویٰ بھرکت تھیں جیسی بیہوشی میں ہوتی ہیں اور اسکو خود پرا تا بھی اختیار نہ تھا جتنا بیکس کے دیوانہ

آپو مینیٹ

تیلیکس

پڑھا کا

آپو مینیٹ

فریڈیا

تیلیکس

رہا لے لیلیٹ

تیلیکس

سلیمنٹ

میں

تیلیکس

سلیمنٹ

فریڈیا

میں

دیکھ

مردوں کو ہوتا ہے جب وہ شائع انگور اپنے ہاتھ میں پکڑتے ہیں اور انکی دیوانگی کی بک نہیں کسے کناروں سے اور سارس اور رڈوپ کی غلاؤں سے گونجتی ہے۔

لیکن آخر اسکی بیوشی گھٹی اور وہ ہوش میں آیا تو پھر اٹھار ہوا بیٹھنے لگا اسی میرے عزیز ٹیلیکس میں بھگوروتا ہوا دیکھ کر تعجب نہیں کرتا کیونکہ تیرسی تکلیف کا سبب اگرچہ تو اس راز سے واقف نہیں ہے بھگور معلوم ہے طبیعت ایک دیہی ہے جو تیرے اندر بولتی ہے یہ اسکی تاخیر ہے جو بھگور معلوم ہوتی ہے اور اسکے اثر سے تیرا دل اُٹھ آیا ہے ایک اجنبی شخص نے تیرے سینے میں جوش پیدا کیا ہے یہ اجنبی شخص بڑا یو لیس ہے جو کچھ فیئٹشیا والوں نے اسکی نسبت کلیوینز کے نام سے بھگور کیا ہے جو صوفن ایک بناوٹ ہے جو اسے اٹھار کو واپس جانا چھپانیکے واسطے ایسا دیکھتی ہے جہاں وہ اب جاتا ہے اور جو مناظر ایک مدت سے مطلوب تھے سو آخر کار دیکھنے میں آئے تو نے جیسا ایک دفعہ اقرار ہوا تھا اسکو دیکھ لیا لیکن اسکو نہیں پہچانا اب وہ وقت آپہنچا ہے کہ تو اسکو بھر دیکھ گیا اور وہ بھگور ہوا لیکن دیوتا اس بات کی اجازت صرف اٹھار میں دینگے اسکے دلو تیرے دل سے کہ اندر ارنہیں ہے لیکن وہ اتنا عقلمند ہے کہ کسی کو اپنے راز سے محرم نہیں کرتا تاکہ وہ چینیوپ کے بدیوں کے تلک اور فریب میں نہ پڑے تیرا باب یو لیس سب آدمیوں سے زیادہ دانا ہے اسکا دل ایک دیوتا جیسے دل کی زرنی ہے انتہا ہے اسکا راز خط حیلہ و فریب ہے باہر ہے وہ رہتا ہے کادوست ہے جو ٹھہ نہیں بولتا اور جب اسکی ضرورت ہوتی ہے تب راستی کو چھپاتا ہے اسکی عقل گویا اسکے لبوں کے واسطے ایک مہر ہے جو ضروری مطلب کے سوا کبھی نہیں ٹوٹتی اسے تجھکو دیکھا اور تجھ سے کلام کیا تب بھی خود کو تجھ سے چھپایا اس نے خود سے کیسا مقابلہ کیا ہوگا اور اسکو کیسا رنج ہوا ہوگا اسکی دلگیری اور غموں پر کون تعجب کر سکتا ہے۔

اس گفتگو کے درمیان ٹیلیکس تجھ کو مارا ہوا آخر اٹھار ہوا اسکی حیرت شفیقا نہ اور دلگیر رہنے سے شائل ہوئی اور دیر تک آہوں نے جو اسکے سینے سے مقابلہ کرتی تھیں اسکو جواب کی اجازت نہی آخر وہ پکارا اے عزیز منیٹرنی حقیقت اس اجنبی میں کوئی بات ایسی تھی جو میرے دل پر غنار تھی اور جسے بھگور ایسے پر زور جذب سے مجذوب اور ملا ہے کیا کہ بیان نہیں کر سکتا لیکن اگر تو نے اسکو پہچانا تو اسکی روانگی سے پہلے بھگور کیوں نہیں جنایا کہ یہ یو لیس ہے اور تو نے خود اس سے کیوں نہیں کلام کیا اور اسکو کیوں نہیں یہ پیام دیا کہ تو مجھ سے چھپا نہیں ہے ان رازوں میں کیا راز ہے کیا یہ ہے کہ میں ہمیشہ

हिन्त्रस

स्वप्नस रोदो

मेन्त्र

वैलीमेरुस

यूलीसीज

कोरिथिया ज

अदयाका

अदयाका

वेनीलोप

यूलीसीज

वैलीमेरुस

मेन्त्र

यूलीसीज

دھڑلہ

پہلی چوہ

دھڑلہ

دھڑلہ

دھڑلہ

دھڑلہ

دھڑلہ

دھڑلہ

پر نصیب رہو مگر کیا دوتا اپنے غصے سے مجھ کو ٹپکس کی عتوبتون میں ڈالینا جسکے جلتے ہوئے لبوں میں ایک
 پر نریب دھار ہیشہ آتی اور بھاتی ہر ای میرے باپ کیا تو مجھ سے ہوش کو دور ہوا یہ شاید میں تمھو کو بھڑکھڑ
 شاید پتلیکوپ کے مدھی تمھو اس جال میں پھنسانے کے جو آنسوؤں نے میرے واسطے بھجایا تھا اچھا ہوتا میں
 تیرے ساتھ جانا تب اگر ریت سے بھرا نکار ہوتا تو کم سے کم ایک ساتھ تو مرنے ہی کو لیہہ اگر تو میرے جوار کی
 تباہی سے بچکا اگر چہ نصیب کے متعاقب نہ کیئے سے ایسی امید لگاؤ کہ جو مجھے اندیشہ ہو کہ شاید تو ایتھا کہ میں
 وہیاری خراب حال دیکھ گیا جیسا ایک عین نے بیسنی میں دیکھا ہو لیکن ای میرے عزیز عزیز تو نے یہ غمی نہیں
 پر کیوں شک کھایا میں اپنے باپ سے ابھی کیوں نہیں ملنے پایا میں بندر ایتھا کہ میں اس کے ساتھ کیوں
 نہیں گیا اور اس کے ہم ہلو ہو کے کیوں نہیں اڑا اور اس کے دشمن کو مارنے میں کیوں نہیں خرما ہوا۔
 میرے سکا کے کما ای میرے عزیز پتلیکس اب میں تمھو مجھ سے واقف اور اس طرح مجھے آدمی کی
 کدوری سے آگاہ کرنا ہوں حق تو میرا ہی کیونکہ تو نے اپنے باپ کو دیکھا اور چنانچہ میں لیکن اگر تو کل
 جانتا کہ وہ مدہ نہیں ہی تو کیا دیتا حق تیری آنکھوں نے تمھو یقین کرایا کہ وہ زندہ ہوا اور یہ یقین جو حق
 سے تمھو مست کرتا یہ حیرت سے بہت کرتا ہی اس طرح آدمی اپنی طبیعت کی سرکش نہ خرابی سے جس چیز کو نجات
 جانتے ہیں اس کو جب دستا ب ہو جاتی ہی بقید سمجھتے ہیں اور جو انکی دست رس سے باہر ہو انکے واسطے
 محو ایشما سے بیفادہ سے تکلیف پاتے ہیں وہ تو تمھو صبر کھاتے ہیں اسلئے تمھو ان کو تو اہلے دین تو
 اس وقت کو ضایع سمجھتا ہی لیکن یقین کر کہ یہ وقت کا سیاہی سے بہتر ہی یہ تکلیف جو قواب اٹھاتا ہی تمھو
 استعمال انکی کھانگی سوانے واسطے جو حاکمی کے لئے پیدا ہوئے ہیں دوسری تمام ضروریات سے زیادہ تر
 ضروری بلا صبرہ تو ابنا نہ دوسرے نکالک بن سکتا ہی ہے صبری جو روح کی قوت اور طاقت معلوم ہوتی
 ہی فی حقیقت ایک کمزوری یعنی تکلیف اٹھانے میں مضبوطی کی کمی جو جنگی یا بدی کا انتظار کرنا نہیں
 جانتا ہی سو ویسی ہی کمزوری کا نالہ ہی جیسی کا وہ ہو جو اپنا راز نہیں چھپا سکتا ہے دونوں شخص اس طاقت
 کے محتاج ہیں جو دیکے اولی صدمے کو روکنے کی واسطے ضروری اور اس رتھ بان کی مانند ہیں جسکے ساتھ
 اپنے بصرہ کوڑو کو وقت جولان روکنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ گھوڑے لگام کو نہیں مانتے اور نامطلوب
 شخص سے دڑتے ہیں رتھ اٹھاتا ہی اور وہ کمزور ہانکنے والا اسکے پیہن کے تلے کھل جاتا ہی اس طرح صبر
 آدمی اپنی نامطلوب اور تندخو امش کی سختی سے تباہی میں جاتا ہی جس قدر اس کا وہ بدی ہی پر ہوتا ہی جس قدر

اسکی پیغمبر ہی زیادہ تر ملک ہوتی ہے وہ کسی کا انتظار نہیں رکھتا غور سے نفرت کرتا ہے اور تمام چیزوں کو
 آندھی کی مانند پھرا جاتا ہے اسکی ہر ایک تحصیل میں سختی اور قہری رہتی ہے وہ کہنے سے پہلے چل پڑنے
 کے لئے ذالیہ کو توڑتا ہے اور کھولنے کا انتظار کرنے کے پہلے دروازے کو ڈھکیلتا ہے جب ہوشیار کا شنکار
 خنجر ریزی کرتا ہے تب وہ کشت درو کیا جاتا ہے اسکے سب کام ہلد بازی اور جھٹکی کے ہوتے ہیں اسلئے
 جو کچھ وہ کرتا ہے سو اسکی خواہشوں کی مانند ہے قریب اور نا کارہ اور نا پا ندار ہوتا ہے اس آدمی کے
 فضول خیالات ایسے ہوتے ہیں جو مغرورانہ سمجھتا ہے کہ میں سب کام کر سکتا ہوں اور خود کو ہر ایک ایسی
 بیصبر خواہش کا مطیع رکھتا ہے جس سے وہ اپنی طاقت کو خراب کرتا ہے اسی پرے عزت ٹیلیکس اس طرح سے
 صبر کا امتحان لیا گیا ہے تاکہ تو صابر ہونا سکے اور اس واسطے دیوتاؤں نے سمجھ کو نصیب کی بے ثباتی کے
 حوالے کیا ہے اور سمجھ کو تمام اشیائے متغیث میں ایک آوارہ ہونے دیا ہے جیسے خواب کی جلد غائب ہونے والی
 صورتیں رات کی غفودگی دور ہو جانے پر جاتی رہتی ہیں ویسے تیری امید کی ہر ایک شے جسے اس بات
 سے طمع کرنے کے لئے کبھی عیان اور کبھی نہان ہوتی رہی ہے جو نعمتیں ہم اپنے ماتمہ میں سمجھتے ہیں کہو
 بہکاتی ہیں اور دفعۂ غائب ہو جاتی ہیں دانا یو لیسز کی بہترین نصیحت بھی سمجھ کو اتنا نہیں سمجھا سکتی جتنا
 اسکی غائبی اور رے مصیبتیں جنگا اسکی تلاش میں تو مشغول ہوا ہے سمجھا سکتی ہیں۔

ڈنلی پکس

یونیسیٹ

مینٹر ڈنلی

مینٹر

مینٹر

ڈنلی پکس

پھر میٹر نے ٹیلیکس کے صبر کا ایک اور طرح سے امتحان چاہا جو امتحان ہاسے گذشتہ سے زیادہ سخت
 تھا اسلئے جو وقت وہ بہادر جوان ملاؤ کو بلا توقف روانگی کی تاکید کر رہا تھا اس وقت میٹر نے اسکو
 یکایک روکا اور کہا کہ اس کنارے پر تیرا کو تو قربانی چڑھانی چاہئے ٹیلیکس نے بلا عرض حالت یا شکایت
 منظوری دی فوراً گھاس کی دو محرابیں تیار کیں خوش بوئیں جلائیں اور تر بائیں کاغذ بھایا
 اُس نوجوان نے ایک محبت اور عقیدت کی آہ کے ساتھ آسمان کی طرف دیکھا اور اُس جہی کی قوی
 پناہ کا شکر یہ ادا کیا۔

مینٹر

جب یہ قربانی آخر ہو چکی وہ میٹر کے ساتھ قریب کے جنگل کے ایک تاریک تر مقام میں گیا اور
 وہاں آسنے اپنے دوست کو دیکھا آسنے نئی صورت اختیار کی اسکے بدن کی جھڑپان ایسی دور
 بوئیں جیسے رات کے سایے دور ہوتے ہیں جب صبح کی گلرنگ انگلیاں شرف کے دروازے کھولتی ہیں
 اور دن کی شعاہوں سے افق کو چمکاتی ہیں اسکی آنکھیں جو تیز اور عین تمہیں آسمانی نیلگوں ہو گئیں

ہیلی میکس

اور نوریز دانی سی چکے گئیں اسکی ڈاڑھی جو کڑی اور بڑی تھی بالکل دور ہو گئی ٹیلی میکس کی نظر
 آس نئی صورت سے جو ایک ساتھ ملا کر اور صیب اور دلر با اور غلط نہ تھی چندھیا گئی آسنے ایک عورت
 کی صورت دیکھی ایسی ملا کر اور نازک جیلے برگمے گل جو آفتاب چکے پر چلتے ہیں اور چنبیلی اور گلاب کے
 رنگوں سے چکے ہیں وہ شباب کی دائمی لایان خوبی اور عظمت اصلی کی بے تکلیف بزرگی سے ممتاز
 تھی اسکے موی جنبان ہوا کو خوشبوی لافانی سے معطر کرتے تھے اور اسکے کپڑے مختلف اور تاب دار
 بھرک سے ایسے دیکتے تھے جیسے آسمان کے بادل چلتے ہیں چٹکوا آفتاب اپنی اولین روشنی سے رنگارنگ
 اور پور کر تا ہی یہ وہی پھر زمین پر پنڈھری ہوا پریش پر دار اڑنے لگی اسکے اتمہ میں ایک نیرہ نامان
 تھا جس سے لوگ کانپتے تھے اور تار سبھی ڈرنا تھا اسکی آواز شیرین اور ملائم تھی لیکن پڑا اثر اور زور
 اسکے الفاظ ٹیلی میکس کے دل میں تیر آتشیں سے گزے اور ایک طرح کے خوشگوار درد سے باعث نظر
 ہوئے اسکے خود پر ایتھینس کی تمنائی پسند چڑیا تھی اور اسکی صیب ٹو حال اسکی چھاتی پر چپکی تھی ان
 علاقوں سے ٹیلی میکس نے جان لیا کہ یہ تیر وادی۔

مارس

ہیلی میکس

ہیوینس

ہیلی میکس

مینن

سٹیسی

اسنے کہا ای دی کیا یہ تو ہی جیسے اس محبت سے جو پولیڈیز سے رکھتی ہو اسکے بیٹے کو ہایت کی ہو اور
 پناہ دی جو وہ کچھ اور بھی کہا چاہتا تھا لیکن اسکی آواز نے کام نہ دیا اور جو خیالات اسکے دل سے زور
 شور کے ساتھ اٹھے انکے اظہار میں اسکی زبان نے بغاوت کو شش کی وہ اس نے کو دیکھ لیا اسنے
 ہوا جسا کوئی شخص خواب میں دم ترک جانیے بقرار ہونا ہو اور اگرچہ بولا چاہتا ہو اور کچھ نہیں بول سکتا
 آخر اس وہی نے اسکو یہ کلام کہ ای پولیڈیز کے بیٹے تو مجھ سے بے اخیر کلمات سن میں اب تک کسی
 فانی شخص کو ایسی نصیحت نہیں دی جیسی تمھو کو دی جو نامعلوم ملکوں میں اور جہاز کی تباہی میں اور

سٹیسی

لڑائی اور ہر ایک خطرے اور تکلیف کے وقت میں جن آدمی کے دل کا استحان ہونا ہو میں تیری
 پناہ رہی ہوں میں تیرے لئے حکومت کے تمام قواعد باطلہ و صاوقہ تجزیہ بیان کے ہیں اور میں نے زمین
 تیری مہینوں سے بلکہ تیری غلطیوں سے تیری عقل کو ترقی دی جو کون حکومت کر سکتا ہو جسے کبھی غلطی
 نہیں اٹھائی ہو اور کون غلطی سے بچ سکتا ہو جسے اسکی تصدیق نہیں پائی ہو تو نے اپنے باپ کی طرح زمین
 اور دریا کو پُر آفت و قلعون سے بھرا ہو اور اب تو اسکے ساتھ ایتھنا کہ کو جانیکے لایں ہو ای جہان وہ
 اسوقت پہنچا ہو اور جہان کو تیرا سہ بیان سے بہت کوتاہ اور پُر رفاہ ہو جنگ میں اپنی جائے پہلو

بھاشا

میں رکھیو اور یہ تامل اسکی تعلیم کیجو اور اپنی نظیر سے سب ادنیٰ رہا یا کو اپنا کام سکھایو وہ ایشیو پتی کو
 تیری خواہش کے مطابق تجھکو دیکھا اس نسبت میں تیرا مطلب اسکی لابی ہی نہ خوبصورتی اور یہ تجھکو بارک
 ہوگی جب تو اختیار بادشاہی ہائے تب صرن یہ خیال رکھیو کہ زیادہ راست بازی بحال ہواپنے کان سکے
 واسطے کھلے رکھیو لیکن اعتبار تھوڑوں پر کیجو یہ تامل نہ اپنی نیکی پر یا اپنی عقل پر اعتماد نہ رکھیو فرب کھانے
 سے ڈر یو گرد و سے تجھکو فرب میں آیا ہوا نہیں اس سے نہ ڈر یو اپنی رمایا سے محبت رکھیو انہیں اپی محبت
 پیدا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑو جو محبت کے تابع نمونہ انکو دہشت سے تابع کیجو لیکن یہ ایک
 سخت اور خطرناک تدبیر ہی سو بیش چاہ کے نہ کیجو جس کام کا دور ترین انجام نہ سوچا ہو اسکو اختیار نہ کیجو
 اپنی نظر استقلال آئندہ پر ڈالو کیسی ہی آفتیں اس سے پیدا ہوں کیونکہ بہت صداقت آگاہی کے اور ضروری
 خط کو قریب بچنے میں ہی جو ارادہ خطرے کو رو رو و زمین دیکھتا ہی جو دیکھتے جاسکتے ہیں اور سبکو دور کرنا ہی جو دور
 رہی شخص مائل اور شجاع ہی جو خوشی سے سبکو دیکھتا ہی جو دیکھتے جاسکتے ہیں اور سبکو دور کرنا ہی جو دور
 کے جاسکتے ہیں اور جولا علاج ہی اس سے استقلالہ مقابلہ کرنا ہی عیاشی اور فضول خرچی اور شہمت سے
 احترام کیجو اور سادگی میں اپنی عظمت سمجھو اپنی نیکی کو اپنے جسم اور محل کی آرایش سمجھو ان سبکو جو
 اب تیرے گرد و میں اپنا محافظ جانو اور اپنی نظیر سے دنیا کو وہ بات سکھائیو جس میں عزت ہی اپنے دل میں
 ہمیشہ یہ خیال رکھیو کہ بادشاہ اپنی عظمت کے واسطے نہیں بلکہ اپنی رعایا کی بہبودی کے واسطے بادشاہت
 کرتے ہیں بادشاہوں کی نیکیاں اور بدیاں آدیوں کو دور و دور کی پشتوں تک باعث خوشی و غم
 ہوتی ہیں اور غراب بادشاہت کہیں کہیں مدت تک آفت پیدا کرتی ہی بایں ہمہ اپنے مزاج کی محافظت کیجو یہ
 طبیعت کی وہ خاصیت ہی جو نہ جو شش کے تابع ہی نہ عقل کے اور آدمی ایک دوسرے سے اسی سے
 پہچانے جاتے ہیں جو ہر دم بدلنے والی ہل ہی جو باعث حقارت و محبت و نفرت ہوتی ہی اور جو بقبول
 و رد و فاسد شے کے مطابق بلکہ ترغیب دل کے موافق یہ مزاج دشمن سینہ ہی جسکو ہر ایک آدمی اپنے
 ساتھ اپنی قبر میں لے جاتا ہی یہ سب صلتوں میں جیسے ساتھ رہیگا اور اگر تو اسکی خاطر کرے گا تو بالتحقیق
 ان سبکو روکیگا اور تجھکو فائدے کے موقعوں سے استفادہ کرنے دیکھا جرم کے بدلے سایہ کو پسند کرے گا
 اور ضروری معاملات کو بغیر دوسری خیالات قرار دیکھا یہ عقل کو اندھا اور بہت کو پست کرتا ہی اور آدمی
 کو کمزور اور بیقرار اور کمزور اور محقر کرتا ہی دشمن کے سامنے ہمیشہ ہوشیار رہو اگر ٹیپیکس دیوتاؤں کی

دہشت کو اپنے دل کا حاکم بنا اس کو اپنے سینے میں محفوظ رکھ جیسے اپنے سب سے پیارے خزانے کو محفوظ رکھتا ہو
کیونکہ اس کے وسیلے سے توفیق اور عدل اور راحت اور فرحت پاک خوشی اور اہلی آزادی پر راحت
ثروت اور بے عیب عظمت پائے گا۔

اب اسی یوگینسز کے بیٹے میں تجھے چھوڑتی ہوں لیکن جب تک تو میری عقل کا محتاج رہیگا تب تک
میری عقل تیرے ساتھ رہیگی اب وقت ہے کہ تو اپنی عقل کی روشنی سے پہلے میں تجھ سے مصہرہ میں اور
سیلینٹ میں اسلے دور ہوئی تھی کہ تجھ کو بتا دیجیے اس امداد اور تسکین کی کمی پر عادی کروں جو میں
تجھ کو دیتی تھی جیسے ماہب اپنے بچے کو دودھ پلانے کی ضرورت نہیں رہتی اور وہ سخت تر خوراک سے
اپنی پرورش کر سکتا جو تب اپنی پستان سے الگ کرتی ہو۔

ٹیلیکس کو سنوڑا کی اخیر نصیحت ایسی تھی اب تک اس کی آواز اس کے کان میں جا رہی تھی کہ اس نے اس کو
زمین سے آہستہ آہستہ اوپر بٹاتے دیکھا اور وہ ایک لمبے ہوئے نیلے اور سنہری رنگ کے بادل سے
مصور ہو کے غائب ہو گئی ٹیلیکس ایک لحظہ تیر اور متعلق سا کھڑا رہا پھر آہ بھر کے اس نے زمین پر سجدہ کیا اور
اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے یہ تغیر ادا کرنے کے بعد اس نے اپنے رفیق کو بیدار کیا اور چلنے کی جلدی
کی انتہا کہ میں پہنچا اور یوگینسز سے اس کے وفادار ملازم ایویمینز کی دوستا دچمت کے تلے ملا تھا

خاتمہ کتاب از ترجمہ

جب اس فیخو سوانج ٹیلیکس نے انگریزی سے سکوت آر دوپنکے اکبر آباد کے مطبع اعجاز محمدی سے زیر انطباعت بنا
پایا تب عقل کی یونانی دیوتا سے جو شاہزادہ ٹیلیکس کی انا لیتھ کا ایک تجھ کو یہ مذہب انتفاع عام یا کافرین
جو تیری اس پیری و صوفی کی ممت پر اور تیرے ہی تیری اس سب کے فائدہ کی خدمت پر مگر جب تک یہ فیخو پسند حکام
والا مقام نہ ہوگا تب کیا جائے ہرگز مفید خاص و عام نہ ہوگا الا بیت شکر پروردگار واجب ہو کہ ایک کی جاہز
واجب ہو کہ یہ نسخہ سالانہ کے ماہ میں چھپکر تیار ہونے سے تیرے واسطے اور تیرے اس نسخہ کے ہر ایک پڑھنے والے
کیا اسے نہایت تہنیت اور غایت مبارکی کی ناکسا حمیدہ و پسندیدہ سے ایک بدادیت عدہ فعال ہو کہ یوگینسز کا یہ حضرت ملا علی
فیضہ کی سالگرہ کا مبارک ماہ اور یہ سال ان کی پنجاہ سالہ عمر کی خوشی کا اور تیرے آگاہے نامدار کے مرنے والوں
جناب کرئیل جی کے ائمہ والمہ صاحب بہادر کی پچیس گورنر جنرل کی مبارک سال پر صبا یہ ماہ و سیاہ سال مبارک ہو

یوگینسز

سینٹ

ٹیلیکس

مین

ٹیلیکس

بڑا

یوگینسز

یوگینسز

ان دونوں کی مبارکی میں بہ حال کیا شک ہو حضرت مکیہ مظلہ کی سالگرہ کی اور چننا سالہ مگر ان کی خوشی سے تمام ہندوستان خوش ہو کر، جنگ کسی نے نہ کیا، ہینڈ پڑھا، ہینڈ شاہی کسی بادشاہ یا شاہنشاہ نے اس اسن وامن کے ساتھ کہیں یا کہیں اسنے اس حکومت اور سلطنت کی ہو اور اپنی رعایا کو اپنی داد و دہش سے یہ راحت و فرحت یا اپنے نظم و نسق سے یہ امنیت و عافیت دی ہو اللہ تعالیٰ اپنے اس سایہ مظلومت کو تمام ہندوستان یوں کے سر پر اسی روز افزون جاہ و جلال کے ساتھ اور کیونچہ خاں سالقائم رکھے اور انکو اسکے سایہ مظلومت میں اپنی عنایت و ہدایت سے ہر طرح خیر خواہ اور خیر کار اور بہرہ آفت سے فایز بال اور ہر ایک راست سے خوشحال اور درجناب کرنیل صاحب مدد کے اس منصب جلیلہ و بھینٹ گورنر جنرلی پر رونق افزو ہوئے سے تمام راجستان خوش ہو کر یہ بیانکے وسط و چار اطراف میں ۵۵۵۵۵۵ سے مختلف مذہبات پر تشریف فرما ہوں اور وہ جانتے سمجھتے روسا اور رعایا کی تکلیف کے تخفیف فرمایا یہ سبکیں ہیودی چاہتے ہیں اور سب انکی خوشنودی خدائے ربک و برتر انکو اور انکے خیر خواہوں کو ہر زمانہ خترم رکھے اور انکے بدخواہوں کو اگر کہیں ہوں جاودان پر غم اور توں ظلم کے اسکول اور بنارس کے برہمن اسکول اور کالج اور چھاونی اور باسٹھویں ہندوستانی پبیل لیٹن کی منشی گری اور بھرتور کی ناب و کیلی اور اچھیتی راجپوتانہ کی ایک منشی گری اور ملک کچھ کی کیوانی کر نیکی بعد انھی کی ختمارنہ پٹشکیل اچھیتی کے عہد میں اس عہدہ وکات پسر فرما ہوا اور اب اپنی پیری و فحشگی کی تہمت سالہ عمر میں اسطرح سرکار دولتمدار کی اور راج بھرتور کی ہندوستان سال تک ایما ندارانہ خدمت کر نیکی بعد انھی کی اچھیتی گورنر جنرلی کے وقت مبارک میں اسی سال فرخندہ فال کی خوشی میں عطا سے سند خطاب راو بہادری سے معزز و ممتاز کا شکار بھی واجب ہو چکا ہو سکے مناسب جو اسلئے ہے پس پیش اس سالگرہ مبارک کی خوشی کے دربار میں انکے حضور اور اس خوشی متواترہ و متوافرہ کے لئے یہ تحفہ نادرہ انکو نذر و کھلا ضرور نظر قدردانی سے منظور فرمائینگے اور انوفیض رسائی سے منصوبہ یہ اپنی قد پر بندیدگی بلند پایہ کا اور ہر ایک ادنیٰ و عالی کو پسندایا گیا واسطے آج اس دور بارشربن بارمین حاضر آیا ہوں اور بامید منظور می و منصوری یہ نذر نادرہ لایا ہوں بیت گریہ بند آئیے قدر دانی جو حسن اخلاق خسروانی جو زیادہ صدا و بحر و دولت متراہہ ہو روز و شب فقط

الراق

را و بہادر دیوان جانی بہاری لال پنج سردار و وکیل راج بھر پور
متعینہ محکمہ اجنبی راجستان مقام آبو محرم چارمہی ۱۹۵۸ء

صحت نامہ کتاب سب اچ ٹیلی میکس موسوم اپا لیتق شانہ رادگان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲	۱	شعائون	شعاعون	۱۳۸	۱۸	لوکریا	لوکریا لوقریا
۲۴	۱۹	فینیشیہ	فینیشیہ	۱۵۰	۶	سیلینٹم	سیلینٹم کے
۳۱	۱۸	جزیرہ	جزیرہ	۱۵۹	۱۱	بزرگی رعایا	بزرگ رعایا
۴۳	۸	صعبت	صعبت	۱۶۰	۴	کرتی ہر	کرتی ہرن
۴۵	۱۵	ہجراہل	ہجراہل	۱۶۱	۷	پالیمینیکا	پالیمینیکا
۵۱	۲	ہمار	ہماز	۱۶۸	۲۱	اسقید	اسقید
۶۰	۱۸	نوکریتین	کریتین	۱۸۱	۱۶	جائناستھا کہ اکثر	جائناستھا اور جائناستھا کہ اکثر
۶۲	۱۲	ایڈوٹینس	ایڈوٹینس	۱۹۷	۱۲	ممنون ہو	ممنون ہو
۷۳	۴	خون	خوب	۲۰۷	۱	کچھ شک نہیں	کچھ شک نہیں
۸۷	۲	کہہ سکتا تھا	کہہ سکتا تھا	۲۲۰	۲۳	لانی کے واسطے	لانی کے واسطے
۹۱	۲۱	مین شکار	مین بھی شکار	۲۳۵	۲۱	جو	جو
۱۰۳	۱۳	ٹیرین ہی	ٹیرین ہی	۲۳۷	۲۲	بادشاہ کو	بادشاہ کو
۱۰۹	۷	حاکم	حاکم	۲۳۸	۴	آنکھوں سے	آنکھوں سے
۱۲۶	۱۹	عمارت	عمارات	۲۳۸	۲۳	بادشاہ کو	بادشاہ کو
۱۲۹	۱	طاعت جسم	مکان جسم	۲۴۲	۱۲	سنے	سنے
۱۳۱	۳	ٹیلی میکس	ٹیلی میکس	۲۴۴	۱۶	دیکھا ہی	دیکھا ہی
۱۳۳	۲۱	بھلانے	پھلانے	۲۶۶	۱۰	باریک	باریک
۱۳۵	۱	ٹراے	ٹراے	۲۶۶	۱۳	احساس	احساس
۱۳۶	۳	کرٹ	کرٹ	۲۶۷	۴	یہ تھوڑے	یہ تھوڑے
۱۳۷	۱۶	تفاوت	تفاوت	۲۸۳	۲۳	ہیلینس	ہیلینس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۸	۱	سوار	سوار	۲۰۵	۲	قائم کرنے لئے	قائم کرنے کے لئے
۲۸۸	۱۲	اُسکو خیمے میں	اُسکے خیمے میں	۳۱۹	۱۰	وقت طلب	وقت طلب
۲۹۳	۱	سرداران	سرداران	۳۲۸	۱۲	دون	دونوں
۲۹۳	۱۸	جو اس	جو اس	۳۳۳	۱۷	واقف	واقفیت
۲۹۴	۱۹	ہوسکتے والا	ہوسکتے والا	۳۳۷	۲۲	اُس سے پوچھا	اُس سے پوچھا
۳۰۵	۸	وہ	وہ	۳۴۹	۲۲	جرنلی	جرنلی
				۳۵۰	۶	جرنلی	جرنلی

